

اشرف الانوار

ترجمہ

نور الانوار

جلد سوم

مکمل
مولانا عبدالحق صاحب

کتبہ رحمانیہ

پتہ: ۱۱، سٹریٹ نمبر ۱۱، لاہور



بسم الله الرحمن الرحيم

وَمَا فَرَعَ مِنْ بَيَانِ الْقِسَامِ لِكُتَابِهِ شَرٌّ مِنْ بَيَانِ الْقِسَامِ السَّنَةِ فَقَالَ

بَابُ أَقْسَامِ السَّنَةِ

السَّنَةُ تُطْلَقُ عَلَى قَوْلِ الرَّسُولِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيَعْلَى وَتُسَكَّرُ وَيَعْلَى أَقْوَالُ الصَّحَابَةِ وَتُعَالِيهِمُ وَالْحَدِيثُ يُطَوَّقُ عَلَى قَوْلِ الرَّسُولِ خَاصَّةً وَلَكِنْ يَتَّبَعِي أَنْ يَكُونَ الْقَوْلُ بِالسَّنَةِ هَهُنَا هَذَا فَقَطْ لِأَنَّهُ اخْتَصَفَ ذَكَرَ أَعْمَالِ النَّبِيِّ وَأَعْمَالِ الصَّحَابَةِ وَالْوَالِيهِمْ بَعْدَ هَذَا ثِيَابٌ فِي فَصْلِ الْخَرِ الْأَقْسَامِ الَّتِي سَبَقَ ذِكْرُهَا فِي بَحْثِ الْكِتَابِ مِنَ الْخَاصِّ وَالْعَامِّ وَالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ كُنْهًا ثَابِتَةً فِي السَّنَةِ فَيَعْلَمُ خَاصُّهَا بِالْمُقَابِلَةِ عَلَيْهِ وَهَذَا الْبَابُ لِبَيَانِ مَا تَخَصَّرَ بِهِ السُّنَنُ وَلَمْ يُوَدَّ فِي الْكِتَابِ قَطْ وَذَلِكَ أَرْبَعَةُ أَقْسَامٍ أَيْ أَرْبَعُ تَقْسِيمَاتٍ وَتَحْتَ كُلِّ تَقْسِيمٍ أَقْسَامٌ مُتَعَدِّدَةٌ وَهَذَا مَا يَلِيقُ أَصُولَ الْفَقْهِ لِأَصُولِ الْحَدِيثِ وَإِنْ اشْتَرَكَا فِي بَعْضِ الْأَسْمَاءِ وَالْقَوَاعِدِ التَّقْسِيمُ الْأَوَّلُ فِي كَيْفِيَةِ الْإِتِّصَالِ بَيْنَ مَنْ رَوَى عَنْهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ كَيْفَ يَتَّصِلُ بَيْنَ هَذَا الْحَدِيثِ بَيْنَ بَشَرَيْنِ الْقَوَائِرِ أَوْ غَيْرِهِ وَهُوَ إِمَّا أَنْ يَكُونَ كَامِلًا كَالْقَوَائِرِ وَهُوَ الْخَيْرُ الَّذِي رَوَاهُ قَوْمٌ لَا يَخْشَوْنَ عَذَابَهُ وَلَا يَقْوَمُ ثَوَابُهُمْ عَلَى الْكُذْبِ يَكْفُرُهُمْ وَلِنَائِهِمْ أَمَا كَيْفِهِمْ وَعَدْلُهُمْ لَمْ يَشْتَرَطْ فِيهِ ثَمَنٌ عَدَمٌ كَمَا قِيلَ إِنَّهَا سَبْعَةٌ وَقِيلَ أَرْبَعُونَ وَقِيلَ سَبْعُونَ بِأَنَّ كُلَّ مَا يَحْتَمِلُ بِهِ الْعِلْمُ الضَّرُورِيَّ فَهُوَ مِنْ أَمَارَةِ الْقَوَائِرِ وَيَدْرُكُ هَذَا الشَّكَّ فَيَكُونُ آخِرًا كَأَوَّلِهِ وَأَوَّلُهُ كَآخِرِهِ وَتَوَسُّطُهُ كَطَرَفَيْهِ بِمَعْنَى يَسْتَوِي فِيهِ جَمِيعُ الْأَرْجَاءِ مِنْ أَوَّلِ مَا نَشَأَ ذَلِكَ الْخَيْرُ إِلَى آخِرِ مَا بَلَغَ لِي هَذَا النَّاقِلُ فَالْأَوَّلُ هُوَ دَمَارُ ظَهْرِ الْخَيْرِ وَالْآخِرُ هُوَ زَمَانُ كُلِّ نَاقِلٍ يَتَصَوَّرُهُ آخِرًا فَلَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الْأَوَّلِ كَذَلِكَ كَانِ أَحَدًا الْأَصْلَ فَسَمِيَ مَشْتَرَكًا بَيْنَ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ وَالْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالْأَوَّلُ وَالْآخِرُ كَذَلِكَ كَانِ مُنْقَطِعًا.

حدیث محمود ہو گا اگر اسناد اتریں مگر اگر اسناد آخری حدیث نہ ہوگی تو اس جمع ہے۔
 كَقَوْلِ الْفَرَّانِ وَالْحَلَوَاتِ الْخَمْسِ بِقَالَ لِمَطْلُوقِ الْمُتَوَاتِرِ دُونَ مُتَوَاتِرِ السَّنَةِ لِأَنَّ
 فِيهِ وَجُودَ السَّنَةِ الْمُتَوَاتِرَةِ إِخْتِلَافًا قِيلَ لَمْ يَوْجَدْ مِنْهَا شَيْءٌ وَبَيَّنَّ أَيْضًا الْأَعْمَالُ
 بِالنِّهَايَةِ وَقِيلَ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدْعَى وَالْمَعْنَى عَلَى مَنْ أَنْكَرَ وَأَنَّهُ يَوْجِبُ عِلْمُ
 الْبَيِّنِ كَالْعَمَانِ عِلْمًا ضَرُورِيًّا لَا كَمَا يَقُولُ الْمُعْتَرِضُ أَنَّهُ يَوْجِبُ عِلْمُ طَعَانِيَّتِهِ
 بِرُجُحِ جَانِبِ الصِّدْقِ وَلَا يَبْهِنُ الْبَيِّنُ وَلَا كَمَا يَقُولُ آخَرُونَ أَنَّهُ يَوْجِبُ عِلْمُ
 اسْتِدْلَالِيًّا بِمُتَوَاتِرٍ مِنْ مَلَاحِظَةِ الْمُقَدِّمَاتِ لِأَضْرَافِهَا وَذَلِكَ لِأَنَّ وَجُودَ مَنَافَةٍ
 وَبَعْدَ ذَلِكَ أَوْضَحُ رَاجِحٌ مِنْ أَنْ يُقَامَ عَلَيْهِ دَلِيلٌ يَنْتَقِضُ الشُّكَّ فِي الْبَيِّنَةِ وَيَحْتَاجُ
 فِي تَقْيِيهِ إِلَى مُقَدِّمَاتٍ غَامِضَةٍ حَقِيقَةٍ أَوْ يَكُونُ اتِّصَالًا فِيهِ شَبَهَةٌ صَوْرَةٍ أَوْ مِنْ
 حَيْثُ عَدَمُ قَوَائِمِهِ فِي الْقَرْنِ الْأَوَّلِ وَإِنْ لَمْ يَلْقَ ذَلِكَ مَعْنَى كَالْمُعْتَرِضِ وَغَوَا
 كَانَ مِنَ الْأَحَادِ فِي الْأَمَلِ أَوْ فِي الْقَرْنِ الْأَوَّلِ وَهُوَ قَرْنُ الصَّحَابَةِ كَمَا اتَّفَقُوا
 حَتَّى يُنْقَلَهُ قَرْنٌ أَيْتَرَهُمْ تَوَاطُوعُهُمْ عَلَى الْكُذْبِ وَهُوَ الْقَرْنُ الثَّانِي وَمَنْ يَنْفَعُهُمْ
 يَفْقَهُ قَرْنُ الثَّانِيَيْنِ وَتَبِعَ الثَّانِيَيْنِ وَالْإِجْتِهَادُ لِلشُّبُهَةِ بَعْدَ ذَلِكَ قَرْنٌ عَامَّةٌ أَهْلُهَا
 الْأَحَادُ قَدْ اسْتَشْهَرَتْ فِي هَذَا الزَّمَانِ فَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِنْهَا أَحَادٌ أَوْ أَنَّهُ يَوْجِبُ
 عِلْمُ طَعَانِيَّتِهِ أَوْ الْمَعْنَى رَاجِحٌ جِهَةِ الصِّدْقِ فَهَذَا قَرْنُ الْمُتَوَاتِرِ وَصَوِّقِ الْوَاحِدِ
 حَتَّى جَارَتْ الزِّيَادَةُ بِهِ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا يُخْفَرُ جَانِبُهُ بَلْ يُحْتَلَقُ عَلَى
 الْأَصَحِّ وَقَالَ الْجَسَّاسُ أَنَّهُ أَحَدُ قِسْمَيْ الْمُتَوَاتِرِ فَيَبْهِنُ عِلْمُ الْبَيِّنِ وَيُخْفَرُ
 جَانِبُهُ كَالْمُتَوَاتِرِ عَلَى خَاصَرٍ أَوْ يَكُونُ اتِّصَالًا فِيهِ شَبَهَةٌ صَوْرَةٍ وَمَعْنَى أَنَّهُ إِنْ
 يَشْتَبِهُ فِي قَرْنٍ مِنَ الْقُرُونِ الثَّلَاثَةِ الَّتِي شَبِهَ بِخَيْرِيَّةٍ مِنْ كُفْرٍ الْوَاحِدِ وَغَوَا
 خَيْرِيَّةٍ الْوَاحِدِ أَوْ الْإِثْنَانِ فَصَاحِدًا اتَّفَقَا ذَلِكَ وَذَلِكَ لِأَنَّ قَرْنًا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ
 يُفْقَهُ خَيْرُ الْإِثْنَيْنِ دُونَ الْوَاحِدِ وَلَا عُدَّةٌ لِلْعَبْدِ وَفِيهِ بَعْدُ أَنْ يَكُونَ تَوْنُ الْمُشْتَبِهِ
 وَالْمُتَوَاتِرِ يَفْقَهُ فِي الْقُرُونِ الثَّلَاثَةِ لِمَا لَمْ يَبْلُغْ رَوَاةً هَذَا الْمُشْتَبِهَ وَالْمُتَوَاتِرِ فَلَا
 عِدَّةَ بَعْدَ ذَلِكَ بِأَيِّ قَدَرٍ كَانَ لِأَنَّ كَلِمَتَا سَوَاقٍ فِي أَنْ لَا يُخْرِجَنَا عَنْ الْأَحَادِيَةِ

ترجمہ تفسیر

نقل الفران ہے کہ اگر اس حدیث میں کوئی فرق نہ ہو تو اس حدیث میں کوئی فرق نہ ہوگا۔
 کہ اگر اس حدیث میں کوئی فرق نہ ہو تو اس حدیث میں کوئی فرق نہ ہوگا۔
 کہ اگر اس حدیث میں کوئی فرق نہ ہو تو اس حدیث میں کوئی فرق نہ ہوگا۔

یہ کہ قرآن ہے کہ حدیث الہیۃ علی النعمی والیقین علی من انکر ہے۔ ثبوت مذہبی کے ذریعہ ہے۔
وہاں کے ذریعہ ہیں۔

وہاں جو جب الہیہ اور غیر متوازن علم ہیں تو واجب کرتی ہے جس طرح مطالعہ علم پر کیا کو واجب کرتی ہے جیسا کہ متوازن کہتے ہیں۔ یہ حدیث علم علمیت کو واجب کرتی ہے۔

جب حدیث کو مان کر رہا ہے مگر یقین کا فائدہ نہیں دیتا اور ایسا بھی نہیں جیسا کہ بعض ائمہ کہتے ہیں۔

مگر یہ غیر علمیت کو مان کر رہا ہے جو کہ مقدمات کے لحاظ سے بڑا اہم بات۔ علم ضروری کو واجب نہیں کرتی اور یہ اس بات سے کہ ضروری بلکہ ادا کو وہاں اور ظاہر ہے۔ اور اس سے زیادہ روشن ہے کہ اس بات کوئی دلیل قائم کی جائے۔ جو اس کے ثبوت میں شک پیدا کرتی ہے اور شک کے دفع کرنے میں مقدمات

کا مدد لینے کی حاجت ہوں اور یکنون انصاف یہ شبہ صورتہ یاد و انھما ایسا کہ جس میں صرف صورتہ شبہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ صرف قرآن الہی میں متوازن ہونے کی وجہ سے صورتہ یہ ہو گیا ہو۔ اور یہ

بعد کے قول میں بھی اس میں شبہ ہائی نہ رہا ہو۔ کما المشہور و هو ما کان من اللاحہ لہر الاصل۔

یعنی خیر مشہور و مشہور وہ خبر ہے جو اصل میں اصل کی قسم میں سے ہو چکی قرن اول میں اور یہ سمجھا گیا کہ وہ

نہ انتشار حتی بظاہر الہی بلکہ قرن اول و دہائی کے بعد کے قرون میں متوازن کی طرح منتشر ہو گئی ہو۔

یعنی یہ ہیں۔ حتیٰ کہ یقین کے قرون میں اس کے بعد کے قرون میں ثبوت کا اعتبار نہیں ہے۔ بلکہ وہ سطور پر

انجیل و انجیلوں میں مشہور ہو گئی تھیں۔ اور یہ خیال و خیالات میں سے کوئی روایت نہ رہا نہ باقی رہ گئی تھی۔

وہاں جو جب علم مضامین اور خبر مشہور علم علمیت کو واجب کرتی ہے۔ یعنی ایسے علم علمیت کو

واجب کرتی ہے۔ جو جانب مدنی کو فرض کرتی ہے۔ یعنی یہ (خبر مشہور) خبر متوازن سے کم اور خبر واحد سے فائدہ

ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ اس خبر سے زیادتی مل کر واجب ہوتا ہے۔ اور اس کا شکر افرز ہوتا ہے۔ بلکہ اگر نہ سمجھا جائے

کہ صحیح قول یہ ہے کہ جہاں نے فرمایا کہ خبر مشہور متوازن کی دو قسموں میں سے یہ ایک قسم ہے نہ دوسری قسم کا فائدہ ہے کی اور اس کا شکر افرز ہوگا۔ جسے متوازن کہہ چکے۔

وہاں جو جب علم مضامین اور خبر مشہور علم علمیت کو واجب کرتی ہے۔ یعنی ایسے علم علمیت کو

نہیں ہے۔ لیکن قرآن مجید میں جب اس کے وہ لوگوں کی طرف اشارہ فرما رہا ہے جو اللہ کے دوزخ کے لئے تیار ہیں تو اس کے بعد لفظ کوئی اور نہیں ہے۔ چاہے جس قدر دل میں ہو۔ وہ سب اس بات میں برابر ہیں کہ وہی خبر کو وہ خبر دے۔ غرض نہیں کرے۔

وَأَن تَوْحِيحَ الْعَمَلِ دُونَ الْعِلْمِ بِالْيَقِينِ بِالْكِتَابِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَلَوْ لَا تَفَرُّهُمْ مِنْ
خَيْرٍ مُّزَكَّاةٍ مِنْهُمْ حَائِقَةً لِّتَفَقُّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيَذَرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ
لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ أَيْ فَبَلَدٌ خَارِجٌ مِنْ كُلِّ جَمَاعَةٍ حَتَّى يَطَافَ فِيهَا مِنْ يَبْتَغِيهِمْ
لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ أَيْ لَتَأْتِيَهُمْ فِيهِ الْجَمَاعَةُ لِيُطَالِفَ فِيهَا مَنْ يَبْتَغِيهِمْ
أَذَى الْعَالَمِ لِأَخْلِ الْعِلْمِ وَلِيَذَرُوا قَوْمَهُمُ الْيَابِسَةَ مِنَ الْغُلُوبِ لِأَجْلِ قُرْبَتِهِ
لِلْعَالَمِ وَتَعَالُفَةِ الْأَهْلِ وَالْأَهْوَالِ عَنْ الْكُفَرِ فَإِنَّ رَجْعَهُمْ فِيهِ الْمُنَافِقَةُ إِلَى
هَذِهِ الْفِرْقَةِ نَحْنُ يَحْذَرُونَ أَيْ فَتَضَمُّنُ لِيَتَفَقَّهُوا وَلِيَذَرُوا وَيُجْعَلُوا وَاجِعٌ
إِلَى الْمُنَافِقَةِ وَتَضَمُّنُ إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَكُنْ رَاجِعٌ إِلَى الْفِرْقَةِ فَالْمُنَافِقَةُ تَعَالَى لَوْ جَبَّ
الْإِذَارُ عَلَى الْمُنَافِقَةِ وَهِيَ اسْمٌ لِلْوَاحِدِ وَالْإِثْنَيْنِ لِمُنَاعِدَا أَوْ جَبَّ عَلَى الْفِرْقَةِ
قَوْلُ قَوْمِهِمُ وَالْعَمَلُ بِهِ لَمْ يَكُنْ أَنْ خَيْرَ الْوَاحِدِ مُوجِبٌ لِلْعَمَلِ وَفِي آيَةِ تَوْحِيحِ
خَيْرٍ مِنْهُ تَفَكُّرٌ فِيهِ الْمُنَافِقَةُ كَلِمَةً وَجْهٌ لِيَتَفَقَّهُوا لِيَتَفَقَّهُوا مِنْهُ عَلَى مَا
يَكُنُّ ذَلِكَ فِي التَّفَسُّهِ الْأَخْبَرِيِّ وَتَكُنْ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ بِالْكِتَابِ قَوْلُهُ
تَعَالَى وَلَوْ أَخَذَ النَّاسُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُنْفِئَهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْفُمُونَهُ فَقَدْ
أَوْحَبَ عَلَى كُلِّ مَنْ أَوْتِيَ حِلْمُ الْكِتَابِ بَيَانُهُ وَوَعظُهُ لِلنَّاسِ وَلَا فَائِدَةُ مَنَ
الْوَاحِدِ حُجَّةٌ لِلْعَمَلِ وَالسُّنَّةِ وَهِيَ أَنَّهُ قَلِيلٌ حَتَّى يَرِيحَ فِي الْعَصْدَقَةِ حَتَّى قَدْ
فِي جَوَابِهَا لَكَ صَدَقَةٌ رَأَيْنَا عِدَّةً وَخَيْرٌ سَلْمَانٌ فِي الْمُدَّةِ حَتَّى أَخَذَهَا
وَالْكِتَابَ وَتَضَمَّنَتْ عَلَيْهَا وَمَعَانٍ إِلَى الْيَقِينِ بِالْقَضَاءِ وَدُخَانِ الْكُفْرِ إِلَى
فَتَضَمَّنَ رِوَاغَ بَرَسَالَةِ كِتَابٍ بِدَعْوَةٍ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَوْ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الْإِحَادِ
مُوجِبٌ لِلْعَمَلِ لَمَا فَعَلَ ذَلِكَ وَهَذَا الْأَخْبَرُ وَإِنْ كَانَتْ إِهَادَةً وَتَكُنْ لَهَا فَتَكُنْ
الْأُمَّةُ مَالِقُ الْقَوْلِ مِمَّا رَأَتْ بِمَنْزِلَةِ الْمَشْهُورِ فَلَا يَلْزَمُ ثَبَاتُ أَحْيَاةِ الْإِحَادِ

ترجمہ شرح (یعنی طریقین کا نام نہیں دیا ہے) کتاب میں بھی خبر واحد مل کر وہ سب کرتی ہے اس کا

ثبوت کتاب اللہ سے ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا قول غلو لا تقربوا کل فرقة منهم طائفة لیتفقوا فی الدین ولیتفقوا فی الامور الذہنیۃ لعلہم یحذرون (کیوں نہ نقل ایک ہی جماعت سے چھوٹی یا جماعت اپنے گروہوں سے تاکہ وہیں کے موافق میں سمجھ نہ کر لیں میں کچھ لوگ علماء ہیں کے پاس جائے اور دوسرا عالم کیا ہے کہ جماعت میں سمجھیں اور اپنے ان لوگوں کو جو گروہوں میں دھکے ہیں۔ انجام سے باخبر کریں تاکہ وہ اسانہ زندگی کو درست کر سکیں اور اپنے اہل اعمال اور اموال کا کفارہ کی دستبرد سے محفوظ رہ سکیں یعنی جب یہ چھوٹی یا جماعت علم سمجھنے کے بعد اس فرقہ اور جلائی جماعت کی طرف دیکھیں اس وقت کہ آئے تو شاید یہ لوگ بھی یہ چیز گمراہی کی زندگی تھما کر لیں۔ پس لیتفقوا اور لیتفقوا اور صراط وجہوں کی تعمیریں طائفہ کی طرف راجع ہیں اور اللہم لا تعلمہ کی فرقہ کی طرف راجع ہیں۔ غرض تعالیٰ اور جب۔ پس غرض تعالیٰ کے طائفہ پر اندازہ و حسب طریقہ اور طائفہ ایک ہی دیا جس سے لازمہ کام ہے اور فرقہ پر غلطی کے قول کے قبول کرنے کو واجب قرار دیا ہے اور اس پر عمل کو بھی واجب قرار دیا ہے تو جامع ہو گیا کہ غیر واحد موجب العمل ہے۔

اور نہ کہ وہ جلائیہ میں ایک دوسری توجیہ بھی ہے جس سے تمام ضمیر پر اپنی جاتی میں تعمیر و توجیہ کی بنا پر ہم مابین وہ تمام نہیں رہتا اس کی تفصیل میں۔ نے تعمیر احمدی میں ذکر کر دیا ہے۔ غرض فرمائیے۔

ضمیموں کے ارتقاء کی صورت یہ ہے کہ لیتفقوا اور لیتفقوا اور وجوہ کی تعمیریں فرقہ کی طرف اور علیہم اور علیہم کی تعمیریں طائفہ کی طرف ہوتی ہیں۔ مگر قوم سے طائفہ ہی مراد ہے تو اس صورت میں آیت کریمہ سے ملتی ہوئی ہے۔ کہ کچھ نہیں جہاد کی غرض سے ایک باہر سے ایک چھوٹا گروہ تک سے نکل جائے تاکہ باہر وہ ملک میں رہ کر دینی مسائل میں بہرہ اور کچھ وجوہ حاصل کرے۔ اور جہاد سے فارغ ہو کر جب وہ چھوٹا گروہ ملے گا تو اس میں انہیں انجام کار سے آگاہ کرے۔ اس سے قوتی ہے کہ پھر اگر وہ چھوٹا گروہ ملے گا تو اس میں تعمیر کے خانہ بہرہ نہ ہو سکے گا کہ خبر وہ موجب العمل ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا قول۔ وَاِذَا اخَذَ النَّاسُ مِنكُمُ الذِّہْنَ لَوُثُوا الْکِتَابَ لَیُبَیِّنَنَّ لِلنَّاسِ وَلَا تَعْتَمِدُوْا (اور اسے بھی یاد رکھئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب سے جہاد کیا کہ تم لوگوں کے سامنے صاف صاف بیان کر دو کہ اس کی کوئی بات چھپا کر نہیں رکھ کے (تو اللہ تعالیٰ نے ہر اس شخص پر جس کو کتاب کا علم ہوا ہے کہ اس کا بیان کرنا واجب قرار دیا ہے۔ اور اس کے بعد اس پر لوگوں کو ذکر واجب فرمایا ہے کہ وہ اس بیان کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ لیکن یہ لوگ انصاف کو قبول کر لیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ خبر واحد موجب العمل ہے۔ والسنۃ اور سنت سے اور خبر واحد کا موجب عملی جو ملت سے بھی ثابت ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ

صورت کے مستطیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یحییٰ بن یزید کو فرمایا۔ حتیٰ کہ جو آپ نے مالک صدقہ
 و لغا عدیہ۔ تیار کئے یہ (گوشت) صدقہ ہے اور ہمارے لئے (تیار) دینے کے بعد کچھ یہ بوجہ
 گا۔ اسی طرح حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی خبر کو چھپنے کے بارے میں قبول فرمایا۔ حتیٰ کہ آپ نے اس کو کیا
 اور تھول فرمایا۔ اور نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سجاد رضی اللہ عنہ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو
 قتلا کا فیض انجام دینے کے لئے یمن بھیجا اور چھپنے والی خبر کو لیس روپے کے پاس ایک چھپنے والے
 کو بھیجا جس میں اسلام کی دعوت دی گئی تھی۔ لہذا اگر اخبار آجاریہ موجب تعمیل نہ ہو تھی تو حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم ایسا کرتے اور یہ اخبار اگرچہ آجاریہ کے دو روپے میں ہیں۔ لیکن یہ اس لئے ہے کہ اسے قبول کر لیا اور
 اللہ تعالیٰ کا توجہ شہرت کو پہنچائی گئی لہذا اخبار احادیث کا بار سے لازم نہیں آتا ہے۔

ووقع فی بعض النسخ قوله والاجتماع والمنقول غطفاً على الكتاب والسنة
 فالاجتماع هو أن الصحابة اجتمعوا باختيار الآحاد لئلا ينزلوا واحداً واحداً
 على الانسار بقوله الأئمة من قرئ من فقيلوا من غير تكبر وهكذا اجتمعوا على
 قبول خبر الآحاد من طائفة العلماء وشعائهم والمنقول هو أن المتكاتبين
 والعشيرة لا يؤخذ أن كل خادعة قلوبهم وخبر الواحد بينهما نفسان الأحكام
 وقيل لا عمل إلا عن علم بالنص وهو قوله تعالى ولا تقبل ما ليس لك به علم أي
 لا تتبع ما لا علم لك فاعلم لازم للعمل والعمل ملزوم للعلم فإذا كان كذلك
 فلا يوجب العمل لأنه لا يوجب العلم لو يوجب العلم لأنه لا يوجب العمل لا يستغنى
 اللزوم أن يقبض الملزوم فثبت على ترتيب الكلف أي لا يوجب العمل لا يتفادى
 ولازم وهو العلم أو يوجب العلم يقبض الملزوم وهو العمل والخواب أن
 النص محمول على شهادة الزور والمنفى لا تتبع ما ليس لك به علم توجه ما
 يدل على وقوع المنكبة من سبيل النفي ثم لما كان خبر الواحد لم يفتح رواية خبر
 الثقات والمشيرة فلا بد أن يعرف حال راويه بأنه معترف أو مجهول إما
 معترف بالقبول أو بالعدالة والمجهول على خمسة أنواع فاستغل بيانه وقال
 والرواية إن عرف بالقبول والتقدم في الإختيار كالخلفاء الراشدين والعبادة
 وهو من جنس خبر المرحوم عبد الله والمراد بهم عبد الله ابن مسعود وعبد الله
 ابن عمر وعبد الله بن عباس وعبد الله بن زبهر ويلحق بهم زيد بن ثابت
 وأبو هريرة ومعاذ بن جبل وعائشة وأبو موسى الأشعري كان حديثه

حُجَّةٌ وَقَوْلُهُ بِهَ الْقِيَاسُ خِلَافًا لِخَالِكٍ فَإِنَّهُ قَالَ 'الْقِيَاسُ' مَقْدَمٌ عَلَى خَيْرِ الْوَأَحِدِ
 أَنْ خَالَفَهُ لِمَا رَوَى أَنَّ أَبَاهُ رَوَى لِمَا رَوَى مِنْ حَمَلٍ خِثَارَةٌ فَلْيَتَوَضَّعْ قَالَ لَهُ بَنُو
 عَنَسِي أَوْثَرْنَا أَوْثَرْنَا مِنْ حَمَلٍ عِلْدًا أَنْ يَأْبَسَ وَنَحْنُ نَقُولُ إِنَّ الْخَيْرَ يَقِينُ
 بِأَصْلِهِ وَلَمَّا اخْتَلَفْنَا فِي طَرِيقِ وَصُولِهِ وَالْقِيَاسُ مُشَاكِرًا بِأَصْلِهِ وَفَصْلَهُ فَلَا
 نَعَارِ مِنْ الْخَيْرِ قَطُّ

ترجمہ و تفسیر

وَقَوْلُهُ بِهَ الْقِيَاسُ خِلَافًا لِخَالِكٍ فَإِنَّهُ قَالَ 'الْقِيَاسُ' مَقْدَمٌ عَلَى خَيْرِ الْوَأَحِدِ
 ہے کہ وہ لاجماع والعموم کے ساتھ ساتھ ایک ہی سے بھی کہتا ہے کہ کتاب
 و سنت پر محکم ہونے کے لیے کہ جس طرح خبر واحد کا موجب العمل ہوا کتاب و سنت سے ثابت ہے اسی
 طرح اجماع اور عقل (و امانت عقلی) سے بھی ثابت ہے۔ اجماع یہ ہے کہ لغزات صحابہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہم بھی خبر واحد سے آپس میں اختلاف فرماتے تھے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت سید عالم پر
 سید قرین علیہ السلام نے (الاجماع من قریش) خبر واحد سے اجماع کے خلاف اجماع رکھا تھا۔ انصاف کے
 دیکھ کر قول فرمایا تھا اسی طرح اپنی کتاب و سنت و وحی سے کہ ہر خبر واحد کو قبول کر لینے میں ضرر نہ ہو
 گا۔ اجماع میں جو ہے اور عقل یہ ہے کہ خبر واحد اور خبر مشہورہ و رواہ میں تو بانی میں حال۔ خبر واحد
 و خبر رواہ کو دیکھ کر یا جسے کہتے ہیں خبریت منقطع ہو کر رہا کرتے ہیں۔

وَقِيلَ لَا حَمَلٌ لَا عِنَ تَعْلَمُ بِالْقِيَاسِ وَرَافِضِيٌّ لَمْ يَكُنْ يَكْتُمُ كَوْنَهُ كَوْنُ عَمَلٍ وَابٍ
 نہیں ہے خبر نہیں وہ قدرت کا کمال ہے ولا تعقل من القياس لك به علم (میں چیز کا نہیں علم نہیں ہے۔
 میں تعقل نہیں ہے اس کی پروا ہی نہ کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ عقل کے لئے علم لازمی ہے۔ اور عقل علم کا
 درجہ ہے۔ خبر جب ایسا ہے فلا حد جہ العمل۔ خبر و عمل کا وہی نہیں کرتی۔ یہ تو کہہ دو علم کو
 واجب نہیں کرتی۔ اور یہ جب علم کو واجب کرتی تو یہ کہہ دیتی کہ خبر کو واجب کرتی ہے۔

لَا سَقَاةَ الْأَزْمِ أَوْ الْغُيُوتِ الْمَلُومَةِ يَوْمَ تَكُونُ حُجَّتُكَ بِمَا رَوَى تَابِتٌ بِلَفْظِ الْوَأَحِدِ وَرَافِضِيٌّ
 طریق پر حضرت نے ظنی و یقینی کی ہیں۔ یعنی خبر واحد عقل کے لئے واجب نہیں ہے کیونکہ اس کا اذہم (مخبر)
 نہیں ہے۔ یا خبر کو واجب کرتے ہیں کیونکہ اس کا اذہم ثابت ہے اور اجماع ہے اس کا واجب یہ ہے کہ خبر
 شہادت رواہ (یعنی کوئی) پر عقل کی قیاس ہے۔ چنانچہ اس نے عقلی ہیں کہ میں بزرگ کا نام کسی طرح کا حکم نہیں
 ہے نہ صاحب دینی نہ کہ وہ عقلی اس لئے لے لے لے ہیں کہ علم جو کہہ رہے ہیں اس سے یقین و حق ہے۔ خبر جب کہ
 خبر واحد کے روای حد و آثار اور حد و شہادت کو نہیں دیکھتے ہیں ہذا روای کا حال معلوم ہوا۔ خبر رواہ سے کہ وہ
 سہولت و قیاس ہے۔ اجماع ہے اور سہولت ہے تو سہولت و قیاس ہے یا سہولت و حد تک ہے۔ اور وہی کیوں
 دیکھ کر تم پر ہے صرف عقلی سے ان کے ہاں بھی مشغول ہوتے ہیں۔

والواوی اور عہدہ باعہ ابع خبر ماہد کاروی ہا کرے (یعنی مول خر سے معنی قرآن مجید)
 اور اس کے حقوق کے لئے بنی عاقبت کے مطابق کتاب دار ملت سے نظام کا ستہ نہ سے کسی کوایت
 اور حق میں سرور و مشہور ۳۰۔ جیسا کہ غلامہ و شہرہ رضی اللہ عنہم ۱۱۔ ہمارا ملاک۔ مادل حدیث کی حق
 سے دور عملی عبد اللہ کا رقم سے ہمارا ملاک سے حضرت عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر عبد اللہ بن
 عمارت تیسرا اور بعض سے حضرت عبد اللہ بن زید کا نام بھی لیا ہے اس سے ساتھ حضرت زید بن جابر اور ابی
 بن کعبہ عاز بن جابر حضرت یاکر صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابی اشعثی کو بھی لکھا گیا ہے۔
 کمال حدیثا حجة قوس کی حدیث بخت ہوگی در قیاس اس کے مطابق میں ترک کریں جائے گا
 جو کچھ محمول ہے لیا ہے کہ قیاس اور پر مقدم ہے اگر خبر واحد قیاس کے مخالف ہے۔ جیسے وہاں ہے
 کہ جب حضرت ابی ہریرہؓ اہل بیت ہان کی کہ من جعل حذوہ وجہو جہا (اور عازہ غلطی سے چاہے
 کہ بعد میں اس کو کہے) تو ان سے حضرت ابی ہاشم و صبی اللہ عنہ نے لیا کیا کہ ہم پر فہو کرنا اور ہے جو
 شخص سے بیان ہوگی لکریں کو ان سے میں انھوں دو ہم کہتے ہیں کہ قیاس حدیثی میں اصل کے اعتبار سے
 قیاس علیٰ قیاس ہے۔ لیکن اس کے طریق امور میں شاید ہے در قیاس میں اصل دووں کے اعتبار سے
 مستقیم ہے لہذا قیاس خبر واحد کا معاد میں ہرگز نہیں ہو سکتا۔

وَأَنَّ عَوْدَ بِالْعَدَالِ وَبِحُجَّتِ دُورِ الْعَقْدِ كَأَنَّ وَابْنُ خُرَيْرَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ
 الْقِيَاسُ غَيْرُ بَ وَإِنْ خَالَفَ لَمْ يَثْرُكَ إِلَّا بِالنُّزُورَةِ وَهِيَ نَأْيُ عَمَلٍ بِالنُّزُورَةِ
 لَا يَمْنَعُ بِنَا الرِّائِي مِنْ كُلِّ رَجَبٍ يَكُونُ مُخَالَفًا بِقَوْلِهِ نَعَسَ فَاغْتَبِرُوا يَا أُولِي
 الْأَبْصَارِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ غَيَّرْتُ فَقُولَهُ وَالنُّزُورَةُ بِالنُّزُورَةِ كَأَنَّ مُخَالَفَتَهُمَا فَنَبِيَهُ
 طَلَعَ الْوَاوِي مَقْرَنَ حَدِيثًا بِالنُّزُورَةِ عَلَى حُجَّتِ فَنَبِيَهُ وَحُطُّوهُ بِذَرْكَ مَوَانِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مُخَالَفًا بِالنُّزُورَةِ مِنْ كُلِّ رَجَبٍ
 بِالْمَعْنَى النَّزُورَةِ بِثَرْتِ الْحَدِيثِ وَيُخَالَفُ بِالْقِيَاسِ وَهَذَا نَحْوُ ابْنِ خُرَيْرَةَ
 وَبِحُجَّتِ فَنَبِيَهُ بِمَعْنَى اللَّهِ مِنْ بَيْنَ بَيْنًا لَنُكْتَبَ فِي هَذَا الْمَقَامِ مَتْنُهُ كَحَدِيثِ
 الْعَصْرَةِ وَهِيَ مِنَ الْعَقْدِ حَتَّى لَنَبِيَهُمْ عَنْ حُطِّبِ بْنِ أَيْمَانَ رَفَعَتْ لِرَجُلٍ مِنَ النَّبِيِّ
 بِحُجَّتِ الْمُشْكِرِي بَعْدَ ذَلِكَ فَهَيَّوْهُ بِكَفَرَةٍ لِيَبِيهِ وَبِشَرْطِهِ بَشَرِي غَالٍ ثُمَّ يَخْلَعُ
 لَحْطَةً بَعْدَ ذَلِكَ فَلَا يَحْتَطُّ إِلَّا قَلِيلًا وَحَدِيثُهُ هُوَ مَا رَوَاهُ ابْنُ خُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْبِرُوا إِلَّا بِالنُّزُورَةِ وَالْعَقْدِ لِمَنْ أَيْتَابَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ
 بَعْدَ النَّزُورَةِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَطُّوا إِنَّ رَضِيَتْهَا لَفَسَكْتُمْ وَإِنْ سَخَطَتْهَا رَدَّهَا وَمَنَاعَا

مِنْ خَيْرٍ وَمَعْنَاهُ اِنْ اَتَيْتَنِي لَمُعْتَقِرِي يَدَيَّ الْاِغْتِرَارِ فَإِنْ رَضِيَهَا مَقَرُّ وَحَسُنَ
وَأَنْ حَضَرَهَا رَدُّهَا وَرَدُّهَا مِنْ خَيْرٍ مِنْ خَيْرٍ مِنْ خَيْرٍ لَدَيْكَ أَكُلَ فِي يَوْمٍ أَوَّلَ فَإِنْ
هَذَا الْحَدِيثُ مُخَالَفَةٌ لِلْقِيَاسِ مِنْ كُلِّ وَجْهِ فَإِنْ ضَمَّانِ الْفُكْرَانِ وَالْإِنْفَاعَاتِ
كُلُّهَا مُقَدَّرٌ بِالْمَعْنَى مِنْ لُغَتِي وَبِالْحَقِيقَةِ مِنْ نَوَاتِ شَيْءٍ مُضْمَنَانِ اللَّيْنِ
الْمُشْتَرَكِ يَسْمَى أَنْ يَكُونَ بِلُغَتَيْنِ تَوْافُقِيَّتُهُ وَلَوْ كَانَ بِاللُّغَةِ فَيُسَمَّى أَنْ يَخَافَ
بِقَوْلِ اللَّيْنِ وَكَثْرَتِهِ لَا أَنَّهُ يَجِبُ صِلَاغٌ مِنَ التَّمَرُّقِ الْهَيْئَةِ أَلَّا اللَّيْنُ لَوْ كَثُرَ شُدَّصَتْ
مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ رَحِمَهُمَا إِلَهًا إِلَى ظَاهِرِ الْحَدِيثِ وَإِلَّا أَيْسَ لُغَتَيْنِ وَتَقَرُّوْصُفَتْ
إِلَى أَنَّهُ قَوْلُ لَيْسَ اللَّيْنِ وَالْوُ حَقِيقَةٌ إِلَى أَنَّهُ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَزَالَهُ وَقَدْ جُعِلَ عَلَى
الْيَاكُمِ بِرُشْبَةٍ وَخُسْبِكُنَا هَكَذَا نَقَلَهُ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ حِينَ

سے لڑیلا شخص ہو؟ یہاں و العلم فمن يتلقاها بعد ذلك فهو يبيع بنظرين بعد ان يبيعها
ان وضعها لتسكنها وان منعت من ذلكا متاعا من شعر اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی
مرد اس حدیث کو شریک بنائے تو اس کو اختیار ہے کہ اگر وہ عاقبت اسے دو جاوے، پسند ہے تو اسے رکھ دے یا
بجتر ہے اور اگر پسند ہے تو اسے اپنے پاس نہیں کرے۔ اور اس کے ساتھ ایک حدیث بھی ہے کہ
اگر کسی دودھ کے برساتے اس پر دم لائے میں کھالیا تھا کہ یہ حدیث قیاس کے پورے طور پر خلاف ہے۔
کیونکہ یہ دودھ سے تیار کر کے اور اشیاء کے فروخت کرنے کا ہونا جس دن چیر میں ہی کے شل مقدار
مستحق ہوتا ہے اور لوہات، مقیم (قیمت دہی چیز، مانگا) قیمت سے نکالنا ادا ہوتا ہے۔ اضعاف الناس
المشروب، لہذا اس دودھ کو بیچا گیا ہے۔ اس کا ہونا دودھ سے دو چاہے۔ اس کا قیاس سے لڑا گیا
ہے کہ اگر مگر عی سے نکال دینا مقصود ہو تو دودھ کی کوئی چیز کے مقابلہ نہ پائے۔ تو یہ نہیں کہہ سکتے
مگر ایک حدیث دینا ہو کہ عرا دودھ کی مقدار کم ہو یا اس سے زیادہ ہو۔ ہاں ایک اور امام شافعی کا یہ حدیث کی
طرف گئے ہیں اور حضرت ابن ابی لیلیٰ اور حضرت ابو موسیٰ قرظی نے چیر کر دودھ کی قیمت نہیں کرے اور ام
ابو حنیفہ کا یہ حدیث ہے کہ اس کو کہا اور وہی کہنے کی ہدایت نہیں ہے۔ اور اس سے اس کا یہ نقصان واقع ہو ہے
وہ اسے ملکہ کے جانور ہے پاس رکھے۔ دوسرے شریعت نے بھی امام صاحب کا تو اس کی طرح نقل فرمایا ہے۔

ثم هذه الشفرة بين معروفة بالغة والعدالة مدعيت عيسى بن امان وقد تفتت
اكثر المتأخرين و ما عند الكرخي وعن ثابت من حديثها فليس بغير تروا
شرطاً للقدم الحديث على القياس بل خبر كل راي عدل مطلقاً على القياس
اذا لم يكن مخالفاً للكتاب ولستة المشورة وبعد فمن عمر حديث خلع بين
مالك في الجنين واوجب لعمرة بهو مع انه مخالف لبقياس لان الجنيين لو
كان حياً وجمعت لنبية كاملة وان كانت ميتة فلا شيء فيه واما حديث الرضوة
على من قبلة من المشورة فهو وان كان مخالفاً لبقياس يكن رتبة حد من
الصناعة الكبرى كجابر وأبي وجيهما وبذا كان مقدماً على القياس ولو
كان مخالفاً لاي من رواية حديث والعدالة لامي النسب بان لم يعرف الا
بحديث لو حد يثبت كواحدة من مفيد فحالة لأجلوا من خمسة التسمي فان
روى عن السلف أو اختلفوا فيه أو منكوا عن الحسن صار كأنه موقوف في كل
من الانقسام الثلاثة لان بداية السلف شاهدة بسمت والسكوت عن الطعن
معتزلة عنهم فلذا يثبت وأن المختلفين في القول في منه ما روى أن ابن

تعالیٰ ولا تخرجوا من بیوتہن من باب المکفی وقولہ تعالیٰ وللصلفات
منازع بالمعروف فی باب لعنفہ وإن لم یظہر ہذا فی القسم الخابئ من
المجہول ایا ان لم یظہر حدیثک فی السلف فسم یقاہ ہو ولا یقول یجوز
الفضل بہ ولا یجوز بشرہ ان لم یکن مخالفًا لبقیہ وفائدہ بصلافہ الحکم
حقیقی الی الخ بدلت ذلک القیاس ان لا یفتکن الخصم علیہ فافتکن لیس القیاس
من منہم هذا الحکم

ترجمہ و تشریح

اور خدا عزوجل نے اگر حضرت علیؑ نے اس کی تردید فرمائی۔ اور نہ یہ ایم ایسے ہادی کی بات ہو کہ
ہیں گے۔ اور انی ایسے جواب ہی پیشاب کرنا ہوا اس صورت کو میراث کا ہے۔ اس کے لئے
مہر نہیں ہے اس لئے کہ حضرت عقیل بن سنان کی روایت: انکی دانت کے مالک ہے کہ مستحق علیہ (سبح)
جب اس کی طرف حج مرام و انیس آئی تو اس کے مقابلے میں کوئی عرض واجب نہیں ہوا۔ جیسے اگر وہ کسی
دوسرے طرح کے ہوتا تو اس کے لئے لڑائی کے وقت کوئی ہر طرفہ نہ کرتا اس موقع پر حضرت علیؑ کو اللہ وجہ
سے دانے کو تو یہی پر مہر کیا اور کسی کو کفر و اعدا پر مقدم فرما دیا۔

و یفتن مقلد بعدہ۔ اور سمر نے حضرت عقیل بن سنان کی روایت پر عمل کیا۔ کہ کچھ حد حضرت
نقی علیؑ سے مروی۔ حسن رحمہ اللہ نے اس بات سے روایت کیلئے تو درحد و حد ابھر کے ہاتھ اٹھائے۔ اور
یہ تو قیاس کی تاکید بھی نہ رہی ہے۔ اور وہ یہ کہ سوہ شریکی تاکید کر رہی ہے جس طرح ہر مسئلہ کی تاکید
کر رہی ہے۔

و ان لم یظہر من السلف لا لوفۃ یخصیٰ یستفکر فلا یظہر۔ اور اگر مقلد صالحین سے بچ
اس کے درجہ ظاہر نہ ہو تو اس کی اہمیت قابل انکار اور وہ ہوگی۔ جنہوں نے ہوگی اور انی ایسے ہادی کی بات ہے
اور اس کی مثال وہ حدیث ہے جس کو امام حنفی نے روایت کیا ہے کہ ان کے شہر الامراء میں شخص نے
ان کو تین ہفتے دیئے تھے اور وہ سوائے صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ہاں لگادیا۔ سبکی مقرر نہیں فرماتے
ان کی حضرت عمرؓ سے مروی ہے روایت فرمائی۔ اور فرمایا کہ ہم اپنے رب کی کتاب (کتاب اللہ) اور اپنے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و ایک عورت کے کہنے سے نہیں چھوڑیں گے۔ ہم نہیں جانتے کہ نبیؐ ہے یا جھوٹی
فما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور یہ بھول گئی۔ کہ نہ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
نہ ہے آپؐ فرماتے ہیں مقلد ہوا۔ نہ کہ نے لگادیا۔ ہے۔ اور حضرت عمرؓ سے یہ بات صحابہ کی موجودگی
میں فرمایا تھا مگر کسی نے کار نہیں لیا۔ ذلک کو وہ حدیث ناسخ ہوتی تھی کے مگر اس نے بھی اعلان ہو گیا۔
لیکن بعض صحرات نے اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ حضرت عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتاب اور سنت سے غافل

موجود (وہ حاملہ عورت جس کو جنین طلاق دے گی اس کی ہوس اور متعہ میں طلاق رخصی (وہ عورت جو آپ کے طلاق پادرو
حقوق رخصی سے مدد نہ لے کر رہی ہو) پر جسے مشترکہ (قیاس) کے روپ میں قیاس لرایا ہو (حضرت یحییٰ بن
امین اسی کے قائل ہیں)۔

اور بعض حضرات نے کہا کہ سنت کو خود انھوں نے (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) بیان فرمایا اور
کتاب سے لے کر اہل کائنات ولا تخرجونہن من النکاح کو بھی کے مسئلے میں اور والمسلمین فلیتلف طلاق
بالعقود کو عقد کے باب میں مراد یہ ہے تمام فقہ دیہی کے قائل ہیں وان سمی بظہور اور اگر اسی کی
مدد سے دور صحابہ میں ظاہر ہو گی یا بظہور الحال رخصی کی یہ یا بظہور قسم ہے جس سے تلف طلاق بظہور
ولا قبول بحدوث العمل یہ اگر دور دور میں صحابہ کی حدیث ظاہر ہوئی ہو جس دور قبول کے متعلق
نہیں ہوگی۔ (یعنی اس روایت کو ذکی نے روایت کیا ہے) تو اس کے مطابق میں کہتا ہوں کہ یہ ظاہر نہیں ہے کہ وہ
میں ہے، شرط قیاس کے خلاف ہے اور علم کو قیاس چھوڑ کر حدیث کی طرف منسوب کرنے سے قاصد
ہے کہ خلاف علم کر کے یہی حدیث کے خلاف کر دو قیاس کی طرف منسوب کرنے میں رکھتا ہے۔

ولما فرغ غدا ہذا النفس من لزوجی شریع فی شریعہ لہا وانما جعل الخور
حجة بشرائط ہی لوزی وہی ارتقاء العقل واحتیاط واعداۃ والاستقام
فالعقل وهو یزید فی نفس آدمی فحیث بہ طریق یبتدأ بہ من حیث یبتدئ
الیہ ذلک الحواس ی نور یحییٰ بہ سبب ذلک النور صریحہ یفتدی بذلک
طریق من عنک یفتدی الی ذلک الحکس ذلک سوا من متذللون نظر احد الی
بہاء دھیم انتہی ذلک البصر اسی البقاء کم یفتدی منہ طریق اسی امہ لا یزید من
منہ دئی علم وحکمتہ مبتدأ العقول شو منہ الحواس وهذا فیما کان
الایقان من لمخسوس فی التعقوب واما ان کان مغفلاً صریحاً مانعاً یفتدی
بہ طریق العلم من حیث یؤخذ فیتقدہ المخلوب لطلب مبدیہ القلب بتاملہ
وہیہ تنبیہ علی ان العلم مذلل والعقل لہ علی طریق اہل الاسلام فلما طلب
عنہ بتاملہ یذکر بہ الاشیاء بعد اشتوائہ بالعرف كما ان من المملک الخاھر
تذریع الثمن یزید الاشتراق بالشمس او السراج وبعث الحکماء المذکران من
النفس الفاطنة بواسطۃ العقل والحواس الطاہرة ای لباطنہ والمغفول الکامر
منہ ای المغفول من باب رویۃ الحدیث الثانی من العلم وهو عقل البالغ
ذکر القاصر منہ وهو عقل الصبی والمغفول المعنون ان الشریع لہا لم

چکا ہو تا ہے اور شرعاً کی حد اس سے نکلنا ہو چکی ہوتی ہے مگر محض کی کثرت کی وجہ سے اس کو نہیں دیکھ سکتے۔
 بلکہ ہوتا ہے کہ کلام اس کے سامنے اور اور پیش کر دیتے تو اس قسم کا کلام حدیث کے باب میں جنت میں ہو گا بلکہ
 ایک حرکت ہو گا۔ جس طرح چھوٹے چھوٹے بچوں کو کائنات حدیث میں برکت کے لئے سے لایا جاتا ہے۔
 ثم نفهم حفظہ الخ۔ پھر اس کے مراد کی معنی کو سمجھنا شروع ہوں خواہ شرعی ہو۔ یہاں کسی ہے کہ
 صرف الفاظ کے حفظ کرنے پر اکتفا کیا جائے۔ کیونکہ ایسا نہ صرف بہت صحت ضرور ہے۔ بلکہ اس میں
 (یعنی اس کا حال) نہیں ہے۔

ثم خطیۃ الخ۔ پھر اس کے لئے کلام کو سہلانی طاعت کے مطابق ذہن میں تصور کرنا خطیۃ حفظہ
 اور دیکھنا دونوں کی خبر کا سر بنی سوسا ہے ام العجب و صدور ہے جہد کے عمل میں ہے جس کے معنی وقت
 کے ہیں جتنی پھر اس سے دے لئے کام سمجھ کر بشری طاعت کے مطابق ہر کر لیا ہو۔
 ثم للثبوت علیہ الخ۔ پھر اس پر اس کی حد او کی محفلت کے ساتھ ساتھ جائز ہوتا۔ یعنی اس کلام کے
 تھکے ہو جانے سے عمل بھی کرے۔

و من اقصیٰ ہند کریم۔ اور اس کی وجہ اہل کریم دہند اسے ہر بار لائی یا کر کے یعنی اس کلام کو
 دیکھ سکتے ہوتے ہیں اس کو ہر بار کر کے دہند علی اسلۃ اعلیٰ ہند ہے اپنے نفس پر دیکھنا اور
 کریم اپنے نفس کی فوج کا نظیر اختیار کر کے بلکہ خیال رکھے کہ اگر کسی اسے ذکر کر دے گا تو ہوں چلاں گا۔
 و حد خطیۃ الخ۔ حد آواز۔ یہ سب کچھ اس کی آواز کے وقت تک یہ تمام باتیں بن چکا ہو کر کیا گیا
 ہے اس وقت تک ضروری ہے کہ سماعت اس حدیث کو دوسرے شخص تک محفوظ ہو چلائے جن کو
 پہنچا ہے۔ دوسرا حدیث ہر تمامت ہو اس وقت تک کے نزدیک اس کا نہ راز رہی ہو مگر اور اس حدیث
 کے ساتھ دوسرے شخص کی آمد اور اس کا ہونا ہو گیا۔ کہ دوسرے شخص تک اس کو پہنچا دے۔ یہ حدیث
 تمامت تک یا یہاں تک کہ کتب حدیث کی تدوین و ترتیب ہو جائے مگر قرآن مجید کی حفاظت اس کے
 برخلاف ہے کیونکہ قرآن مجید کو دوسرے تک نقل کرنے کے لئے اس کے معنی کا ترجمہ ضروری نہیں ہے
 کیونکہ اس کی ایک جگہ یہ ہے کہ نقل قرآن اصل میں (وہ نہ لیا) جو کچھ بھی ثابت ہے۔ اور نیز وری ملتا ہے
 میرے۔ سلم اور آخر دینی رضوان اللہ علیہم جنہوں سے ثابت ہے ان حضرات نے کامل صبا کے بعد سے جس
 فرقہ ہے اس کے علاوہ قرآن مجید (نقل) خود بخود چلے جاتا ہے۔ کلام است میں یہ ہے کہ اس
 اس کے معنی کا ترجمہ نہیں کیا گیا، دوسری وجہ یہ ہے کہ منتخب حدیث قرآن مجید مخلوق اور ہر قسم کے متبر و تبول
 سے حفاظت کا وہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ لَئِنْ لَمْ يَنْصَرِفْ لَنَا الذِّكْرُ وَ لَمْ يَحْفَظُوْنَ اِهْدِ
 قرآن مجید کی نقل ایسے شخص سے ارست ہے جو اس کے معنی کو نہیں سمجھتا ہو۔

وَالْقَدْ لَفَّ وَ هِيَ لَا تَسْتَفْهِنُ مِنْ اَعْدَائِهَا اور عدالت کے معنی میں دین پرست (اہل) ہے کہ اور یہ

وہ ہے کلام شرعی، احکامات میں عدالت ہے پس اگر کوئی شخص کلمہ صغیر پڑھ، مرد نہیں رہتا ہو بلکہ کبھی کبھی مرد کی طرح ہو چکا ہو تو اس کی عدالت ساتھ نہیں ہوتی کیونکہ صغیر پڑھ کر دیکھا ہوں سے مکمل اعتقاد و اعتزال حضرت انبیاء علیہم السلام کا خاصہ ہے۔ اور عام لوگوں کے لئے نہایت دشوار اور گناہ صغیر پڑھنا امر الہی نہ تمام کبیرہ گناہ کے لئے ہے لہذا اس سے بچنا واجب ہے اور گناہ کبیرہ میں اختلاف ہے۔ حضرت مہرانیہ بنی عمر سے روایت ہے کہ وہ سات چیزیں مہرانیہ کہتے تھے کہ کس، کثرت، کھیر، (کسی پاکو اس صورت کو) اور پاکو (خمس کا) اور اس روح، (جہاز سے برآمد) اکل مال لیتہم (جنیم کا، لکھا)، غلو، لوالہین، بالمسلسلین (مسلم والدین کے حقوق کی بفرمانی ایسے آدمی جو مذہب کے اصول کو الالحاد کی صورت (خراب شریف سے دیتی کی طرف آگے) اور حضرت ابوہریرہؓ نے ان کے ساتھ لکل الریو (مرد دیکھا) اور عدالت کی ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ شرب الخمر، سرقہ (چوری) کا اضافہ کیا ہے۔ بعض نے زہار و زہارہ (سرمہ) (جادو) شبہات المزدور (سہولت گواہی)، یمن کا پتہ (جہولتی قسم)، طبع الطریق (آکر رانی یہ قیمت اور نقد (جادو) کا اضافہ کیا ہے اور بعض نے کہا کہ کلمہ صغیر دو کبیرہ دونوں امور فائدہ شریعت میں نہیں ہر گز واپس ہونے کے لئے نہ ہے صغیر واپس، خمس کے لئے نہ ہے کبیرہ واپس۔

دو قصور ہا النصور استقامت (حوالت قاصدہ) معتبر ہیں، اور عدالت قاصدہ ہے جو ظاہر اسلام اور اہل حق سے ثابت ہو۔ کیونکہ یہ ظاہریات ہے کہ ہر مسلمان معتدل و العقل ہو گا۔ جو بے شک و ہول اور ظانہ شرع اہل حق سے احتراز کر کے ہر گروہ سے حدیث سے بے امن قہور کالی نہیں ہے اسی لئے کہ ظاہر کا دوسرا حاکم حاکم ہے اور وہ حراش نفسانی ہے۔ لہذا یہ شخص میں وجہ علانی ہو گا۔ اور میں وہ نہ ہو گا کہ جس کی عدالت شہادت کے باب میں کالی ہو گی مگر وہ شہادت عدالت قاصدہ کے باب میں ہو۔ یہ بھی اس وقت قبول ہو گی جب کے اس کی شہادت پر مخالف تصدیق نہ کرے مگر ظاہر جب مسئلہ عدالت قاصدہ کا ہو گا کہ وہ کہ نصیم معنی نصیب کرنا ہو گا تو اس کی عدالت بھی و کالی ہو گی۔

والسلام! ہوا التمسکین والافضل اور سلام (سلاطین) کے معنی میں ہیں بلکہ قبلی کورلی سے ناکار و نہایت سے قرار کیا جہاں کہ یہ واقعہ بھی ہے۔ تہہ تصدیق کے معنی ہے شہر سے صدقہ کی نسبت معجزہ کی طرف کرنے کے ہیں اور ادعا (یقین) بھی کافر کے دل میں بھی یہ ہے اور یہ ہے، مگر اس کلام میں ایک ایک آجاء احمد تو نے رشا لہو بدیع فوٹو کھٹا فخر فخریٰ لہذا لہو (یہ شریکین حضور کی تھہ یہ وسلم کو اسی طرح جانتے ہیں اور پہچانتے ہیں جیسے کہ اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں) کہ اسے تصدیق کے اس معنی کا معنی منوع ہے۔ اور ترسیم بھی کرنا چاہئے تو انکوں کے حلیں موجود ہوتی ہیں۔ (یعنی عقد میں جائزہ قرار لیکن اسلام کے جاری کرنے کے لئے شرط ہے یہ کہ ہے۔ اسی وجہ میں جس ارے میں تصدیق ہے۔ یعنی تصدیق یقین کی ضرورت قرار دیا گیا ہے۔

بمنصافه وصفاته بذل من قوله بالله وتحقق ان يكون متعلق بالواقع المقدر
خبراً لثبوته والإسماء من المشتقات من الوهم الرحيم والمليح والقدير
والمستغنى هي مبادئ المشتقات من العلم والتدبر وتقول احكاميه وشرايعه
يحتمل ان يكون مرادها مخطوفاً على الاقارب ويحتمل ان يكون مجزئاً
مخطوفاً على قوله باسمه وصفاته والشرط فيه لبيان اجتماعاً كما ذكرنا في
الشرط في الاسلام بيان شرائع اجتماعاً بل في قول كل ما جاء به محمد صلى
الله عليه وسلم فهو حق وان الله تعالى مع جميع صفاته قدیم ثابت حق وقد
كان النبي صلى الله عليه وسلم يتكلم بالاثبات الإلهي حيث قال لا اله الا
شبه بهلال وممان تشهد ان لا اله الا الله ولان محمداً رسول الله قال نعم
فقبل شهادته وحكم بالجنم وقال عليه السلام لجارية ابن الله قالت في
السمه قال من انا فقلت انت رسول الله فقال لما بكيا انظرا فانها خومعة
وعال بعض المشايخ لأحد من الموصف على التفسير حتى دأ بالعب العرة
فاستوحشت الاسلام فلم تصب فانها تدين من زوجها وجبل ذلك يد منها
وفي حرج عظيم لأخفى وإلهذا لا يتقبل خبر الكبر والفاسق واللعنه
والعنه ولذا اثبتت غسقة تفرج على الشهود الأربعة على غير ترتيب
الذكر فالكاثر راجع الى الاسلام والفاسق الى اعدائه وصنبره والصفوة الى
كمال العقول والذبح شهادته خلفه الى الصناديق والأصغر والمصنوع في
النفث والفرأ والنهت فقبل بوقوعهم في الحديث لوجوب الشواهد وان لم
تقبل شهادتهم في المعاملات هكذا يقول

ترجمہ شرح

بمنصافه وصفاته جس طرح کہ وہ اپنے اہل بیت کے ساتھ ہے۔ قول محمد کا
واسعاً اور ضابطہ سے چل رہا ہے اور یہ بھی محال ہے کہ لفظ "واجب" سے متعلق ہو
جو کہ قدر ہے اور کسی طرح ہے۔

اور اس سے مراد مشتقات ہیں جیسے رحیم، علیم، قدیر اور صفات سے مراد اشتقاق
کے ساتھ ہیں۔ صنادیق میں جیسے علم، قدرت و غیرہ۔

وقبول احکامہ وشرایعہ۔ اور اس کے حکام وشرایع کو قبول کرنا اور لفظ قبول محال ہے کہ

مردوں کو اور ان کا نصف ان کا قرار پر ہو۔ اور اس بھی اقول ہے کہ وہ سب قتل ہو اور سزا اور حد سے بچ بچ گئے کی وجہ سے مگر وہ ہو۔

والشروط علیہ اور مسلمان ہونے کے لئے احوال و سوانح شرط ہے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کیا ہے مگر اسلام میں داخل ہونے (اور رسول ہونے سے) ان کا شرعییت کا اجتناب کیوں کالی ہے۔ خلاف سب کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن چیزوں کو کہتے ہیں اور قرآن کی قہر حق ہیں اور وہ تو ان ہی قہر صفات کے ساتھ قدیم جہت ہو رہی ہے اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اجماع پر مبنی نہ تو اس سے چاہا ایک عربی سے جس نے روایت ہلال و معان کی شہادت دی تھی انشہد لہ لا الہ الا لا۔ و شہد ان محمدًا رسول اللہ (کہے گا وہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اس کی شہادت دیتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں) اس سے کہہ رہا ہے کہ حضور نے اس کی شہادت قبول فرمائی اور وہ درکنے کا ٹھکانہ ہے اس کا مخرج جنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں سے درپہشت کر لیا بنی اللہ (خدا کہاں ہے) تو جواب دیا کہ اللہ جنت میں ہے مگر آپ نے دریافت کر لیا میں انا ہی ہوں اس سے جواب دیا "منا رسول اللہ" آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ نے اس اندی کے پاس سے جواب دیا "منا رسول اللہ" کہ یہ جو ہے۔ اور جس مشاعرے کا ہے کہ مسلمان ہونے کے لئے عقلی خیال سزاوی ہے وہی اللہ تعالیٰ کہ جب وہاں ہو جائے اور وہ اسلام کے عقلی روایت کرنے پر کچھ یقین نہ کر سکے اور اوپر سے لگ ہو جائے گی (یعنی عقلی روایت کو ماننے کو چاہئے گی) اور اس خیال نہ کر سکے تو مرتد ہونے سے تعبیر کیا کہ اس مگر اس قول کو عقلی عمل فرما دینے میں بہت بڑا حرج ہے۔ حواشید نہیں ہے۔

وبعداً لا یقلل حدیث الکتاب۔ ایک وجہ ہے کہ کلام کا حق، جی، مستور اور وہ عقلی حق کی عظمت شدید ہو جائے ان میں سے کسی کی خبر قبول نہیں کی جاتی ہے البتہ ترہیب و کور کا لحاظ کے صحف سے حکایت کا جان شرع فرما دیا ہے یعنی شرع اور ہر ایک غیر مرتبہ قریب ہے چہ چاہا کافر و مسلم کی طرف واضح ہے۔ اور عقلی حدیث کی حد راجع ہے اور وہی مستور تھا عقل کی طرف راجع ہے اور وہ عقلی جس کی ہے عقل و عظمت شدید اور حد کی طرف راجع ہے اور یہی حال دیکھی ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم (قرآن کریم کے بعد) اور عورت تمام کی خبر اور اہم حدیث کے سب میں قبول کرنی چاہئے گی۔ کیوں کہ شرع اللہ میں پائی جاتی ہیں مگر چھ عظمت میں ان کو مایاں سنیز۔ انی ہائیں کی بعض علماء سے یہ عرض کیا ہے۔

والتحقیق الذائب من لا یقطع ای عدم اتصال الحدیث بمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہو بواہر و طاهر و لطف اما الظاهر فالمرئس من الاختیار بان لا یفکر للراۃ انہ الذائب بقی ہیمہ و بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقی

وہوین کان من المنحابین۔ پس اگر سر مل صحابی کی ہو تو بالاحتمال ممکن ہے کہ چونکہ غالب احادیث میں ہے کہ حضرت صاحب رضی اللہ عنہ نے خود چار چار رسول اللہ ﷺ سے منابے اکرچہ اہل بیت کا بھی ہے کہ ان صحابی سے دوسرے صحابہ سے منابہ اور خود جس شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر رہے ہوں۔ اس صورت میں اگر صاحب سر مل کہہ دے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا (جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرمایا) اور اگر منہ کی دہر کہہ دے کہ منابے رسول اللہ ﷺ سے منابہ کہتا ہے حدیثی و رسول اللہ ﷺ (رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اس طرح بیان فرمایا)۔

وَمِنْ الْقَوَائِمِ الثَّابِتِ وَالْقَائِمُ ہر قرن میں خود ایک بار سر مل کی ہر ایک اسی طرح قبول ہے۔ یعنی امام ابو حنیفہ کے نزدیک ان کا سر مل قبول کیا جائے گا۔ اور امام شافعی کے نزدیک تو اس کی جائزگی کا کچھ شبہ نہیں کی مخالفت و احسان قبول ہوں تو حدیث جفت نہیں ہوتی تو جب حدیث اور مخالفت دونوں کے دونوں قبول ہوں تو ہر چہ اس کی قطع نہ ہو گی۔ اس کیفیت میں کوئی شک نہیں اس کی تائید کسی حدیث میں بھی ہے کہ یہ منابہ سے اس کو قبول کر لیا ہو۔ پاس سے منابہ کا احاطہ دوسری سند سے بہت ہر قبول کر لی جائے گی۔ و بعض نقول اور ہم کہتے ہیں کہ اس کی تنگی اس شخص کے ارسال کرنے میں ہے کہ اگر دوسرے رسولی کی طرف سے خود کہ تو اس کی جان ہے اور اس سے کتب کا کوئی گن میں کیا جاتا ہے جب صورت میں یہ ہے تو طریق دلی اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیعت ہوئے لاکھوں روئے ہائے گاہ (کہ کچھ جب وہ غیر روشنی کی طرف بیعت کی نسبت کرنے سے ڈرتا ہے تو رسول اللہ کی طرف نسبت کرنے سے طریق دلی خوف کرے گا) بلکہ یہ جسم سے حدیث سے توفیق دہتی ہے کہ اس کے رسول آدمی کے لئے جب طریقہ صحیح ہو جائے تو اس سے کہ قول کو حصول کی جانب مہذب کر دیتا ہے کہ مصدقہ یہ فرمایا قال علیہ السلام کذا۔ اور اگر طریقہ صحیح نہیں ہو تو رسولی کا کام کر کر دیتا ہے تاکہ ہندو اس میں کوئی پر وال نہ ہو۔ جس سے اس نے روئے لے دے اور خود اس کا نام اس سے داریا ہو جائے۔

وَارْتِمَالٌ مِنْ نَوْنِ هَرَا۔ اور ان سے نیچے (بہر دلی) رسول کا سر مل مثلاً اولیٰ ہر قرن میں احادیث کے بعض میں کہتے ہیں قال الترمذی کذا موقوف کذا الباق عند الکوفہ تمام کرتی کے نزدیک اس طرح صحیح ہے مگر صحیح ہی اس کے خلاف ہیں کہ کثرت احادیث کے ہمنامہ رسولی دہر کا منابہ ہے۔ جناب کی ترمذی نے غلطی سے الت کی شہادت نہیں دی ہے بلکہ اس کا سر مل حدیث نہیں۔ کہ جائے گی۔

وَالْبَدِيُّ لِرَسُولٍ مِنْ وَجْهِ وَاسْتَدَّ مِنْ وَجْهِ مَقْفُولٍ عِنْدَ لَعْمَةِ كَحَدِيثِ لَانْكَاحِ الْاَبْوَالِي رِقَابَ اسْتِزْثِيْنِ بْنِ يُونُسَ مُسْتَدًّا وَشُعْبَةَ عَرَسَلًا فَيُغْنِبُ اسْتِغَاذَةَ عَلِي لِرِصَالِهِ وَقِيلَ لَا يَنْفِلُ لَانِ الْاِسْفَادِ كَالْفَقْدِ وَالْاَرْسَادِ كَالْجُزْجِ وَارَا جَنْفِ الْمَجْرُوحِ وَالْفَقْدِ بِغَلَبِ الْجُزْجِ وَامَّا الْبَاطِلُ مَوْجَعَانِ بَلْ يَكُونُ لَاتِمَالِ فِيهِ

ظاهراً ولكن دفع المسلم بوجوه أخر وهو فقد شرط أن يروي في صدقة نقدية دليل
مؤلفه أن كثر نقصان في لأقل فهو على ما كان من عدم قبول خبر الكافر
والفاسق والصني والضعف وإن كثر بالعرض بار حصة الكذب كحديث
لا صلوة إلا بماتة الكذب بماتة يقنوم قوته فأقر ما نيسر من القرآن
وكحديث من من ذكره فليقرصاً بخالف قوله تعالى فيه بحال يطمون أن
ينظروا لأنه في مرجع قوم يستحقون بالماء وقته من لا كبر أو استنة المعروفة
كحديث العصاة بشهد وبعين يخالف حوله عنه لسلام أبيه عني تنفعني
واليمين على من أنكر وهو مشهور في الأحكام المشهوراً كحديث الحبر
بالشمسية في لصلوة متى رواف يؤمنوناً فإن حادثة الصنوة مشهورة
مستمرة كثر يحفره أنوف من الرجال ومن يد مع بقضية إلا أن يؤمنوناً
وهذا شيء عجيب في غرض عنه لأهله من الصنوة لأن بعض الاحتجاج
أن تكتموا فمهم بلهم في وجوب الزكاة على الصنوة ما رأى ولم يفتقر إلى
قوته ابتغوا من من أبيهم خبراً كلاً ما كلاً له ما مع منة غير أن
مؤلفه يقول في المدونة بالصدقة البقة عنه كما قال عليه سلام بقة شعراً
عني نفسه صدقة كان من مؤلفه منقلبة أيمت جو من كما يكون خبر في
كل من هذه الصنوة أربع مؤنونة كما في نوع الأول

وہاں مکان یا بعض اور آگاہوں کی مخالفت کی وجہ سے ہو مگر سبب اللہ کے خلاف ہو چکے ہوں
 مسئلہ: آیا باقاعدہ کتاب نماز بغیر سورہ فاتحہ کے نہیں ہو تو بلا حدیث اللہ تعالیٰ کے اس قول کے علوم
 کے خلاف واقع ہوئی ہے تو یہ ہے فائزہ: یا حافظہ من القرآن میں جو قرآن میں تم کو آسان معلوم ہو
 جو اس میں کسی حدت یا سورہ کی تفصیل نہیں ہے اور جیسے من من القرآن فلیتقنہ لا یؤخر عنہ عبادت
 وغیرہ اپنے معروضوں کو چھوڑ کر دیکھ کر لے کر حدیث اللہ تعالیٰ کے اس قول کے خلاف ہے۔
 وہ دجانی فوجی کہ ان فوجیوں نے اس میں ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہیں کہ طہارت کو پسند کرتے ہیں جن
 لوگوں کی اس میں تعریف ہے اور ستیہ ہمارے اصحاب کے پانی سے کیا کرتے تھے اور پانی کے استعمال میں خود
 اس ذکر میں جاتا ہے کہ میں ذکر و فعل کو خود بخود قرآن کے استعمال سے عمدہ طہارت حاصل نہ ہوتی۔ اور
 قرآن مجید نے ہی اس فعل کی تعریف کی ہے صلواتہا علیٰ من قرأ القرآن۔

لو الحسنۃ المعزیۃ یا منہ معروفہ کے خلاف ہو چکے حدیث ہے کہ "مختصر مصلی اللہ علیہ وسلم نے
 ایک شہادت اور ایک قسم پر دی کے حق پر فیصلہ فرمادے حدیث القصد، بشاہد و یمن کی یہ حدیث ہے کہ
 خلاف ہے۔ حدیث مشہور یہ ہے البہنۃ غر الضحیٰ والقیظ خلو من انکس ثوبتہ من کے ذمہ ہے
 اور عکس پر قسم واجب ہے۔

لو الخادۃ المشہودۃ کہ لازم میں سمجھتا ہوں کہ ہم کام کر رہے ہیں کہ کو برہنہ دے دیتے کیا
 ہے اس وجہ سے کہ اگر مال اللہ یہ ظہور اللہ ہے۔ اور اگر ہے لازم ہزاروں آدمی حاضر ہوئے تھے اس
 کے وجود کیلئے کہ اگر کسی لڑائی کے ان میں سے کسی نے صرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ایک عیب کی بات ہے۔
 تو ان میں غنۃ اللعۃ نام سے مراد ان کے کہ کرام (صحابہ) نے امر غل کیا ہو۔ یعنی عیب
 صحابہ کرام سب نام ان میں یک دوسرے سے حدیث کو دیکھی ہے بات کر لی۔ حدیث کی طرف کی حدیث ان
 حدیث کی قرآن کا یہ فعل حدیث کے خلاف کی دلیل ہو گا جیسے: ہمارے ہے کہ حضرت صحابہ کے ہر ایک کو زکوٰۃ واجب
 ہونے سے ہونے کے بارے میں ایک دوسرے سے گفت کر کے ہو گئے اور حضور مصلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث
 البہنۃ میں حدیث البہنۃ خلو من انکس ثوبتہ (انہما کے بارے میں جو بات کی طرف کرتے
 رہے۔ تاکہ ان کے دل کو حدیث نہ کہہ جائے) کی طرف دلیل تو یہ نہیں دی۔ اس سے معصوم ہو کر یہ حدیث
 نامعنی ہے اور اگر ثابت ہو کہ اس میں تاویل کی گئی ہے کہ حدیث سے مراد اللہ ہے۔ جیسا کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نزلت علیہ من انکس ثوبتہ انسان کا اللہ اپنے لباس پر حدیث ہے کہ

نکس من ثوبتہ انسان۔ تو میں سب صورتوں میں بھی حدیث قابل اس سے قطع ہوگی یہ طہارت
 ایک شرط کا جو یہ ہے یعنی ان کا مطلب یہ ہے کہ خبر میں چاروں خطبات میں قابل ہوں گی۔ جس طرح خبر ان میں
 میں (یعنی چاروں خطبات کے شرط) منقول ہوں تو اس کی خبر قابل حدیث ہے اس طرح یہ بھی قابل قبول اور مردود ہیں

صوبہ (پنجاب) میں پیدا ہوا اور اسلام آباد، سرحد، سیالکوٹ اور قلات میں رہا۔ جس کو ضروری کی کمی ہے اس کے لئے
 وکالت کے معاملے میں شرکت کرنا اور اس میں تصرف کرنا اور اس کے مطابق قس، رواد کرنا بھی ہے، کیونکہ مشن
 بہت ہی کم دیا آدھی پائے گا کہ تمام صفات کمال سے جو تھے وہ نکلیں گے، اس لیے جو بد کردہ اور شرطن میں بھی
 ضروری ضروری جائیں گی تو عام کے معاملے مستقل ہو کر رہ جائیں گی۔ ہر دور کی بات ہے۔ جس خبر کی وجہ کو
 واقع میں ملازم نہیں کرتی۔ لہذا الزام کی شرکت کا اس میں کیسے متبادل کیا جائے گا لازمی کریم علی احمد علیہ وسلم جو
 کی خبر صلیح و کاجر پر آپ کی کہیں فرمائیے تھے۔

واین مکان چنانکہ الزام اور کرکل غیر لکھا ہو کہ جس میں من وجہ تمام امور من وجہ قزاق
نہ ہو چکے وکیل کے صواب کر کے کی غیر اور عید و قیام کو گذر قرار دینے چاہنے کی غیر۔ تو اس منجبت سے کہ
وکیل اور مولیٰ اپنے بے عقل میں مصلحتوں کرنے یا گذر کرنے کا تصرف کر سکتے ہیں جس طرح مصلحت کرنے
اور ظلم کو عبادت کی مانند دینے کا تصرف کر سکتے ہیں۔ اور اس میں کوئی الزام نہیں ہے اور دوسری حیثیت یہ
ہے کہ تصرف کا فعل وکیل سے اور اجازت کے ختم کرنے کا فعل ظلم سے ہے اور اس میں ایک قسم کی ذمہ داری
حادثہ ہوتی ہے تو اس صورت میں وکیل اور عید و قیام نقصان پہنچاتا ہے۔

[illegible]

والتقبيط الرابع في بيان نفس الخبر وهذا التقسيم أيضا خلق خبر الواحد
 اعم من ان يكون خبر الرسول او غيره ولهذا قال وهو أربعة أقسام قسم
 يحيط بالعلم بصحة خبر الرسول اذا لا بد له القطعية لاتباعه على عصمته عن
 الكذب وسائر الدواب وقسم يحيط بالعلم بكذبه كدعوى فرعون الربوبية لأن
 العادة القاطنة لا يكون أبدا بالندفة وقسم يحتملها على السواء كخبر

فاسق کی خبر کو نہ فاسق کی خبر کو نہ فاسق، فاسق اسلام اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس کی خبر صدق کا احتمال رکھتی ہے اور فرقہ و افراد میں اسلام کی حیثیت سے کذب کا احتمال رکھتی ہے لہذا ایسا طریقہ درست ہے۔
 ۱۔ حسنہ بے نزاع احد، احتمالیانہ۔ اور جو قسمی قسم اور خبر ہے جس کے دو احتمال شہ سے ایک احتمال دوسرے پر غلبہ ہو جیسے اس معاملہ کی خبر جس میں روایت کی سہولت شریعت میں ہو اور اس خبر کی قسم میں بھی صرف ہیں اور یہی قسم ہیں انصاف سے (۱) طرف اس میں باقی طور کے محدث سے وہ حدیث کو ساتھ یہاں بھی (۲) طرف حفظ باقی طور کے اس حدیث کو از کوئی تا آخر سننے کے بعد حفظ کر لیا ہے۔ (۳) طرف ادا دوسرے تک پہنچا دیا ہو تاکہ اس کا اہل فارغ ہو جائے (یعنی لحد و دہری چائی ہو جائے) اور ان اطراف شہ میں ایک جانب ۷۰ یکتا ہے اور دوسری جانب رخصت کی ہے۔

فلا قول طریف السنیاء بجلی طرف سہل اس کی عزیمت ہے کہ اس کی جنس سے ہو جی کھڑے
شمارد کہ حدیث کی عبارت منادے مثلاً منادے بآئندہ طور پر۔

ہاں تقریباً اعلیٰ حضرت کے مہربانی پر حضرت کے حاسے پر سے خواہ کتاب و کچھ نہ رہے۔ یہاں
 پر سے اور محدثین، بڑے، بڑے کے بعد کہ گم آیا یہ رہے وہی طرح پر سے محض کتاب کیلئے آپ کے
 سے پر سے تو محدث کے لئے (ہاں) یہ طریقہ خود (کیا) احتیاج کے (لا ہے) کیونکہ شاگرد جب خود پر سے کہ
 تو میں سے کہ جب کہ نہ میں، یہ تو یہ کہے کہ کیونکہ وہ خود چاہ رہا ہے۔ اور محدث کا بھی یہ ہے۔
 اَوْ يَقُولُ خَلِيقُكَ الْمَعْدُودُ مَنْفَعَهُ (کیونکہ اس طرح پر کہ محدث کہتا ہے۔ سے خود ہی پر سے خود
 کتاب و کچھ نہ رہے یہاں پر سے۔ اور میں کو سنتے ہیں۔ بعض لوگوں نے یہ ہے کہ یہ طریقہ حسن ہے۔
 یہ کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ (معمول مبارک بھی تھا) اس کا یہ ہے کہ کہ حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے منعم تھے۔ اور وہاں سے منعم تھے اس کے ہاں کہ حق ہی طریقہ اول
 رہا احتیاج کا ہے۔

لوہی کتب خانہ کفایت علی و سلم الکتاب (۴) کیس طور پر محدث تحریر ہے پس ایک خط لکھ کر بھیج دے مثلاً شریفی صاحب کے مدرسہ کیجئے کہ غلام علی غلامی زید غلام بن لڑاں مگر کتب خانہ کے دروازے پر لکھ دے۔
وینظر فیہ حدیثی مع جس میں حدیثی غلامی غلامی کے طریق پر حدیث کو ذکر کرتے ہیں یہاں تک کہ رسول کا پیغام رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل کرے اس سے بعد حدیث کا متن تحریر کرے۔

ثم يقول رحمه الله: من لم يدر (اے طالب علم! جب تمہارے پاس ہمارے یہ کتاب کو سچ جائے اور تمہارے گھر کو تمہارے صبر کی طرف سے جان کر رہے ہو۔) طریقہ کتابت غائب کی طرف سے وصال ہے جیسے غائب کا طریقہ۔ یعنی اس باب میں کہ روایت ہمارے جس طرح حاضر کی جانب سے طریقہ غائب جاننے سے اس طرح غائب کی جانب سے اگلی جائز ہے۔

وَكَذَلِكَ الرِّسَالَةُ عَلَى هَذَا الرَّجْحِ بِأَنْ يَقُولَ الْمُحَدِّثُ سُرَّسُولُ بَلَّغَ عَنِّي فَلَا تَدْرِي
أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِهِمَا لِحَدِيثِ فَلَانٍ بَنِ فَلَانٍ أَوْ عَادَا تَلَفَعْنَا بِسَالَتِي هَذِهِ فَارْزَوْعِي
بِهِمَا الْحَدِيثَ فَيَكُونُ أَيْ لِكِتَابٍ وَالرِّسَالَةُ خَطْبَتَيْنِ لَا تُبَدَّلُ بِالْحُجَّةِ أَيْ
بِالْبَيِّنَةِ إِنْ هَذَا كِتَابُ الْمَلِكِ رُوسُولُ فَلَانٍ عَلَى مَا عُرِفَ بِكِ كِتَابُ الْقَاضِي
فِيهِ أَرْبَعَةُ أَقْسَامٍ لِلْمُزِيغَةِ فِي حُرَافِ الصَّنْعَةِ وَالْأَوَّلُ الْكُتْلَانِ مِنَ الْخَاتَمَيْنِ أَوْ
يَكُونُ وَحْصَةً وَهُوَ يُدْرِي لَا السَّمْعَ فِيهِ أَيْ لَمْ تُكُنْ مَذْكُورَةً لِكَلَامٍ فَيُفْهَمُ لَا
غَيْبًا وَلَا مُتَسَامِيَةً كَالْإِجَارَةِ بِأَنْ يَقُولَ الْمُحَدِّثُ بِهَذِهِ اجْزَأَ لَكَ أَنْ تَرْزَوْعِي عَنِّي
هَذَا الْكِتَابَ أَيْ حَدَّثَنِي فَلَانٌ عَنْ فَلَانٍ أَوْ وَالصَّبُورَةُ بِأَنْ يَطْلُبَ السَّمْعُ كِتَابَ
سَمَاعِهِ يَفْهَمُ أَيْ الْمُسْتَقْبَلُ يَقُولُ هَذَا كِتَابُ سَمَاعِي مَنْ شَهِدَنِي فَلَانٌ اجْزَأَ
لَكَ أَنْ تَرْزَوْعِي عَنِّي هَذَا لِيُصَحَّ بِذَوْرِ الْإِجَارَةِ وَاجْزَأَ تَصَحُّ بِذَوْرِ الْعُقُولَةِ
فَالْإِجَارَةُ لَا يَدُ عَنِ كُلِّ حَالٍ وَالْمَجَازُةُ لَوْ كَانَ عَدِيمًا بِهِ أَيْ بِمَا فِي
الْكِتَابِ قَبْلَ الْإِجَارَةِ تَصَحُّ وَالْأَوَّلُ يَعْنِي إِذَا اجْزَأَ بِكِتَابٍ مُعْشَكُورَةٍ قَبْلَ ذَلِكَ
بِالْمَطَالَعَةِ مَقْرُوءَةً نَفْسًا وَبِإِغَابَةِ الشَّرْخِ أَوْ بَحْثِ ذَلِكَ وَكَانَ لَمْ يَكُنْ لَهُ صِدْقٌ
صَحِيحٌ يَتَّصِلُ بِالصَّنْفِ فَحَيْثُ تَصَحُّ اجْزَأَ لَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ عَلَى
مُتَعَدِّدٍ عَلَى رُبْعَيْنِ بَعْدَ الْإِجَارَةِ وَيَعْلَمُ النَّاسُ كَمَا فِي رِوَايَاتِهِ لَمْ تُكُنْ تِلْكَ
الْإِجَارَةُ حَقًّا عَلَى جِزَاءِ بَرْدٍ وَالَّذِي هُزِلَ التَّحْفُظُ لِعَدِيمِهِ يَفْهَمُ أَنْ يَحْطَ
لِمُسْتَمْعٍ مِنْ وَفَتْ السَّمْعَ لِي وَفَتْ الْإِدَاءَ وَلَمْ يَفْتَعْلُ عَنِّي بِكِتَابٍ وَهَذَا لَمْ
يَجْمَعْ أَيْ حَبِيقَةً كِتَابًا فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يَسْتَجِزْ الرِّوَايَةَ بِالْمُتَعَدِّدِ الْكِتَابِ وَكَانَ
ذَلِكَ سَبَبًا لَطْفِنِ بَعْضِ عَصَبِيهِ الْقَاضِيَيْنِ أَلَيْ يَوْمَ الْإِثْنِ وَتَمَّ يَفْهَمُوا وَرَفَعُوا
وَقُوَّةً وَلَا عَمَلَهُ وَغَدَا

ترجمہ و تشریح

و کذاک الرسالۃ علی ہذا الرجح بان یقول المحدث سورسول بللغ عنی فلا تدری
انہ قد حدثنی بہما لحديث فلان بن فلان اؤ عادا تلفعنا بسالتی ہذہ فارزوعی
بہما الحديث فیکون ای لکتاب والرسالۃ خطبتین لا تبدل بالحجۃ ای
بالبینۃ ان ہذا کتاب الملک روسول فلان علی ما عرفت بک کتاب القاضی
فہیہ اربعۃ اقسام للمزیغۃ فی حراف الصنۃ والاوّل الکطلان من الخاتمتین اؤ
یکون وحصۃ وھو یدری لا السمع فیہ ای لم تُکر مذکورۃ لکلام ففہم لا
غیبًا ولا متسامیۃ کالاجارۃ بان یقول المحدث بھذہ اجزأ لک ان ترزوعی عنی
ہذا الکتاب اؤ حدثنی فلان عن فلان اؤ والصبورۃ بان یطلب السمع کتاب
سماعہ یفہم ای المستقبّل یقول ہذا کتاب سماعی من شہدنی فلان اجزأ
لک ان ترزوعی عنی ہذا لیسصح بذور الاجارۃ و اجزأ تصح بذور العقولۃ
فالاجارۃ لا ید عن کل حال والمجازۃ لو کان عدیمًا بہ ای بما فی
الکتاب قبل الاجارۃ تصح والاوّل یعنی اذا اجزأ بکتاب معشکورۃ قبل ذلک
بالمطالعۃ مقروۃ نفسًا و باغابۃ الشرخ اؤ بحوث ذلک وکان لم یکن لہ صدق
صحیح یتصل بالصنف فحیث تصح اجزأ لہ وان لم یکن کذلک علی
متعدد علی رباعین بعد الاجارۃ و یعلم الناس کما فی روایاتہ لم تُکر تذلک
الاجارۃ حقًا علی جزاء برد والذی هزل التحفظ لعدیمہ یفہم ان یحط
لمستموع من وفات السمع لی وفات الاداء ولم یفتعل عنی بکتاب و ہذا لم
یجمع ای حبیقۃ کتابًا فی الحدیث ولم یستجز الروایۃ بالمتعدد الکتاب و کان
ذلک سببًا لطحن بعض عصبین القاضیین الی یوم الذین وتم ففہموا و رفعا
وقوۃ ولا عملہ وغدا

فہو تان یکسید و سالیہ طریقۃ لریالی خلل اؤ فریقۃ لریاب قاصد حقیقۃ اؤ شہتا بالحجۃ
الوقت یجت ہوں کے جب ہر دونوں حوالہ کی دلیل سے ثابت ہو رہی ہو ثابت ہو جائے کہ لای کا خط

ہے اور یہ لڑائی کا حصہ ہے جس پر کہ کتاب لفظی میں یہ مستند کہ ہے۔

اس طرف میں اس پرست کی یہ پوچھیں ہوں کہ اور ان چاروں میں ان میں پہلی قسم سے پہلے و غرض ہے کہ تصویب کے لئے اور بہتر ہیں۔

اور انکسور و حصہ اور طرف اس کی فصاحت یہ ہے کہ اس میں ساری ہوئی کسی قسم کی بات چیت، ہم ایک دوسرے سے نہ ملانے کا نام ہوئی اور آئے مائے و لفظ ہوئی ہوئی اجارہ جیسے جہات ہیں خود کہ کھاتے اپنے غیر سے کہے۔ میں نے فقہ کو جہات دئی کہ تیسری طرف سے اس حدیث کی روایت کہ جس کو کہ مجھ سے ظاہر اس لئے کہ ہے۔ والہ تعالیٰ اور خود اس کی صورت ہے کہ شیخ ابی اسوی کتاب اپنے ہاتھ سے نہ کر کہ اسے اور ہاتھ سے کہ یہ کتب میری کی ہوئی ہے۔ میرے شیخوں سے میں نے تجھے اجازت دئی کہ تو اس کتاب کی روایت میری جانب سے چنان کرے۔ نہ کہ تو تخریب سے یہ بات واضح ہوئی کہ متبادل اپنے ہاتھ کے کتب نہیں ہے اور احکامات غیر متبادل کے کتب ہے۔

فقرش احکامات پر اس میں ضروری ہو والہ مجتہد ان کمال عالما بہ اور جہاد۔ اگر اس کا عالم ہے میں شہادہات سے پہلے کتاب کے مصالک مندرجہ سے واقع ہے۔

بصیح الاجارہ اور لفظ احکامات کتب کو کی دینے نہیں یعنی شہادہات میں کتب کے ہم کتاب مشکوٰۃ شریف کی اجازت دینی تو اگر پہلے کتاب مشکوٰۃ کا پہلے سے ہم چاہتی قوت معاد کے وہ چہ مشکوٰۃ پر چکا ہے۔ بلا سبب شریف کی دوسری کتاب میں کہ چکا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے طریق سے کتاب چکا چکا ہے لیکن اس کے دوسرے کوئی نہ کتب جو مصنف کتاب تک پہنچتی ہو نہیں ہے تو اس صورت میں ہمارے فقہ کو اجازت دینا چاہیے اور کرایا نہیں ہے کہ ہاتھ سے اس کے سے فقہ اس سے کتاب پر ہی نہ ملے یا کہ وہ اس کو ہٹائے کہ اجازت سے لینے کے بعد اس کتاب کا موازنہ کرے گا۔ اور تو گرا کو ختم آگے۔ جیسا کہ ہمارے زمانے میں ہو رہے تو یہ اجازت جہت نہ ہوگی۔

والذام ملون الحفظ دوسری طرف حفظ ہے اس میں اس پرست یہ ہے کہ اگر دینی ہوئی حدیث کو یاد رکھتی ہیں جس کے زمانے سے کہ اس وقت اور کے وقت تک صحاح حدیث کو جالی یاد رکھے۔ اور کتاب پر جہاد کر کے ہے۔ یہ جو دہائی پر جہاد کر کے ہے؛ مختصر و مفید کے کوئی کتاب نہ دیتا میں شیخ نہیں فرمائی اور نہ کتاب پر ہمارے روایت کرنے کی اجازت دئی چنانچہ بیچ چر کہ وہ منصب کو کوسا کے طبع کا قیامت تک کے لئے جب اس کے ہمارے امام صاحب کے دور کو کھلی کو کھلی اور وہ اس کے اسی گرد اور اور راست ہوں کو کھٹے۔

واللّٰهُ خَصَّةٌ اَنْ يَّعْتَمِدَ الْاُخْتِابَ مِنْ مَّطْلُوْعِيْهِ وَقَدْ كُوْنُ سَمَاعُهُ وَمَجْتَمَعُ دَرْمِهِ وَمَا حَرِيْ يُّبْهِنُ حَقِّقَةً رَّا اَمْلًا يَّ اَمَّ يَنْ يَّ تَكُوْنُ اَمْلًا مَلَا يَكُوْنُ حَقِّقَةً عِنْدَ اَمْنٍ حَقِّقَةً

سَوَاءٌ كَانَ خَطُّهُ أَوْ خَطُّ غَيْرِهِ وَعَقْدُهُمَا وَعَقْدُ الشَّافِعِيِّ لِحُجُوزِ لَةِ الزَّوْجَةِ وَجِبَتْ
الْعَمَلُ بِهَا وَعِنْدَ النَّسْرِ يُجُوزُ الْإِعْتِمَادُ عَلَى أَنَّ كَرَّ فِي بَرِّهِ أَوْ فِي يَدِ أُمِّهِ فَلَا
يُجُوزُ إِنْ كَانَ فِي يَدِ غَيْرِهِ لِأَنَّهُ لَا يُؤَمَّنُ عَنْ مُتَغَيَّرٍ عَنْ مُحْضَرٍ يُجُوزُ الْعَمَلُ
بِالْخَطِّ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي يَدِهِ فَهَضَبُ الْإِثْمِ وَخُصَّةٌ وَتَنْسِيئًا عَلَى الْفَأْسِ وَالثَّلَاثِ
طَوَّفَ الْإِدَاءَ وَالْعَزِيمَةُ لَهُ أَنْ يُؤَدِّيَ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي سَمِعَ بِقَطْعِهِ وَمَقَاهِ
وَالرُّخْصَةُ أَنْ يَنْقُلَهُ بِمَنْدِهِ أَوْ يَلْقَظَ آخَرَ يُؤَدِّيُ مَعْنَى الْحَدِيثِ وَمَا سَمِعَ
عِنْدَ الْقَامَةِ لِأَنَّ الْمُصْحَابَةَ كَانَتْ يَقُولُونَ قَالَ كَرَّ أَوْ قَرَّبْنَا مَعَهُ زَوْجًا مَعَهُ وَعِنْدَ
الْبُخَارِيِّ لَا يُجُوزُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ مَخْصُوصٌ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ فَلَا يُؤَمَّنُ فِي الْعَقْلِ
بِالْمَعْنَى مِنَ الزَّهْدَةِ وَالنَّفْطَانِ وَالْحَقُّ هُوَ بِتَفْصِيلٍ أَنْدَى ذِكْرُ الْمُصَنِّفِ
يَقُولُهُ مَا كَانَ مُحْتَمَلًا لِاحْتِمَالِ غَيْرِهِ يُجُوزُ ثَمَّةً بِالْمَعْنَى بِمَنْ لَمْ يَصْرُ فِي
وَجَوَابِهِ الْقَوْلُ أَنْ لَا يَشْتَبَهُ مِثْلُهُ عَلَيْهِ بِحَيْثُ يَحْتَمِلُ الزَّيَادَةَ وَالنَّفْطَانِ وَإِنْ كَانَ
ظَاهِرًا فَحَتَمَلُ غَيْرِهِ بَارٍ بِكَوْنِهِ عَامًّا فَحَتَمَلُ النِّحْصَانِ أَوْ سَلْبُهُ يَحْتَمِلُ
الْمَجَازَ فَلَا يُجُوزُ نَقْلُهُ بِالْمَعْنَى إِلَّا لِلْفَقِيهِ الْمُتَمَيِّزِ لِأَنَّهُ يَقْدَرُ عَلَى الْأُمُورِ فَلَا يَدْعُ
الْحَمَلُ نَقْلَهُ بِمَنْدِهِ مِثْلًا تَوَلَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ يَدَّ دِينَهُ فَاثْقَرَهُ كَلِمَةً مِنْ حَمَّةٍ
تَخْصُرُ مِنْهَا الْمَرْأَةُ فَإِنْ نَقَلَهُ بِإِذْنٍ وَيَقُولُ كُلُّ مَنْ يَدَّ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ يَحْتَمِلُ
الْمَرْأَةُ أَيْضًا فَيُفْقِئُ الْخَلْعَ فِي الْأَحْكَامِ وَمَا كَانَ مِنْ جَوَامِعِ الْكَلِمِ بَارٍ كَانَ لَفْظًا
وَجُزْءًا فَحَمَّةٌ مَعَارٍ جَمْعٌ كَقَوْلِهِ عَنْهُ السَّلَامُ الْعَرَمُ بِالْعَرَمِ وَالْجِرَاحُ بِالضَّمَانِ
وَالْفَيْقَةُ جَبَّارٌ أَوْ لُحْشَكٌ أَوْ الْمُشْتَرِكُ أَوْ الْمُحْتَمِلُ لَا يُجُوزُ نَقْلُهُ بِالْمَعْنَى لِكُلِّ
أَيٍّ إِلَّا بِالتَّجَمُّدِ وَلَا لِغَيْرِهِ أَمْ فِي جَوَامِعِ الْكَلِمِ فَلَا بُدَّ لَهَا كَانَ مَخْصُوصًا بِهِ فَلَا
يَضُرُّ أَحَدٌ عَلَى نَقْلِهِ وَأَمْ فِي الْمُشْتَرِكِ وَالْمُشْتَرِكِ فَلَا بُدَّ لَهَا بِقَطْعِهِ بِتَوَلَّى
مَخْصُوصٌ لَا يَكُونُ حَمَّةً عَلَى غَيْرِهِ وَأَمَّا فِي الْمُحْتَمِلِ فَسَدَمَ الْوُقُوفَ عَلَى
مَقَاهِ يَدُونِ الْأَسْتَفْسَارِ مِنَ الْمُحْتَمَلِ

ترجمہ و تخریج

والرخصة اليه - اور اس میں رخصت یہ ہے کہ کتاب پر ہر دور کرے ہر جہاں میں خود
کرے ہر دور ہر جہاں خود اس کا حکم ہے کہ شہر اور محل میں دس دس روزہ اقصیٰ جو اس میں
پڑے - یہاں کرے۔

يَكُونُ حَمَّةً وَالْأَفْلَاحُ قَرِيبٌ إِلَى كَيْفِ حَمَّةٍ أَوْ كَيْفِ كَرَمٍ يَكُنْ يَكُنْ أَرَادَ كَرَمًا وَجَرَّ يَكُنْ أَرَادَ

یَرْفَعُ يَدَيْهِ عَنِ التَّوَكُّعِ وَعِنْدَ رَفْعِهِ تَوَاسَّوْا مِنْ التَّوَكُّعِ وَغَدَا صَحَّحَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ
قَالَ صَحَّحْتُ لِمَنْ عَمَرَ عَشْرَ سَبْعِينَ فَلَمْ يَلْزَمْهُ لَزْفُغٌ يَدَيْهِ لَا فَنَى تَكْبِيرَهُ الْإِفْتِتَاحُ
فَعَرَفْتُ الْعَمَلُ بِهِ ذَلِيلٌ عَنِ الْإِسْلَامِ

ترجمہ شرح

اس باب کا بیان جو حدیث کو نقل ہے اس میں لغات معنی بیان منقسطات آؤں ہیں۔
صحت جب صحت کی چاروں قسموں سے قدر ہے کہ تو انہوں نے اس میں (جب) بیان
شر میں کیا جو حدیث کو آدمی کی جانب سے یا اس کے غیر سے لاگو ہوا کرتا ہے۔ تو یہ وہی معنی ہے اور انہوں
الوہیہ طور پر وہی حدیث سے روایت کا انکار کر دے جس میں مگر ہمارے (یعنی) بیان کو جو کرنا کرنا
والا) پس خود کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے تم پر جھوٹ بولا حالانکہ یہ حدیث میں ہے تو اسے روایت کی تو اس میں
انکار بالاختلاف میں یا حدیث کو ساتھ کر دیتے ہیں مگر انکار حقیقت ہے (یعنی کسی ناسی نے اسے انکار کیا ہو)
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں نے تم سے یہ حدیث روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث نہیں سنی
اس میں اس کا اختلاف ہے نام کرنا اور اس میں اختلاف کے نزدیک اس روایت پر اس حدیث سے اور وہاں تا فی ہر نام
ماکان کے نزدیک عمل ساتھ نہیں ہو گا۔

تو عتق و خلاصہ ملتا اور اب یہ روایت حدیث کے بعد روایت کرے وہ اس حدیث کے خلاف عمل
کرے اور یہ خلاف ہے۔ یہ یقین کے ساتھ ہو تو دونوں صورتوں میں حدیث میں کرنا ساتھ ہو جائے یہ جو کہ اگر
روایت سے اس حدیث کے ضمیمہ ہونے کی واقعیت کی وجہ سے اس حدیث کا خلاف کیا ہے یا اس کے ضمیمہ
ہونے کی وجہ سے خلاف کیا ہے اس روایت سے جملہ کچھ ساتھ ہو جائے گا۔ روایت پر وہی کی وجہ سے یا
حقیقت کی بنا پر اس کے خلاف عمل کیا ہے تو اس کی حدیث ساتھ ہو جائے گی۔ اس کی حدیث ساتھ ہو جائے گی کہ
حضور عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایہذا امواتہ نکحوا
ولا ائسابہا ولا عتقا فمما خلفہ ہذا۔ (جو عورتوں کی اہلیت کے بغیر پانچاں کرے تو ان کے ساتھ مل جائے) مگر
عسرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بیٹی کا نکاح اس کے والدی کے بغیر کر دیا تو اسے اس خلاف یہ نہیں کہ اس حدیث سے
صلاحت یہ یقین کہا ہے اس سے انکار کرنا ہے اس حدیث سے جس حدیث میں حدیث کا احتمال ہو کہ اس
حدیث میں ایک حدیث پر اس کا جواب ہے کہ اس کا بیان آئندہ آنے کا وہاں کا قبل اس وقت کہ اس حدیث سے
روایت کرے سے پہلے اس حدیث کے خلاف عمل کرتا تھا۔ اس حدیث سے اس حدیث کے تار تار میں مطہر ہو۔
تو یہ دونوں صورتیں حدیث میں جہاں اور اس میں سبب ہوں گی۔ ہر حال میں صورت (یعنی حدیث سے خلاف
عمل روایت حدیث سے پہلے تھا تو اس وجہ سے ظاہر ہے کہ اس حدیث کا سبب قیاس میں حدیث کی وجہ سے اس
عمل کو ترک کر دیا ہے

اور یہ حال اگر اس صورت میں کہ اس حدیث کے خلاف ہے۔ مگر وہ حدیث حدیث کی حدیث معصوم

[illegible]

حقائق النفس بالتذلل واليسر چنانچہ ان امور ذیل سے غرض کو ہر کسی کی جائے گی۔ (۱) غرض
کے متعلق غلط فہمیاں خرد سے بچنے کے لیے جو چھپانے کے ہیں اور غرضوں کے معالج میں یہ بھی تفصیل کو چھپانا ضرور
ہونا چاہیے۔ حدث فلاں من فلاں اور اس طرح پر غرضی کہنا کہ حدث فلاں غالی اشهر ما خلاص الخ۔
یہ تو غلط فہم سے نہایت دور اس مسئلہ پر عمل کرنے کا شہرہ لیا جائے گا۔ مگر یہ کہ حقیقتاً غرض کوئی غرض نہیں بلکہ غرضوں کی
وادی تو غرضوں سے ہے کا شہرہ دہ راجہ ان شہر سے ہے و غرضوں کو

والتقليد من غير أن يذكر الزيادة في الكمية لابلاسم أو بذكره مصدق غير
مستبعد حتى لا يفرق فيما بين الناس ولا يمتنع عنه كما يقول صفوان
ثوري حدثني أبو سعيد وهو كوفي لم يحضر البصري راكبي حميكا ووقع في
بعض السبع منه قوله والأرسال ثقيا لقهر الإسلام وهو ليس ببعض انصاف
على ما قدمنا وبكسر الدابة كما يلقن بعض الأقران عسى فحمد بن الحسن
بذلك وهو من مشرعو من أصحاب الجهاد ولا يصح جرعا والمزاج وهو لا
يصلح جرعا لأن نفس عليه السلام كان يصرح كثيرا ولكن لا يقول لأحقا
كما قال لمجزة أن العجزة لا تدخل الجنة قط رت تنكر لما أخبروا بقوله
تعالى أنا أنصاب من إنشاء جميعها أنكرنا غيرها وحداثة ليس في صفرة كما
يقول صفير الثوري لابي حنيفة ما يقول هذا شباب الحديث السن عدي
وذلك لأن كثير من أصحابه كانوا يزعمون في حداثة سبهم بشبهة الانقب
بعد تحصيل العدة من الامة وعدم الاعتناء بزيه فان ابانكر لم يكن
مغتافا بالرواية مع أن حداثة هذا لا في الصنف واللقاب واستبكتار محابر
الفقه كما طعن بذلك بعض المحدثين على أصحابنا لما في ذلك دليل قوة
الفهم وجودة وقد كان أبو يوسف يفتي بمشرب الف حديث من الموضوع

هنا ظننا بالصحيح

ترجمہ تفسیر

والطبیس (۲) اور طہیس (۱) ایک دوسرے سے ملتا رہتا ہے اس لیے کہ جس طرح توہم کیا جائے گا۔ اور
 طہیس کی صورت یہ ہے کہ وہی اپنے من کا ذکر کثرت سے کرے اس سے کہیں بھی کسی صفت ذکر
 کرے جو مشہور نہیں ہے حتیٰ کہ مشہور مشہور میں پچھلے دنوں کی گئی ہے۔ نہ ان پر عمل کرے۔ مثلاً سفیان ثوری یا
 کہے۔ حدیثی ابو سعید یہ سن لے کر اور کسی دو قول کی کثرت ہے۔ اور بعض توہم میں کہ مقام پر قول والا رسال
 درت ہے حضرت ام المومنین کا جہان فرستے ہوئے اور دو سال کوئی صفت نہیں ہے ہمساکہ کہنے سے وہ بیان کیا ہے۔
 وخصم اللہ (۳) چوپایہ اور اناسی سے بھی طہیس قبول نہیں کیا جائے گا کہ ان کو ان سے کسی کو قابل
 طہیس ہے جس طرح ہر ہم عصر کو ان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طہیس ہے حالانکہ چوپایہ یا کھانہ چار
 اکم ہے جس کو جرح نہیں فرمایا جائے گا۔

والعزاج (۵) حرا کر لے۔ یہ بھی جرح میں شہد نہیں ہے۔ نہ کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم حضرت حرا لے لے۔ مگر جرح میں بھی بات صرف حق کی فرماتے تھے جیسے یک مرتبہ اپنے ایک
 بڑی صحابہ سے فرمایا انھما لا تظنوا الخلف۔ بڑی عورت جس میں کہیں جائے گی۔ یہ وہ صحابہ
 رہتی ہوئی دیکھی آئی تو آپ نے فرمایا ان کو خلف نہ کہے اس قرآن کی احادیث پر۔ ہاں انھما من
 النساء فظنوا انھما انکارا۔ (ہم نے ان کو مردوں کو ایک دفعہ حال میں یہ کیا۔ مگر ان کو کوئی دلیل
 بتایا۔ وہ ان سے مطالبہ یہ ہے کہ بڑی عورت جس میں جرح ہو کر جائیں گی۔
 وحده الفس۔ (۶) اور کہہ کر جس سے بختری تم کوئی صفت نہیں ہے ہمساکہ بیان ثوری حضرت
 بنو حنیفہ سے فرماتے تھے۔ ہاں انھما من النساء الخ۔ یہ تو جرح ہر سے مائے کی کہتا ہے کہ بہت
 سے صحابہ اپنی عمر کی عمر میں رویت کرتے تھے مگر شرط یہ ہے کہ عمل روایت کے وقت جبہ اور نقاب سرور
 ہو اور وہ اس وقت بدست ہو۔

وعدم الاعتقاد بالروایۃ (۷) روایت بیان کرے کی قیادت۔ ہاں سے چنانچہ حضرت ابو بکر
 روایت بیان کرے کی قیادت نہیں تھی۔ ہاں وہ ایک کوئی دوسرا لے کر بری طریقہ انکار میں نہیں کر سکتا۔
 واما فتناء مصال۔ (۸) اور مسائل فقہ کو کثرت سے، ہاں کہنا سے چنانچہ کسی وجہ سے بعض
 محدثین نے غلطے اصحاب پر تو ان میں کسی سے بھر ملتا ہے کسی کو عیب نہیں ہے بلکہ یہ وہی کے قوی ہونے
 کی دلیل ہے اور حدود ان کی، فتح درویش و تیل ہے چنانچہ حضرت سید ابوالفتح کو بھی بزرگ موضوع
 مدینہ منورہ میں وہ آپ کا کیا کہنا ہو گا کثرت سے ان کے بار میں

والما فرغ المصنف عن بیان أقسام السنۃ شرع فی بحث أخصار
 المستترکہ بین الکتاب والسنۃ قیماً بعض الإسلام وکان ینوی أن ینزعها فی

بعض معاوضہ انعقبات میں باب التزوج کے فاعل صاحب التوضیح نے کہا
 قصص وقد يقع التنازع بين الزوجين فيما ينفذ بهما بالناسخ والمنسوخ
 والا فلا تنازع في نفس الامر لان احدهما يكون منسوخا والاخر ناسخا
 وكيف يقيم للمعاوض من كلامه تعالى لان ذلك من امرات لعجز تعالى الله
 عن ذلك علوا كبيرا بل ان من بين التنازع فركب للمعاوضة تعاقب
 الخلقين على لستواء الامنية لاحدهما على الاخر في اذات والصفة فلا
 يكون نقى العسر والفسح مثلا ولا بين العينة والاشارة الا معاوضة
 صورية لان احدهما اولي من الاخر باعتبار الرضا ولا يكون بين المستوفد
 والاتحاد من الحديث ولا بين الخاص والعام المحض من البعض من
 الكتاب معاوضة مثلا لان احدهما اولي من الاخر باعتبار الذات في حكمته
 متضادين بان يكون في احدهما الحل وفي الاخر الحزمة مثلا والا فلا
 تناقض وهذا المقيد لما ذكر في الزكرك تبعا وصفا لا لكونه داخل في الشرط
 على ما قال بشرطها اتخاذ المحل والوقت مع تصار الحكم فان التنازع
 يوجب الحل في الزوجة والحزمة في امها ولا يفسد هذا تناظرا لعدم اتحاد
 المحل وكذا الحزم كان حلالا في ابتداء الاسلام ثم حرم ولا يفسد هذا
 تناظرا ايضا لعدم اتحاد الوقت وكذا لو لم تكن بحكم متضادا لا يفسد
 معاوضة ايضا وهو صريح وقيل لا يفسد ابتداء نسبة امها لان الحل في
 المعكوفة بالنسبة الى الزوج والحزمة بالنسبة الى غيره لا يفسد تناظرا ايضا.

ترجمہ و تشریح

اگر اس کا یہ حصہ منقطع اقامت کے وقت سے فارغ ہونے کے بعد اس میں معاوضہ نہ ہو
 کوئی اور امر ہو جو کتاب اللہ پر مشتمل دوسری چیز سے اسلام اور اسلام کا پیغام کرتے ہوئے
 مناسب وہ تھا کہ اس معاوضہ میں اس کے خیر کو پہنچانے کے لئے اس نے یہ فیصلہ کیا ہے۔
 اصل۔ وقد وقع التنازع مع ذلك في بعض النسخ في ما ينفذ بهما بالناسخ والمنسوخ
 وہ یہ ہے کہ ہم اس معاوضہ کے وقت سے کہ وہ نہ ہو تو اس کو حل قرار دیتے ہیں اس لئے کہ معاوضہ میں
 سے ایک امر اور دوسری معاوضہ ہوتی ہے وہ کام پوری قیام میں خدائے مال ہونے کی علامت ہے ورتق میں
 ثابت اس سے جلد ہوتا ہے۔ خداوند میں یہاں کہ ضرورت ہے کہ اس کی تعمیل بیان کی جائے یعنی معاوضہ
 یا ان کی بات کو دوسرے معاوضہ میں معاوضہ کی حقیقت یہ ہے کہ اس میں ایک معاوضہ کو دوسرے

ہر کوئی تاریخ کی حسرت کی حامل نہ ہو رہے ہیں۔ یہ مسکات میں۔ لہذا منظر اور چشم کے اور سماں بھی خفا میں چھپیں نہ ہوگا
اس طرح جو رہے جس اور اشارہ اس کے درمیان بھی عارضی صورتی واقعات اور گاموں کے فن میں ہر ایک
دوسرے کے مقابل میں اظہار و وصف کے اولیٰ ہے اس لئے احدث میں سے حضرت منظر اور ہر واقعے کے ساتھ
بھی خفا میں ہوگا اور سب اندکے خفا میں عام خصوصیات اس کے درمیان بھی خفا میں سماں واقع ہوگا۔
کیونکہ یہ باطلہ ذات کے یک دوسرے سے الٹی ہیں۔

فہم خفتن منقاد کن ہو ردو نورا مقلد گم میں پڑے جاتے ہوں اہی صورت کہ ایک ہی طہا اور
دوسری میں سر پہل جال ہو ردو تو کوئی تدریج نہیں دیکھا صرف نے جسٹس اور دھما کہن کے شہر میں ہی
کہہ کر فرمایا ہے وہ نہ تو تھار فی کے شر اللہ میں ہے ہے کہ مصطفیٰ فرما رہے ہیں کہ

فَنَشْرُطُهَا اِفْعَادَ نَحْمِلِهَا وَلَوْفَتَ خَبَرَ تَعْلَابِ السُّكْمِ۔ اور اس کی شرط یہ ہے کہ اختلافِ علم کے ساتھ دونوں کے وقت اور گاہ میں اتنا ہوا چاہے کہ کچھ عرصہ میں حلقہ جوت نہ رہے اور اس کی جگہ (یعنی ماسا) میں حرمت کو آخر میں کلامِ فرائض میں رکھا جائے کہ جو کہ حلقہ و حرمت کا کل ایک ٹکس ہے اسی طرح شرطِ بیعت وہ اسام میں حلالِ شمی مگر بعد میں حرام نہ رہی۔ گئی۔ نیز اسی کو بھی فرائض میں نہیں کہا جاتا کیوں کہ اس میں حلقہ و حرمت کا کثرت متحد نہیں ہے۔ اسی طرح اگر حکم میں تعدد ہو جالاس کو نیز مطلق نہ کہا جاتا اور یہ بالکل واضح ہے اور بعض لوگوں نے کہہ دیا کہ حلقہ کے خلاف اے کے لئے اعتقادِ نسبت کی قید ضروری ہے کیوں کہ یہی حلقہ ہے بہت سے اس کے شوہر کے ہے اور حرمت شوہر کے خلاف ہی شرطِ نسبت ہے اس کو بھی فرائض میں نہیں کہا جاتا۔

وَحُكْمُهَا يَقِينُ الْإِتِّبَابُ الْمُصْبِرُ أَيْ السُّنَّةُ لِأَنَّ الْأَنْفُسَ إِذَا تَدَارَتْ تَمْلِكُهَا غَلَا
بُذُ الْفِعْلِ مِنَ الْمَصْبِرِ إِلَى مَا بَعْدَهُ وَهُوَ السُّنَّةُ وَلَا يُحْكِرُ الْمَصْبِرُ إِلَى الْإِيَّ
الَّتَالَةِ لِأَنَّهُ يَقْتَضِي إِلَى اسْرَاحِجٍ بِكَثْرَةِ الْأَدَلَّةِ وَذَلِكَ لَا يَجُوزُ وَبِقَوْلِهِ تَعَالَى
عَافُوا مَا تَمَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ مَعَ قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ
وَأَسْمِعُوا عِلًّا الْأَوَّلَ بِمُخَوِّمِهِ يَرْجِبُ الْقِرَاءَةَ عَلَى الْغَفْلَةِ وَالثَّانِي بِمُخَوِّصِهِ
يُغْنِيهِ وَقَدْ وَرَدَ فِي السُّنَنِ أَنْ يُصَارَ إِلَى حَدِيثٍ بَعْدَهُ وَهُوَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ مَنْ كَانَ لَهُ مِائَةُ فِقْرَةٍ أَلَامَ قِرَاءَةِ آيَةٍ وَبَيْنَ السُّنَنِ الْمُصْبِرِ إِلَى
أَهْوَالِ الْمُصْحَفِ لَوْ الْقَدَسِ مَكَذَا ذَكَرَ فَخَرُ الْإِسْلَامُ بِكَلِمَةٍ أَوْ هَلَا بِفَهْمِ الْقَوْلِ
بَيْنَهُمَا وَقِيلَ أَقْوَالُ لِمُصْحَفٍ مُقَدَّمَةٌ عَلَى الْقِيَاسِ سَوَاءَ كَانَ فِيهَا يَذْرُفُ
بِالْقِيَاسِ أَوْ لَا وَقِيلَ الْقِيَاسُ مُقَدَّمٌ مُطْلَقًا وَيَقِيلُ فِي الشَّيْءِ أَنْ أَقْوَالُ الْمُصْحَفِ
مُقَدَّمَةٌ فِيهَا لَا يَذْرُفُ بِالْقِيَاسِ وَالْقِيَاسُ مُقَدَّمٌ فِيهَا يَذْرُفُ بِهِ وَبِأَيِّ مَا رَوَى أَنَّ

اَتَقَرُّ حَتَّىٰ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيْ صَلَوةَ الْكَسُوْفَةِ رُكْعَتَيْنِ كُلُّ رُكْعَةٍ بِرُكُوعٍ
وَسَجْدَتَيْنِ وَوَدَّتْ عَالِيَةً اَنَّهُ صَلَّاهَا بِأَرْكَامٍ رُكُوعَاتٍ وَرَبْعٍ سَجْدَاتٍ
يُفَضِّلُ رَهْنَانَ فَيُصَارِئُ اِسِي الْفَنَاسِ بَعْدَهُ وَهُوَ الْاَهْتِبَارُ بِسَائِرِ الصَّلَاةِ وَيُعْظَمُ الْعِزُّ
نَجِبٌ تَقَرُّرُ الْأَصُولِ اِذَا عَجَزَ عَنِ التَّصْمِيْمِ بِأَمْرٍ تَعَارُضَتْ الْمُسْتَقَانِ
وَأَقْوَالُ الْمُصْحَابَةِ وَالْقَبَسُ أُنْهَضَا وَلَمْ يُوْجَدْ دَالِلٌ بَعْدَهُ بِمِثْلِهِ نَجِبٌ تَقَرُّرُ كُلِّ
شَيْءٍ عَلَى أَصْلِهِ وَبَدَأَ مَا كَانَ عَلَى مَا كَانَ كَمَا فِي سُوْرَةِ الْحَبَابِ لَمَّا تَعَارَضَتْ
اِدْعَاءَاتُ وَجِبِ تَقَرُّرُ الْأَصُولِ قَدْرَهُ وَوَدَّ اَنَّهُ نَهَى عَنِ لُحُومِ الطَّيْرِ الْأَهْتِبَةِ فِي
نَعْمٍ خَيْرٌ وَأَمَرَ بِأَنْفِهِ قَدْ رُبَّ طَبِيعٍ غَلَبَتْ لُحُومُهُ عَزْوَئِي غَالِبٌ بَنَ لَهْوَ اَنَّهُ قَالَ
نَرَسُوْرَ اللّٰهِ صَلَّيْ لَلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَّقِ مِنْ مَالِي الْاَحْمِيْرَاتِ لَمَّا قَالَ كُلُّ مَنْ
سَمِعَ مَالِي فَبَاحَ لُحُومَهَا فَلَمْ يَتَّقِ التَّعَارُضَ مِنْ لُحُومِهَا لِمَ اِلْتِمَاسُهُ مِنْ
سُوْرَتِهَا لَا مَ حَتَّىٰ مَالِي.

ترجمہ و تشریح

وَحَتْمُكُم بَيْنَ الْاَهْلِ الْمُصْطَفَا اِسِي الْحَسَنُ «مرد سے کاظم یہ ہے کہ جب دو آقا
میں ہو تو ہر طرف رجوع کیا جائے گا۔ کیوں کہ دو تیش جب تھامیں ہوں گی تو ہر
ہو جائے گا۔ وہ جسے میں سنے گا اس کے باوجود کہ طرف جاتا ہو گا اور اس سے ہے اور میری اہمیت کی طرف
جائے گا لیکن میرے ہیں کیوں کہ یہ کلمات دلائل کی موجودگی ترجیح کی طرف ملے جائے اور وہ ترجیح ہے۔ اس کی مثال میں
آیت عاقِبَةُ مَا تَدْرُسُ مِنَ الْقُرْآنِ كَوْنَتْ وَالْاَقْرَبُ مَا تَسْتَعْمِلُوْنَ اَكْثَرُ تَقَرُّرُ کیا جاتا ہے
کیوں کہ غرض اہمیت ہے عموم کی وجہ سے مقتضی پر قرأت کو واجب کرتی ہے۔ اور دوسری اہمیت ہے خصوصی کے
سبب مذکور حکم کی نفی کرتی ہے۔ چنانچہ دونوں تیشیں ہمہ گیر ہیں اور دونوں ساقدام
ہو جائیں گی پھر اس کے بعد حدیث کی طرف رجوع کیا جائے گا اور وہ حدیث یہ ہے۔ «مَنْ كَانَ لَهُ بَعْدُ
مَقَرَّةٌ اِلَّا مَالٌ قَرَأَ اَلْاَلِ»

وَعَيْنُ الْمُتَقَرُّرِ الْمُصْطَفَا اِسِي اَقْوَالُ الْمُصْحَابَةِ وَجِبِ دُخُولِ اِسِي اِسِي اَقْوَالِ
مَقَرَّةٍ قِيَاسِ كِي طرف رجوع کیا جائے گا۔ ہم علم الاسماء سے اس طرح «نک ۱» کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ
دونوں اقوال صحابہ و تفسیر میں ترجیح ملحوظ ہے کہ چاہے گا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اقوال صحابہ قیاس پر مقدم
ہیں تاہم یہ ہے کہ قیاس و حدیث، قیاس و حدیث باقیوں میں ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حدیث و قیاس میں قیاس
مطلق دی چائے گی۔ کہ اہل صحابہ فیہما لا یُذَوِّقُ بِالْمَقَاصِدِ میں مقدم ہیں اور حدیث باقیوں میں قیاس
مقدم رکھا جائے گا۔ اور اس کی مثال وہ حدیث ہے جسے روایت کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صلوات کسوف

علما تعارضت الايتن من حق الفموس حانها اية البقرة على مواحدة الاخرية
 واية العائدة على المواحدة سبوتة فظلم ان في الفموس مواحدة اخرى وهي
 الاثم لا مواحدة سبوتة وهي الكفارة وقد حروث فيم سبوتوا من هذا الزمن
 قبل الحال بان يخلل احدنا في حالة والاخر على حالة كنا في قوتنا تعالى
 حتى يطهرن بالتخفيف وشدت فكن في قوله تعالى ولا تقرنوا حتى يطهرن
 عرا مفضهن يطهرن بضعيف اي لا تقرنوا العائصات حتى يطهرن باعطاء
 دمن سوتة ففسل ان لا ورا بعضهن يطهرن بالشدت اي لا تقرنوا حتى
 ينسلن تعارض بين لقراءتين وهما بغير ايتين موجب لتطبيق بقومنا بان
 نحل قراءه النخبة على ما اذا انقطع العشرة فبهم لا يحتمل النخبة العمود
 على هذا فيتحرك السماع الدم يحل الوطني وتدخل قراءه شدت على ما اذا
 نطع لقا من عشرة ايام او يحتمل عوة اثم فلا يؤك نفعاعة الا ان يفسل او
 يمس عليها وقتا صنوة ۵ على يحكم بطهارته وتكون برد عود و قوتنا تعالى
 ما اذا تطهرن فانزلن بعد ذلك ليس ذلك الا بالشدت فهو يؤك حبة للاختصار
 على التفسير لان يقول بان على استحياب الفسل بان الزجواب او يفسل
 تطهرن على طهرن كليلين بمعنى بان

ترجمہ و شرح

وحد تعارضت الايتن من حق الفموس حانها اية البقرة على مواحدة الاخرية
 واية العائدة على المواحدة سبوتة فظلم ان في الفموس مواحدة اخرى وهي
 الاثم لا مواحدة سبوتة وهي الكفارة وقد حروث فيم سبوتوا من هذا الزمن
 قبل الحال بان يخلل احدنا في حالة والاخر على حالة كنا في قوتنا تعالى
 حتى يطهرن بالتخفيف وشدت فكن في قوله تعالى ولا تقرنوا حتى يطهرن
 عرا مفضهن يطهرن بضعيف اي لا تقرنوا العائصات حتى يطهرن باعطاء
 دمن سوتة ففسل ان لا ورا بعضهن يطهرن بالشدت اي لا تقرنوا حتى
 ينسلن تعارض بين لقراءتين وهما بغير ايتين موجب لتطبيق بقومنا بان
 نحل قراءه النخبة على ما اذا انقطع العشرة فبهم لا يحتمل النخبة العمود
 على هذا فيتحرك السماع الدم يحل الوطني وتدخل قراءه شدت على ما اذا
 نطع لقا من عشرة ايام او يحتمل عوة اثم فلا يؤك نفعاعة الا ان يفسل او
 يمس عليها وقتا صنوة ۵ على يحكم بطهارته وتكون برد عود و قوتنا تعالى
 ما اذا تطهرن فانزلن بعد ذلك ليس ذلك الا بالشدت فهو يؤك حبة للاختصار
 على التفسير لان يقول بان على استحياب الفسل بان الزجواب او يفسل
 تطهرن على طهرن كليلين بمعنى بان

ازمن قبل الحد (۳) یا جان جانب سے جو ان تک سے آیت کو یک حالت پر گول کیا جائے اور
 دوسری کو دوسری حالت پر جیسے اللہ تعالیٰ کا قول حتیٰ تطهرن تک تکلیف کو ایک حالت پر نہ رہی بلکہ
 بلکہ یہ کہ دوسری حالت پر گول کیا جائے۔
 متعاضد کا قول ولا تقرنوا حتیٰ تطهرن (مت قریب) کہ ان کے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں
 جس نے بلکہ ان کو قریب کے ساتھ رکھا ہے اور مطلب یہ لیا ہے کہ تم جلد لو تو اس کے قریب نہ جاؤ یہاں
 تک کہ کھانا جس کے بعد پاک ہو جائیں۔ خواہ اس کو کھانا کریں اور دوسرے غلے سے صابن کر کے
 ساتھ چلے جاؤ وہ صابن یہ دیکھ کر تم لو تو اس کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ اس کو صابن کر کے اور اس کو قریب

میں خاص و اعلیٰ ہوا۔ قرآن میں دیکھیں گے قائم مقام ہیں اس سے دوسرے کے رہیں جتنی سرور کی ہوگی
 اپنی سرور سے کہ قرآن تکلیف دہ ہے سرور پر دم نہیں پڑے گا اس میں منقطع ہو کر اس کی غرض سے کا خیال
 اس سے نہ کامیاب ہے کہ اس سرور غنوں کے تسلیم ہو جائے یہ وہی حال ہے کہ اس سرور غنوں کی غرض سے
 کوئی سرور پر قبول کیا جائے کہ وہ نہیں ہو سکتا اس کے قطع پر ہو کر اس کی غرض سے نہ کامیاب ہوگی
 حق کے آجائے کا اندیشہ ہے اس لئے انھوں نے اس کو نہ ہو گا لیکن جب کہ اس کی غرض سے نہ کامیاب ہوگی
 کامل کا وقت گذر جائے تاکہ سرور پر سرور کا علم نہ پانے۔

ولكن يدر عسوه يكن ان پر يك اعتراف اور اس ہے کہ سرور کا سرور اس سرور کا سرور نہ
 اس کے بعد نہ ہے وہ سرور کے ساتھ ہے سرور غنوں سرور توں (قرآن تکلیف دہ ہے اس کی غرض سے
 کو نہ کامیاب ہے اس سرور پر دیا جائے کہ اس کی غرض سے نہ کامیاب ہوگی اس کی غرض سے نہ کامیاب ہوگی
 لیکن اس کے بعد نہ ہوگی اس سرور پر دیا جائے کہ اس کی غرض سے نہ کامیاب ہوگی اس کی غرض سے نہ کامیاب ہوگی
 ان من قبل خلاف الزمان صریحاً فان ان غلبه بشارع هلا بل ان يكون
 متفاداً ما سفا سعتهم كقولہ تعالیٰ واولاد الاحمال جنوں ان یصغر
 حتمهم فقلت بعد لایة انی فی سورة الفطرة الذین یقومون منکم ویتوفون
 واولاد یقومون بانفسهم ربعة اشهر وعشرون من هذه الایة نزل علی ان عده
 متوفی الزوج البیعة اشهر وعشرون من هذه الایة نزل علی ان عده
 علی ان هذه الحاصل وضع لخصر سوء كانت مطلقاً ومتوفی الزوج قسینهما
 عسوة وخمسین من اجب فقارصور بینهما فی المادة الاجتماعية وبی
 الخامل المتوفی من ارجینا قضی یقون نعتنا بعد الاثیر احتیاطاً ان
 كان وضع الحد من قرینة بعد اربعة اشهر وعشرون وان كان وضع الحد
 من بعد بعد بعدم العلم بالتاریخ والین مسعودی بقول نعتنا بوضع الحد
 وقال متخرجاً من علی من اشبه بملقة ان سورة اسبب الغصری اعتراف سورة
 طلاق الی وایا فوبه واولاد الاحمال مزلت بعد انی فی سورة الفقرة فلما
 علم المتوفی كان فقلت تعالیٰ واولاد الاحمال اجهر ان یصغر حتمهم
 ناسفا لقوله تعالیٰ والذین متوفون منکم من ادر مات ولاء یفعل به وهكذا
 من غیر موصوف ووجها علی سورین لا یفعل من تب وحلی ان ان تزوج
 وبه احد جو حقیقة وانشاء فی جمیعاً ان لا یفعل فی لوبه صریحاً ان من

کہ خلق لکم خات الأراض جمعنا (۱) اعلیٰ تہا سئلے لازم میں شہادہ کی یاد کی ہے جو فہم میں
ہوئی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس حدیث میں ہے۔ اور عزم ہر حدیث ہے۔

فلو جعلنا بالضریم كان النضر الممنوع موافقا للإباحة الأصلية واجتصفا كمن
يكون النضر المضر ناسبا بلااحتين متا وهو معقول بخلاف مثلا غفلنا
بالمنع لانه يكون النضر المضر ناسبا للإباحة الأصلية ثم يكون النضر
الممنوع ناسبا للضریم فليز ثكروا النصع وهو بمنز معقول وهذا اصل مجتہد
لما يتفرع عليه كثير من الاحكام وهذا على قول من جعل الإباحة أصلا فمن
الأشياء وقيل الحرمة أصلا لئلا وقيل الوقت أولى حتى يؤخذ بقوله الإباحة أو
الحرمة وقد هزلت الكلام فيه بين المصنفين الأعمد والملتب أو من الثاني
عليه قاعدة مستخلقة لأتعلق لها بما سبق يقين لدا تعارض الملتب والثاني
فالملتب أولى بالعمل من الثاني عند الكرجي وعند ابن تيمنا صان يئ
يتناولان فيحد ذلك إحصاء إلى الترجيح بحال الزوى والتمراء بالملتب ما
يشت إمرأ غارضا إذا لم يكن ثابتا فلما مضى وباللغابي ما يقبل الأمر
لواحد ويتفرع على الأمر وما وقع الاختلاف بين الكرجي ولين اتان وتوقع
الاختلاف في عمل أصحاحا أيضا فقيل بعض الموضع يعملون بالملتب وقيل
بعضها بالثاني لشار المصنف إلى قاعدة في ذلك تزلف لحداف عظم فقال
والأصل فيه أن الثمن أن كس من جنس ما يفوز بدليله بأن كان متبدا على
دليل وعلامة ظاهرة ولا يكون متبدا على الاستصحاب الذي ليس بجحد

ترجمہ و شرح

ظن جعلنا بالضریم کی اگر ہم عزم پر عمل کریں گے تو جس عزم سے جسک مطابق
ہوگی اور وہ اس کا اجراء ہو جائے گا پھر نص عزم دونوں باتوں کی ایک ساتھ مانع ہو جائے گی
اور یہ معقول بات ہے اس کے خلاف اگر ہم یہ کار عمل کریں کیوں کہ اس صورت میں نص عزم بابت اصل
کے لئے مانع ہوگی پھر نص عزم کے لئے مانع ہو جائے گی تو اس کا عزم لازم ہے گا اور یہ غیر معقول ہے
اور ساری بہت سی اصل ہے (۲) قاعدہ ہے کہ جب عزم اور مجتہد طاعت ہو تو عزم پر عمل کیا جائے یہ ایسا کہ
قاعدہ ہے جس بہت سے احکام شرعیہ مشتمل ہوتے ہیں یہ ہم ذکر دہا ہمیں اس کے قول کے مطابق
ہے جو اشیاء میں اصل حرمت کے کاغذ میں ہو پھر نے کیا ہے کہ توقف دونوں سے یہاں تک ایلات و حرمت
کی دلیل قائم ہو جائے اس مسئلہ میں ہادی تفسیر میں نے خیر احمدی میں بیان کیا ہے۔

مثال ہے جو اس کے معلوم کی گئی ہو صورت اس کی ہے کہ چاہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمر سے پیش حضرت
 یحییٰ بن زکریا صلی اللہ علیہ وسلم کا جناح آپ کے ہاتھ سے کر لیا لیکن اس بارے میں حکلاف روایت ہے کہ وقت جناح
 بھی حرام کی حالت میں تھے اس کو زور تھا تو ایک قول یہ ہے کہ آپ کے اور احرام کو تو زور تھا اس کے بعد
 جناح کیا ہی تو امام مثالی سے فقہار کیا ہے کیونکہ اس کے بعد احرام کی حالت میں جناح طائی نہیں ہے پس
 طریح باطنی حالت حرام اولیٰ کر جناح طائی سے دور نہیں نے کہا ہے کہ چاہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جناح
 کے وقت احرام کی حالت میں تھے اس کو امام ابو حنیفہ نے حاکم فرمایا ہے کیونکہ ان کے نزدیک حرم کے لئے
 جناح کرنا آپ سے پہلے نہ چاہے لہذا احرام کی حالت میں جناح کرنا آدم کے سے بھی ہے اور طالی ہونے کی
 حالت میں بھی ہے لیکن جب کہ تمام روایں اس میں اختلاف ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناح پہنچا
 اور یہ صورت بھی ممکن ہے اس وقت میں حاکم اختلاف ہو گیا ہے کہ آپ نے احرام پہنچا یا نہ کیا تھا تو یہی حاکم دوم
 (مجتہد) نے کی خبر مال روایت کی اس وقت پر جو آپ پر طائی ہو گئی تھی اور طالی ہونے کی خبر (مجتہد) پر عام بھی
 کو بہت کرتے دلی ہو گیا۔

مَخْرِجُ النَّفْسِ فِي ثَابِ حَدِيثِ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مَا رَوَى أَنَّهُ تَرَوَّجَهَا وَهُوَ مَخْرَجُ عَمَّا
 يَعْرِفُ بِذَلِكَ لَهُ وَهُوَ هَيْئَةُ الْمَخْرُجِ مِنْ لَيْسَ عَنِ الْمَخْرُجِ وَعَدَمُ نَفْسِ الْإِخْفَافِ
 وَهُوَ خَلْقُ الشَّعْرِ مِنْهُ مَسْتَدَلٌّ بِدَلِيلِ عَدِيسٍ وَثَبَاتٍ وَهُوَ مَا رَوَى أَنَّهُ
 تَرَوَّجَهَا وَهُوَ خَلْقُ لَانَ مِنْ خَيْرِ مَهْدٍ لِأَنَّكَ أَنَّهُ حَدَّثَ رَأَى مِنْهُ لِبَاسُ الْمُحَلِّقِ
 وَثَبَاتٍ فَأَمَّا عَدِيسُ الْأَخْبَارِ عَلَى سَوَاءِ اخْتِصَافِ الرَّجُلِ حَتَّى يَصِلَ إِلَى
 الرَّوِيِّ وَجَعَلَ بِرَأْيِهِ بِنَ عِبَاسٍ وَهُوَ أَنَّهُ تَرَوَّجَهَا وَهُوَ مَخْرَجُ أَوَّلِيٍّ مِنْ رَوِيَّةٍ
 يَرِدُ مِنْ الْأَصْلِ وَهُوَ أَنَّهُ تَرَوَّجَهَا وَهُوَ خَلْقُ لَانَ لِأَنَّكَ لَا يَدُلُّ عَلَى الْمَخْرُجِ وَالْأَخْبَارِ
 فَصَارَ خَيْرُ النَّفْسِ مِنْهُ مَخْرُجًا بِهَذِهِ الْوَثْقَةِ وَطَبَاةُ لَعَاءٍ وَخَلْقُ الطَّعَامِ مِنْ
 حَسَنِ مَا يُعْرَفُ بِذَلِكَ مِنْ لَكِبِ الرَّوِيِّ بِمَا عَمِدَ عَلَى دَلِيلِ الْمُعْرِفَةِ وَهِيَ
 لَعْنَةُ مُسَدِّدَةِ الْأَوَّلِيٍّ بِأَنَّكَ وَطَبَاةُ لَعَاءٍ وَحَسَنِ لَعْنَةٍ مِنْ جَنْسِ مَا
 سَمِعْتُمْ خَالَةَ لَكِبِ أَدْعَى أَنَّ الرَّوْيَ اقْتَضَى دَلِيلَ الْمُعْرِفَةِ يَكُونُ مِنْ جَنْسِ مَا
 يُعْرَفُ بِذَلِكَ وَبَيَّنَّا أَنَّ الْأَصْلَ فِي لَعْنَةِ الطَّيْبَةِ وَهِيَ لَعْنَةُ الْخَيْرِ قَدْ
 تَعَارَفَ خَيْرَانِ فِيهِ مَقُولٌ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ مَجْنُونٌ لَوْ جَرَدَ هَذَا بِهَذَا خَيْرٌ مَعْنِيَّتِ
 بِالْأَمْرِ الْغَارِبِينَ مَا شَبَّهَ بِهِ قَائِلُهُ الْأَبْلَاقِلُ ثُمَّ جَاءَ الْخَرِيقُونَ أَنَّهُ خَائِفٌ لَوْ
 خَلَّالٌ فَلَا بُدَّ مِنْ أَنَّ يُتَخَصَّصُ مِنْ خَالِهِ فَإِنْ كَانَ حَبْرَةً مُخْرَجَةً لَاحِقَةً بِهِ

الطہارۃ فی الحل لم یقتض حبرۃ لآلہ نعی علیہا الذلہ وهو انہ خذۃ من الطہن الجاریۃ لوزنہا من العشر فی العشر وخذۃ بنفس فی الالباء الطہر الجدید نو لفسول بحدیث لا یشک فی صہبہ وکلم یعارفہ عند فی المئۃ ینہ حقاً یقوہم اۃ الفی فیہ لتجاسہ حدکن ہذا النقی من جنس ما یعرفہ منہا

ترجمہ تفسیر

حدیث النقی فی لب خبیثہ خبیثۃ کما لک فی کثر (حدیث) یہودیہ کے آپ شریعت وادوی کہ تروچھا وھو خبیثہ ہے حتی وادویہ جو مروی ہے کہ روحانی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت یونسؑ کے آثار فرمایا کہ اللہ میں کہ وہ عمر ہے کہ یعرب بدلیلہ کی جنس سے ہے وہاں محرم کی خیر کی حالت دیکھتے ہیں کہ کپڑے پہنا اور باخراں کا نہ کاں اور سر کے بالوں کا نہ موٹا یہ علامتہ ہاں بل ہے۔

معارضہ الاقداب انہ اس نے بھی سوچا ہوا ثابت کی بھی حدیث جو مروی ہے کہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت یونسؑ رضی اللہ عنہما کے لئے کیا کہ حالت میں کہ آپ طہاں (امیر ہر ہمنے) آئے اس وجہ سے کہ جس نے اس کی خبر دی ہے کہ میں فکر میں کہ اس نے آپ کو کچھ ہوگا کہ میرا (مخلصین) کا پاس ہے کہ جو آئے ہو ان میں صبیح میں تھے جس بعد انوں خبروں میں خبر میں مروی صریحاً ہے کہ یونسؑ اور انوں میں سے ایک کو ترجیح دینے کی ضرورت نہ تھی رسول کی حالت کا پیش نظر کہ وہ جملہ دلیہ میں طہاں کو ترجیح دیا حضرت حاتم عباس رضی اللہ عنہ کی راہت کو اور وجہ ہے کہ آپ نے ان فرمایا کہ اس میں کہ آپ عمر تھے۔

لوکھ جن روایہ پر یہ حدیث لایمہ اولیٰ ہے یہ حدیث انتہا صحت کی روایت سے راوی ہے کہ آپ نے اس سے ٹھکانا کہ اس حدیث میں کہ آپ حدیث تھے (خیر احرام حالت میں تھے) پس کہ یہ حدیث انتہا صحت اور انتہا میں ان کے سادگی میں نہ تھی کہ اس حدیث میں نہ تھی کہ حدیث انتہا صحت کی روایت سے راوی تھی۔

وظہور المہار حنہ بعدہ میں کیا طہارت اور طہارہ کی طہارت کی خبر مابعد فہ لکھل کی خبر ہے اس کی مثال ہے کہ راوی کے دلیل معرفت پر اس حدیث ہے کہ صحت کی عبارت میں توہم کی سادگی میں ہے کہ یہ حدیث کہ یہ راوی فرماتے ہیں کہ طہارہ کی حالت حال کی خبر ہے کہ حدیث صحت نے پہچان کیا۔ راوی نے حدیث معرفت پر اس حدیث کہ یہ حدیث انتہا صحت کی روایت سے راوی تھی۔

وہ حدیث اس کی تفصیل یہ ہے کہ ہاں کی اس حدیث سے غور طہارہ میں اس حدیث ہے کہ جب اس کی خبر دینے والوں میں تھا، اس حدیث میں اس حدیث ہے کہ حدیث انتہا صحت کی عبارت میں توہم کی سادگی میں ہے کہ یہ حدیث کہ یہ راوی فرماتے ہیں کہ طہارہ کی حالت حال کی خبر ہے کہ حدیث صحت نے پہچان کیا۔ راوی نے حدیث معرفت پر اس حدیث کہ یہ حدیث انتہا صحت کی روایت سے راوی تھی۔

لہذا اس وقت یہ ثابت ہو کر رہا کہ وہ نبی ہے اور اس کی خبر کی جاسکتی ہے
اور یہ ہے کہ اس نے اس بات کی جلدی چشمہ سے حاصل کیا ہے اور وہ خود ہے جو
سے بہت ہی دیکھا ہے کہ اس نے یہ بات خود ہی دیکھا ہے اور اس کی خبر کی جاسکتی ہے
تبع نہیں ہے اور وہ نہ دیکھتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ دیکھتا ہے
اس کی خبر کی جاسکتی ہے اور اس کی خبر کی جاسکتی ہے اور اس کی خبر کی جاسکتی ہے

كَالْحَمَامَةِ وَالْخُرْمَةِ لَوْ تَوَقَّعَ النَّصْرَانُ بَيْنَ الْخَبِيرَيْنِ لَوَجِبَ لُحْمُ بِالْأَصْلِ وَهُوَ
الْفُلُ وَالطُّبَارَةُ وَقَدْ بَانَ فِي تَحْقِيقِ الْأَمْتَةِ بِمَا لَا مَزِيدَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ
الْمُصَنِّفُ وَالْقُرْجَانُ لَا يُلْقِي بِفَصْلِ عَدَدِ الرُّوَاةِ بِالدُّكُورَةِ وَالْأَمْرَةِ وَالْخُرْمَةِ بِقِيَمِهِ
إِنَّا كَانُوا فِي أَحَدِ الْخَبِيرَيْنِ الْفَعْلَ وَصَحْنِ كَثْرَةِ رُوَاةٍ مِنْ لَاحِرِ قَلْبِنَا تَوَكَّنَ
رَأْيُ أَحَدِهِمَا مَذْكُورًا وَلَا حَرَجَ لِرَأْيِ أَحَدِهِمَا مِنْ لَاحِرِ عَيْنِهِ لَمْ يَرْجَحْ
أَحَدُ الْخَبِيرَيْنِ عَلَى الْآخَرِ بِهَذِهِ الْعَزِيدَةِ لِأَنَّ الْمُخْتَارَ مِنْ هَذِهِ الْبَابِ الْعَدَالَةُ وَهِيَ
لَا تَخْتَفُ بِالْكَثَرَةِ وَالذُّكُورَةِ وَالْخُرْمَةِ فَإِنَّ غَانِثَةَ كَانَتْ أَمْسَرَ مِنْ كَثَرَةِ الرُّوَاةِ
وَبِالْأَكْثَرِ الْأَفْضَلُ مِنْ كَثَرِ الْخَبَرِ وَالْحَمَامَةِ الْقَبِيلَةُ أَعْلَى الْأَفْضَلُ مِنْ
الْجَمَاعَةِ الْكَثِيرَةِ بِغَايَةِ

وَقِي قَوْلُهُ فَصْلُ عَدَدِ الرُّوَاةِ بِإِشَارَةِ إِلَى أَنَّ عِنْدَ لَابِقُرْجَانِ عَلَى عَدَدِ بَعْدَ أَنْ كَانُوا
مِنْ تَرْجَةِ الْآخَرِ وَأَمَّا أَنْ كَانُوا فِي جَانِبِهِ وَاحِدًا وَفِي جَانِبِ أَشْأَانِ يُرْجَحُ
خَيْرُ أَشْأَانِ عَلَى حَبْرٍ لَوْ أَنَّ وَقَالَ بِقِيَمِهِمْ يَرْجَحُ جِهَةً لَكَثْرَةِ عَلَى جَانِبِ الْقِلَّةِ
تَمْتَكًا بِمَا ذَكَرَ مُحَمَّدٌ فِي مَسَائِلِ الْعِلْمِ وَلَكِنَّا تَرَكْنَاهُ بِالِاسْتِخْصَانِ وَإِنَّا كَانَتْ
فِي أَحَدِ الْخَبِيرَيْنِ زِيَادَةٌ فَإِنْ كَانُوا الرُّوَاةُ وَاحِدًا يُؤْخَذُ بِالْمُعْتَدِ بِزِيَادَةِ كَمَا فِي
الْخَبَرِ الْعَزِيدِ مِنْ مُتَّحَالِفٍ وَفِي رَأْيِ رُوَاةٍ ابْنِ حَسَنٍ لَمْ يَخْتَلَفِ الْمُتَّحَالِفَانِ
وَالسَّلْمَةُ قَائِمَةٌ خَالِفًا وَتَرَادُ فِي رَأْيِ أُخْرَى عَنْهُ بِمَا يَذْكُرُ بَوْلَهُ وَالسَّلْمَةُ قَائِمَةٌ
فَاحْذَرْنَا بِتَمَثُّبِ لَزِيَادَةِ وَنَسَا لَا يَجْزِي التَّحَالُفُ إِلَّا عِنْدَ قِيَامِ السَّلْمَةِ فَكَانَ
جَدُّ الْفَيْدِ مِنْ بَعْضِ رُوَاةِ لَقَّةِ الضَّبِطِ

ترجمہ شرح کتاب السنن و بحیثیت یہی ثابت ہو کر رہا کہ وہ نبی کی خبر کی جاسکتی ہے اور اس کی خبر کی جاسکتی ہے
اس کی خبر کی جاسکتی ہے اور اس کی خبر کی جاسکتی ہے اور اس کی خبر کی جاسکتی ہے

فرماتے ہیں کہ وہ جس طرح لایعہ بعض عہد الزوال و بد نظریہ اور اولیٰ کی تعدد سے یہی حال ہو
عورت کے اختیار اور حریت کی نصیحت سے بڑھ چکا نہیں ہوگی، مطلب یہ ہے کہ جب اور مشرکین عربوں میں سے
نیک شہر والوں کی کثرت ہو اور دوسری میں قلت ہو۔ (ایک میں) خدا دوسری میں عربوں کی اولاد
اور دوسری میں ایک ہر ہر ہو) اور اس کی نعمت ہو (عورت ہو یا مرد) میں سے ایک نیک شہر
کی اولاد ہو (عربوں اور دوسری راہت کا کوئی عقاب نہیں ہوگا) تو بنایا اس پر ایک راہت کو دوسری راہت
پر ترجیح دی جائے گی، کیونکہ وہ بہت حد تک اس میں حدالت کا تھا کہ کیا ہے۔ اور عادات کثرت مذکور
اور حریت (اور اولاد) سے لطف نہیں ہوتی بلکہ اس کی حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں سے
انھیں محبت ہو، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ ایک راہت ہو تو دوسری راہت ہو، اور
انھیں محبت ہو، مطلب یہ ہے کہ شریعت کے جو عامی و افرائی و تہا کی موافقہ بعض کے تو یہ محبت
ہو تو یہ بہت اثر دینا ہوتا ہے کہ ایک ہر ہر کو دوسرے ہر ہر پر ترجیح دی جائے گی۔

واما بنی کس میں جنس مرد جب میر علیؑ ایک چاہب میں رہوں اور یہ ہر ہر کی چاہب میں
اور اولاد ہو تو وہی نہ کہ جس کی نہ پر ترجیح دی جائے گی اور انھیں سے کہا ہے کہ چاہب کثرت کو چاہب
نکلت پر ترجیح دی جائے گی۔ استدلال کرتے ہوئے کہ ہم نے اس کو یہ کہہ کر ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
میں بیان کیا ہے۔ بلکہ دلیل غلط ہے ہم نے اس قول کو ثابت کر دیا ہے۔ وہ کہ میں حدالخصیوں
اور حبیبہ اور اولاد میں سے ایک کی جرئت کو کر دیتی ہو تو مردوں میں حدالخصیوں کے راہی ہوں تو اولادوں
کے دوسری بہت ہوتا ہے اور اس سے محبت ہوتا ہے کہ جس میں مردانہ پن نہ رہتا ہے جیسا کہ اور اس سے نہ محبت
کے بارے میں مردوں سے دور دیتا ہے یہ ہے حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جب دوسری قسم کا میں
اور مردانہ دلشہر کریں اور میں سے ہر ہر راہت میں ہے کہ میں نے کہا کہ جب دوسری قسم کا میں
کہا ہے۔ یہ ہم سے دینی ثابت کرے اور یہ ہے اختیار کرے کہ یہ کہ یہ ہے مگر یہ کہ یہ ہے (یہ قول کا
کہہ کر پہلے تو مختار بن گیا ہوا کہ اگر ہلاک (بیچ) کے ہو جو دوسرے نے اس وقت، غرض کہ وہ نہ کیا جا
نہیں ہو جو اس کے وقت میں نہ ہوتا ہے کہ حدیث کے احکام سے ملتا ہے یہ ہیں کہ

وَمَا اِخْتَلَفَ لِرَاوِدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَمَا هُوَ مِنْهَا قَوْلُ اَنْ
اَلْمَخْلُوقَ لَا يَخْتَلِفُ فِي شَيْءٍ مِنْ شَيْءٍ اَوْ كَمَا رَوَى اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنْ
تَلْقَى رَجُلًا مِنْ نَهْرٍ عَنْ يَمِينِهِ يَتَقَبَضُ فَلَمْ يَتَقَبَضْ بِسَطْعِهِمْ فَقَالُوا لَا يَخْتَلِفُ فِي شَيْءٍ
اَوْ رَوَى عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنْ تَلْقَى رَجُلًا مِنْ نَهْرٍ عَنْ يَمِينِهِ يَتَقَبَضُ فَلَمْ يَتَقَبَضْ بِسَطْعِهِمْ
اَوْ رَوَى عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنْ تَلْقَى رَجُلًا مِنْ نَهْرٍ عَنْ يَمِينِهِ يَتَقَبَضُ فَلَمْ يَتَقَبَضْ بِسَطْعِهِمْ

لَوْ أَقْبَى الَّذِي دَانَ مِنَ الْخُبْرَةِ الْعَهْثَسُوه لَأَبَى حَبِيبُهُ لَوْ صَحَّ وَالَّتِ يَلَاكِ سَلَةُ
هِيَ يَبْقَى الْي يَقُولُ لَأَسْ لَأَبَى أَنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَنُحْصِرَ بِعُتَاكَ فَتَحْتَرِ الدُّوَانِي
وَمَنْكَتَ وَخَلَّاهُ مِنْ خُصُوصِ الْعُمُومِ فَعَبَدَا لَأَبَقَ فَلَزَّ حَيَّ وَعَقَدَا شَهْدَعِي
بِجُوزِ ذَلِكَ لَأَخْتَلَفَ فِي تَخْصِيصِ يَكُونُ أَيْتَا لَوْ إِذَا لَأَبَى خُصْنِ أَعْدَامِ مَرَّةً
بِالْمَوْصُولِ فَإِنَّ يَجُوزُ أَنْ يُخْصَرَ مَرَّةً ثَانِيَةً بِبَيَانٍ لِلتَّرْخِيصِ تَعْدَادُ وَهُوَ عَسَى عَلَى
أَنْ تَخْصِيصِ أَلَمْ عَسَى بَيَانُ تَغْيِيرِ فَلَا جَرَمَ يَتَقَيَّدُ بِشَرْطِ تَوْصُلِ وَعَقْدِ
يَنْزِلُ تَقَرُّرُ فِيمَا مَوْصُولًا وَمَقْصُودًا وَهَذَا مَعْنَى سَأَلِ رَدِّ بَعْدَ عَلَى أَنْ
الْعُمُومُ مَثَلُ الْحَمُوسِ عَسَى أَنْ يَتَجَابَ أَنْ حُكْمَ قَطْعًا وَتَعْدِ الْخُصُوصِ
لَا يَنْبَغِي قَطْعُ مَكْ تَعْيِينُ أَيْ كَانَ التَّخْصِيصُ بَيَانُ يَسِيرُ مِنَ الْقَوَامِ إِلَى
الْإِتْمَالِ حَيْثُ تَعْيِينُ بِشَرْطِ تَوْصُلِ وَعَقْدِ لَيْسَ يَتَغْيِيرُ بِنِ فَو تَعْيِينُ لِلتَّعْيِينِ الْفَعْلِ
كَانَتْ لَهُ قِيلَ 'تَخْصِيصُ مَيْصُ مَوْصُولًا وَمَقْصُودًا'

ترجمہ اشعار
جنگل میں بس لہجہ یہاں پر فطرت چھوڑاں
سنگ کا رو بہ مستحقِ عرب ہے
شہاد زنی۔ یہ کون ہے اس کا غور نہیں
کون کون ہے اس کا بھی ہمارا ہے اور اس وقت یوں
کہلاتے تھے کہ فطرت کو جس نے اور حضرت علیؓ نے
سزا دی ہے۔ اس کا تصور بھی صحیح ہے جو کہ
روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ بلاغ اور غور
نہایت پر فطرت کے صبر جہاں کہیں گئے تھے
یہ آپ۔ نہ وہ نہ کہ یہاں پر فطرت نہیں ہے اور
مستعد اور فطرت۔ یہ وہ ہیں کہ

ہام جو ضیاع ہے کہ نکلے نہیں نہ کہ نکلے گا نہ آپ سے میرے ذرا کے غلام کے لیے کسی سے (استغفر
میں اس کو آپ صبح نہیں دے گا) وہاں جو صیغہ ہے جو اب دیکھ کر متکاؤں میں کسی انہی کی دوستی ہے ہمارے
نہایت میں تمہاری بہت ہمارے میں بہت دیر مطلب ہے کہ یہ جیت کرے کے جو وقت تاخیر سے
نہایت کہہ کر یہی گئے اور تمہاری پیرہن کاٹ جائے گی یہ کن تردد میں بہت پریشان اور عاقل رہا کہ
والتخلف ہوا خستہ و مہجور ہو کر کسی شخص پر جو یہ جانتی ہے یہ کہیں نہیں اس طرف سے
ہے یہ نزدیک تر ہی کی ساتھ نہیں ہو سکتی اور نام شافی کے نزدیک ہمارے یہ بہت اس شخص پر
جو ظاہر میں ہوا ہے اور نہ اس شخص پر جو مہجور و خستہ ہے اس شخص پر جو مہجور و خستہ ہے
بہت اس شخص پر جو مہجور و خستہ ہے اس شخص پر جو مہجور و خستہ ہے اس شخص پر جو مہجور و خستہ ہے
اس شخص پر جو مہجور و خستہ ہے اس شخص پر جو مہجور و خستہ ہے اس شخص پر جو مہجور و خستہ ہے
اس شخص پر جو مہجور و خستہ ہے اس شخص پر جو مہجور و خستہ ہے اس شخص پر جو مہجور و خستہ ہے

(بے شک غلام وہ جس کی تمامہ قوائے حواس عیون کرتے ہوئے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو سر سے تھام لیا
یہ بھی ہے خیالات کہ اللہ تعالیٰ کا نور ان الدین سبقت لہم منا العسم "تے کی کی شخصیت کی
کیا ہے کیا کہ کر ما" میری اسوں کے لئے بتی ہے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام اور ان کے والد
دوسرے حضرت محمد کے قوم میں، علی بھی لیکن لیکن ذہنی نے جو سال کیا وہ کھل مند اور سرگئی کے ہا
یہ خدا ہی وجہ سے حضرت کی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا تھا۔ اہل قوم کی زبان سے تم کئی ایہ وہ واقف
اور جی ہو تم جانتے نہیں میں، میری اسوں کے لئے "کی ہے اور میں ذہنی اسوں کے لئے

ثم لقنا كذا الع "مگر جب کہ بیان تغییر فرمایا، استخوانی طرف متوجہ ہوتا ہے اور شرط کا یہ ہے جو وہ سادہ
کے بیان میں گور پکا ہے تو مصنف نے ان کے بیان کو ترک کر دیا اور مشاہد کی بحث میں مشغول ہو گئے اور فرمایا
والاستنباط "منع" مع - اور مشاہدہ سے بھی کلام سابق کو اس کے حکمت و مدعا ہے "بقدر اللکلم"
تے متعلق ہے کہ مصنف یوں فرمایا ہے والاستنباط "منع اللکلم بلدر المستنبی مشاہدہ بھی کی متعدد
گھر سے نظم کی نہیں کیا ہے۔

محفل نکلمنا بالثانی تو مشاہدہ کے بعد چرچائی رہ گیا اسی حد تک لام شا کہ پائے گا یعنی استفادہ کے بعد
بہا میں کوئی کلمہ کہ لے علی یہ اور ہم الامانہ تو گویا ہے کہ ہے لہ علی تصدیق ما الکلام شہ
سادہ حقہ کا کو مکتبہ "نظم میں کیا اور یہ پرکھ بھی نہیں کیا یہ ایک شرمہ ہونی چاہئے۔

وعد الاستقصی "منع" لکن بطریق المعارضہ بغیر "ان المستثنیٰ تو حکم
علیہ اولاً فی الکلام السابق ثم لخرج بعد ذلك بطریق المعارضہ فکان تقدیر
قوله لعائن علی الع "یرحم" لا مائة فأنها لیصع علی "فمن صدق لکلام یوجب
والاستنباط" بغیرها فتعارض ما مستقطبا وقيل: زيادة تطهير "منع" دا "استثنیٰ
خلاف جزمہ فتوہ لعائن علی الع "یرحم" الا نوباً معددا لا یصیہ الاستنباط لانه
لا یصح بقاءه وبعده یصح منهقص من الالع من قیامه "تؤوب لان عمل
الاستنباط کالذلل المعارض وهو بحسب الامکار والامکان عیفا فی مقدار
منعته ولا یخلو هذا عن خدشة لاجتماع اهل اللغة علی ان الاستنباط من القی
اثبات ومن الاثبات نفی هذا الذلل للشائعی "غی" ان عمل الاستنباط بطریق
المعارضہ لان انفی والاثبات معارضتان معا لان قولنا لا بانه لا تلة للتوحد
ومنعاه النفی والاثبات من کان لکننا بالثانی لکن نفی خبره لا اثباتا لانه لان
المعصوم لانه غیر الله مکتوب نفیاً لفیو الک لا اثباتا لله الذی هو المعصوم

وَيَخْلُفُ مَا لَوْ حَمَلْنَا عَلَى سَبِيلِ الْمَعَارِضَةِ إِذْ يَكُونُ لِنَعْلَمَ بِحَالِهِ إِلَّا اللَّهُ
فَقَدْ مُوجِدًا وَلَمَّا قَوْلُهُ تَعَالَى أَلَمْتُ بِهِمْ أَلَمْتُ سَنَةً لَا يَخْتَصِمُونَ عَمَّا أَيْ لَمْتُ
نَوْعَ مِنَ الْقَوْمِ أَلَمْتُ سَنَةً إِلَّا يَخْتَصِمُونَ عَمَّا الَّذِي كَانَ قَبْلَ الدَّخُولِ أَوْ يَخْتَصِمُونَ
عَمَّا الَّذِي عَاشَرَ فِيهِ بَعْدَ خُرُوجِهِمْ فَلَوْ حَمَلْنَا هَذَا الْكَلَامَ عَلَى الْمَعَارِضَةِ لَكَانَ
جَدْنَا مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَصِيرَةِ وَسَقَطَ الْحُكْمُ بِطَرِيقِ الْمَعَارِضَةِ مِنْ الْإِجَابَةِ يَكُونُ
لَا يَنْبَغِي الْأَخْبَارَ تَعْلِيمًا

ترجمہ شرح

اَوْ عِنْدَ الْمُنَافِقِينَ لَمْتُ الْحُكْمَ بِطَرِيقِ الْمَعَارِضَةِ : اور عام شامی کے نزدیک
استقامت صرف علم کو روکنا ہے بلکہ ہر قسم کے مطالبہ یہ ہے کہ کام سامی میں پہلے تو
مستحق پر علم لکھ دیا جائے (تو دینی کلمہ) تو وہ ہے اس کو خارج کر دیا گیا ہے تو اصل میں مالک
کے قول کی اصل عبارت میں بھی لعلان یعنی الف مرہم الامتلاء عاصم نیست علی الاطلاق کے
تحریر سے مراد یہ ہے کہ میں لیکن ایک سو سے زائد نہیں ہیں (چنانچہ شروع شروع میں تو وہ ایم و ادب کرتا ہے
اور استقامت کی لٹی کرتا ہے پس دونوں میں تو دشمن واقع ہو لہذا خود کو ساقط کر دے۔

وَيَخْلُفُ مَا لَوْ حَمَلْنَا عَلَى سَبِيلِ الْمَعَارِضَةِ : بعض نے کہا ہے کہ اس اختلاف کا فائدہ اس صورت میں ظاہر ہے کہ جب
حکم استقامت کسی خلاف میں کاربہ شایع ہے بخلان علی الف مرہم الامتلاء (میرے ذمے ہے)
کے ایک ہر فرد میں لیکن پڑا نہیں ہے اس مثال میں استقامت ہمارے نزدیک صحیح نہیں ہے کیوں کہ اس کا
پورا ہونا صحیح نہیں ہے۔

اور عام شامی کے نزدیک صحیح ہے ہر دفعہ (پڑا) سے پڑے کی مقدار کو مستحق کر دیا جائے اس لئے کہ
استقامت کے نزدیک اصل حد میں کی طرف ہے بلکہ ہر قسم کے مطالبہ یہ ہے کہ اس سے پڑے کی
حیثیت کے بعد کہ کرنا ممکن ہے مگر یہ حد شروع سے خالی نہیں ہے۔

اجتماع اطلاق : کیوں کہ اہل الفت کا اس بات پر اختلاف ہے کہ استقامت جب لٹی ہے تو وہ ثابت
ہے اور ثابت سے مراد وہ لٹی ہے یہ لٹی شامی کہ لٹی ہے کہ استقامت کا اصل طور خود میں کے ہوتا ہے کیوں کہ
ایک ساتھ بھی وہ ثابت کا صادق آتا ہے۔

وَيَخْلُفُ مَا لَوْ حَمَلْنَا عَلَى سَبِيلِ الْمَعَارِضَةِ : اور اس لئے کہ قرآن کریم نے فرما دیا ہے
اور اس کے معنی ہیں لیکن اسوای اللہ اور اثبات ذلت جاری تھی تو فکر استقامت کا مطلب یہ ہوتا کہ مستحق کا ہر
کام جس بات حصول کا شمار ہوتا ہے کہ صرف لٹی کا فائدہ دینا ثابت کا نہ دیتا۔ کیوں کہ معنی اس وقت ہوتا
ہو جائیگی کہ لا غیر اللہ (غیر اللہ معبود نہیں ہے) تو غیر کی لٹی لگا دے گی مگر اللہ تعالیٰ کے لئے اثبات نہ
ہو گا۔ جو کہ خصوصاً اصل ہے بخلاف اس صورت کے کہ ہم اس کو بطور معارفہ کے فعل کر رہے ہیں کہ معنی

استثناء علی سے ثابت ہے اور ثابت کے بعد علی ہے جب علی صحت کے قیاس میں تہ غیر واضح ہو تو امر۔
دونوں میں مطابقت پیدا ہو۔

فَقَوْلُ مَا نَكْتُمُ بِالْهَيْبِ - تو ہم کہتے ہیں کہ استثناء کے متن میں کے لئے اور اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم
کے لئے اور اسے ثابت دلی ان سے اشارہ ملے گا جس میں تو ہم کہتے ہیں کہ اسے صواب کو باری اور استثناء کا مدور قرار دیا۔
اور اسے ثابت دلی کے ذہب کو اشارہ پر محمول کیا ہے مگر اس کا طعن نہیں کیا۔ کیونکہ استثناء مستثنیٰ کے خلاف
میں اصول قاطع ہے۔ کیونکہ استثناء اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اسے مقدور شرعاً کام میں لایا نہیں۔
جیسا طرح ثابت صلیب سے مراد نہیں ہوتی۔ تو ہم نے استثناء کو اس میں صحت کو باری اور اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم
ہے اسے علامت متشکل کا حکم دینا ہے اور اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم دینا ہے اور اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم
میں داخل کر دیا۔ کیونکہ یہ مقصود نہیں ہو گا۔ اور اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم دینا ہے اور اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم
بہر حال اللہ تعالیٰ کا جود و کرم اور اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم دینا ہے اور اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم
تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَقَدْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ هَذَا قَوْلُهُمْ اللَّهُ (اور اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم
شرعاً سے ثابت کریں گے۔ آج کل وہی کو کسی سے پوچھا کہ کیا ثابت نہیں گئے۔ اللہ سے پوچھا کہ)
بہر حال ہم مثالی اور اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم دینا ہے اور اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم
سے بڑی تعمیل سے بیان کی ہے۔ اور اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم دینا ہے اور اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم
وَقَوْلُهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ هَذَا قَوْلُهُمْ اللَّهُ (اور اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم
اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم دینا ہے اور اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم دینا ہے اور اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم
میں اس کو سبکی شفعہ ہے اس سے اور استثناء کا اعلان پر مجبور کیا گیا کہ اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم
میں کام میں ہے صحت کے لئے اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم دینا ہے اور اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم
تعالیٰ ہاتھ بندھ لیں اَللّٰهُ الْعَلِيمُ - حضرت ابراہیم کے قریب قیامت ہے۔ اور انہوں نے اپنی قوم
سے فرمایا تھا کہ یہ تمام (اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم دینا ہے اور اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم
قَالَ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَإِنَّ يَوْمَئِذٍ يَكُونُ لَكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ (اور اسے کیا یا یہ ہے وہاں کا حکم
فَيَكُونُ كَلَامًا مَعْنَاهُ لَنْ يَكُونَ الْقَوْمُ عِدًّا أَوْ سِوَا اللَّهِ مَعَ الْأَصْنَامِ
وَالْمَعْنَى أَنَّ كَلَامَهُمْ عَنِ اللَّهِ أَوْ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَيْسَ مُفَصَّلًا هَكَذَا فَقَالَ
لَهُ وَالْأَصْنَامُ هِيَ تَقُولُ كَلَامَهُمْ مَقْطُوعَةً بِمَعْنَاهَا عَسَىٰ بَعْضُهُمْ أَنْ يَقُولَ لِرَبِّهِ
عَلَىٰ الْفِئَةِ وَبَعْضُهُمْ عَلَىٰ الْفِئَةِ وَلِكُلِّ فِئَةٍ لَا مَعْنَاهُ يَنْصَرِفُ إِلَىٰ الْجَمْعِ
كَالشَّرْطِ عِنْدَ شَرْطِهِمْ فَيَكُونُ اسْتِغْنَاءُ الْمَاءِ مِنْ كُلِّ لَفٍ مِنَ الْأَوَافِ عِنْدَ
اسْتِغْنَاءِهِ كَمَا يَكُونُ مِثْلُ بَدَا هِيَ الشَّرْطُ بَيْنَ يَقُولُ مِنْ طَائِفٍ وَيَقُولُ طَائِفٌ

وعامة طائفة من رخصت الذر يمكن طلاق كل من زوجة مطلقاً بخول
الذر ولذا لأن كلاً من الاستثناء والشروط بياناً لغيره فلهذا ان يكون حكمها
مقتضى وعندنا يُلصق بالاستثناء الى ما قبله بخلاف الشرط لانه مبدل لان
الاستثناء يخرج الكلام من ان يكون عاماً في الجميع مبدل من لا يصح بكن
لمصلحة عدم استقلاله بغيره بما قلناه وهي تذهب بمقتضى ان الأخير بخلاف
الشرط فانه لا يخرج اصل الحكم من ان يكون خاصاً وانما يتبدل به الحكم من
التشديد الى التلطيف لمصلحة ان يكون متعلقاً لجميع ما سبق بوجوده شركة
المتعلق ولكن لا يخفى عليك انه غا الشرط والاستثناء فهنا قبل هذا من بيان
التفصيل وهذه بعد استنباط من استنبط ولا محاربة فيه بعد ذلك. وال المقصود

ترجمه شرح
ایں ممکن رب العالمین (تمت) آجے فرمایا کہ رب العالمین دنیا میں غنوی
قدتہ فیما فیہ من الخلفی استقام کو کہ اللہ حال (مستحق) اس میں اس میں داخل
نہیں ہے وہی وہی کے بعد وہ کام میں متعلق ہوگا۔

اور ان کا بھی اقرار ہے۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ کی بھی عبادت کی ہو۔ غرض کے ساتھ کہ کام کے متعلق ہو
جو ایک ہر ایک میں کہے عبادت کی ہے وہ میری رحمت ہے لیکن رب العالمین تو اس میں متعلق ہے چاہے کہ
ان حرر اس کے وہاں کیا ہے۔ الاستثناء میں مقتضی حکایت ہے اور شہادہ ہے چاہے اس کے
بعد واقع ہو کہ گواہی دے کہ حد مطلق یا گویا ہو۔ مثلاً کہی کہے علی الف والعمرو علی الف
والعمرو علی الف الامانة (میرے اور ایک ہر نبی اور عمر کے میرے اور ایک ہر نبی اور عمر
ایک۔ یفصروا الى الجميع ان تار مثالی کے نزدیک ہی کا تعلق تمام جملوں سے ہوگا جس طرح
شرط کا تعلق تمام جملوں سے ہوگا۔ پس اگر (سواء استثناء مبدل سے ہر قسم سے) کیا جائیگا تمام شافعی
کے نزدیک جیسا کہ ان رحمت اللہ علیہ میں ہر نبی کی طرف سے دعوت ہو پڑے گی تو کہ مستند ہو شرط
میں سے ہر ایک بیان تفسیر ہے۔ لہذا اس سبب ہے کہ ہم بھی دونوں کا ایک ہی ہو

وعندما يفسر الاستثناء، پس ما ياتي به من شرط في شدة فافهم من شرط
مواضع شرط کے (کہ اس کا تعلق تمام جملوں سے ہوتا ہے) کیونکہ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے بعد تمام جملوں
میں استثناء کلام کو محال بنے سے روک دے لہذا اس سبب ہے کہ استثناء مبدل میں جگہ ہو جیسا کہ مستند
کام میں شرط ہوگا۔ مثلاً اس کے اپنے مانوس سے تعلق میں ہے۔ اور یہ ضرورت آرد اس کے ساتھ
بکرم سے (مطلق نہیں ہے) کی اس میں ہے (مطلق شرط کے کہ یہ اصل تمام کو محال بنے سے نہیں روکد
بلکہ تمام کو ہی محال بنے سے تعلق کے طرف تعلق ہو جاتا ہے۔ مثلاً تعلق ہو جاتا ہے۔ اور اثر اس کی

لو تأييد ثبت نصاً أو دلالة قطعية على قوله فتثبت فائدة إذا لحقها تأييد ثبت
نصاً بأن يذكّر فيه صريحاً لفظاً لايد أو دلالة كالشرايع التي فيها خلقها
رسول الله صلى الله عليه وسلم لايقبل الشك لأن لابد الصريح يبين
الشك وكذا لاينبغي بعد ثبت فلا يتسرع ما يقض عليه هو ذلك زكراً في نظيره
التأيد الصريح فوفاً تعاضد من حق التوفيقين بعد بين فيها أمداً وأولية خلقه
بأنه يمكن أن يزداد به لحظت العقول وأجوب بأن ذلك منها إذا اكتفى بقوله
خالفين كسبهم حق الخصومات إذا قرين بقوله أمداً فبأنه صار متحكماً في
التأيد الحقيقي والآخر قطعية لأنه في الأخبار دون الأحكام وأولى في نظيره
قوله تعالى في العنكبوت من القذف ولا تقبلوا لهم ثواباً إذا ما عبثوا لايتسرع
وتفروطة المتكبر من علمه لقلب عندنا نون المتكبر من الفعل يقتضي لايد
وصولي الأمر إلى المتكبر من زمان قليل يتمكن فيه من إبطاء ذلك الأمر
حتى يتحول الشك بقدره ولا يشترط فيه فصل زمان يتمكن فيه من فعل ذلك
الأمر بخلاف المتكبر لأن بعده لايد من زمان المتكبر من الفعل حتى يقتل
الشك ولما أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر بضممنين سنة فمر لفظاً ليعراج
ثم يتسرع ما زاد على الضمن في صناعة ولم يتمكن أحد من سبب عليه السلام
والأمة من فعلها وإنما يتمكن سبب صلى الله عليه وسلم من اعتقادها فقط وأما
أما الأمة فكيفي اختلافه من اعتقادهم فكانهم اختلفوا في جميعها ثم نصحت

ترجمہ شرح

لو تأييد ثبت نصاً أو دلالة قطعية فثبت فائدة إذا لحقها تأييد ثبت نصاً بأن يذكّر فيه صريحاً لفظاً لايد أو دلالة كالشرايع التي فيها خلقها رسول الله صلى الله عليه وسلم لايقبل الشك لأن لابد الصريح يبين الشك وكذا لاينبغي بعد ثبت فلا يتسرع ما يقض عليه هو ذلك زكراً في نظيره التأيد الصريح فوفاً تعاضد من حق التوفيقين بعد بين فيها أمداً وأولية خلقه بأنه يمكن أن يزداد به لحظت العقول وأجوب بأن ذلك منها إذا اكتفى بقوله خالفين كسبهم حق الخصومات إذا قرين بقوله أمداً فبأنه صار متحكماً في التأيد الحقيقي والآخر قطعية لأنه في الأخبار دون الأحكام وأولى في نظيره قوله تعالى في العنكبوت من القذف ولا تقبلوا لهم ثواباً إذا ما عبثوا لايتسرع وتفروطة المتكبر من علمه لقلب عندنا نون المتكبر من الفعل يقتضي لايد وصولي الأمر إلى المتكبر من زمان قليل يتمكن فيه من إبطاء ذلك الأمر حتى يتحول الشك بقدره ولا يشترط فيه فصل زمان يتمكن فيه من فعل ذلك الأمر بخلاف المتكبر لأن بعده لايد من زمان المتكبر من الفعل حتى يقتل الشك ولما أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر بضممنين سنة فمر لفظاً ليعراج ثم يتسرع ما زاد على الضمن في صناعة ولم يتمكن أحد من سبب عليه السلام والأمة من فعلها وإنما يتمكن سبب صلى الله عليه وسلم من اعتقادها فقط وأما أما الأمة فكيفي اختلافه من اعتقادهم فكانهم اختلفوا في جميعها ثم نصحت

میتے ہو جب غلام بن کے ساتھ لفظ یہ لکھی ہو کر کیا گیا ہے تو وہ تاہم قطعی میں غلام ہو گیا مگر یہ وہاں دجوا ہے۔
 سب سے سچی ہے کیوں کہ اس سے کہ تعلق خبر سے ہے احکام سے اس کا تعلق جس ہے (جب کہ خبر میں کچھ
 نہیں ہو کر تاہم خبر درود ان کی الجھ میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے جو کہ وہاں اللہ تعالیٰ کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔
 وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا اور قرآن کی شہادت بھی قبول مت کر دیوں کہ یہ حکم بھی مخصوص نہ ہوگا۔
 وَخُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا خَلَقَ عَلَيْكُمْ اور اعتقاد بھی کی قدرت اور اسے دیکھ کر اس کی شرط ہے علم پر
 قدرت حاصل ہوا اثر نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مختلف بندوں سے اس نظم پر پڑے کے بعد ان کا عمل عباد
 سرور ملتا چاہئے کہ اس قسم کے اعتقاد رکھنے کی قدرت رکھ مک ہو کہ اس کے بعد کچھ کو قبول کرے اسے
 طوریہ مسلک کی ضرورت میں ہے کہ وہ اس قسم پر عمل کرنے کی قدرت رکھتا ہو حلالا للعقلۃ معتزرا کا
 اس میں اختلاف ہے کیوں کہ کائنات کے ذریعہ عمل پر قدرت رکھتا نہ دیتی ہے کہ اس کو قبول کر سکے۔
 اور یہ دلیل جناب ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کوئی بھی نہیں پر قدرت کی بہت نہیں ہو سکتی۔ اور
 صرف یہاں تک کہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اعتقاد پر قدرت کی بہت پاسے تھے اور چون کہ حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم سب کے مشق اور ہم ہیں سب سے آپ کا اعتقاد چوریہ امت کا اعتقاد تصور کر لیا گیا سب نے اس
 کے حق ہونے کا اعتقاد کر لیا اس کے بعد اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا

لَعَنَ اَنْ حَكَمَهُ بَيْنَ اَمَّةٍ غَضِبَ لِقَابِ بَنَدُنا اصلاً وبعس لیدن بنقا فاذ وجد
 الاحمل لآبعتاج من وجود القلم الثبوت وعندهم عو بيان مدة العمل بالهنس فلا
 يد ان يتمكن من بفعل ائمة ثم موع في بيان ان یہ حجہ من انخجج الاربع
 تصليح تصحیح اولاً عقول والفقهاء لا يصحح باسناد ای سکل من کتاب
 والمئة والاخذ والقياس لأن الصحابة تركوا الفعل باسناد لأجل ترك
 والمئة معنى قال عن اوك ن الذين بالرشا لكان باسناد الخف اولی بالمتنم
 من طاهره لكنی رائت رسول الله صلى الله عليه وسلم نفستم نفستم على طاهر
 الخف ذون باسند وكذا الاجماع من معنى انكتب رائد له رائنا عنم كون
 القياس باسناد لفقهاء فلان القياس ادا تفارعت لراى رعاى واحد بفعل
 المتجيد باسنادا سواء بسند عليه وان كانا من رعاى بفعل المتجيد باسند
 القياس المرجوح انه ولكر لا يستعمل ذلك دالة من الاصطلاح وكان من
 شرويع من اصحاب الشافعى يجوز صنيح انكتب وسنة بالزاني والافعال
 منهم يجوز نسخ انكتب بقياس مستنصر مفع وكذا الاجماع عند الجمهور

ولا یصلح منسجاً شیء من لایله لانه عبارة عن اجتماع الاراء ولا یخوف
 بالری القبحه الحسن ومان غیر الاستقام یجوز سبب لاجتماع ولا جماع واخلط
 اور یہ ان لاجتماع یلصق ان یكون المنصطف لم تبدل نیت المنصطفه فیعتقد
 اجتماع خامس لداول

ترجمہ و تشریح

اولہ : یہ دیکھنا کہ منسجہ یعنی منقلب ایام کیوں نہ ہارے۔ ایک فقہ فقہی
 کی مدت کا بیان اس میں شیخ نے اور علی بن ابی طالب کی مدت کا بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب

وحدہ ہیں مدد العمد ہاں یہ۔ اور سترہ سے زائد چوں کہ اس سے عمل کی مدت کے
 بنانے کے لئے یہ حد اس قسم کے مطابق عمل کرنے کی بہت پروردگار کا اور ضروری ہے۔

اس کے بعد مصلحت کے لئے اگر وہ میں سے کوئی جہت مانگتا ہے یا میں اس کا پانچ شرائط فرمایا
 والقباس لا یصلح ما سبب اور تو کی تاریخ نہیں ہو سکتا جس کی تاریخ سے اس میں بن سکتا کتاب
 ملت ما جملہ اور قریب میں سے یہ کہ حضرت صاحب نے رائے پر عمل کرنا ثابت و دست قریب سے ترک
 فرمایا یہ بہت کہ حضرت علیؑ نے فرماتے کہ اگر میں کلاہ و ہار سے پر ہو تا تو میں صاف (سوزے کے
 نیچے کا حصہ) کا کوسہ کے لئے ان قدمہ کا کبر صعب (مور کا پار کا حصہ) کے نیچے میں نے جنت کیا
 کہ یہ چٹائی کو رکھا ہے کہ صعب کے باہر پر مسج فرماتے تھے کہ میں صعب پر معلوم ہوا کہ قیامت
 سنت کو منسوخ نہیں کیا ہو سکتا تاریخ کی صریح کتاب و سنت کے حکم میں ہے اور ہر دو قریب کا قریب یہ
 تاریخ ہو سکتا کہ جب اقبال میں ایک روز میں متادموں کو قہقہہ کے لئے باہر سے کہانی تھی
 شہادت کے صعب سے پرچائے میں رہے اور اگر دو قریب کا متادم اور مالوسا میں بیجا مانے تو چاہئے کہ وہ اس
 قریب کے جس کی طرف ترجیح کریں گے یہ بہت ہی پر عمل کرے مگر اس کا سلطان میں شیخ نے چاہا۔ اور
 بہر حال علی کے اصحاب میں سے حضرت ابن شریک قریب سے کتاب اور سنت کے ساتھ رہتے تھے۔

اور اجماع اجماعی شامل اس قریب سے جو کہ مصلحت میں القاب ہو۔ کتاب سے کہ گوارا ماننے میں
 و تک الاجتماع عند الجمهور اور بھی حکم اجماع کا حکم ہے۔ یہ ایک (نکاحی) ایسا ہے کہ روایت
 اور یہ بھی کتاب و سنت کو منسوخ نہیں کر سکتا (یعنی جملہ مال و ہر میں سے کسی کو منسوخ کرنے کی
 حد میت سبب کہتے ہو کہ جس چند مالوں نے القاب کا نام ہے۔ یہ ہے انکی احکام معلوم نہیں کیا
 پاسد (کیونکہ مورد میں ہوتا ہے اور مورد کی منسوخ ہونے کے میں القاب ہوتا ہے) امام آخر اسلام
 نے کہا ہے کہ اگر مال کا کسب جملہ سے جاری ہے اور ہر مال کی خرید و فروخت میں کسی مصلحت کے پیش نظر
 منسوخ ہو جائے۔ مگر وہ مصلحت میں جاتی ہے تو بعد کا جملہ مال قریب کو منسوخ کر دینا ہے۔

و بعد بقصر المنعزۃ بجوز نسخ الكتاب بأحد عشر لآ المؤلفه قلوبهم
 كذروا في الكتاب وسقط بصيغتهم من الصدقات بالاجماع المعتقد من
 رضي أبو بكر أنه كان ذلك من قتل أنفاه الحكم بالثبوت، ألمة وقيل نسخ
 ذلك بحديث رواه عمرو بن خلافة أبي بكر وأجمروا من صحفه ولكن نصبي
 الحديث من الثوب وإنما يجوز النسخ بالكتاب وسنة متفقاً ومختلفاً
 فيجوز نسخ كتاب بالكتاب وسنة هذا يجوز نسخ السنة بالسنة والكتاب
 فهو أربع صوب عند خلافاً بالمتأخرين من المختلف فلا يجوز عند الأئمة
 الكتاب بالكتاب والسنة بالسنة فمسكاً بأنه يوجد نسخ لكتاب بالسنة
 يقول الطاعون في رسول الله أنه كذب إنما فكيف نؤمن به ذلك بتألفه
 ولو جاز نسخ السنة بالكتاب ليقول الطاعون بن الله تعالى كذب رسول
 فكيف تصدق قوله أنه مثل هذا الطعن لا تعرضه من المنهج أيضاً وهو
 منار من السقم، الجاهل فلا يتعب به وتمسك شافعي أيضاً من عدم
 جور نسخ الكتاب بالسنة بقوله عليه السلام أنه رأى منكم يعني حديث
 فاحرصوا علم كتاب الله تعالى مما وافقه ما قبله وأما لزومه فكيف يصحح
 وهي عدم جور نسخ السنة بالكتاب بقوة معالي تنبئ بلباس ما تركه الفهر
 فلو فسخت السنة ۹ من تصلح بياناً له

ترجمہ و تشریح

۱۔ اصل معجزہ کے روایت کتاب کا نسخ جہاں سے جائز ہے۔ کیوں کہ مؤرخین غویب کتاب
 ۲۔ یہ کہ اگر میں عمر بن خطاب سے اس کا نسخہ صدقات سے ہاتھ جوڑتا ہے۔ تو اس اعلان
 کے ذریعے جو ابو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہ حالات میں مسطور ہیں اتفاقاً وہ ایک
 من غیبی۔ ہم جو یہ کہ یہ حکم بجا حکم یا بجا و حکم نے قیل ہے (یعنی چنانکہ حکم کی علت تم
 ہو چکی ہے انھم بھی ختم ہو کر)۔ بعض لوگوں نے کہتے ہیں کہ (کتاب کا) اس حدیث کی بنا پر ہے جس کو
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ حالات میں روایت کیے قرار
 صحابہ نے اس روایت کے صحیح ہونے سے جو جو عمر کو حدیث بعد میں غیب سے بیان کی تھی
 ۳۔ وإنما يجوز نسخ الكتاب بالسنة ۹۔ اور بالشریح کہ جائز ہے کتاب سے اس حدیث سے ہم اور فقہ و فاضل
 (یعنی آپ کا کتاب سے اس حدیث سے) کی طرح کتاب کا نسخہ ہے۔ اور یہ کہ کتاب سے جائز
 ہے اس کا نسخہ ہے آپ کا نسخہ کر کے اس حدیث سے ہی طرح سے اس حدیث سے اس حدیث سے جائز ہے

فہیں لڑتے حضور اللہ :- پس اہل سے نزدیک کی ہر چار صورتیں ہیں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
 اختلافی صورتوں میں شکاف کرتے ہیں۔ لہذا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بجا بجا نہیں ہے مگر کتاب
 کا نسخہ کتاب سے اور نسخہ کا نسخہ ملت سے (ہاں وہ صورتیں کہ کتاب کا نسخہ سے اور نسخہ کا نسخہ کتاب سے)
 ان کو بجا نہیں مانتے، استدلال اس طریق پر کرتے ہیں کہ اگر کتاب کا نسخہ سے جائز ہو تو نسخہ سے
 اسے بجا نہیں کہے کہ وہ صورتیں ہیں جنہوں نے سب سے پہلے نسخہ کو بجا قرار دیا کی قطعاً ہے، لہذا لفظی
 کسی طریق سے آئی اور اگر نسخہ کا نسخہ کتاب سے جائز ہو تو ازبابت نسخہ سے اسے کہے کہ یہ نسخہ
 نسخہ سے اسنادوں کی نگاہ پر کر دی تو ہر جہاں کے قول کی تصدیق کس طریق کریں

فَلَمَّا مَلَكَ هَٰذَا الْمَوْضِعَ فَقَالَ: اَلَمْ يَكُنْ لِي سَمْعٌ لِّمَا قُلْتُ لَمْ يَكُنْ لِي سَمْعٌ لِّمَا قُلْتُ لَمْ يَكُنْ لِي سَمْعٌ لِّمَا قُلْتُ
 صورت حق دلی صورتوں میں بھی نہیں ہے بلکہ وہ چال ہو ہے: قول ہو کہوں سے صادر ہوتے ہیں لہذا اس
 قسم کے اعتراضات و طعن کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ "وَتَشْتَكِلُ الشَّاهِدُ" الحدیث اور غور امام شافعی
 رحمۃ اللہ علیہ نے نسخہ سے کتاب کو منسوخ کرنے کے حکم پر جو ایک استدلال اور سورۃ مائدہ ص ۷۷ و ۷۸
 کے قول سے بھی کیا ہے۔

اِذَا زُوِيَ ثُمَّ غُضِيَ خَبْرُهُ فَانْصَرَفَ الْخَبْرُ :- کہ جب تمہارے پاس کوئی شخص میری جانب
 سے روایت بیان کرے تو اس روایت کو کتاب اللہ پر فاشی کرو مگر جو حد کتاب کے مطابق ہو تو اس کو قبول
 کرو اور نہ اسے رد کرو اس حدیث کے واسطے کہ اس شخص نے کتاب اللہ کے نسخے یا اس کی کتب پر کتاب
 سے نسخہ کا نسخہ ہونے پر اللہ تعالیٰ کے اس قول سے استدلال کیا ہے لَقَدْ نَزَّلْنَا بِالْقُرْآنِ قُرْآنًا
 قُرْآنًا آفَاقًا لِّعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ کہ ہاں کہہ دی آپ لوگوں کو جو حکم ان کی طرف صادر کیا گیا ہے انہیں اگر
 کتاب سے نسخہ کا نسخہ ہوا تو نسخہ کتاب کی جگہ پر کی حلاوت نہیں رکھ سکتا۔

فَلَمَّا كَانَ النُّسْخُ بَيَانًا مَدَّيَ الْحُكْمِ الْمَطْلُوبِ جَازَ أَنْ نَقُولَ إِنَّهُ مَدَّةٌ كَلَامٌ
 وَصُوْلُهُ لَوْ وَصُوْلُهُ مَدَّةٌ كَلَامٌ رَبِّهِ فَمَطْلُوبُ النُّسْخِ الْكِتَابُ بِالْكِتَابِ فَصَحَّ أَهْلُ
 الْغَنَى وَالْمُسْتَفْعِ بِأَهْلِهِ: لَقَدْ نَزَّلْنَا بِالْقُرْآنِ سُبْحَةَ بِالنُّسْخَةِ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي كَلَّمْتُ
 نَبِيِّكُمْ عَنْ رِزْقَةِ التَّوْبَةِ أَلَا تَرَوْنَهَا وَتَسْمَعُ سُبْحَةَ بِالْكِتَابِ أَنْ تَلْقَوْهُ فِي
 الصَّلَاةِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فِي وَحْدَةٍ قَدْ نَزَّلْنَا الْعَدِيَّةَ كَانَ ثَابِتَةً بِالنُّسْخَةِ بِالْإِتْقَانِ
 ثُمَّ سَبَّحَ بِقَوْلِهِ تَعَالَى قَوْلًا وَجْهَكَ مَطْلُوبُ النُّسْخَةِ الْخُرُومُ وَنُسْخَةُ الْكِتَابِ بِالنُّسْخَةِ
 مِثْلَ قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تَحْزَنْ لَكَ نَفْسَتُهُ مِنْ بَعْدِ أَيْ بَعْدَ النُّسْخَةِ نُسْخَةُ بَعْدَ نُسْخَةٍ
 عَاقِبَتُهُ أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَرَ أَنْ لَا يَنْزِلَ

النساء منشاء وإيل هو منسوخ بآية التي قلنا في التلاوة اهدى قوله تعالى
 يا ايها الذين آمنوا زوجوا للنساء نهي أجود من آية خاتمة سبق سمعنا باحلال
 لأزواج الكثرة له وإقراره بعد ترجيح من منشاء منسوخ وقوي ليكن من قضاء
 وهكذا ما روي في بطلان نهي الكتاب بالنسبة فلذا وجد فيه نسخ الكتاب
 بالكتاب بقطع لقطع عن الحنفية على ما حوت في تفسير الأحمدي

ترجمہ و تفسیر

قلنا ما كان نسخ الخ - ہم جواب دین کے کہ جب بعض حکم کی عبادت کے بعد
 ہم نے نسخ کیا ہے تو یہ ہے کہ یہ فعل نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی عبادت کے بعد
 مرد ہے یہی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کے حکم کی عبادت کے بعد
 میرا کسی قسم کے حلال ہے اور نہ کوئی نیکو اور بد حکم ہے

فما زال يدعي بكتاب بكتاب - ہم کہتا رہا کہ کتاب سے کتاب نہ کے حکم کے نسخ ہوئے کی
 مشورہ و اختیار ہیں جن میں جناب کی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے رسم و عود رکھ کر کے کا حکم ہے اس
 آیت کو قائل (جہاد) انیوں سے منسوخ قرار دیا ہے اس طرح حدیث سے حدیث کو نسخ ہونے کی مثال
 جناب رسول اللہ کا قول ہے من كنت معهم في زهرة الدار والدار وضوء (انہی نے چلے تم کو
 قبروں کی میت لے کر آئے سے منع کر دیا کہ وہ وہاں نہ لے جاتے اور نہ وہاں سے میت لے کر آتے کہ وہاں سے میت کو نسخ
 کر کے کی مثال دینے سے اور تشریح لائے وقت جناب کی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کا نسخہ بد
 کر کے نہ پڑھا کہ ہے اور یہ ترجمہ نہایت عمدت سے ثابت ہے کہ یہ حکم نہ تھا کہ لایا
 قوس سے نسخ کر دیا ہوں، چھ نسخ المسجد الحرام (اس کتاب پر چارہ ہر مذہب) مسجد حرام
 کی جانب پھر چکا۔ کتاب اللہ نہ حدیث سے منسوخ کیا گیا ہے جیسے اللہ تعالیٰ ان لا یبدل الذل العبد من
 بعد ہی بعد الصبیح (یعنی اس کے بعد ہی قوس بعد خود کتاب کے لئے حال نہیں پڑا جیسے
 حدیث لا یشد مدینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب کی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کہ جو یہ
 اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بھی نہیں قرار دیا تھا اور میں لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث (شعب
 لا یصلح للعبد ان یموت منسوخ سے جو مذکور آیت سے پہلے حدیث میں مذکور ہے یعنی ادا
 احلنا لك ازوجك لانی لید - خود ہی لایا۔ ہم نے آپ کے لئے اس امر کو حلال قرار دیا
 جس کا آپ نے جو یہ کہہ دیا کہ یہ حدیث بطور حلال تھا کہ کے بارے میں ہے کہ کثیر حدیث آپ کے
 لئے مطلق کی گئی تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کا قرآن بھی میں منشاء منسوخ وقوی الیک من منشاء یحلی لیک
 سے جس کو آپ چاہیں پھر نہ یہ اور جس کو چاہیں اپنے پاس رکھیں) کی طرح یہ کتاب بالنسبة کی

جس دلیس دی گئی ہیں ان میں منہ سے قطع نظر کر کے ہم نے کتاب اللہ سے بھی مارچ پایا ہے اور اس کی تفصیل کے لئے اپنی کتاب فقیر الہی میں تحریر کی ہے

وَلَمَّا فَرَغَ مِنْ بَيَانِ أَهْلِ الشَّامِ بِشَرْعِ مَنْ يَتَّبِعُ أَهْلَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْكُتُبِ فَقَالَ
وَالْمُسْلِمُونَ أَنْوَاعٌ

الْقُلُوبِ وَالْحُكْمِ جَمِيعًا وَهُوَ تَاسِعٌ مِنَ الْقُرْآنِ فِي خُبْرَةِ أَرْسُولِ الْإِسْلَامِ كَمَا رَوَى
أَنَّ سُورَةَ الْأَحْزَابِ كَانَتْ تُقَدَّلُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ فِي ضَمَنِ ثَلَاثِ مِائَةِ آيَةٍ وَالْآنُ بَقِيَتْ
عَلَى مَا فِي الْمَصْحَفِ لَمْ يَضَحْضَحْ مِنْهَا شَيْءٌ وَكَفَى رُؤْيَا أَنَّ سُورَةَ الْفُلُقِ كَانَتْ
تُقَدَّلُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالْآنُ بَقِيَتْ عَلَى مَا فِي الْمَصْحَفِ فِي ضَمَنِ ثَلَاثِ عَشْرَةِ آيَةٍ
وَالْحُكْمُ دُونَ الْقُلُوبِ بِمِثْلِ قَوْلِهِ تَعَالَى لَكُمْ دِينُكُمْ زِيَارَةٌ وَنَحْنُ قَدَرٌ سَتَجِدُنَ آيَةَ
كُلِّهَا مُنْسَوخَةً بِآيَاتِ الْفُتُونِ وَمِثْلُ مِائَةِ وَعِشْرُونَ آيَةٍ فِي بَابِ عَدَمِ انْقِذَالِ
مُنْسَوخَةِ آيَاتٍ يُقَدَّلُ وَسُورَةُ آيَاتِ عَدَمِ انْقِذَالِ عِشْرُونَ آيَةٍ مُنْسَوخَةُ الْقُلُوبِ
عَلَى مَا رَأَى مَنَدُوبُ الْأَمِيرِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى زِلْفَةِ عِشْرِينَ لَمْ يَرِيعَنَّ لَوْ لَكُنَّ
وَعَلِمَ هَذَا الْكَلِمَةُ فَهُوَ مَنْ عَالَمٌ مَا يَعْمَلُ مِنَ الْقُرْآنِ الْيَوْمَ النَّاسِخُ مِنَ الْمُنْسَوخِ وَالْعُضْلُ
بِالنَّاسِخِ دُونَ الْعَمْسَرِ وَقَدْ بَيَّنَّتْ كُلُّ ذَلِكَ بِاتِّفَاقٍ فِي التَّحْقِيقِ لِاحْتِمَالِ بَعْضِ
تَقْصِيرِ التَّحْقِيقِ عَنْهُ مِنْ كِتَابِ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَنَّ بَيِّنَتَهُ الشَّافِعِيَّةَ بِمَحْذُورٍ مِنْ كِتَابِهِ
وَالْقُلُوبِ دُونَ الْحُكْمِ مِثْلُ قَوْلِهِ تَعَالَى الْفُتُونِ وَالْمُنْشَقِ وَالْمُنْشَقِ وَالْمُنْشَقِ وَالْمُنْشَقِ
مِنْ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَكِيمٌ مِثْلُ قَوْلِهِ الْفُتُونِ مُنْشَقٌ لِمَنْ سَمِعَ نَحْدَ لُفْطِهِمْ لَقَدْ يَأْمُرُ
مُقَاتِلَاتٍ وَقَوْلُهُ مَا تَطْفُوهُ الْفُتُونِ مِثْلُ قَوْلِهِ الْفُتُونِ وَنَسِجَ وَنَسِجَ مِنَ الْحُكْمِ
بِأَنَّ يَسْجُ عُمُومًا وَاطْلَافًا وَيَقُولُ أَصْلُهُ

اقسام متنوع

ولقد فرغ من تبيين اقسام شفاعية، وادار مصنف رحمہ اللہ علیہ جب: اقسام کے
مائن سے خارج ہو گئے تو کتاب کے منسوب ہوئے کی اقسام کا بیان شروع کیا

اقسام متنوع

والتسويح الموضع الفلأوة و بحكم جميعاً مضمون كى چند تفسیر ہیں

4- نکات اور عقائد و فرائض میں مفسرین جو ہائیں اور یہ قرآن کا وہ حصہ ہے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

خمسائر التمسح وحيدة بخبر الواحد ونقياس كتابي للبيان حتى ثبتت
زيادة النظم على الجمل بخبر الواحد وكوفاً عنه السلام الكبر بالبحر جلد
مائة وثمانين هام فأنه خبر واحد يجوز الزيادة به على كتاب الدال على
الجمل فقط عدداً وزيادة أزيد الإجمالي فأنه في كفارة التمسح والنظم بالنقياس
على كفارة النفس لظنونة بالإيمان فأنه يجوز الزيادة به على نص الكتاب
الدال على الإطلاق ومثل هذا كثير بيننا وبيننا إنما خصصنا هذا التفسير
بالكتاب لأنه يقتضي بطلب تلاوة جواز الحلية وبمده وجوب العمل
والإطلاق فجزء من التمسح أحدهما دون الآخر وإن ينسخا جميعاً وأن ينسخ
بإطلاق دون داله بخلاف السنة فإنه لا يقتضي بطلب حكام ولا يؤخذ على
الخير المشهور بخبر آخر من عرف يخرج قلبه بغير هذا بتفسيره عياً

اس کا تھوڑا سا ذکر اور اصل کی بہار پر ہم نے ان تقسیم کو صرف کتاب کے ساتھ اس لئے ذکر کیا ہے۔ کیونکہ اس کے لفظ کا حکم کے ساتھ علامت قرآن اور دیگر اصول کا حکم متعلق ہے اور جس کے ساتھ میں کا واجب ہونا حکم کو عام ہونا اور متعلق ہونا متعلق ہے اس لئے جس لفظ اور میں (حکم میں سے کوئی ایک منسوخ ہونا اور منسوخ نہ ہونا اور ان منسوخ ہونا ہر طرح سے بھی ممکن ہے کہ یہ کام ہونا متعلق ہونا منسوخ ہونا جائے مگر اصل اپنی حالت پر پانی رہے اور اس کے خلاف سخت ہے کہ حدیث کے لفظ کے ساتھ حکم متعلق نہیں ہے ان طرح اصطلاح شریعت میں کسی خبر مشہور پر دوسری خبر سے زیادہ کی جاتی ہے اس لئے ذکر اور حکم کتاب کے علاوہ دست میں جاری نہیں ہو سکتی۔

وَلَمَّا مَرَّ الْعُمَيْتُ مِنْ تَلْسِمِ الْبَهَانِ شَرَعَ فِي بَيِّنِ السُّنَّةِ الْقَبِيَّةِ، فَجَدَّ
بِغَيْرِ الْإِسْلَامِ وَكَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَذْكُرَهَا بِهَذِهِ السُّنَّةِ لِقَوْلِهِ مُتَّصِلًا كَمَا قَدَّمَهُ
صَاحِبُ التَّوْضِيحِ فَقَالَ:

فصل أفعال النبي صلى الله عليه وآله (أربعة أقسام) مباح ومُسحب وإيجاب وفرض
مما يقتضى به وهى سنة بعزل حرام وقع فيه بسبب إقتضا بعض مباح علم
يَكُنْ قَصْدُهُ الْحَرَامُ إِذَا رَأَيْتَهُمْ عَلَيْهِ يَدُ الْوَلُوحِ كَيْدٌ مِنْ أَيْدِي نَفْسٍ
الطَّرِيقِ قَدْ رَدَّ ثُمَّ لَمْ يَمُضْ وَلَا هُمَا كَانَ مِنْ قَصْدِهِ الْحَرَامُ وَتَقَرَّرَ عَلَيْهِ
كَمَا كَانَ مِنْ قَصْدِ مُؤَسَّسٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالصَّرَافُ تَادِيبُ الْقَطْبِ فَقَضَى
عَلَيْهِ بِالْقَتْلِ فَلَمْ يَكُنْ الْقَتْلُ مَقْصُودًا وَلَمْ يَقُضْ عَلَيْهِ بَلْ دَمٌ وَقَالَ دَمًا مِنْ عَمَلِ
الشَّيْطَانِ وَلَكِنْ هَذَا الْقَتْلُ بِالنَّسَبِ الْفَتَا وَالْأَفْرِ حَقٌّ ثُمَّ يَكُنْ شَيْءٌ
وَاحِدًا مُصْطَلَحًا لِأَنَّهُ سَأَلَتْ سَائِلًا فِيهِ شَيْئًا وَكَانَتْ دَلَالًا كَلِمًا نَسَبِيَّةً فِي حَقِّهِ ثُمَّ
شَمَّهِ اخْتِلَافًا فِي أَقْدَمِهِ لَعَالِ لَمْ تَعْمَرْ مِنْهُمْ سَمُوا وَلَمْ تَكُنْ مُبْدَأًا مَقْصُودَةً بِهِ فَقَالَ
بَعْضُهُ بِحَبِّ التَّوَقُّفِ فِيهِ حَيْثُ يَظْهَرُ مِنَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَمَّا يُرَى وَجْهَ فَعَلِهِ مِنْ
الْإِبَاحَةِ وَالْعَدَبِ وَالْوَجُوبِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بِحَبِّ التَّجَدُّعِ مَا لَمْ يَكُنْ دَسِيسًا كَعَمَلٍ وَقَالَ
الْأُخَرَى بِمَقْدُودِهِ إِبَاحَةً لِيَسْتَبَاحًا إِذَا دَلَّ الْعَلِيلُ عَلَى الْمَوْجُوبِ وَالْعَدَبِ

ترجمہ و تشریح: پور جب معصوم رہا نہ ملے چنانچہ ان کی قصیم سے وراثت ہو گئے تو امام غزالی ملامت و بے مروتی کی بناء پر اس میں سخت تنبیہ کا بیان شروع فرمادیا ہے حالانکہ مناسب یہ تھا کہ صحت تو یہ ہے چنانچہ اس کے بعد حضرت کو بیان فرماتے ہیں کہ مناسب تو یہ ہے کہ اس نے میری حق کیا ہے مگر بیان ان تو صبیح میں معصوم کے اپنے رحمان کو بھی بخل ہو تا ہے کہ اس کے فراموش۔

بحث افعال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فصل افعال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کرم سبی اللہ علیہ وسلم کے افعال کے سوا
 افعال کے چار قسم ہیں۔ پہلا، مستحب و واجب اور فرض و مقررہ کا شناسا ہے کیا گیا ہے یا نہ کیا گیا ہے۔ یہ سب
 افعال کے ہیں اس کے بعد اس کی قدر کی فرض سے خارج ہوئے اور مقررہ نہیں کیا گیا
 افعال کے لئے اور فرض سے مراد اس کے لئے کہ کوئی مقررہ فعل صادر ہو جائے فعل مبارک کے لئے اور اس سے
 (یعنی اس کتاب سے پہلے اس فعل مبارک کے کرنے کا کوئی مقررہ صادر نہ ہونے کے بعد اس پر قائم نہ رہے
 پیچھے کہ کوئی فعل اس میں چلتے ہوئے ہو گا اور چلتے ہی ہے اور اس میں گر پڑا اور مقررہ فعل کو کر لیا اور اس
 فعل کا رد کرنے کا نہ تھا اور کرنے کے بعد برقرار نہیں رہا بلکہ اور اگر ہو گیا جس طرح حضرت سیدنا
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ قحطی و باران سے پہلے تھا اس کے ہلاک کرنے کا نہ تھا اور موسیٰ علیہ
 السلام اس پر قائم نہ رہے بلکہ اور باران برپا ہوا تو فوراً یہاں سے اٹھ کر فرار ہو گیا۔ یہ شیطانی کار تو ہے۔
 والکن هذا التفسیر و التفسیر لیکن نہ کہ وہ تفسیر اس کے حالات سے اور نہ کوئی چیز جناب
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے کوئی فعل اصلاحی واجب نہیں ہے کیونکہ اصطلاح میں واجب اس پر
 کہتے ہیں جو اس کی وجہ سے ثابت ہو جس کے ثبوت میں شہ ہو۔ اس کے حق میں تو ہم اس فعل میں
 پھر طے سے اس افعال کی افتراء کے بارے میں باہم اختلاف کیا ہے جو احادیث میں ملتا ہے وہ سب سے
 مستبعد اور مستبعد و محال احادیث میں ملتی ہیں اور آپ کے ساتھ خصوصاً ہے تو جن سے کہا کہ ایسے افعال
 میں تو قطعاً واجب ہے یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے کہ ان خصوصاً صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے یہ افعال
 ہیں یا اس کی وجہ سے یہ اس کی وجہ سے یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے کہ ان خصوصاً صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے یہ افعال
 ہے جب تک صحیح ہو کون دیکھ۔ تاہم یہ چاہئے اور امام کریم کا قول ہے کہ اس فعل میں اجتہاد کا حقیقہ ہے
 کیونکہ یہ صحیح ہے لیکن جسے وہ مستحب کی دلیل مل جائے تو اس میں مستحب کا اثر ہو گا۔

والمصنف ترك هذا كله وبين ما هو المتفق عليه عندنا فقال والمصنف عندنا ان ما
 ثبت من افعاله صلى الله عليه وسلم واقفاً عن جهة من الوجوب والندب
 أو الإباحة نأخذ به من إبقائه على تلك الجهة حتى نقول دليل الخبر هو
 ما كان واجباً عليه يكون واجباً علينا وما كان مندوباً عليه يكون مندوباً علينا
 وما كان مباحاً يكون مباحاً لنا وما لم يعلم عن جهة فعلنا فله على
 ادنى مناول افعاله وهو لإباحة لأنه لم يفعل خروا من مكروك البقاء بل أن
 يكون مباحاً ولما مرغ من تفسيم السنة من حتم بشرع من تفسيمها في حق

وہیں بیان طریقہ میں انہیں احکام الطہرہ بالوضو بقدر و لوخرہ مؤخر
ظاہر و باطن لما یطہرن ثلثہ انواع اقول ما ثبتہ بلسان الفہم وغیرہ
غیر السلام بان جنرل علیہ السلام باقیہ قاطعہ ثانی الشک والاشتبہ
فی انہ جنرل ان لا یؤخذ بذی رن علیہ لسان البیوع لاجلہ یفسر بقراءۃ الذی
قال اللہ تعالیٰ فی حقہ قل نزلا روح القدس من ربنا بانحق زائقہ ما یفہم
بقولہ لو قومت جندہ صلی اللہ علیہ وسلم باشکریۃ لخلب من غیر بیان بالقلام
کما حال علیہ السلام روح القدس تعہد ہی رؤی ان نفسا من شئوت حتی
تستقبل برزخ

(ترجمہ مختصر)

مکرم صبی نے اس بار کی تکمیل کو ترک کر دیا ہے اور صرف وہ بیان کیا ہے جو ان کا تہجد و نور
فی قول ہے لہذا ابراہیم الصبیح عتقان ما عہدہ ان سے نزدیک بھی ہے کہ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال میں سے جن کے بارے میں معلوم ہو کہ آپ نے بحیثیت وجوب نہ پ یا باحت
کیا ہے ان کو ہی حیثیت سے فعل میں لائے گئے آپ کی عہدہ اور یہ گئے یہاں تک کہ اولیٰ فعل مخصوص
و غیر ہو جائے (یعنی یہ کہ یہ فعل آپ کے ساتھ خاص ہے لہذا اگر فعل آپ پر واجب ہے اور آپ پر واجب ہوگا
اور جو آپ کے لئے واجب تھا اور آپ پر واجب (مستحب) اور اگر جو فعل آپ کے لئے واجب تھا وہاں سے
لئے یہاں ہو گا موعودہ بعلوم علی ی حبہ عقلہ اور جن فاعل سے بارے میں یہ کہ یہ معلوم نہیں کہ آپ
سے کسی شے سے کیا ہے ان کے بارے میں کہیں گے کہ وہ جو فعل کے اول مرتبہ میں ہیں جنی یا احت کے وجہ
میں کچھ نہ ہے تو یقین سے کہ انہوں نے کوئی حرام نہیں کیا ہے بلکہ امر الی ہے کہ وہ بھی مباح ہو۔
اور صحت جب ہرے علی شریعت کی تقسیم کے واسطے فارغ ہوئے تو صحت کی تقسیم خود اصول
لفظ صلی اللہ علیہ وسلم کے علی میں شروع ہو رہے ہیں یعنی اوقات و مکاں اے میں جو آپ کی طرف نسبت
کرنے سے پیدا ہوئے ہیں یعنی اسی کے ارادہ حکام شریعت کے انہیں میں آپ کے طریقے کیا کچھ یہاں پر ان
کی تکمیل بیان کریں گے۔ چنانچہ فرمایا: الوضو صلی علیہ وسلم و طہرۃ کی ہے ظاہر و باطن و تک طہرۃ کی
تین قسمیں ہیں الیٰ ان ما ثبتہ بلسان الفہم (۱) اور وہی جو ریشہ کے اور یہ ہو چکے اور وہ حضرت
جبرئیل علیہ السلام؟ بالواقع میں صلی علیہ وسلم یعنی حضرت جبرئیل صلی علیہ وسلم کے دور میں آپ کے کان میں ہو چکے
اور آپ پیچھے سے آئے کہ جانتے ہوں ہیں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکام کے بعد آپ کو معلوم
ہو گیا کہ یہ حضرت جبرئیل صلی علیہ وسلم ہیں لیکن وہ نیک خلق جو ملک اور شہر کی نقلی کرتی ہے میں آپ کو لکھتی
و لیل سے معلوم ہو کہ یہ حضرت جبرئیل ہیں اور کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے۔

تبعاً لقرآن

ترجمہ و تفسیر اور تفسیری قسم وہ ہے جس کو مصنف نے اپنے اس قول سے بیان کیا ہے، ابتدائی لفظ یا شہید وہ وہی بطور الہام کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے قلب مبارک میں وارد ہو یعنی اللہ تعالیٰ اپنے خود سے آپ کے قلب مبارک میں مختلف فرمائے وہی کا نام، اہم رکھا جاتا ہے اس میں کوئی اضافہ بھی شریک نہیں ہوگا۔ جن کا سام لطاء و صواب دونوں کا انتقال رکھتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک جسے اصل و صواب کا اور مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے باقی لکھی (نہیں آواز) سے جو معلوم ہو جاتا ہے اس کا ذکر نہیں کیا کہ اس سے حکام شرع کا شیوع نہیں ہوتا چاہے ہی مصنف نے حق باتوں کا ذکر نہیں کیا ہو جو اس سے معلوم ہوتی ہیں کہ یہ صورت صرف اللہ تعالیٰ کی نوبت میں تھی اور اس سے شریعت کے احکام نہیں ملنا۔ ہوتے۔

والفقر حائل' ہانا جنتیاد۔ اور دینی باطن وہ ہے جو آپ کے احکام معصومہ میں غور و فکر کے بعد اجتہاد کے ذریعہ معلوم ہوئے۔ اس فریخت پر حکم معصومہ ضیہ میں انصوبہ نے علیہ السلام یا انصوبہ سے جو حال معصومہ ہو گا اس کو اس پر تو اس فراموشی پر تمام محنت پر کیا حال ہے۔

فابری حضرتہ ان یکنون دوا من خطہ۔ تو بعض مہوے اس سے انکار کیا ہے آپ بھی
انتہاد فرماتے کیونکہ انہو تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے "وما یطلق عن لہدی" مگر تاویلی ہو جس
آپ سب سے جس سے نہیں ہوتے جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہی الہی ہوئی ہے آپ جو بھی کام فرماتے ہیں وہ
غور و فی غور و دلی سے حالت تقارر انتہاد میں آیا نہیں ہو چکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنگین تھیں تھیں۔
اس کا جواب آپ کے کہ "تے نہ کہو" میں الہی سے قرآن مجید مراد ہے (کہ آپ نے آپے جاب سے گزرا نہیں
ہے بلکہ وہ حق مکن ہے) نہ کہ ہر وہ کام جس کا آپ نے حکم فرمایا اور تقسیم کر میں کہ وہی سے جامہ الہی
مراد ہے (یعنی یہ کہ آپ الہی کام وہی الہی ہے) تو اس بات کو ہم تسلیم ہی نہیں کرتے کہ آپ بھلا جہود الہی
نہیں بلکہ وہ عقل کے ضرورے الہی مطلق ہے۔

وَعَقْدًا مَخْرُوجًا مِمَّا تَنْتَقِظُ الْوُضُوءُ۔ اور ہمارے نزدیک یہ سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے کہ جس کا علم اس کے
 اور جس کی فکری اور روحانی حالت کا اظہار کرے جس پر اسے جس کی جڑی ہوئی ہو مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص آپ
 کی موجودگی میں پیش آپ کے قوس پر، جب ہے کہ جو لبہ دیتے ہے پہلے آپ کی کانٹھہ فرمیں تاکہ اس
 حالت کا حکم معلوم ہو جائے۔ نیک نیک یہاں تک حضور فوت ہو جائے گا نہ بدتر ہو۔

[illegible]

وَهَذَا مَقْصِدُ قَوْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَقْصُومٌ مِنَ الْقُرْبَىٰ بِسَبَبِ أَخْطَاءِ بَخْلَافٍ
مَا يَكُونُ مِنْ غَيْرِهِ مِنَ الْبَخْلِ بِالرَّأْيِ مِنْ مُجْتَهِدِي الْأُمَّةِ فَإِنَّهُمْ يَقْرَأُونَ عَلَى
الْمَلَأِ وَلَا يَفْهَمُونَ مِنَ الْقُرْآنِ عَلَيْهِ وَتَفْأُفَةٌ كَثِيرَةٌ فِي كُتُبِ الْأَسْوَاقِ جُفَاءً أَنَّهُ
لَعَنَ نَسْرَ أَسْرَىٰ بَذَرِ وَهُمْ سَيَفُونَ تَقْرَأُونَ الْكُفَّارِ فَشَدِيدُ الْبُيُوتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ امْتَحَانَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَعَكُمْ كُلُّ مَيْتَةٍ بِرَأْيِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ هُمْ قَوْمُكَ وَالْمَلَأُ كَذِبُهُمْ بَدَلَهُ يَنْهَضُوا وَهَيْبُهُمْ خَزَارًا لَخْلِيمٍ يَوْمُفُونَ
بِالْإِسْلَامِ يَهْدِي ذَلِكَ وَقَالَ عُمَرُ مَكْنُ نَفْسِكَ مِنْ قَتْلِ عَدُوِّهِ وَكُنْ عَبْدًا مِنْ قَتْلِ
عَدُوِّهِ وَكَيْفَىٰ مِنْ قَتْلِ غُلَامٍ لِيَقْتُلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ قَرِينِهِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنْ اللَّهُ
تَوَلَّى قَتْلَ رَجُلٍ كَأَنَّمَا يَشْتَدُّ قُلُوبُ رَجُلٍ كَأَنَّهُ جَارَةٌ مَفْكَةٌ يَا أَبَا بَكْرٍ
كَمْ مَلَأَ نِزَامَهُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَيْثُ قَالَ لَمَنْ تَوَعَّضَ لِمَا مَنَىٰ وَغَرَّ عَصَانِي فَأَنْتَ
غَوْرٌ رَجِيمٌ وَمَعْلُوكٌ يَا عُمَرُ كَمْ مَلَأَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَيْثُ قَالَ رَبِّ لَا تَقْرَأْ عَلَى
الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ ذَهَابًا كَمْ اسْتَقْرَأَ أَتَيْتُ عَلَى رَأْيِي أَبَا بَكْرٍ فَأَمَرَ بِأَخْذِ
النِّزَالِ وَقَالَ تَسْتَشْهِدُنِي فِي أَحَدٍ بَعْدَ بَعْثِهِمْ فَقَالُوا قُبُلًا لَسْنَا أَهْوَىٰ الْمَعْدَةَ نَزَلَ
عَلَيْهِ قَوْلُهُ تَعَالَىٰ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُسْزَىٰ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُلَاقِيَ فِي الْأَرْضِ
مُتَبَيِّنُونَ عَرَضَ لِدُنْيَا وَاللَّهُ يُوَفِّي الْأَحْرَارَ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَكِيمٌ لَوْلَا كِتَابُكَ مِنْ تِلْكَ
سَبَقَ لِمَسْئَلِكُمْ مِنْهُمَا أَحَدُهُمْ عَذَابُ عَظِيمٍ فَكُلُّوهُمَا غَضَبُهُمْ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ
إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَحِيمٌ مَبْكِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَكَى الصَّحَابَةُ
رَضَوْنَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ كُلُّهُمْ وَقَالَ تَوَمَّلُوا الْعَذَابَ مَا يَجِي أَحَدٌ مِنْ الْأَ
عْمَرُ الْوَعْدُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا.

ترجمہ و تشریح [ابو بکرؓ کی طرف سے یہ حدیث لکھی ہے کہ (ا) (۱) علیہ السلام ماقوم سے
الغرض - آپؐ کا یہ فرمان ہے کہ مومن ہیں، مگر ان حالات کے وجود میں نہ آئے
اسلامیہ۔ نے میں ہوئے ہیں۔ میں وہ خدا پر جو پتہ ہے امت سے (۲) اور اس واقعہ میں صدور ہو رہی ہیں تو یہ
حضورؐ کا یہ فرمان ہے کہ یہ صورت اس پر یہ فرمان ہے کہ سن چاہے اللہ تعالیٰ کی تمہاری جان
اور رسولؐ کی کتاب میں اس کی نظیریں ہوں تو وہی موجود ہیں۔ مہربان! نہ کہ اس کے بعد اس کی
سے ایک ہے کہ غزوہ بدر کے آثار یہی ہیں جن کی تہذیب و تمدن کی تہذیب کے بارے میں

نَزَلَ النُّصْرُ بِخِلَافِ الرَّأْيِ وَنَحْنُ ظَهَرُوا بِمُضَاهَاةِ مَنْ لَمْ يَأْتِ لَا يُفْقَضُ الرَّأْيُ
بِالنُّصْرِ وَمَنْ دَلَّاهُ يُفْقَضُ بِهِ وَهَذَا كَالْإِسْلَامِ أَيْ الْعَرَقِ بَيْنَ إِجْتِهَادِ الْقِسْمِ
وغيره من المجتهدین کا تفرق بین الہام القمی وغیرہ میں تاویلاً فافہ حجتہ
قاطعة فی حقه وان لم یکن من حق غیرہ نصفہ فانبیاء قسم من الوحي
یکون حجتہ معتدلیہ الی عامۃ الخلق والایام الاولیاء حجتہ من حق انفسہم ان
والحق انشرفۃ ولم یعد من غیرہم الا اذا اخذنا بقولہم بصرف الادلہ لم
شرع من بحث شرائع من قبلنا من حجتہا من حجتہا بالسنۃ واختلفت فہنا
فقال بعضهم ترمذ غلیظا مغلظا وقال بعضهم لا تزلنا قد لا یخفنا فوما
ذکرہ المصنف بقولہ زشرائع من قبلنا فترسنا اذا قصنا انہ ورسولہ من غیر
انکار فانیہ اذا لم یقص انہ غلیظا بل وجدت فی الفرز والانجیل عطف لا تزلنا
لأنہم حرروا الفرز والانجیل کفرہم ودرجوا فیہا احکامنا بہرۃ انفسہم ولم
یتقن انہا من عند اللہ تعالیٰ وقد ادا قصنا انہ عندہ لم نکر غلیظا بقدر نقل
النص صریح بان لا تغفلوا بشئ ذاکلہ اولاً لانی بان ذلک کس جزئہ ظاہرہ
محققہ یحوم علیہا القصر بہ

ترجمہ شریف

میں ظاہر ہے کہ قدرت عظمیٰ ہند نہ اسے حق تھا (اور یہ بھی ظاہر ہو کر) جس وقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صاف فرمایا کہ حق اللہ ہے اس پر میں تردید میں
ظاہر و سادہ ہوئی لیکن آپ اس خطا پر برقرار نہیں ہوئے۔ بلکہ آیات قرآن کے نزول کے وسیع پر مشتبہ
ہو گئے۔ اور قدرے نیچے کے فیصلے کو بالذکر فرمایا۔ اور اس کے کھانے کی عمارت سے فرماں لے کر دیکھ کر اسے
اور اس کے حرام ہونے کا حکم میں امداد اس کے ظاہر ہونے کے درمیان میں لڑی ہے کہ جکی صورت میں
فصل کے قابل ہونے سے پہلے جو بعد کر لیا گیا وہ اصل نہیں ہوتا ہے اور درسی صورت میں چونکہ فصل کے
موجود نہ ہوتے بعد اسے پر کیا ہے اس لئے وہ باطل شمار ہوتا ہے

وہذا کما دلہام اور آپ کا اجتہاد الہام کے درجہ میں ہے مصعب یہ ہے کہ آپ کے اجتہاد
دوسرے مجتہدین کے درمیان فرق الیہ ہے جس کی طبیہ الہام کے حامی اور دلاہتہ کے الہام کے
اور میان فرق ہے۔

فانہ حجة قاطعة فی حقه کیونکہ آپ کا الہام دلیل قلیل کی شہادت رکھتا ہے مگر اور اس
کے الہام میں یہ صحت نہیں ہے ہذا بخود صلی اللہ علیہ وسلم کا الہام وحی میں نہ ایک قسم ہے جو حجت حد
ہوئی ہے عام قوی کے حق میں (یعنی صورت کے لئے اور آپ کے واسطے سے است کے سے بحث ہوتی ہے)

اس قصہ میں جس کو شعلہ الف من قضا میں بیان کیا گیا ہے اس کی گہرے روتوں کی شدت خلیا کاہل
 شل ہے کہ بیوقوفوں میں بدیوں سے روئے ہوئے علقہ ہلکا ہو۔ افسوس کہ اس دور کے محرموں کی
 اوج سے ہم نے فراہم کر دے ہیں۔ بہت سی کہ چوران کو جو ان پر حال تھیں۔

اور کہتے ہیں کہ وہی انہیں خالقِ حشر کا ہی طعمہ ومن الطعمۃ والاشم
جامعاً علیہم شاقوہم (۱) اور یہ تم نے حرام کردہ غریب دھنس اے جانور اور جانے کی بجائی میں
کی بجائی کو حرام نہ دیتی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسلئے قہار (یہ تم نے لوگ شر سے ان کو سزا دی تھی۔

جس مضمون کو کہ یہ ہمارے لئے خاص لکھا گیا ہے مگر وہ شریعہ میں قبضہ جو ہم پر لازم ہے اس کا بیان مصنف اپنے الفاظ میں کرتے ہیں)

نہا نئی ہند جس انب شریعت کو اصول کیا۔ وہ محض اس طاعن پر مبنی ہوئے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں سے ہیں۔ اسی وجہ سے ہمیں کہ وہ میرا نہیں کی شریعت میں سے ہیں۔ کو تکلف و پیچیدگی سے ان کتاب (قرآن مجید میں بلا تکرار بیان ہوئی تو اس سے یہی نتیجہ ہوتا ہے کہ یہی کی اور تحقیق کہ اللہ تعالیٰ سے اسے ہائے صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے اور انک اندھین ہدی اللہ عہد اقم اقتدا ہے) یہاں اسی کا ذکر کیا گیا ہے اور ان کی کتاب کو اس حال سے کہ بعض نے اس سے طریقے پر چکے۔ پھر مصنف رحمہ اللہ علیہ نے مکیہ کی تفسیر کے مسودہ کو مست کی بحث کے ساتھ ذکر مکیہ کی تفسیر کیا ہے۔

تقلید صحابہؓ

[illegible]

وقال الكرخي لا يجب إلا بقا يذكر بالقياس لأن حيث يتبين به السماع منه بطلان ما ذكره من أن بالقياس لأنه محتمل أن يكون هو رائيه وأخطاه

فیه فلا یكون حجة علی غیره وقال الشافعی لا یقتد احد منهم سوا كل من كان من القیاس اولاً لأن الصحابة كان یخالف بعضهم بعضاً وليس احدهم فوقی من الآخر من النسل وقد اتفق عمل اصحابنا بالتقليد فیما لا یقتل بالقیاس یعنی ان ابا حنیفة رحمه الله وصحابیه كلهم متفقون بتقليد الصحابة كما فی اقول الخلیف فان العقل قاصر بذکرنا فقیهنا جمیعاً بما قالت عائشة اقل الخلیف لاجابة البكر والعنبة ثلاثة اثم رتبنا لیا والکثرة عشرة وشرائع باقل مما ناع قبله هذا المقبر الاول فان القیاس یقتضی جوازاً ولكننا قبلنا بحرامته جعیت عملاً بقول عائشة بذلك العمارة وقد تاهت بسبب مائة بعد ما شئت بثمان مائة من زيد بن ارقم بشن ما شئت ومنتزعت اهلن زید بن ارقم بأن نلنا تعالی اهلن حجة وجهد مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لم یثبت واختلف عظیم فی صیغه ای عمل اصحابنا فی غیر ما یزول بالقیاس فانه حیث یقتضی بعضهم یعملون بالقدس یعملون بقول الصحابة كما فی غلام قدر رأس المال فان ابا حنیفة یشرط إعلام قدر ونس المال فی اسلم وان كان مستوراً لعل عملاً بقول بن عمر وان یؤمنه وضطر لم یشرط عملاً بما رای لان الاشارة ابلغ فی التنبی من التنبی وهی کجائیة فلا یحتاج الى التنبیة.

ترجمہ و تشریح

وقال الخزعي يجب تظليمة الأهل كما لا يقدرون بالقياس... ان كثر في مذهب طي
نے فرمایا صحابہ کی تقلید صرف قرآن و سنت میں واجب ہے جو غیر مذکور ہا قیاس میں وجہ
سے کہ ایسے اقوال میں منہور صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے کی جت نہیں ہو جاتی ہے بل ان کے اقوال کے کچھ
مذکور ہا قیاس میں کیونکہ مذکور ہا قیاس میں اہل کے کہ یہ تھا کہ رائے ہو اور اس رائے میں اختلاف ہو سکتی
ہو کہ وہ دوسرے پر معتد ہوگی۔

وقال الشافعی لا یقتد احد منهم سوا كل من كان من القیاس... ان كثر في مذهب طي
قیاس سے مذکور ہا قیاس سے مذکور ہا قیاس سے مذکور ہا قیاس سے مذکور ہا قیاس سے مذکور ہا قیاس سے
صحابہ میں اختلاف تھا (۱) اور ان میں سے ایک دوسرے پر عمل دیا کرتے تھے جن میں یقینیت صحابہ
ہونے کے ایک کا قول دوسرے سے راسخ نہیں ہے اس لئے ان کے اقوال پر عمل کا بیان صحیح ہو گیا۔

وقد اتفقوا على اصحابها بالتقليد - اور فقہاء مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ اگر غیر حرک
باقی اس میں سمجھاؤں تو عقیدہ واجب ہے کہی امام ابو حنیفہ اور ان کے مابین (امام محمد اور امام ابو یوسف) سمجھاؤں کی
تکلیف کرنے پر متفق ہیں۔

کھانسی اور سہجہ - جیسے کہ اہل مدینہ حنفی کی تینوں میں سے کوئی ایک حد تک کو مسموم کرنے سے
متعلق ہے اور اس کے لئے کہنے حضرت عائشہ کے قول پر عمل کیا ہے۔

حضرت عائشہ نے فرمایا: **لَا الْخُفْضَ لِلْحَاوِيَةِ الْبُكَرِ وَالْمُغْتَنَبِ ثَلَاثَةَ أَهَامٍ فَالْأَهَامُ**
وَالْخُفْضُ عَشْرُونَ (کرہ اور شپہ زکی (حجرت) کے لئے کم سے کم مدت میں تین دن اور تین راتیں ہیں
اور اگر مدت دس دن ہے)

وَقَدْ تَلَاها بِأَعْيُنِهَا مَعَ بَابٍ - اسی طرح یہ سندیں کہ کوئی شخص کسی چیز کو فروخت کرے قیمت
وصول کرنے سے پہلے ہر اس چیز کو مشتری سے کم دام میں خرچ کرے یعنی پہلی قیمت نقد اور اگر نہ ملے پہلے
اور بارہ روز کا پی خریدت اور اگر خرید نہ لے کم دام میں خرچ کرے (کیوں کہ جس اس کے چار یا پانچ شاگرد
ہے۔ لیکن ہم نے اس کا اثر و کوکرام فرار دیا ہے حضرت عائشہ کے قول کی وجہ سے جو نہیں ہے اس عورت
سے فرمایا تھا کہ جس نے چھ سو کے بڑے فروخت کر دیا بعد اس کے کہ اس نے پہلے کی چیز کو سٹھ سو کے
بڑے خریدیں اور قیمت خرچ نقد اس کی صورت یہ ہوئی تھی کہ ایک عورت سے خریدے اور قیمت سے دو گنا
کے بڑے ایک خرید کر دیا اور کہنے سے قلمی چیز کو چھ سو کے بڑے خریدیں اور قلمی خریدت
کر دیا) تو حضرت عائشہ نے فرمایا: **بِعَسٍّ مَشْرُوعَةٍ وَلَمْ تَشْرُفْ عَلَى الْبَيْعِ** اور راقم بار اللہ تعالیٰ
ابسط حجة وجہاً مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم نقب بہم وہ کیا دینے
اس خرچ کی خرید و فروخت کا مطلب یہ ہے کہ یہ خرید و بیع ہوا کہ اگر انہوں نے تو یہ بھیجی تو
ان حضرت کے ساتھ جو چند اور بیع را کیا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ اس کے لئے

وَحَلْفُهُ - عَقْدُهُمْ مِنْ فَيْدِهِ - اس کے غیر (یعنی غیر حرک، القیاس امور میں اختلاف کے طرز
میں میں اختلاف ہے جیسا کہ اصحاب اختلاف کا غیر حرک باقی اس میں بھی دو امور جو قیاس کے
حرک ہو چکے ہیں تو اس حضرت قیاس میں کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت قول سمجھاؤں عمل کرتے ہیں۔

کھانسی - ضلیم حدیث میں 'صلال' - جیسے کہ وہ اس مال کی مقدار ہائے کے مسئلہ میں تو امام ابو
حنیفہ علیہ السلام اس مال کی مقدار کے لئے کی شرط قرار دیتے ہیں اگرچہ اس مال کو ماننے کیوں نہ ہو جو وہ
قول حضرت ابو حنیفہ نے عرض کیا کہ تو یہ عمل کرنے کی وجہ سے چار سو یا پانچ سو مال کی مقدار
تین سو کی شرط قرار دیکر دیتے - اور بے (قیاس) عمل کرتے ہیں (کیونکہ جب مال سے جو ہو رہے ہو اس کی
طرف اشارہ کیا ہے) تو اشارہ حضرت کے یہ ہے کہ یہ بیع ہے اور اشارہ دہائی ہے جس مقدار کی عادت ہے جس سے

الاجتز المستشرق كالتصان اذا ضاع القرب في يده فانها تضمنا لما ضاع
من يده فيما يمكن الاجتزال عنه كالمتركة ونحوها فليد اعلى حيث صحت
الحفاظ صيانة الاموال الناس وقال انوصيفة انه امين فلا يضمن كالاخير
الخاص لما ضاع في يده فهو اخذ بالوأي ولما في فلا يمكن الاجتزال عنه
كالخريف الغائب فلا يضمن بالاتفاق وهذا الاختلاف المذكور بين العلماء
من وجوب التمسك وعنده في كل ما ثبت عنهم من غير خلاف منهم ومن غير
ان يثبت ان ذلك يقع عليه فانه منكم مسميلا يضمن في كل ما قال صاحب
قولا ولم يطلع غفرة من الصحابة فحيثما اختلفت العلماء في تطبيقه بعضهم
يقولون ويضمنهم لا راما اذا منع ضمانا اخر فانه لا يملوا اما ان يملك هذا
لاخر فمسميلا له او خالفا فان سكت كان اجضا فثبت تقليد الاجماع
باتفاق العلماء وان خالفوا كان ذلك بمنزلة جلاب المجتدين ان يعمل
بانيها شاء والا يتعدى الى الشئ القائل هكذا ينبغي ان يضمن هذا المقام ولما
لنا في فان ظهرت فتواه فوجب تقليده كما روي ان عليا اس شرع القاضي
في ايام خلافة من درجه وقال مرعي عوقبا منع هذا اليهودي فقال شرع
اليهودي ما تقول قال درج وحي فطلب شاهد من علمي بانه
الحسن وتظهر موالة شجوا جند شرع فقال شرع اما شهادة هؤلاء فقد
اجزئنا لك لانه مسار متعطا واما شهادة اليك له فلا اجزئنا لك.

ترجمہ شرح

والاجتز المستشرق كالتصان اذا ضاع القرب في يده فانها تضمنا لما ضاع
من يده فيما يمكن الاجتزال عنه كالمتركة ونحوها فليد اعلى حيث صحت
الحفاظ صيانة الاموال الناس وقال انوصيفة انه امين فلا يضمن كالاخير
الخاص لما ضاع في يده فهو اخذ بالوأي ولما في فلا يمكن الاجتزال عنه
كالخريف الغائب فلا يضمن بالاتفاق وهذا الاختلاف المذكور بين العلماء
من وجوب التمسك وعنده في كل ما ثبت عنهم من غير خلاف منهم ومن غير
ان يثبت ان ذلك يقع عليه فانه منكم مسميلا يضمن في كل ما قال صاحب
قولا ولم يطلع غفرة من الصحابة فحيثما اختلفت العلماء في تطبيقه بعضهم
يقولون ويضمنهم لا راما اذا منع ضمانا اخر فانه لا يملوا اما ان يملك هذا
لاخر فمسميلا له او خالفا فان سكت كان اجضا فثبت تقليد الاجماع
باتفاق العلماء وان خالفوا كان ذلك بمنزلة جلاب المجتدين ان يعمل
بانيها شاء والا يتعدى الى الشئ القائل هكذا ينبغي ان يضمن هذا المقام ولما
لنا في فان ظهرت فتواه فوجب تقليده كما روي ان عليا اس شرع القاضي
في ايام خلافة من درجه وقال مرعي عوقبا منع هذا اليهودي فقال شرع
اليهودي ما تقول قال درج وحي فطلب شاهد من علمي بانه
الحسن وتظهر موالة شجوا جند شرع فقال شرع اما شهادة هؤلاء فقد
اجزئنا لك لانه مسار متعطا واما شهادة اليك له فلا اجزئنا لك.

والاجتز المستشرق كالتصان اذا ضاع القرب في يده فانها تضمنا لما ضاع
من يده فيما يمكن الاجتزال عنه كالمتركة ونحوها فليد اعلى حيث صحت
الحفاظ صيانة الاموال الناس وقال انوصيفة انه امين فلا يضمن كالاخير
الخاص لما ضاع في يده فهو اخذ بالوأي ولما في فلا يمكن الاجتزال عنه
كالخريف الغائب فلا يضمن بالاتفاق وهذا الاختلاف المذكور بين العلماء
من وجوب التمسك وعنده في كل ما ثبت عنهم من غير خلاف منهم ومن غير
ان يثبت ان ذلك يقع عليه فانه منكم مسميلا يضمن في كل ما قال صاحب
قولا ولم يطلع غفرة من الصحابة فحيثما اختلفت العلماء في تطبيقه بعضهم
يقولون ويضمنهم لا راما اذا منع ضمانا اخر فانه لا يملوا اما ان يملك هذا
لاخر فمسميلا له او خالفا فان سكت كان اجضا فثبت تقليد الاجماع
باتفاق العلماء وان خالفوا كان ذلك بمنزلة جلاب المجتدين ان يعمل
بانيها شاء والا يتعدى الى الشئ القائل هكذا ينبغي ان يضمن هذا المقام ولما
لنا في فان ظهرت فتواه فوجب تقليده كما روي ان عليا اس شرع القاضي
في ايام خلافة من درجه وقال مرعي عوقبا منع هذا اليهودي فقال شرع
اليهودي ما تقول قال درج وحي فطلب شاهد من علمي بانه
الحسن وتظهر موالة شجوا جند شرع فقال شرع اما شهادة هؤلاء فقد
اجزئنا لك لانه مسار متعطا واما شهادة اليك له فلا اجزئنا لك.

والاجتز المستشرق كالتصان اذا ضاع القرب في يده فانها تضمنا لما ضاع
من يده فيما يمكن الاجتزال عنه كالمتركة ونحوها فليد اعلى حيث صحت
الحفاظ صيانة الاموال الناس وقال انوصيفة انه امين فلا يضمن كالاخير
الخاص لما ضاع في يده فهو اخذ بالوأي ولما في فلا يمكن الاجتزال عنه
كالخريف الغائب فلا يضمن بالاتفاق وهذا الاختلاف المذكور بين العلماء
من وجوب التمسك وعنده في كل ما ثبت عنهم من غير خلاف منهم ومن غير
ان يثبت ان ذلك يقع عليه فانه منكم مسميلا يضمن في كل ما قال صاحب
قولا ولم يطلع غفرة من الصحابة فحيثما اختلفت العلماء في تطبيقه بعضهم
يقولون ويضمنهم لا راما اذا منع ضمانا اخر فانه لا يملوا اما ان يملك هذا
لاخر فمسميلا له او خالفا فان سكت كان اجضا فثبت تقليد الاجماع
باتفاق العلماء وان خالفوا كان ذلك بمنزلة جلاب المجتدين ان يعمل
بانيها شاء والا يتعدى الى الشئ القائل هكذا ينبغي ان يضمن هذا المقام ولما
لنا في فان ظهرت فتواه فوجب تقليده كما روي ان عليا اس شرع القاضي
في ايام خلافة من درجه وقال مرعي عوقبا منع هذا اليهودي فقال شرع
اليهودي ما تقول قال درج وحي فطلب شاهد من علمي بانه
الحسن وتظهر موالة شجوا جند شرع فقال شرع اما شهادة هؤلاء فقد
اجزئنا لك لانه مسار متعطا واما شهادة اليك له فلا اجزئنا لك.

میں جنت کا ذکر کرنا نہیں لکھا ہے جیسے عام لوگ کانگ جانا لیرہ و اسکی صورت میں ایچہ مشرک بھی
بالخلق ضامن نہ ہو گاہ یہ نہ کرنا خدایہ جرحی کے قوی کی تھید عدم تھید کے بارے میں خدایہ
اختلاف پیدا ہے۔

بقیہ کل خالفت عینہ من غیر خلافہ۔ سرف اس صورت میں ہے کہ جب کوئی حکم کسی
صحابی سے ثابت ہو اس کے متعلق دوسرے صحابہ کا اختلاف مطلق نہ ہو یا وہ حکم معلوم ہونے کے بعد دوسرے
صحابہ کے بغیر شیعہ کے سکوت اقرار کرنے سے ثابت نہ ہو بھی ایک صحابی نے کوئی بات فرمائی مگر یہ بات
دوسرے کسی صحابی تک نہیں پہنچی تو ہمارے علماء میں ہاجم خلاف ہے کہ اس کی تھید نہ جائے گی کیونکہ بعض
صحابہ اس صحابی کے قوی کی تھید کے قوی ہیں اور بعض قائل نہیں ہیں اور بہرہ اس صحابی کا قول جب
دوسرے صحابی تک پہنچا تو یہ دو حالت خلی نہیں یا دوسرے صحابی سے اس قول کو سن کر تسلیم کرتے ہوئے
سکوت فرمایا اس کی کفایت فرمادی۔ اگر سکوت فرمایا تو یہ اقرار ہو گیا۔ ہذا حوالہ کی تھید واجب ہو گی اور اگر
نہ ہو تو دوسرے صحابی نے اس کے مطالبہ قوی کیا تو یہ دو مجتہدوں کے خلاف ہے اور ہ میں مجتہد کا کلمہ اعتدال
کے ساتھ ہے کہ دوسرے صحابی سے جس کی وجہ سے اعتقاد کرے اور اس کی تیسری شخص (صورت کی طرف
تھدی کی تھید کرنا چاہا نہیں جیسا مسئلہ کے لئے یہ چاہا نہیں کی دونوں اقوال کو چھوڑ کر تیسرا مسک خود خالی
ہے۔ کیونکہ وہ ہیں میں صحابہ کا اختلاف محدود ہو تو اجماع امر کہہ سکتا ہے جس کا حکم یہ ہے کہ ہندو دوسرا
اقوال کو چھوڑ کر کوئی تیسرا مسک اختیار کرنا جائز نہیں ہے اس مقام پر ہم اس قدر کہہ چکا تھا کہ

وَأَمَّا الْقَائِمُ فَأَمَّا حُضْرَتُ فَتَوَاتُرُ دَعْوَى انصاف بہ انوار ہر حال میں تو نہ کر سکتی کے
اور میں اس کا قوی شہد تھو کر کیا۔ دوسرا یہ حضرت شریع کی شان تھی تو یہی اجماعی اقوال میں سے نزدیک
قول صحابہ کے برابر ہے اور اس کی تھید واجب ہے کیونکہ ان مسک سے جہاں روایت کی گئی ہے کہ حضرت
علی رضی اللہ عنہ سے شریع کا قاضی نہ رہا اب میں وہی ذرا کلمہ عقدہ رہا ہوا کہ یہ میرا دعویٰ ہے میں اس
کو کچھ نہ بولوں یہ عقدہ یہ یہودی کے طرف دہا کر گیا تھا تو حضرت شریع نے یہودی سے فرمایا تم کہتے ہو
یہودی نے جواب دیا، میری یہ میرے ہاتھ میں ہے (یعنی میرا عقدہ ہی ہے) تو حضرت شریع نے حضرت
علی سے دعا گو کہ طلب فرمائیے تو حضرت نے اپنے صاحب زوے حضرت مسیحی رحمہ اللہ سے اپنے کلام قصور
کو وہی میں پیش فرمایا کہ شریع نے اس سے شہادت لی۔ تو حضرت شریع نے فرمایا میرا حال تمہارا دعویٰ
تو شہادت کی شہادت کو لیا ہاں ہاں فرمودہ دیا کہ وہ ذرا دیکھو یہ میرا حال تمہارے ترکے کی شہادت
تو مجتہد نے اسے قوی میں اس کی جہاد نہ کی ہوئی گا۔

وَكُنْ مِنْ مَذْهَبِ الْعَلِيِّ * أَنَا يَجُوزُ شَهَادَةُ الْإِمَامِ الْأَبِي خَالِطَةَ مُشْرِعٍ هِيَ دَلِيلُ
فَسَيُكْفَرُ عَلَى مُسَلِّبِ الْمَرْءِ يَنْزِلُ بِمَا قَالَتِ الْيَهُودِيُّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مَعْنَى مَعْنَى

التي قاضيه فقصم عليه فوضي به صدقة والى انما ليرى ذلك واستلم اليهودي
فصل العزم على اليهودي ووقته فرمى وكان منة حتى استغنىه في حرب
صبيون وعقد استروا كان لقيما خالف ابن خنيس لم حنابلة القدر بنهم
الولد فان من هذا يقول من نذر يذبح ضام يستدلا باليد استغنىه عليه
للمسلم علم يتجرأ أخذ فسلوا اجتماعا وروى عن ابن حنابلة التي لألفظ القاهن
لأنهم رجال ونحو رجال لأن قول الصغامين إنما يظن لا يقتضيه السماع
وأصابه رايهم بركة صحتة التي صلت لنا عليه وسلم وأمر مطلق في لنا بين
وأمر مختار شخص لألفظ ولذا كذا لن ظهرت لظن في زمن الصغابة وإن لم
تظن فتولا ولم نذاجم في الوقتي كان قبل ستار المة العنق لا يسمع ظهيرة

ترجمہ مختصر

وكان من مدعب على المة من حرام اگر بیٹے کی شہادت حضرت علی کے رویہ
آپ کے حق میں چار تھی مگر حضرت عثمان کا خیال اس میں اشتباہ کیا ہے مگر حضرت علی
نے اس پر گہر نہیں لڑا بلکہ کہ معاملہ بھی اور علیہ انہوں نے کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دعا
بیرونی کے سپرد کر دی اور اس بیرونی نے کہا کہ سعید سے ملو میں میرے ساتھ ایک قاص کے پاس (اس
کا حال لگ کر) کے (قاصی شریک نے) کے خلاف جملہ یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس پر راضی ہو
گئے۔ میں صدیق کہہوں کہ ذرا بعد اسی تھا آپ (حضرت علی) کی ہے اور (اس طرح) سے حجاز کہ بیرونی
مسلمان ہو گیا تو حضرت سید اہل رضی اللہ عنہ نے دعا بیرونی کو انہیں دعا دیا کہ گویا اسی طور پر (صا
کیا کہ دعا اور بیرونی حضرت علی کے ساتھ رہیں تاکہ جنگ صحن میں شہید نہ کیا۔

اسی طرح حضرت سید اہل نے مسئلہ ذرا کے کی ذرا ہی حضرت سید اہل سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
اشکاف فرمایا حضرت ابن عباس کا قول تھا کہ میں شخص نے اپنے ذرا کے کو آج کرے کی نہ رہی تو اسکو سزا دینا
دینے والوں کے دینے میں (چنانچہ کافر پر انہوں نے قیاس کیا حضرت سید اہل نے فرمایا میں نے یہ کہہ خد
خدا کے واسطے کیا کہہ کر کہ آپ سے اور حضرت سید اہل نے حضرت علی علیہ السلام کے کہہ کر کہ اس کو
فرمایا کہ حضرت میرا نام ہے میں نے تم کو نبی حضرت علی علیہ السلام کے بجائے ایک مدبر فرمایا
تو حضرت سید اہل کے اس بعد چکی نے اللہ تعالیٰ کیا بھی یہ دعا ہو کہ وہاں ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں
جائی کی تحید نہیں کروں گا کہ وہ بھی مروی ہے اور ہم بھی مروی ہیں دو سے قیاس کوئی اس مثال سے لوں
کیا ہوا ہے کہ انہوں نے صورت علی علیہ السلام سے کہہ کر کہ وہاں ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں
اور رسول کی صحبت سے غافل ہونے سے اور میں صحبت جانی میں نہیں لگایا تمام جس مال کے کہ اللہ نے جب بھی
میں ہے ہاں اللہ سے اس میں نہیں اس وقت ہے جب کہ جانی کا صحابہ کے ذرا میں توئی کا جو ہے چاہو۔

اور اگر کسی کا تعلق دوسری جماعت سے ہو تو اس کا تعلق صرف اس کی صورت میں جماعت سے ہے۔
 کیا اس کی صورت میں کسی کو دوسری جماعت سے تعلق کی طرح ہونے سے اور تعلق کی طرح نہیں ہونے۔

وَلَمَّا عَرِغَ مِنْ أَقْصَامِ السُّنَّةِ شَرَعَ مِنْ بَابِ الْإِجْمَاعِ فَقَالَ

بَابُ الْإِجْمَاعِ

وَعَزَى مِنَ الدُّعَا الْإِتْقَانِ وَبِهِ اسْتِثْنَاءُ إِتْقَانِ مُجْتَمِعِينَ هَدَاهُنْ مِنْ أَمَةِ مُحَمَّدٍ
 صَلَّى سَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَصْرِ وَاحِدٍ عَلَى أَغْرَ قَوْلِهِمْ أَوْ عَظِيمِ زَكْنِ الْإِجْمَاعِ
 فَوَعَانَ عَزِيمَةً وَهَذَا التَّكْلِيمُ مِنْهُمْ بَعْدَ تَوْجِيهِ الْإِتْقَانِ أَيْ الْقَدْرِ الْكُلِّ عَلَى الْحُكْمِ
 بَلَّغَ يَقُولُوا أَجْمَعًا عَسَى هَذَا إِنْ كَانَ ذَلِكَ الشَّيْءُ مِنْ بَابِ الْقَوْلِ أَوْ شَرَوْعِهِمْ
 مِنَ الْقَوْلِ إِنْ كَانَ مِنْ بَابِهِ ذَلِكَ الشَّيْءُ مِنْ بَابِ الْقَوْلِ إِنْ كَانَ مِنْ بَابِهِ أَيْ
 كَانَ ذَلِكَ الشَّيْءُ مِنْ بَابِ لَيْسَ كَمَا إِذَا شَرَعَ هَلْ لاجْتِمَاعِ جَمْعُهُمَا فِي
 الْمُسْلِمَةِ أَوْ إِسْلَامِيَّةٍ أَوْ الشَّرْكَاءِ كَانَ ذَلِكَ إِجْمَاعًا مِنْهُمْ عَلَى شَرْطِيَّتِهِمَا
 وَحُصْمَةٍ وَهُوَ أَوْ يَتَكَلَّمُ أَوْ يَفْعَلُ نَفْسُهُ دُونَ الْبَيْتِ أَيْ تَقَى بَعْضُهُمْ عَلَى قَوْلِ
 أَوْ مَعْلٍ وَسَكَتَ لِقَائِهِمْ مِنْهُمْ وَلَا يَمُوتُونَ شَيْئًا تَعَذُّ مَعْنَى مَدَّةٍ لِقَائِهِمْ وَهِيَ
 ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ أَوْ مَجْلَسٍ لِعِلْمٍ وَيَسْمَى هَذَا إِجْمَاعًا مَتَكُونِي وَهُوَ مَقْبُولٌ عِنْدَ مَا فِيهِ
 ثَلَاثُ أَصَابِعٍ لِأَنَّهُ لَسْتُ كَوْنِ الْمَوْفُوقَةِ يَكُونُ لِلْمَقْبُولِ وَلَا يَدُلُّ عَلَى
 الرِّصَا كَمَا رَوَى عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ وَهِيَ الثَّلَاثَةُ عِنْدَ أَنَا خَالَفَ غَيْرُهَا فِي مُسَاكَلَةِ
 الْقَوْلِ مَقْبُولٌ فَلَا أَطَهَرُ مِنْ حُكْمِكَ عَلَى غَيْرِ قَالَ كَرَرَ رَجُلًا مَقْبُولًا فَرِيضَةً
 وَسَقَطَتْ رُتْبَتُهُ وَالْجَوَابُ أَنَّ هَذَا حُكْمٌ مِنْهُ لَأَنَّهُ غَيْرُ كَانَ أَشَدَّ مَقْبُولًا لِسُقُوطِ
 الْحَقِّ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى كَانَ يَقُولُ لَأَخِيرَ فَيَكُونُ حَامِمْ يَقُولُوا أَوْ لَا خَلْفَ لِي مَالِهِ
 أَسْمِعْ وَكَتَبَ يَقُولُ لِي حَقَّ الصَّحَابَةِ التَّأْوِيلُ فِي أَمْرِ الدِّينِ وَالسُّكُوتُ عَنْ
 الْحَقِّ فِي مَوْضِعٍ خَاصَّةٍ وَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاسْلَامُ سَاكِنٍ عَنِ الْحَقِّ
 شَيْئًا خَيْرٌ

وَلَمَّا عَرِغَ مِنْ أَقْصَامِ السُّنَّةِ شَرَعَ مِنْ بَابِ الْإِجْمَاعِ - يَسْتَفِيدُ مِنْ ذَلِكَ مَعْنَى
 كَيْفَ تَأْمَنُ بَيْنَ مَا يَرِغُ فِيهِ لِيَسْلَمَ مِنْ الْخَلْفِ لِيَسْلَمَ مِنْ الْخَلْفِ لِيَسْلَمَ مِنْ الْخَلْفِ

تَرْجُمَةُ

اجماع کا بیان

اجماع کے معنی ملت میں اتفاق کے ہیں اور اصطلاحاً شریعت میں امور عقلیہ و علمیہ کی مسرت کے ساتھ و مجتہدین وقت ایک زمانہ میں کسی قول یا فعلی امر میں اتفاق کرنا (یہ اصطلاح ہے) و فقہان الاجماع مولانا۔ اجماع کی حقیقت کو دو قسم میں جیتا۔

(۱) عزیز در وہ ہے کہ تمام مجتہدین یا قویہ جہل و عقل میں جس سے اس کا اتفاق ثابت ہو گا وہی تمام کا کسی علم پر اتفاق کرے گا۔ مثلاً یوں کہیں اجماعاً علی حدائے اس پر اتفاق کیا۔ اگر یہ مسئلہ در فہم قول اور بات ہے (جس میں وہاں سے کہہ سرائے کی ہو)

فقہ و فہم فی لفظ ان کس میں چاہے کسی کام کو طر کرے لکن جب کہ امر فی ہر معنی نام کام کا حق میں سے ہو۔ جسے تمام امام جہل (مجتہدین) ضرورت اور جہل و فہم کے کام شریعت کو ان قویہ میں ضرورت کی طرف سے، قرار فعل جماع بھی جائے گا۔

(۲) اجماع حقیقی و جہل ہنکلم۔ امر کی نوع و رخصت ہے کہ وہ وہو پنے کے فعل جہل کے قول و فعل سے اتفاق کرنا ہو اور جس سے نہ ہو جس فعل مجتہدین قول فعل سے اتفاق کرے اور دوسرے فعل میں سے سکوت اختیار فرمائیں۔ اور اگر کسی مدت کے قدر پنے کے باوجود یہ حضرات کوئی روایت نہ کریں اور (خود و غیر) کو مدت میں لیا ہے یہ جہل میں سے لیا گیا ہو تو یہ جہل ہے۔ یہ جہل ہے کہ سکوت میں طریق و وجہ خلاف مقتدا و غیر۔ اور ان میں سے شافعی طرف کرنا ہے۔ اس وجہ سے کہ سکوت میں طریق موافقت کے لئے ہو کر تاجہ اور پنے میں جہل و خوف کی وجہ سے ہو گیا ہے صرف و مساعدی پر دلالت نہیں کرتا۔ جہاں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جو سے مراد ہے کہ اس کے مسئلہ میں سکوت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اتفاق کرنا تو اس سے چھوڑا گیا۔ آپ سے حضرت عمر کے سب سے جہل (وکیل) کو اس میں جہل۔ اور وہاں سے اس وجہ سے کہ ان کا کوئی جہل پر طاری تھا اور ان سے اس نے طہارہ کے لئے مجھے باز رکھا۔

والجواب یہ وہ بات جو کچھ میں آئے ان میں سے جو جواب درست ہیں مسلم ہو گا۔ تاکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حق اقرار ہے میں بہت زیادہ کا جہل ہے۔ اس سے اس کے مسئلہ میں کسی کی نہ ان سے فرماتے رہے کہ تہا۔ اور کوئی بھلائی نہیں ہے جب تک میں حق بات۔ سہارا اور سب سے جہل نہ ہو یہ اس کے سوا دوسری میں حضرت عمر کو جہل یا تھوڑے کا حق و کمال کیسے آکر کی جہل ہے اسی طرف حق نہ ہو اسے پر خاصا شکی کا جہل کہ وہ جب کہ وقت اور ضرورت اظہار نہیں ہو رہا ہوئی کچھ میں نہیں آتا تاکہ کسوی رضی اللہ عنہ سے رہنا ضرور ہے کہ حق بات کہتے سے خود کو حق و جہل نہ ہو۔ تو کمال شہد ہے

واهل الاجتماع من كان مجتهداً صالحاً لا فيما يستفتى به من الاجتهاد
 انفس فيه مؤثراً ولا مستفتى عنه لقوله مجتهداً كونه فان اهل لاجماع من كان
 مجتهداً صالحاً لا فيما يستفتى عن الرأي فانه لا يشترط فيه من الاجتهاد بل
 لا في فيه من اتقان لكل من العواصم والقوام حتى لو خالف واحد منهم لم
 ينكس اجتماع كتفل القرآن واعتاد الزكوات ومقادير الزكوة واستقواص
 الخبز والاستحمام وقال بركي الهافلاي ان الاجتهاد ليس بشرط في
 انعقاد الاجتماع بل يكفي قول العوام في انعقاد الاجتماع والجنوب
 انهم كالنعام وعليهم ان تلمس في المجتهدين ولا ينع ثبوت خلافهم فيما يجمع
 عليهم من التقليد وكونه من الصحابة او من ائمة لا يشترط بقين قال
 بنصير الاجتماع الا بصحابة لان النبي عليه السلام مدحه واشترى عليهم
 الخيرة فيهم الاصول من هم الشريعة والاعتقاد الاحكام وقال بنصير الاجتماع
 الا بقرته عليه السلام اى نسبه واهل قرته لانه قال اني تركت فيكم ما ان
 تمسكتم به من تصبوا كتاباً فيه وعشره وعقدنا شئاً من ذلك ليس بشرط
 بل يكفي المجتهدون الصالحون فيه وما ذكرتم انت بذل على مصطلبه لا على
 لاجتماعه خجته مؤيد عنهم وكذا اهل المدينة ان نكر من عمرهم قال
 مالك يشترط فيه كونهم من اهل المدينة لانه قال ان لمدينة ينفع حنبلاً كما
 يعني اكثر حيث احدث ولحنا انما حنط فيكون منبياً منها.

و اهل لاجماع۔ اور ہر ایک کی اہمیت کے لئے مجتہد سے یہ شرط ہے۔ کہ ان میں تفرق
 نہ ہو اور ایک ہی اور نہیں ہو۔ اور ہر ایک کی اہمیت کے لئے مجتہد سے یہ شرط ہے۔
 مصنف کا قول "اليس فيه مجتهداً" کیجیے ہے عامر کا یہ ہے کہ وہی حضرت ابراہیم کے لئے ہے یا کسی
 کے جو تھے ہوں اور مجتہد بھی ہوں البتہ یہ سب اس میں کہ جس میں دسے کیل قوس کی صورت میں ہے جس
 میں اجتماع کی صورت کی ضرورت کہیں ہے۔ اس میں اتحاد و اتفاق کی ضرورت سے تمام اور خواص کے درمیان پیچیدہ
 نہ کہ ان میں سے کہ ایک نے ظاہر کر دیا ہو تو دوسرا بھی نہ دے گا جیسے قرآن مجید کا مثل نماز میں رکعتوں کی تعداد
 زکوٰۃ کی مقدار اور روئے کے بارے میں روئے قرنی یہاں اور تمام میں جس راء مجرد رہا ہو کہ یہاں نے کہا
 کہ سب کی اجتماع میں بھی ہر ایک کی شرط نہیں اور تمام کا قول ہر ایک کے مندرجہ ذیل کے لئے کافی ہے۔
 انجواب۔ اور جب یہ ہے کہ تمام بالواسطہ (یا قیودوں کے ہوتے ہیں اس پر مجتہد کی تہدید واجب

ہوتی ہے اور جن امور میں ان پر قہد واجب ہوتی ہے ان میں ان کے اختلاف کا اعتبار نہیں ہے۔ وکونہ من الصحابة لو من اعتقوا ولا يشترط لغيره الاعتقاد في المائت کے لئے صحابہ باطل بیت ہوا شرعاً نہیں مگر جس نے کہا ہے کہ اجماع کے لئے صحابہ کا۔۔۔ ہوا شرعاً ہے۔ بغیر صحابہ کے اجماع نہیں ہوگا۔ کہ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سبکی تعریف فرمائی ہے اور ان کے حق میں ایک خبر دی ہے۔ لہذا شرعی طوع اور افتاد و احکام کے لئے اسی مسل میں اور بعض نے کہا ہے کہ اجماع درست نہیں۔ مگر صرف اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجماع یعنی ان کے اہل بیت در قرابت و رابطہ کا اجماع ہی مستحب ہے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے تمہارے اندر ایسی چیز چھوڑی ہے کہ جب تک تمہارا کو مضبوطی سے پکڑے ہو گے۔ مگر اگر چھوڑ دے گے۔ تو دل تکاب اللہ دوسرے اہل بیت میں ہوا جاری ہے۔ ایک ان میں سے کوئی بھی شرع نہیں ہے۔ (یعنی نہ صحابی ہو نہ اہل بیت رسول ہو نہ اہل قرابت رسول ہوا) بلکہ اجماع کے لئے ایک صریح اجتہاد میں کا اجماع کافی ہے اور جو امور ان بعض لوگوں نے بیان کئے ہیں وہ ان کی ذاتی اور خانہ والی طبیعت ہے۔

اس لئے کہ ان کا اجماع درست ہے وہ امر میں کو اجماع جہد نہیں ہے وکذا اهل المدينة لو اعتقدوا ان مرض الی مدینہ ہوتا ہاے کا قہم ہوا بھی شرع نہیں ہے۔ یعنی اجماع کی طبیعت کے لئے مدینہ کا مشہد ہوا شرعاً نہیں ہے۔ یہاں حضرت امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اجماع میں شرع ہے اور علماء کا مدینہ ہوا شرعاً ہے اور اس کے واسطے یہاں المدینہ نفس حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مکمل کو اثر طرح چھوڑ دیتا ہے جس طرح بھی اس کے سبب کو دور کر دیتی ہے اور اس میں خطا کر۔ بھی ایک مکمل ہے لہذا مال دین کا صریح ہے خطا کا اور اس کا اعتبار بھی کیا جائے گا۔

والجواب ان رأت لفحصهم ولا يكون ذلك على ان اجتماعهم خجة لاغنى وقال الشافعي يشترط فيه انقراض الفصم وموت جميع المجتهدين فلا يكون اجتماعهم خجة مالم يموتوا وقيل يشترط بالإجماع اللاحق عدم الاختلاف السابق عند أبي حنيفة يعني إذا اختلف أهل عصر من مسئلة وما شأوا عليه لم يرد من بعدهم ان يجمعوا على قول واحد منها قيل لا يجوز ذلك الاجماع عند أبي حنيفة وليس كذلك في الصحيح بل الصحيح ان ينفذ عند اجتماع متأخرين سبق الخلاف السابق من القيين ونظيره مسألة بيع أم الولد فإنه عند عمر لا يجوز وعند علي يجوز ثم بعد ذلك اجمعوا على عدم جواز بيعه فإن قضى القاضي بجواز بيعها لا ينفذ عند خصم لانه مضاعف للإجماع اللاحق

والتفتقر إلى اجتماع الخلق وحلفاء الواحد من قوادس معتقد بقرينة قوله بل اجتماع كل
اثنين شرط ہے۔ کئی ایک کا خلاف بھی اجتماع سے مانگ ہے۔ جس طرح کلامیت کا خلاف مانا ہے۔ جن
اجماع کے مفقود ہونے کے وقت کسی ایک نے خلاف کردیا تو اس کا خلاف مسترد ہوگا۔ اور اجتماع مستفرد
ہوگا۔ کیونکہ "اثر"

بجواب نما کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودن لا تجتمع ائمتی علی الضلالة میری امت گمراہی
پر جمع نہ ہوگی۔ جس جماع کی کوثر ہے اس لئے کہ اجتماع ہے کہ صواب کا مقتدر رہے اور اے کے ساتھ ہو
اور ایسے معصوم کے کہ ہے کہ کفر کے خالق کرچنے سے اجماع مستند ہو جائے گا۔ یہ کہ حق پرست و عدالت کے
ساتھ ہوتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو فرمایا ہے۔ ہذا علی الجماعۃ من شد
شد من التکلیف (تکلیف کی چند حالت کے ساتھ ہے جو جماعت سے جدا ہو جائے دو کیلئے محکم میں جائے گا)
والجواب ہر طرف سے جواب دیا گیا ہے کہ ایمان متفق ہو جائے تو بعد جو شخص جماعت سے
اشرف کرے اور نکل جائے اور شخص بہر میں جائے گا۔

وَحُكْمُهُ فِي الْأَصْلِ أَنْ يُلْغَى الْقَوْلُ فِي شَرَعِ عَمِي سَبِيلِ الْيَقِينِ يَقِينِ أَنْ
لَا جَمَاعَ عَمِي نَامُورَ بِشَرْعِهِ فِي الْأَصْلِ يَقِينِ وَالْقَصْدُ فِيكَفَرُ جَاحِدِهِ
وَلَنْ كَانَ فِي مَقْصُودِ نَحْوِ ضَمِّ بِحَسَبِ الْقَرِصِ لَا يَنْفَعُ إِلَّا جَمَاعَ السُّكُونِ
قَوْلُهُ قَدَاسٍ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَصَفِيَهُمْ
بِالْوَسْطِيَّةِ وَهِيَ الدَّلِيلُ فَتَكُونُ أَجْمَاعُهُمْ حُجَّةٌ وَكَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ
أَخْرَجَتْ لِلدُّنْيَا وَاسْخِرَتْ لَهَا تَكُونُ بِأَعْيُنِ كَمَا سَبَّحُكُمْ أَجْمَاعُهُمْ حُجَّةٌ
وَكَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ سَبِيلُ رَبِّهِ وَيَشِيعْ عَمَرُ
سَبِيلِ الدِّينِ يُرِيهِ مَا يَكُونُ مِنْ عَذَابٍ مُتَعَاتِفٍ الْوَسْطِيَّةُ مِثْلُ مُتَعَاتِفٍ الرَّسُولُ
يَكُونُ أَجْمَاعُهُمْ كَمَنْ لِرَسُولِهِ حُجَّةٌ قَطْعِيَّةٌ وَأَمَّا ذَلِكَ فَقَدْ صَرَّحَ بِغَضِّ الْمُعْتَرِ
وَتَرَوَاهُمْ مَقَابِلُ أَنْ الْأَجْمَاعَ نَهَى بِحُجَّةٍ لِأَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ
مُحْطًا فَكَيْفَ الْجَمِيعُ لَا يَنْفَعُ قُوَّةَ الْجَمَلِ الْمُؤَلَّبِ مِنَ الشُّعْرَاتِ وَامْتِنَانِهِ ثُمَّ
نَهَى تَحْتَاطُفُ لَمْ أَنْ الْأَجْمَاعَ هَلْ يَحْتَرِطُ فِي نَفْسِهِ أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي مُقَدِّمِ
عَلَيْهِ مِنْ دَجْرِ حَسَنِي وَبَعْدَ حِجَابَةٍ بِإِذْنِ عَمِي بِسَبَابٍ وَتَوَقُّفٍ مِنْ
أَنَّهُ بَانَ يَخْلُقُ لَنَا فَبِهِمْ عَفَاءَ صُرُورًا وَيُؤَلِّفُهُمْ لِاحْتِبَارِ تَصَوُّبِ مَقِيلِ
لَا يَشْتَرِطُ لَنَا أَعْمَى وَلَا صَحِيحَ الْمُخْتَارِ أَنَّهُ لَا يَدُلُّهُ مِنْ دَعَا عَمِي الْمُصْصَفُ

لَا تَتَّبِعُوا الطَّعَامَ قَتْلَ الْقَيْصَرِ وَأَمَّا الْقَيْصَرُ فَكَأَمْرِهِمْ عَلَى حَرْمِهِ الرِّبَا قَتْلُ
الْأَرْتِ وَالذَّاعِي إِلَهَ الْقِيَّاسِ عَلَى الْأَشْيَاءِ السَّنَةِ وَمِنْ قَوْلِهِ قَدْ يَكُونُ إِنْشَاءً إِلَى أَنْ
الذَّاعِي قَدْ يَكُونُ مِنْ لِكْتَابِ لَيْسَ كَأَمْرِهِمْ عَلَى حَرْمِهِ الْحَدَاتِ وَبِهَا
الْيَتَابِ ثَوْرِهِ تَعَالَى حَرْمَتْ عَلَيْكُمْ أَمْهَاتُكُمْ وَبِهَاكُمْ رَمَلٌ لَا يَبْطُرُ ذَلِكَ أَعْنَدَ
وَجُودِ الْكُتُبِ وَسُنَّةِ الْمُشْتَهَرَةِ لِإِصْطِحَ إِلَى إِجْمَاعٍ ثُمَّ بَيْنَ الْمُسْتَفْتَى أَنَّهُ لَا يَدُ
لِقَوْلِ الْإِجْمَاعِ يُضَاهَى مِنْ إِجْمَاعٍ فَقَالَ وَذَا انْتَقَلَ إِلَيْهَا إِنْجَافٌ تَحْلِفُ بِإِجْمَاعٍ
كُلَّ عَصِيٍّ عَلَى بَعْدِهِ كَانَ كَقَوْلِ الْحَدِيثِ الْمُتَوَاتِرِ لِيَكُونَ مُؤَيَّدًا بِبَعْضٍ وَلِأَعْمَلِ قَطْعًا
كَأَمْرِهِمْ عَلَى كَوْنِ الْفَرْقِ كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى وَفَرْصَةُ أَسْأَلُوهَا وَغَيْرَهَا وَذَا
انْتَقَلَ إِلَيْهَا مَا لَا فَرْقَ كَانَ كَقَوْلِ سُنَّةِ بِالْأَحَادِ فَإِنَّهُ يُوجِبُ الْعَمَلَ ذَوْنَ الْعَمَلِ مَعَهُ
خَيْرُ الْأَحَادِ كَقَوْلِ غَنِيَّةٍ سُنَّامِيٍّ اجْتَمَعَ الصُّحَابَةُ عَلَى مَحَافِظَةِ الْأَرْبَعِ قِيلَ
الطُّهْرُونَ تَحْرِمُهُ بِكَاحِ الْإِحْتِ فِي عِدَّةِ الْإِحْتِ وَتَزَكِيَةُ الْعَمَلِ بِخُصُوعِ الصُّحُفَةِ وَلَمْ
يَقْرُصُوا لِقَوْلِهِ بِالْحَدِيثِ الْمُشْتَهَرَةِ أَنْ لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُتَوَاتِرِ الْأَقْدَمُ
الْمُتَقَبَّلُ عَنْ قَرْنِ الصُّحَابَةِ وَهَذَا لَمْ يَسْتَقِيمْ هَهُنَا لِأَنَّ الْإِجْمَاعَ لَمْ يَكُنْ فِي زَمَنِ
الرَّسُولِ وَذَا يَكُونُ فِي زَمَنِ الصُّحَابَةِ فَهَذَا لَيْسَ الْأَحَادُ أَوْ مُتَوَاتِرٌ

ترجمہ و شرح

وہاں اسی مذکور من اخبار الآحاد وہ (محدود) کا علی گجر متواتر کی ایک سے
ہو تاہم شرعاً حدیث یہاں پر اجماع کے خلاف کی مثال جیسے ان کا حدیث کی بات پر کہ طہارت کی
نیاقامت کرنے سے پہلے چارہ ہونے کی طرف روٹی کی کریم سلی سے صاب کا قول لا یتیموا
الطعام بین القیصر ب (تمہارے پہلے صوم کو مت چھوڑو اور یہ حالت میں کی نبیاء پر اجماع کا نسخہ
ہو جائے ان کا اجماع چارہ میں رہا اگرچہ وہاں پہلو اور اس کا دلی اثبات پر تو اس پر ہے جو حکم اشرع سے کہ
سوم کی ہے اسی حکم میں چارہ بھی داخل ہے اور معصیت کے قول "قد یحکم" میں اس بات کی طرف
شاہد ہے کہ لغز کا دلی بھی شراب اللہ میں سے بھی ہو سکتا ہے جسے علماء کا جواب ہے کہ (وہاں) اور طہارت
احکام (یعنی کی نبی) کے احرام سے بابتہ تعالیٰ کے اس قول کے تحت "حرمت علیکم صیائکم و صیائکم"
دوسرا چارہ نہ دی نہیں اور تہہ کی روایات حرام کی تھی ہیں اور بعض لوگوں سے کہہ کہ یہ وہاں نہیں ہے جو کہ
کتب اللہ و شریعت مشہور کے موجود ہونے کے اجماع کی حاجت میں ہے کہ صنف نے اسی مسئلہ کو بیان فرمایا
"اجماع کو نقل کرنے کے لئے بھی، حدیث ضروری ہے جسے فرمایا سواد النسخ الیہا جماع اللہ الخ
اور نسخہ کا اجماع تک کہ ہر زمانے میں آثار سے متفق ہو کر ہم تک پہنچے تو وہ حدیث متواتر کے حکم میں ہو گا یعنی

[illegible]

ثُمَّ قُوْا عَلَىٰ مَرَاتِبٍ ۚ إِنِّي لَأَجْمَعُ فِي تَقْسِيمِهَا مَعَ قَطْعِ الطَّرِيقِ عَنْ نَفْسٍ لَّهِ مَرَاتِبٌ
فِي الْقُوَّةِ وَالنَّهْضَةِ وَالتَّيَقُّنِ وَالطَّرِيقِ فَلَا قُوَّةَ لِجَمْعِ الصَّنَاعَةِ نَحْوًا مِثْلَ أَنْ
تَقُولُوا جَمِيعًا جَاءَتْ عَنِ كَذَا مِثْلَ الْآيَةِ وَالصَّبْرِ الْعَنِيَّتِ بِرَحْمَتِي يَكْفُرُ جَاهِدُهُ
وَمِنَ الْإِجْمَاعِ عَنِ حِلَالِهِ أَيْ يَكْفُرُ ثُمَّ الَّذِي يَصْرُ الْبُغْضِ رَسَكْتُ الْبَغْضَاءُ
الصَّحَابَةِ وَفَرِ الْمُسْمَى بِالْإِجْمَاعِ يَتَسَكَّوْنِي وَلَا يَكْفُرُ جَاهِدُهُ زَانٍ كَانِ مِنْ
الْأَوَّلَةِ تَقْصِيَّةً لَمْ يَخْضَعْ مِنْ بَعْدِهِ أَيْ بَعْدَ الصَّحَابَةِ مِنْ أَهْلِ كُنْ عَصْرِ عَنِ
حُكْمٍ لَمْ يَنْفَرِ بِهِ خِلَافٍ مِنْ سَبْقِهِمْ مِنَ الصَّحَابَةِ هُوَ بِمَعْرِفَةِ الْخَيْرِ اسْتِثْنَاءُ
فَقَدْ طَعَنَ فِيهِ دُونَ بَقِيَّةٍ ثُمَّ اجْتَمَعُوا عَلَى قَوْلٍ بِسَمِّهِ عَلَيْهِ صَلَاتُكَ يَفْنَى
اِخْتَلَفُوا أَوَّلًا عَلَى قَوْلِهِ ثُمَّ مِنْ بَعْضِهِمْ عَلَى قَوْلٍ وَحْدٍ لِهَذَا لَزِمَ تَكْلُفُهُ
مَعْرِفَةُ حَيْثُ الْوَاحِدِ يُوجِبُ لِعَمَلِهِ دُونَ الْعَمَلِ وَيَكُونُ مَعْرِفَتُهُ عَلَى لِقَائِهِمْ كَخَيْرِ
الْوَحْدِ وَالْأُمَّةِ إِذَا اِخْتَلَفُوا مِنْ صُنَائِهِ عَنِ الْإِذِ عَصْرٍ كَرِ عَنِ الْقَوْلِ كَانِ
اجْتِمَاعًا مِنْهُمْ عَلَى أَنْ مَا هَذَا بِالطَّرِيقِ وَلَا يَجُوزُ لِمَنْ بَعْدَهُمْ اخْتِلَافُ قَوْلٍ آخَرَ
كَمَا فِي الْحَالِ الْعَرَفِيُّ عَنِ رِجَالِهِمَا مِثْلَ تَقَدُّمِ بَعْضِهِمَا لِحَابِسٍ وَيَقُولُ بِأَيْدِ
الْأَجَانِبِ وَلَا يَجُوزُ أَنْ تَقْدُمَ بَعْضُ الرِّوَاةِ قَوْلًا تَكُنْ أَيْنَ الْأَجَانِبِ

ترجمہ تفسیر کلمہ خدا علیٰ من نبی اکبر و معارف کے چند درجہ ہیں جس کی حیثیت سے قطع نظر کر کے فی نفسہ جو ادراک کا اظہار تو ہے و لفظ اور جملہ غلطی ہونے کے اعتبار سے چند درجات ہیں

توضیح

لہذا قوی اجماع الصحابة بعد از اسب سے روایت قوی ہو جاتا ہے جو قطع سے صحابہ کی حرمت اجماع
 سے مستند ہو اور خلاصہ سے یہ ہو کہ جماعت علی کذا ہم نے کسی پر نہ کی کہ ہمارا مطلق الاہت
 والہم العفو عنہم جو صحابہ سے اور غیر صحابہ کے ساتھ ہے حتیٰ کہ اس کے شرک و کفر کی جائے گی حضرت
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طاعت اس قدر اس قیاس سے ہے کہ وہ الذی بعدہ (۲) پھر وہ صحابہ
 ہے جس کی بھی صحابہ سے قوی ظاہر ہو اور بھی نے سکوت اختیار فرمایا جس کا نام اللہ تعالیٰ مکتوبہ کہ
 عا ہے اس کے شرک کی تکفیر واجب ہے اگرچہ یہ جانتا ہو کہ قلعہ میں سے ہے کہ اختلاف میں
 بعدہ (۳) پھر صحابہ کے بعد والوں کا اجماع ہے یعنی حضرات صحابہ کے بعد ہونے والوں کا اجماع ہے
 علی حقیقہ کہ قطعیہ پسے حکم میں جس میں صحابہ کی جانب سے کوئی خلاف ظہر نہیں ہو یہ اجماع غیر
 معلوم کے درجہ میں ہے اور طرحت کا قائل ہوتا ہے محمد بن یحییٰ کا قائل کہ جہاں جہاں علیہ علیہ ہوا
 (۴) پھر صحابہ کے بعد والوں کا ایسے ایک قول پر اجماع کر لیا جس میں صحابہ کے دور میں حقوق رہا یعنی
 ان کا صحابہ نے دواؤں میں شرکت کی۔ پھر ان کے بعد والوں نے ان دواؤں کو نہیں لیا کیونکہ ایک قول پر اجماع
 کر لیا ہو یہ جہاں مذکور اندر کی دوا میں سب سے کمتر جو دوا جو اسے اور غیر واحد کے درجہ میں سے ہو کر کو
 و جبکہ جبکہ ظہر عقود کو ذہب کل رات۔ علی قوی یہ تصور ہو کہ جس طرف تہ واحد قیاس پر مقوم ہے
 و لایمۃ اور اختلاف و ارادت کے ذریعہ ہر مسئلہ میں یہ ظاہر ہو کر ہو
 ناسے میں یہ ظاہر ہے۔ علیٰ قول اس جہاں صحابہ معنی چند اہل یہ اس کا بھی جہاں ہو جائے گا
 بات پر کہ ان قول کے حاملوں کوئی صلیک حیا کرنا چاہیے وہ دواؤں کے لئے کوئی قول صلیک کرنا چاہیے
 نہ ہو کہ جسے حضرت جو کہ سے ہو اور اس کا شور ہو جسے تو وہ حامل کی بات کہہ رہے اور اس قول یہ ہے کہ
 ان بعد از اہل چارہ دوا کی ان حدت و وفات وہ صحابہ میں سے کسی حدت و وفات پر کہہ رہے کہ اہل چارہ
 میں چنانچہ جب بعد از اہل حدت و وفات ہو تو حدت و وفات (چہ دوا) اس بات کہ حدت و وفات پر کہہ رہے کہ
 و علیٰ ہذا فی الصحاح خاصۃ ائی بطلان القول الثابت فی الصحابہ فقط فانہم
 ان اختلافوا عنی فوکلین کان جماعت علی بطلان القول الثابت فان سنو الائم
 ولكن الحق ان بطلان القول الثابت مطلق یجری فی اختلاف کل عصر و ہذا
 یستوی اجماعاً و ترکاً لانا بشء من اختلاف القریب و هو تسامہ قسم منہا
 و سببہ بقیہ القابل بالفضل و قد یثبہا صاحب التوضیح بمالا یستوی آخرہ
 ظنہ و یجوز ان ہذا اصل ہر لیسنا لا یجوز الغد جب ہی تارفعہ و یجوز ان
 الخاصر المستحدث و لکن یروى عنہ انہ انہ بالاختلاف ان اختلاف متعارفہ
 من زمان واحد فلیتبی ان یكون ملائم الشافعی و احمد بن حنبل باطلا حین

أخفئة تلوحة مع ما في رمان واحد وإن ريد بالاختلاف هذا في أن يكون
 في رمان واحد أم لا فكيف لا يغير اختلافهما عشر حبيب ست اعني في هذا
 من حبيب واحد هذه هي وقد بالد في الحقيقة في انفسهم فحسب
 ويدل على هذا ففي وفي يسقني الى مقلة هذا بعد ما ان شئت

[illegible][illegible][illegible]

دلیوبہ میں صفحہ ۱۱۱ اور ۱۱۲ پر کچھ اور شکل سے بھی بہت متمیز اور ہاتھ کے ساتھ چمکا
تھیں۔ خیر انہی میں سے نہ عمر بھر رہا ہے نہ کسی فعلی اسطے کے جو ہر کسٹھ کے ساتھ چمکا دیا
ہو گا۔ ان میں سے کسی کو نہ دیکھا۔

ولمّا عرّخ المصنف عن حديث لا يجتمع شرّ من بحث نهيّا مقلّ

بَابُ الْقِيَّاسِ

أقسامه هي: إسمه، التقدير، وفي المشووع تقدير الفرع بالأصل، في حكم وأصله.

وَمَا قَسَرَ بِهِدَا تَفْسِيرُهُ لِأَنَّهُ قَرُبَ إِلَى الثَّغَةِ بَعْدَ سَعْدٍ وَمَا يَقْوَمُ بِهِ
لَا يَحْتَمِلُ الْقِيَاسُ بَيْنَ الْمَعْدُومِينَ كَقِيَمِهِمْ مَقَرٌّ بِسَبَبِ الْجَوْنِ عَنِ
إِدْرِيهِ الْعَقْرِ بِسَبَبِ تَصَدُّقِ لَأَنَّهُ لَا يَتَّقِي عِندَهُ مَوْزِعٌ وَالْأَصْلُ عَابِدٌ قَدَا
لَا تَسْلَمُ أَنَّهُ لَا يَتَّقِي الْأَصْلَ وَالْمَوْزِعَ عَلَى الْمَعْدُومِ وَعَبِلَ فِي تَقْدِيرِ الْحُكْمِ عَنِ
الْأَصْلِ إِلَى الْعَرَضِ وَمَوْزِعٌ لَا يَحْكُمُ الْأَصْلُ لَأَنَّهُ لَا يَهْدِي مَعَهُ وَمَا يَهْدِي
عَقْلًا وَلِأَنَّهُ قَدَرٌ فَوَاقِدُهُ مَثَلُ مُنْكَمُ أَحَدُ الْمُنْكَوِّرِينَ بِمَثَلِ عَلَيْهِ فِي الْآخِرِ فَاحْتِجِزْ
فِيهَا الْآيَاتُ لِأَنَّ الْقِيَاسَ مُطَهَّرًا لِحُدُوثِ وَرَيْدِ لَعْنَةِ الْعَمَلِ لَأَنَّهُ مُعْدِي هُوَ عَمَلٌ
فَحُكْمٌ لَعْنَةٍ لِحُكْمِ وَأَنَّهُ حُجَّةٌ فَلَا وَعَقْلًا وَأَمَّا قَدَرٌ لَأَنَّهُ يَعْضُؤُ لِنَاسِ
يُنْكَوِّرُ كَوْنُ الْقِيَاسِ حُجَّةٌ لَأَنَّهُ لِلَّهِ تَعَالَى قَالَ وَبَرَأْنَا عَنْكَ لِكِتَابِ تَقِيَّتِنَا نَكْلُ
شَيْءٍ فَلَا يَحْتَاجُ إِلَى الْفَرَسِ وَلَا إِلَى الْإِجْمَاعِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَسْأَلُ عَنْهُ مُسْتَقِيمًا
حَتَّى كَثُرَ فِيهِمْ وَدُرُوسُهَا فَنَاقَشُوهُ حَتَّى يُكْنَ بِهَا ذَكَرَ يَصْلُحُوا وَأَصْلُهَا
وَلَا فِي أَصْلِهِ شَبَهٌ إِلَّا لِأَنَّهُمْ أَنْ هَذَا هُوَ عِلَّةٌ مُحْتَمَلَةٌ عَنْ الْأَوَّلِ أَنْ
تَقْيَاسُ كَالْتَفَاتِ عَنَّا فِي الْكِتَابِ وَلَا يُكْوِّرُ صَبَاحًا وَغَضَّ شَاوِرُ الْقِيَاسِ عَنِ
تَفَرُّقَتَيْنِ لَمْ يَكُنْ لَأَحَادَاتٍ وَالْأَعْيَادِ وَقِيَاسُهَا لِأَهْلِيهَا حُكْمٌ وَعَنِ الْمَاءِ أَنْ
تَلْتَبِثُ لَعْنَةُ فِي الْقِيَاسِ لَا تَدْفَعُ تَعْمَلُ وَأَمَّا تَقْيَاسُ عِلْمِهِ وَلِأَنَّهُ جَائِزٌ

قیاس کا بیان

مصنف جب احادیث کی بحث سے فارغ ہوئے تو انہوں نے یہ قیاس کی بحث قرآن کی اور فہم و ادب
الغنیہ میں، اللہ تعالیٰ انہیں سے الہامی مسیقت پر اذن فرما کر، کے ہیں اور قرآن اصطلاح میں قرآن کہتے
ہیں علت اور محقق میں قرآن و احادیث کے معانی سمجھنا۔ (اصل کی علت کہ قرآن میں پائی جاتی ہو تو قرآن کو اصل
کے علم میں شریک رہتا) مصنف نے یہ بھی کی، مگر تخریروں کے مقابلے میں اس تخریف کا تقاضا فرماتا ہے
کیونکہ یہ تخریف مضمون تہذیب کے ساتھ صوری قریب کے نزدیک قرآن ہے اور اجرام نام کیا جاتا ہے (یعنی
اس تخریف پر اعتراض کیا جاتا ہے اگر کسی کے یہ تخریف محدود ہے، یہاں نہیں کو مثال نہیں ہے جنوں
کے احادیث پر اعتراض کو اس پر علم اصطلاح پر قیاس کو جو صغیر نہیں ہے، اسے اس کے یہ کہ نہ کہ اس دوروں میں
اصل اور قرآن کا حلقہ نہیں کیا جاسکتا جو اب یہ ہے کہ ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے۔ اصل دور قرآن صرف
موجود ہی پر ہے اسے اس میں بعد ہم بھیکے حالات کے جاننے سے نہیں ہو سکتا۔ حکم میں الاحوال الخ

من المتقوس علیہ فی القیاس فتكون حجة نقیاس حیث یبطل بالدلیل المفقول
والحاصل ان قوله تدلی ما یضربوا یا تولی الانصار لو جرى علی غمومه من
كل رة الشیة فی مظهره وان كان ولقفا فی حق المفقولات حاسة كل انوات
حجة القیاس به مطلقاً ای ثبناً بلشارة للنقص لأبعد یة ویرا حصن والتامل
فی المفقولات لورزده منحا كن اثبات حجة نقیاس به مطلقاً ای ثبناً بدلانه
النقص لأبالقیاس رلاً یلزم انوزر وكذلك التامل من حقائق اللغة لاستفاده
غیرها ثبناً مشاع ینان بلا استدلال المفقول منوجه اخر وهو ان یتامز مطلقاً فی
حقیقة الأسیر وهو لیكن المفقول من عتبة الجراءة وثبابة الشجاعة ثم
یستعار هذا سفا للرجل الشجاع بواسطة الشراكة من الشجاعة

ترجمہ شرح

بہر حاصل المصروع من حاصل یہ لکھ کر اے سمیت رکھے و نوارہ حل و سد و
پے احوال کو کفار سبقت کے احوال پر قیاس کر دے اور اس بات پر جو کہ اگر خود سرانہ
صلی اللہ علیہ سے عداوت اور ال کی عداوت کے رہے تو ہم بھی جوہر میں توکل نہ کریں جس جگہ کے
جگہ کے جس طرح یہ کفار اس میں جگہ کے گئے تھے قیاس کا اتنا حصہ جو عداوت اس سے ثابت ہو رہا ہے
اور میں شری اس کی تعمیر سے ہیں جس طرح عداوت ملت اور سر اس کا حکم ہے جو کفار سبقت تمام قات
اور اس کی طرف تکل کیا جائے گا جس میں بھی یہ طبعی جگہ کی ٹھیک کی طرح عداوت شریہ طبع ہے خلاف
مکر (نہ ہو) اس طرح سے شری حمت کے لئے (حمت حکم ہے) بعد امتحان سے حکم متین کی طرح متوری
ہو گا۔ اس وقت قیاس کے تحت ہونے کی، دلیل عقل سے ثابت ہوگی۔ حاصل کام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول
ما یضربوا یا تولی الانصار کر اپنے عمام پر چڑی ہو کہ اپنی نظیر کی طرف دلی جائے گی۔ اگرچہ آیت
کا رد حاصل کر عداوت کے بارے میں ہے تو قیاس کے تحت ہوے کی نقل رکھ لی آیت میں جائے گی۔
یہی خبر وہاں سے جمع ثابت ہو جائے گی۔ مگر اس سے کہیں کہ یہ خبریات میں تامل کرنے کے
ساتھ خصوص ہے کہ کہ آیت خبریات کے موقع پر بدل ہوئی تھی۔ لیکن اس سے ثابت ہوئے کہ ثابت آیت
سے قطع ہو جائے گا۔ یہی ارادہ اس سے ثابت ہو جائے گا کہ قیاس سے رد نہ دو لازم آجائے گا۔

بحث القیاس

وذلك التامل فی حقائق اللغة (۲) کی طرح اختلاف کے لغوی معنی پر غور کر کے بطور استفادہ
دوسرے معنی کے لئے ان کا استعمال واضح درج ہے قیاس کے تحت ہوئے کی دوسری عقلی دلیل کا بیان ہے
جو صورت اس کی یہ ہے کہ مثل لفظ یہ کی حقیقت پر غور کیا جائے گا اور وہ توکل معلوم سے ثابت ہو جائے

فَمَا لَقَدَرَ لِقَوْلِهِ الْمُخَالَفَةُ الصُّوْرَةُ وَالْجَسَدُ عَقْلُهُ الْمُخَالَفَةُ لِعُقُوبَةِ وَالْجَسَدِ
مَدْلُولُ قَوْلِهِ الصُّوْرَةُ بِالْمُخَالَفَةِ وَالْقَوْلُ مَدْلُولُ قَوْلِهِ مَثَلًا بِمَثَلٍ فَإِنْ لَمْ يُوْجَدْ
الْجَسَدُ كَالْجَسَدِ مَعَ تَشْبِيْهِهِ لَوْلَمْ يُوْجَدْ الْقَوْلُ كَمَا فِي الْأَمْرِيَّاتِ لَمْ تَقْتَرِبْ
الْمُسْتَوَاةُ وَلَا يَطْهَرُ الزَّيْرُ وَيَبْقَى عَقْلُهُ أَنَا لَا نَسْلَمُ أَنَّ الْمُخَالَفَةَ تَكُنْتُ بِالْقَوْلِ
وَالْجَسَدِ فَقَطْ بَلْ الْأَمْرُ أَنَا تَكُنْتُ فِي الْمَوْصُفِ أَيْضًا وَهُوَ الْجِدَّةُ وَتَوَدَّدَتْ فَأَجَابَ
بِقَوْلِهِ وَتَقَطَّعَتْ قَبِيْعَةُ الْجِدَّةِ بِالْقَوْلِ وَهُوَ قَوْلُهُ جَدُّهُ فِي الْأَرْبَعَةِ سَوَاةٍ وَهَذَا
خُطْمٌ تَنْهَرُ أَيْ كُنْتُ لَمْ يَمْ يَنْسِي وَجُوبُ الشُّبُوْهِ هُنَا الْقَوْلُ وَالْجَسَدُ كَابَتْ
بِاشَارَةِ الْقَوْلِ لِأَيْضِهِمْ بَرَأَى خَالِ الْمَزَادِ بِهَذَا الْخُطْمِ الْفَنَاءُ غَيْرُ مَذَابِقَةٍ بِالْخُطْمِ
الْأَوَّلِ لِأَنَّ الْخُطْمَ الْأَوَّلَ هُوَ الْخُطْمُ الْفَنَاءُ غَيْرُ وَجُوبِ الشُّبُوْهِ وَهَذَا الْخُطْمُ
هُوَ يَنْقُصُ مَدْلُولُ نَحْوِ شَتَابِلٍ لِلْخُطْمِ وَالْعِلَّةُ جَمِيْعَةٌ

ترجمہ و تشریح

فما لقدرة لقوله المخالفة الصورة والجسد عقله المخالفة لعقوبة والجسد مدلول قوله الصورة بالمخالفة والقول مدلول قوله مثلاً بـ مثلاً فإن لم يوجد الجسد كالجسد مع تشبيهه لولم يوجد القول كما في الأمريات لم تقترب المستواة ولا يَطْهَرُ الزَّيْرُ وَيَبْقَى عَقْلُهُ أَنَا لَا نَسْلَمُ أَنَّ الْمُخَالَفَةَ تَكُنْتُ بِالْقَوْلِ وَالْجَسَدِ فَقَطْ بَلْ الْأَمْرُ أَنَا تَكُنْتُ فِي الْمَوْصُفِ أَيْضًا وَهُوَ الْجِدَّةُ وَتَوَدَّدَتْ فَأَجَابَ بِقَوْلِهِ وَتَقَطَّعَتْ قَبِيْعَةُ الْجِدَّةِ بِالْقَوْلِ وَهُوَ قَوْلُهُ جَدُّهُ فِي الْأَرْبَعَةِ سَوَاةٍ وَهَذَا خُطْمٌ تَنْهَرُ أَيْ كُنْتُ لَمْ يَمْ يَنْسِي وَجُوبُ الشُّبُوْهِ هُنَا الْقَوْلُ وَالْجَسَدُ كَابَتْ بِاشَارَةِ الْقَوْلِ لِأَيْضِهِمْ بَرَأَى خَالِ الْمَزَادِ بِهَذَا الْخُطْمِ الْفَنَاءُ غَيْرُ مَذَابِقَةٍ بِالْخُطْمِ الْأَوَّلِ لِأَنَّ الْخُطْمَ الْأَوَّلَ هُوَ الْخُطْمُ الْفَنَاءُ غَيْرُ وَجُوبِ الشُّبُوْهِ وَهَذَا الْخُطْمُ هُوَ يَنْقُصُ مَدْلُولُ نَحْوِ شَتَابِلٍ لِلْخُطْمِ وَالْعِلَّةُ جَمِيْعَةٌ

فما لقدرة لقوله المخالفة الصورة والجسد عقله المخالفة لعقوبة والجسد مدلول قوله الصورة بالمخالفة والقول مدلول قوله مثلاً بـ مثلاً فإن لم يوجد الجسد كالجسد مع تشبيهه لولم يوجد القول كما في الأمريات لم تقترب المستواة ولا يَطْهَرُ الزَّيْرُ وَيَبْقَى عَقْلُهُ أَنَا لَا نَسْلَمُ أَنَّ الْمُخَالَفَةَ تَكُنْتُ بِالْقَوْلِ وَالْجَسَدِ فَقَطْ بَلْ الْأَمْرُ أَنَا تَكُنْتُ فِي الْمَوْصُفِ أَيْضًا وَهُوَ الْجِدَّةُ وَتَوَدَّدَتْ فَأَجَابَ بِقَوْلِهِ وَتَقَطَّعَتْ قَبِيْعَةُ الْجِدَّةِ بِالْقَوْلِ وَهُوَ قَوْلُهُ جَدُّهُ فِي الْأَرْبَعَةِ سَوَاةٍ وَهَذَا خُطْمٌ تَنْهَرُ أَيْ كُنْتُ لَمْ يَمْ يَنْسِي وَجُوبُ الشُّبُوْهِ هُنَا الْقَوْلُ وَالْجَسَدُ كَابَتْ بِاشَارَةِ الْقَوْلِ لِأَيْضِهِمْ بَرَأَى خَالِ الْمَزَادِ بِهَذَا الْخُطْمِ الْفَنَاءُ غَيْرُ مَذَابِقَةٍ بِالْخُطْمِ الْأَوَّلِ لِأَنَّ الْخُطْمَ الْأَوَّلَ هُوَ الْخُطْمُ الْفَنَاءُ غَيْرُ وَجُوبِ الشُّبُوْهِ وَهَذَا الْخُطْمُ هُوَ يَنْقُصُ مَدْلُولُ نَحْوِ شَتَابِلٍ لِلْخُطْمِ وَالْعِلَّةُ جَمِيْعَةٌ

وعدا حکم انصاف پر بھی نصیحت کا حکم ہے یعنی سب سے زیادہ احسان کرنے کی نصیحت ہے اور اس پر بھی نصیحت کی ہے اور اس سے نصیحت ہے کہ دیکھو انصاف سے بھی نصیحت ہے تو اس پر کہ منصف کا قول مدا حکم انصاف کی غم نصیحت سے مدد سے کہ قول مراد ہے جو حکم شرعی یعنی سب سے زیادہ احسان پر مدد سے کہ قول مراد ہے اس کے خلاف پہلے جو عدا وعدا حکم انصاف کے خلاف ہے اس پر حکم سے تم شرع مراد ہے

وَوَجَدْنَا الْاُزْرَ وَالْغُرَّةَ اَمْتًا مُّقْتَصِدَةً فَكَانَ الْفَصْلُ عَلَى الْمُنَافِقَةِ لِحَقِّهَا فَصَلَّا خَلَا مِنْ الْبُيُوتِ لِمَنْ عِنْدَ الْبَيْتِ مَقْلٌ حُكْمُ النُّصْرِ بِلَا تَفَاوُتٍ فَلَاحْنَا اِيْتَابَةً اَيُّ اثْبَاتِ حُكْمِ النُّصْرِ وَفَرَّ وَنَزَلَتْ الْمُسْتَوَاةُ وَحُرْمَةُ الرِّبَا فَهِيَ خُذَا الْاِشْتِيَاءِ السُّبْحَةِ مِنَ الْاُزْرِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمَكْبَلَاتِ وَالْمَوْثُوتِ سِوَاكَ كَانَ مُطْفُؤًا لَوْ غَيْرَ مُطْفُؤٍ بِمُشْرَطِ رُجُوبٍ لَقَدْرَةٍ وَالنُّصْرُ عَلَى طَرِيقِ اِلِغْتِبَارِ الْمَامُورِ بِهِ غَيْرِ هُوْلِهِ فَخَالِي مَا عَشَرُوْهُ زَمَنُ نَسِيْرِ الْمُنْكَلَاتِ اَيُّ هَذَا لِقِيَا سُبْحَتِيْ مَطْفُؤٍ اَعْتِبَارِ الْمَقْشُورَاتِ الْمَارِلَةِ بِالْكَفَّارِ اِنَّا اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ هُوَ الَّذِيْ اَخْرَجَ الدِّينَ كُفْرًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ بَنَاتِهِمْ لَارِئِ الْحَشْرِ خَاطِبَتُهُمْ اَنْ يَخْرُجُوا وَظَفُوا اَتَمُّ مَا بَسَنَهُمْ حُصُونُهُمْ مِنْ اَيْدِيْهِمْ اَللّٰهُ مِنْ هُنَا لَمْ يَحْتَسِبُوْهُ وَقَدْ جِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّغْبِ يَخْرُجُونَ بِنُورِهِمْ بِاَيْدِيهِمْ وَابْنَعِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا عَشَرُوْهُ يَا اُولٰٓئِ الْاَنْصَارِ وَالْمُرَادُ بِاهْلِ الْكِتَابِ يَهُوْهُ يَحْيٰى اَنْصَارِيْ حَبِيْبٌ عَامِدًا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَكُوْنُ مُخَالِفِيْنَ عَلَيْهِ جِيْنٌ فَبِهِ الْمَدِيْنَةُ فَخَفَضُوا الْمَدِيْنَةَ فِي وَتَعْبِ اَحَدٍ فَاَمَرَهُمْ بِالْمَرْوَجِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَمْتَلُوْا حَشْوَةً لِّقَامِ وَطَلَبُوا الْمَنْطِقَ مَا يَرِ عَلَيْهِمُ الْاَفْجَلَاءَ مَا خَرَجَهُمُ اللّٰهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اَوَّلِ الْحَشْرِ وَالْاَخْرَاجِ خَالِ كَرِيْمُكُمْ يَا اَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ خَاطِبَتُهُمْ اَنْ يَخْرُجُوا وَظَفُوا اَيُّ الْيَزْدِ اَتَمُّ مَا بَسَنَهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَاتَهُمُ اللّٰهُ اَيُّ عَدَاةٍ وَحِكْمَةٍ بِالْجَلَاءِ مِنْ هُنَا لَمْ يَحْتَسِبُوْهُ رَابِعٌ وَمَدَفَ اَيُّ اَلَمِيْ اَلَمِيْ مِنْ مَلُوْبِهِمُ الرُّغْبِ خَالِ قُلُوْبِهِمْ يَخْرُجُونَ لِقَائِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ وَابْنَعِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِحَاجَتِهِمْ اِلَى الْعَقَبِ وَالْحِجَاوَةِ فَحَمَلُوْهُ اَعْلَاهُ فَمَدَفَ عَلَى خَمَالِ كَلْبَةٍ وَهَرَجُوْا بِهَا وَاسْتَقْبَلُوْا بِمُتَوَبِّعِهِمْ اَخْرَجَهُمْ عَنْ مِّنْ يَّهْبِيْ اِلَى الْمَقَامِ هَذَا فَاسْتَمْتَلُوْا

وَوَجَدْنَا الْاُزْرَ وَالْغُرَّةَ اَمْتًا مُّقْتَصِدَةً فَكَانَ الْفَصْلُ عَلَى الْمُنَافِقَةِ لِحَقِّهَا فَصَلَّا خَلَا مِنْ الْبُيُوتِ لِمَنْ عِنْدَ الْبَيْتِ مَقْلٌ حُكْمُ النُّصْرِ بِلَا تَفَاوُتٍ فَلَاحْنَا اِيْتَابَةً اَيُّ اثْبَاتِ حُكْمِ النُّصْرِ وَفَرَّ وَنَزَلَتْ الْمُسْتَوَاةُ وَحُرْمَةُ الرِّبَا فَهِيَ خُذَا الْاِشْتِيَاءِ السُّبْحَةِ مِنَ الْاُزْرِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمَكْبَلَاتِ وَالْمَوْثُوتِ سِوَاكَ كَانَ مُطْفُؤًا لَوْ غَيْرَ مُطْفُؤٍ بِمُشْرَطِ رُجُوبٍ لَقَدْرَةٍ وَالنُّصْرُ عَلَى طَرِيقِ اِلِغْتِبَارِ الْمَامُورِ بِهِ غَيْرِ هُوْلِهِ فَخَالِي مَا عَشَرُوْهُ زَمَنُ نَسِيْرِ الْمُنْكَلَاتِ اَيُّ هَذَا لِقِيَا سُبْحَتِيْ مَطْفُؤٍ اَعْتِبَارِ الْمَقْشُورَاتِ الْمَارِلَةِ بِالْكَفَّارِ اِنَّا اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ هُوَ الَّذِيْ اَخْرَجَ الدِّينَ كُفْرًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ بَنَاتِهِمْ لَارِئِ الْحَشْرِ خَاطِبَتُهُمْ اَنْ يَخْرُجُوا وَظَفُوا اَتَمُّ مَا بَسَنَهُمْ حُصُونُهُمْ مِنْ اَيْدِيْهِمْ اَللّٰهُ مِنْ هُنَا لَمْ يَحْتَسِبُوْهُ وَقَدْ جِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّغْبِ يَخْرُجُونَ بِنُورِهِمْ بِاَيْدِيهِمْ وَابْنَعِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا عَشَرُوْهُ يَا اُولٰٓئِ الْاَنْصَارِ وَالْمُرَادُ بِاهْلِ الْكِتَابِ يَهُوْهُ يَحْيٰى اَنْصَارِيْ حَبِيْبٌ عَامِدًا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَكُوْنُ مُخَالِفِيْنَ عَلَيْهِ جِيْنٌ فَبِهِ الْمَدِيْنَةُ فَخَفَضُوا الْمَدِيْنَةَ فِي وَتَعْبِ اَحَدٍ فَاَمَرَهُمْ بِالْمَرْوَجِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَمْتَلُوْا حَشْوَةً لِّقَامِ وَطَلَبُوا الْمَنْطِقَ مَا يَرِ عَلَيْهِمُ الْاَفْجَلَاءَ مَا خَرَجَهُمُ اللّٰهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اَوَّلِ الْحَشْرِ وَالْاَخْرَاجِ خَالِ كَرِيْمُكُمْ يَا اَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ خَاطِبَتُهُمْ اَنْ يَخْرُجُوا وَظَفُوا اَيُّ الْيَزْدِ اَتَمُّ مَا بَسَنَهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللّٰهِ فَاتَهُمُ اللّٰهُ اَيُّ عَدَاةٍ وَحِكْمَةٍ بِالْجَلَاءِ مِنْ هُنَا لَمْ يَحْتَسِبُوْهُ رَابِعٌ وَمَدَفَ اَيُّ اَلَمِيْ اَلَمِيْ مِنْ مَلُوْبِهِمُ الرُّغْبِ خَالِ قُلُوْبِهِمْ يَخْرُجُونَ لِقَائِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ وَابْنَعِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِحَاجَتِهِمْ اِلَى الْعَقَبِ وَالْحِجَاوَةِ فَحَمَلُوْهُ اَعْلَاهُ فَمَدَفَ عَلَى خَمَالِ كَلْبَةٍ وَهَرَجُوْا بِهَا وَاسْتَقْبَلُوْا بِمُتَوَبِّعِهِمْ اَخْرَجَهُمْ عَنْ مِّنْ يَّهْبِيْ اِلَى الْمَقَامِ هَذَا فَاسْتَمْتَلُوْا

ترجمہ و تفسیر

ہے مرنے میں بھی ہم جنس کے ہمارے کے وقتہ اگر داخل بیجا ع تو مقلع میں بطور عرض کے قتل نامہ
 لازم ہے کہ اس لئے دن میں (پادرا وغیرہ میں) بھی اس حکم کو امت کرادنی ہو گا۔ جنس کے حکم
 ثابت کرنا ضروری ہو گا۔ درود (حکم) سے روکنا واجب ہو گا اور اگر حرام ہوتا ہے ان شیعہ میں جو اشیاء سے
 خط شیرو وغیرہ کے علاوہ ہیں مثلاً چاول، مٹا، چاندی وغیرہ مکملی، موزوں، چیرا میں جو درخت کی پھلوات
 (کھائی جانے والی) یا دیگر مصنوعات میں سے ہیں شرط یہ ہے کہ صحت ہو جو درخت یا چینی اتھارندہ جنس کی مرق
 (اٹھارندہ) یا مارید سے جس کا حکم ماحققوا اللہ میں دیا گیا ہے۔ وہو نظیر اختلاف ابو نعیم حماد کی
 نظیر ہے جنس کی قیاس شرعی ال حدیث کی تفسیر ہے جو کھڑے ساق میں دوز کے کچے ہیں جان اللہ تعالیٰ
 قال هو انڈی طبع چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: هو الذی الایہ الیہ (یعنی اللہ نے کمال دیں تو کون کو
 جو کافر ہیں کتاب دلوں میں ان کے گروہوں سے شکر (کوچ) کے ہوا۔ چنانچہ سے تم گمان کرتے تھے کہ وہ قلع
 کے دور انھوں نے گمان کر رکھا تھا کہ ان کو ان صیغہ زین تھوڑا مکمل اللہ سے ان کو چاہیں گے۔ (خود تونی
 ان حکم اس دوسرے کہ ان کو اس گمان کیجئے کہ خود اللہ تعالیٰ نے ان کا دیکھ کر اس میں عہدہ قائم کیا۔ وہ
 خود اپنے تھوڑے سے پہ گروہوں کو کر رہے تھے اور مسلمان اپنے گروہوں سے کہہ رہے تھے۔ چنانچہ ان کو دلو
 عبرت حاصل کر دیا اس آیت میں یہود سے یہود وغیرہ گروہوں کے گروہوں سے کہہ رہے تھے۔ مسلمان صلی اللہ علیہ وسلم
 سے صلہ کیا تھا کہ وہ مسلمان اللہ کے خلاف کرنا نہ لڑیں گے جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہود
 عبرت کے صریح تھے اور یہ تفسیر میں دلت پیش آیا جب یہود ادا افع ہو۔ (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ان کو دوسرے سے شک جانے کا حکم کر دیا۔ یہود انھوں نے کھلے کے لئے دس دن کی سبقت دی۔ چنانچہ انھوں نے
 اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صلہ کی تو یہی تھی۔ تو حضور سے جدا ہونے کے بعد ان کی کوئی بات نہ لیل
 فرمائی۔ میں اللہ تعالیٰ سے ان کو یہ ضرور سے باہر نکال دیا۔ ان لوگوں کی کشتی کے دلت ۳۰ خواجہ حال
 کو حکم دیا یہود کا ان راج میں دلت پیش کیا تھا کہ اس مسلمانوں ان کے نیلے آئین میں کر رہے تھے
 اور یہود گمان کر رہے تھے کہ ان کے مصروف تھوڑا مکمل گمان کو خود تعالیٰ سے چاہیں گے یا ہتھ شافی میں اس
 کا تعلق آیا۔ چنانچہ اس حکم پر چاہا اس صورت پر کہ ان کو گمان کی نہ ضرور اللہ تعالیٰ نے ان کے توبہ میں وعب
 ذال دیا تھا اس حال میں کہ وہ اپنے تھوڑے سے چاہے گروہوں وغیرہ سے تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی
 اور مسلمان اپنے لئے لکڑی وغیرہ کی ضرورت سے ان کے گروہوں کو کر رہے تھے جن میں یہود ہیں اس لئے
 کثیر مہلت اور دوسرے کے اور دوسرے سے باہر چلے گئے اور خیر واپا امن باہر حضرت عرقاؤن نے ان کو
 خیر سے شک شام کی طرف نکال باہر کیا یہ کہ آیات مبارکہ کی تفسیر تھی۔

فَالْأَخْرَاجُ مِنْ أَرْضِ بَغْدَادِ حَتَّى سَوَّى بَيْنَهُمَا مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَوْ أَنَّا
 كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنْ يَقْتُلُوا أَنْفُسَهُمْ لَوَ أَخْرَجُوا مِنْ دَارِكُمْ مَا فَسَدُوا الْأَرْضَ وَلَئِنْ لَمْ

وَالْكَفْرُ يَصْلُحُ مَا بِهِ إِلَيْهِ فَكُلَّمَا وَجِدَ الْكَفْرَ يَقْرُبُ مِنْهُ الْإِخْرَاجَ وَأَوَّلُ الْخُشْرِ
يَبْدَأُ عَلَى تَكْرَارِهِمْ خُشْرَةً وَهُوَ إِجْلَافُ عَمَلِهِمْ مِنْ خَيْرٍ لِي إِسْتِثْنَاءً وَقِيلَ
هُوَ خُشْرَتُهُمْ قَوْلُهُ الْفَلَقَةُ ثُمَّ دُعَانِي إِلَى الْإِعْتِقَادِ مِنْ قَوْلِهِ فَاعْتَبِرْنَا بِالنَّامِلِ فَيَنْ
مَعْنَى النَّصْرِ لِلْفَخْرِ بِهِ فَهُمَا لَا يَصْنَعُ فِيهِ فَتَقَرُّ أَعْوَالُنَا بِأَعْوَابِهِمْ وَنَحْتَرِزُ عَنْ
مِثْلِ مَا فَعَلُوا تَوَقُّفٌ عَنْ مِثْلِ مَا نَزَّلَ بِهِمْ فَكَذَلِكَ هُنَا أَيْ بِنِ الْقُدْسِ الشُّرُوبِ
فَتَمَاسِكٌ فِي عِلَّةِ النَّصْرِ وَبَعْدُهَا لِي الْفَرْعُ لِنَقْلِهِ خُشْرَ النَّصْرِ فِيهِ الْأَصُولُ فِي
الْأَصْلِ مَعْلُومَةٌ دَفْعٌ بِعَيْنٍ قَرِيبَةٍ أَنَّهُ لَا يَلِيزُ أَنْ يَكُونَ النَّصْرُ مَعْلُولًا حَتَّى يَقْدَرُ
لِي الْفَرْعُ بِالْفُحَاسِ يُظَلَّى أَنْ الْأَصْلَ فِي كُلِّ أَصْلٍ مِنَ الْكِتَابِ وَالْمُسْتَدْرَكِ
وَالْإِجْتِمَاعُ أَنْ يَكُونَ مَعْلُولًا بِعِلَّةٍ تَوْجِدُ فِي الْفَرْعِ وَإِنْ كَانَ يَحْتَمِلُ أَنْ لَا يَكُونَ
مَعْلُولًا فَوْ يَكُونَ مَعْلُولًا بِعِلَّةٍ قَاصِيَةٍ لَا تَوْجِدُ فِي الْفَرْعِ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَنْقُصَ
بِهَذَا الْقَدْرُ بَلْ لَا يَنْبَغِي مِنْ (أَلَا) مِنْ دَلَالَةِ الْقَمَرِ أَيْ دَبْلُ بِدَا عَلَى لَنْ هَبْ مِنْ
الْعِلَّةِ لَا خَيْرَ كَمَا يَنْبَغِي لِي قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَنْطَةُ بِالْحَنْطَةِ مِنَ الْمَطَابِقَةِ وَمِنْ
قَوْلِهِ مَثَلًا يَكُونُ الْقَدْرُ وَالْجَنَسُ عِلَّةً.

[ترجمہ توضیح] فالأخراج من الداهية عقوبة كالتقليل (الہذا اس پر غور کیجئے کہ گمراہی سے اخراج بھی
کلی طرح سزا دے کیونکہ دوسری جگہ آیت میں دونوں کو یکساں بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ
ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوٹا دیا اور اولاً ان کا کھانا الخ اور ثمران پر حکم کرتے کہ جاکر کر دے لی جن کی کیا حکم
کرتے تاکہ مجوز نظر آئے گمراہ سے توبہ نہ کرتے۔ مگر تھوڑے ہی میں ہے) وَالْكَفْرُ يَصْلُحُ مَا بِهِ إِلَيْهِ
اور کفری اخراج کا جب درجہ ہونے کے مناسب ہے۔ لہذا جب کلمہ حق ہو گا تو اخراج کا حکم ہی پر حرب
ہو گا وَقَوْلُ الْخُشْرِ يَبْدَأُ لِي وَرَدَ النُّصْرَ كَمَا حَوَّلَتْ وَلَا تَرْتَابُ كَيْ لَا يَكُونَ خُرَاجٌ كَمَا حَكَمَ لِي بِحَرْبِ
اور دوسری سزا ان پر ہو کہ حضرت عمر کا شامی طرف اخراج کر دیا ہے۔ اور اصل نے کہا کہ دوبارہ شریعت سے
تلاوت کا حشر سزا ہے ثُمَّ دُعَانِي إِلَى الْإِعْتِقَادِ بِمَا لَوْسِ الْأَنْبَسَارِ "کے دو بیج حیرت
کارتے کا حکم فرمایا بھی نص کے معنی میں غور کریں تاکہ چوں جس دور میں ان کی وہاں ہی نص پر عمل
کریں۔ جس طرح احوال کا اس کے احوال سے موازنہ کریں۔ اور ان کے جیسے حال کے کرنے سے احتراز
کریں تاکہ ہماری حالت اس قسم کے حالات سے ہونے کے جو یہودی و غی کی وجہ سے ان پر پڑا ہوئے۔
فَكَذَلِكَ هُنَا أَيْ بِنِ الْقُدْسِ الشُّرُوبِ فَيَنْ مَعْنَى النَّصْرِ لِلْفَخْرِ بِهِ فَهُمَا لَا يَصْنَعُ فِيهِ فَتَقَرُّ أَعْوَالُنَا بِأَعْوَابِهِمْ وَنَحْتَرِزُ عَنْ
مِثْلِ مَا فَعَلُوا تَوَقُّفٌ عَنْ مِثْلِ مَا نَزَّلَ بِهِمْ فَكَذَلِكَ هُنَا أَيْ بِنِ الْقُدْسِ الشُّرُوبِ فَيَنْ مَعْنَى النَّصْرِ لِلْفَخْرِ بِهِ فَهُمَا لَا يَصْنَعُ فِيهِ فَتَقَرُّ أَعْوَالُنَا بِأَعْوَابِهِمْ وَنَحْتَرِزُ عَنْ
مِثْلِ مَا فَعَلُوا تَوَقُّفٌ عَنْ مِثْلِ مَا نَزَّلَ بِهِمْ فَكَذَلِكَ هُنَا أَيْ بِنِ الْقُدْسِ الشُّرُوبِ فَيَنْ مَعْنَى النَّصْرِ لِلْفَخْرِ بِهِ فَهُمَا لَا يَصْنَعُ فِيهِ فَتَقَرُّ أَعْوَالُنَا بِأَعْوَابِهِمْ وَنَحْتَرِزُ عَنْ

ترجمہ و تفسیر

اولاً فیہ غلطی بلکہ اس میں غلطی ہے کہ نہ وقت صحت سے پہلے بلکہ بعد وقت پر
 اس میں غلطی کا کہہ کر اس میں غلطی ہے کہ یہ غلطی اس میں غلطی ہے (یعنی جس
 شخص سے استدلال کیا جاتا ہے اس میں غلطی کا قول صحت سے پہلے غلطی اس میں غلطی
 اصولی (اصول کے ساتھ مطعون ہے نہیں) یہی بات کا قول صحت کے معنی "لی کان" کے ہیں (یعنی
 استدلال کرنے کے وقت صحت کے معنی "لی کان" کا قول صحت سے پہلے غلطی اس میں غلطی
 ہے کہ وہ صحت سے پہلے غلطی کے ساتھ مطعون ہے کہ جو اصل اور فرع میں مشترک ہو چکا ہے وہ وہ
 حکم فرع کے لئے اولاً و ثانیاً بن جائے گی

الحاصل۔ حاصل یہ بیان کیا ہے کہ قیاس کو صحت سے وقت نہ قیاس باتوں کو بعد غرض چاہئے۔
 (۱) برقیں میں اصل یہ ہے کہ مطعون ہو یعنی کسی طاعت کی مطعون ہو (۲) کی بل کا ہو ضروری ہے جو اس
 بات کی تکرار ہی کرے کہ یہ غلطی اس طاعت کے ساتھ مطعون ہے نہ سے قطع نظر کہ اصل میں یہ
 مطعون تھا۔ (۳) تیسری بات یہ بھی ہے کہ صحت کو غیر صحت سے متاثر کرنے والی باتیں بھی موقوف
 چاہئے نہ اس بات کو کہنے کے لئے صحت سے دوسری کوئی طاعت نہیں ہے جب کہ وہ اور اثبات اور جرح ہوں گے
 تو ضروری ہے کہ قیاس صحت ہو۔

ثم للمقاصد تفسیر لغت بحر فیما کے لئے لغوی و خبری معنی میں جیسا کہ بحث سے پہلے بیان کیا ہو کہ
 شرطیں اور ارکان کا نام "وجود لغت" بھی ہے یہاں پر اور اس کا بیان کرنا ضروری ہے تاکہ اپنا یا کسی
 صفت اور کوئی صفت غلط ہے جو خلاف ہے جو خلاف کے قیاس کو جو کہ غلط ہو سکے

فہرہ اولیٰ ۲۱۰ لکھوں لکھ لیجئے کہ قیاس (۱) قیاس کی ایک شرط ہے کہ اصل کا حکم خود اصل
 کے لئے مخصوص ہو دوسری شرط یہ ہے کہ صحت کی بات میں اصل سے نہ ہو مقیاس علیہ
 اولاً و ثانیاً غلطی میں نہ ہو مقیاس (مخصوص پر) غلط ہے خصوصاً علیہ پر نہیں۔

والمتنصی اذیکوں مع شرط نہ ہو صحت سے جو دیکھتا ہے کہ قیاس کا مقیاس علیہ ایسا ہو کہ حکم مقیاس
 علیہ یہ ضروری ہے کہ دوسری نص کی روشنی میں شرط حضرت پر یہ حکم بذاتہ علیہ غلط ہوگا
 اس (مقیس پر) کے غیر کو یہ کہ قیاس کیا چاہتا ہے۔

والاجود فی براء بالاصل اور متن شرط کہ خود اصل سے جائز نہیں ہے کہ وہ نص مرادنی چاہئے
 یہ مقیاس علیہ کے حکم پر ہے اور اس کا مقیاس علیہ "تو" معنی میں یہ چاہئے کہ کسی وقت
 مقیاس پر جو حکم کے حکم لہذا علی حکم المقیاس علیہ وہ اس میں جو مقیاس علیہ کے حکم پر ہیں
 ہے وہ مقیاس علیہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے اور اس کی نص کی بات ہے اور اس میں شک نہیں کہ وہ نص آخر
 وہ نص ہے جو مقیاس علیہ کے حکم پر ہے نہ کہ نہیں۔

کشتیاده خُرَتمه و خُذاه لائِه مَحْضُوصَه بِقَوِّهِ عَنِ السَّلَامِ مِنْ شَهْدَةِ خُرَتمه
فَهُوَ حُصْنٌ وَلَا يَنْفِرُ اِنْ يَدْرُسَ عَلَيْهِ مَنْ مُوْاَعَلِي خَالًا مِنْ خَالِطِه الْوَلَدِ شَبِيحِ
اَوْ يَنْفِرُ حَيْثُ كَرَامَةِ اِخْتِمَامِهِ بِهَذَا الْحُكْمِ وَفَعَلْتُ مَرِيءِي اِنْ الْفَقِيْ صَوَّرَ
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْتَرِي دَفْعَةً مِنْ اَعْرَابِيْ وَأَوْفَاءَ اَلْأَمْنِ فَانْكَرَ الْاَمْرَ بِيْ مُسْتَقْبِدَةً
وَقَدْ قَلَمَ شَهِيْدَةً فَقَالَ مَنْ يَشْهَدُ بِيْ وَلَمْ يَحْضُرْ بِيْ حُدَّ مَعَالِ خُرَتمه لَمَّا
اَنْتَبَهَ يَا رَسُوْلَ اَللّٰهِ اَنْتَ زَعَيْتَ الْاَعْرَابِيَّ لِمَنْ اَلَدْتَ فَقَالَ كَيْفَ تَمْنَنُ بِيْ وَلَمْ
تُحْضُرْ بِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اَللّٰهِ اَنَا مُصَدِّقُكَ فَيَقِفُ ثَابِتٌ بِهِ مِنْ خَيْرِ الْمَدْحِ اَقْلَامًا
تُصَدِّقُكَ فَيُخْبِرُ بِهِ مَنْ اَتَاهُ نَحْوُ الْاَمَّةِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ شَهْدَةِ
خُرَتمه فَهُوَ حُصْنٌ مَجْلِبٌ شَهَادَتَهُ كَشْتِيَادَهُ حُصْنٌ كَرَامَةٌ وَتَعْظِيْلٌ عَنِ
يُؤَدُّ مَعَ نَحْوِ الْمَحْضُوصِ وَنَهَتْ اَلْمَشَاوَهَةَ اِلَيْهِ فِيْ حُجُوْا لِمَا تَقْصُرُ عَلَيْهِ
عِيْرُهُ وَاِنْ لَا يَكُوْنُ مَعْدُوْلًا بِهِ عَنِ الْقِيَاسِ اَيُّ لَا يَكُوْنُ لِمَا خِلَافَهُ لِقِيَاسٍ
اَوْ لَوْ كَانَ هُوَ يَنْفَعُ مَخْلُفَ نَفِيْسٍ فَكَيْفَ يَفْعَالُ عَلَيْهِ غَيْرُهُ كِبَاءُ الصُّوْمِ مَعَ
لَا تَكُلْ وَالتَّوَرُّبُ نَاسِبٌ وَبِهِ مَخَافَةُ الْقِيَاسِ اَوْ اَلْقِيَاسُ يَفْتَنُ مِمَّا يَصْنَعُ الصُّوْمُ
بِهِ وَاِنَّمَا اَلْقِيَاءُ بِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَلَدِيْ اَكُلْ رَسُوْلًا ثُمَّ عَلَيَّ صَوْمُكَ فَاَنْتَ
طُحْنُ اَللّٰهُ وَهَذَا كَيْفَ يَدْلِكُ عَلَيْهِ اَلْعَاطِيْ وَالْعُكْرَةُ كَمَا فَاسْتَبَحَ الشَّافِعِيُّ

ترجمہ اشرف

کشتیادہ خُرَتمہ و خُذاہ لائِه مَحْضُوصَه بِقَوِّهِ عَنِ السَّلَامِ مِنْ شَهْدَةِ خُرَتمه
فَهُوَ حُصْنٌ وَلَا يَنْفِرُ اِنْ يَدْرُسَ عَلَيْهِ مَنْ مُوْاَعَلِي خَالًا مِنْ خَالِطِه الْوَلَدِ شَبِيحِ
اَوْ يَنْفِرُ حَيْثُ كَرَامَةِ اِخْتِمَامِهِ بِهَذَا الْحُكْمِ وَفَعَلْتُ مَرِيءِي اِنْ الْفَقِيْ صَوَّرَ
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْتَرِي دَفْعَةً مِنْ اَعْرَابِيْ وَأَوْفَاءَ اَلْأَمْنِ فَانْكَرَ الْاَمْرَ بِيْ مُسْتَقْبِدَةً
وَقَدْ قَلَمَ شَهِيْدَةً فَقَالَ مَنْ يَشْهَدُ بِيْ وَلَمْ يَحْضُرْ بِيْ حُدَّ مَعَالِ خُرَتمه لَمَّا
اَنْتَبَهَ يَا رَسُوْلَ اَللّٰهِ اَنْتَ زَعَيْتَ الْاَعْرَابِيَّ لِمَنْ اَلَدْتَ فَقَالَ كَيْفَ تَمْنَنُ بِيْ وَلَمْ
تُحْضُرْ بِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اَللّٰهِ اَنَا مُصَدِّقُكَ فَيَقِفُ ثَابِتٌ بِهِ مِنْ خَيْرِ الْمَدْحِ اَقْلَامًا
تُصَدِّقُكَ فَيُخْبِرُ بِهِ مَنْ اَتَاهُ نَحْوُ الْاَمَّةِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ شَهْدَةِ
خُرَتمه فَهُوَ حُصْنٌ مَجْلِبٌ شَهَادَتَهُ كَشْتِيَادَهُ حُصْنٌ كَرَامَةٌ وَتَعْظِيْلٌ عَنِ
يُؤَدُّ مَعَ نَحْوِ الْمَحْضُوصِ وَنَهَتْ اَلْمَشَاوَهَةَ اِلَيْهِ فِيْ حُجُوْا لِمَا تَقْصُرُ عَلَيْهِ
عِيْرُهُ وَاِنْ لَا يَكُوْنُ مَعْدُوْلًا بِهِ عَنِ الْقِيَاسِ اَيُّ لَا يَكُوْنُ لِمَا خِلَافَهُ لِقِيَاسٍ
اَوْ لَوْ كَانَ هُوَ يَنْفَعُ مَخْلُفَ نَفِيْسٍ فَكَيْفَ يَفْعَالُ عَلَيْهِ غَيْرُهُ كِبَاءُ الصُّوْمِ مَعَ
لَا تَكُلْ وَالتَّوَرُّبُ نَاسِبٌ وَبِهِ مَخَافَةُ الْقِيَاسِ اَوْ اَلْقِيَاسُ يَفْتَنُ مِمَّا يَصْنَعُ الصُّوْمُ
بِهِ وَاِنَّمَا اَلْقِيَاءُ بِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَلَدِيْ اَكُلْ رَسُوْلًا ثُمَّ عَلَيَّ صَوْمُكَ فَاَنْتَ
طُحْنُ اَللّٰهُ وَهَذَا كَيْفَ يَدْلِكُ عَلَيْهِ اَلْعَاطِيْ وَالْعُكْرَةُ كَمَا فَاسْتَبَحَ الشَّافِعِيُّ

ترجمہ اشرف: کشتیادہ خُرَتمہ و خُذاہ لائِه مَحْضُوصَه بِقَوِّهِ عَنِ السَّلَامِ مِنْ شَهْدَةِ خُرَتمه
فَهُوَ حُصْنٌ وَلَا يَنْفِرُ اِنْ يَدْرُسَ عَلَيْهِ مَنْ مُوْاَعَلِي خَالًا مِنْ خَالِطِه الْوَلَدِ شَبِيحِ
اَوْ يَنْفِرُ حَيْثُ كَرَامَةِ اِخْتِمَامِهِ بِهَذَا الْحُكْمِ وَفَعَلْتُ مَرِيءِي اِنْ الْفَقِيْ صَوَّرَ
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْتَرِي دَفْعَةً مِنْ اَعْرَابِيْ وَأَوْفَاءَ اَلْأَمْنِ فَانْكَرَ الْاَمْرَ بِيْ مُسْتَقْبِدَةً
وَقَدْ قَلَمَ شَهِيْدَةً فَقَالَ مَنْ يَشْهَدُ بِيْ وَلَمْ يَحْضُرْ بِيْ حُدَّ مَعَالِ خُرَتمه لَمَّا
اَنْتَبَهَ يَا رَسُوْلَ اَللّٰهِ اَنْتَ زَعَيْتَ الْاَعْرَابِيَّ لِمَنْ اَلَدْتَ فَقَالَ كَيْفَ تَمْنَنُ بِيْ وَلَمْ
تُحْضُرْ بِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اَللّٰهِ اَنَا مُصَدِّقُكَ فَيَقِفُ ثَابِتٌ بِهِ مِنْ خَيْرِ الْمَدْحِ اَقْلَامًا
تُصَدِّقُكَ فَيُخْبِرُ بِهِ مَنْ اَتَاهُ نَحْوُ الْاَمَّةِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ شَهْدَةِ
خُرَتمه فَهُوَ حُصْنٌ مَجْلِبٌ شَهَادَتَهُ كَشْتِيَادَهُ حُصْنٌ كَرَامَةٌ وَتَعْظِيْلٌ عَنِ
يُؤَدُّ مَعَ نَحْوِ الْمَحْضُوصِ وَنَهَتْ اَلْمَشَاوَهَةَ اِلَيْهِ فِيْ حُجُوْا لِمَا تَقْصُرُ عَلَيْهِ
عِيْرُهُ وَاِنْ لَا يَكُوْنُ مَعْدُوْلًا بِهِ عَنِ الْقِيَاسِ اَيُّ لَا يَكُوْنُ لِمَا خِلَافَهُ لِقِيَاسٍ
اَوْ لَوْ كَانَ هُوَ يَنْفَعُ مَخْلُفَ نَفِيْسٍ فَكَيْفَ يَفْعَالُ عَلَيْهِ غَيْرُهُ كِبَاءُ الصُّوْمِ مَعَ
لَا تَكُلْ وَالتَّوَرُّبُ نَاسِبٌ وَبِهِ مَخَافَةُ الْقِيَاسِ اَوْ اَلْقِيَاسُ يَفْتَنُ مِمَّا يَصْنَعُ الصُّوْمُ
بِهِ وَاِنَّمَا اَلْقِيَاءُ بِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَلَدِيْ اَكُلْ رَسُوْلًا ثُمَّ عَلَيَّ صَوْمُكَ فَاَنْتَ
طُحْنُ اَللّٰهُ وَهَذَا كَيْفَ يَدْلِكُ عَلَيْهِ اَلْعَاطِيْ وَالْعُكْرَةُ كَمَا فَاسْتَبَحَ الشَّافِعِيُّ

تفریع علی اول الشرط وهو كون الحكم شریعاً فان الشافعی یقول الزمان
 منفع ما هو محرم فی مطلق مستثنی محرم وهذا المعنی مؤید فی اللواطة علی
 فی فوطة فی الحرمة والشهوة وتصفیح الغناء یجوز صیبه اسم الزمان وکلمة
 والفیه دفع توفیوسف ومحمد وهذا یستحق قیاساً فی البداهة والکلیة فوفی یفنی لکن
 یفنی اللواطة اسم الزمان وفنن ان یجوز علیها حکماً فقط لاجل اشتقاق الیلة
 فان الاق قیاساً فی اسعة وزن القاسم والحقوز وزن ما فم کثر صخاب
 الشافعی فانیهم یخصون اسم الخصر لکل ما یخبر العقل.

[ترجمہ و تشریح]

و ان یفنی حکم الشریع الی غیر شرط قیاس کے صحیح ہے کہ یہ ہے کہ وہ حکم
 شرعی جو نفس سے ثابت ہے وہ پھر اس قیاس کی طرف منتقل ہو جو کہ اصل کی مکمل تصویر
 ہے اور اس قیاس کے بارے میں کوئی دوسری نفس موجود نہ ہو یہ شرط عام کی ایک شرط (مسلوہ ہوتی) ہے مگر
 اس میں یہ شرطیں ہیں اس تصویر میں جو نفس سے ثابت ہے وہ نفس عام کی تصویر ہے۔ سوم قیاس
 یہ ہے اصل کی تصویر اس سے کثرت ہو۔ چارم قیاس میں جس صورت ہو

و ان یفنی حکم الشریع الی غیر شرط قیاس کے صحیح ہے کہ یہ ہے کہ وہ حکم
 شرعی جو نفس سے ثابت ہے وہ پھر اس قیاس کی طرف منتقل ہو جو کہ اصل کی مکمل تصویر
 ہے اور اس قیاس کے بارے میں کوئی دوسری نفس موجود نہ ہو یہ شرط عام کی ایک شرط (مسلوہ ہوتی) ہے مگر
 اس میں یہ شرطیں ہیں اس تصویر میں جو نفس سے ثابت ہے وہ نفس عام کی تصویر ہے۔ سوم قیاس
 یہ ہے اصل کی تصویر اس سے کثرت ہو۔ چارم قیاس میں جس صورت ہو

و ان یفنی حکم الشریع الی غیر شرط قیاس کے صحیح ہے کہ یہ ہے کہ وہ حکم
 شرعی جو نفس سے ثابت ہے وہ پھر اس قیاس کی طرف منتقل ہو جو کہ اصل کی مکمل تصویر
 ہے اور اس قیاس کے بارے میں کوئی دوسری نفس موجود نہ ہو یہ شرط عام کی ایک شرط (مسلوہ ہوتی) ہے مگر
 اس میں یہ شرطیں ہیں اس تصویر میں جو نفس سے ثابت ہے وہ نفس عام کی تصویر ہے۔ سوم قیاس
 یہ ہے اصل کی تصویر اس سے کثرت ہو۔ چارم قیاس میں جس صورت ہو

و ان یفنی حکم الشریع الی غیر شرط قیاس کے صحیح ہے کہ یہ ہے کہ وہ حکم
 شرعی جو نفس سے ثابت ہے وہ پھر اس قیاس کی طرف منتقل ہو جو کہ اصل کی مکمل تصویر
 ہے اور اس قیاس کے بارے میں کوئی دوسری نفس موجود نہ ہو یہ شرط عام کی ایک شرط (مسلوہ ہوتی) ہے مگر
 اس میں یہ شرطیں ہیں اس تصویر میں جو نفس سے ثابت ہے وہ نفس عام کی تصویر ہے۔ سوم قیاس
 یہ ہے اصل کی تصویر اس سے کثرت ہو۔ چارم قیاس میں جس صورت ہو

اللفظ ہے اور یہ صورت کے نزدیک ہے نہ کسی سے اور دوسری صورت تو اس فی البدیہہ نہیں ہے اور اگر کسی صورت کو چاہی گئی ہے تو در آخر عامہ شائع ہوئے قیاسی لفظ کو چاہنا چاہئے کیونکہ وہ غریب و قریب کی چیز کو کہتے ہیں جو غریب کو مخاطب ہے اور مراد کے یہ لفظی معنی ہیں شرائط کے پر کرنے کے عام بھی ہو سکتے ہیں۔
 وَقَدْ قَالَ لَهُ وَاحِدٌ مِنَ الْحَفِظَةِ تَوَسَّسَ الْقَارِئَةُ الْقَارِئَةُ فَقَالُوا لَا تَقْرَأْ فِيهِ
 الْعَامَ فَقَالَ بَطْنُ أَمْنَا يَنْقَرُ فِيهِ الْعَامَ فَيَسْمَعُ أَنْ يَسْمَعَ دَرُورَةً ثُمَّ قَالَ لَهُمْ
 لَمْ يَصْحَرِ الْجَزْءُ جَزْءًا فَقَالُوا إِنَّهُ يَنْقَرُ جَزْءًا عَنْ يَتَخَرَّجُ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ
 فَقَالَ إِنَّ لَهْكَ بَعْدَ يَنْقَرُكَ فَيَسْمَعُ أَنْ تَسْمَعَ حَرْجًا فَتَحْزِرُ وَتَسْكُتُ
 وَلَا تَصْحَرُ ظَهْرُ الدَّامِي تَغْبِغُ عَلَى اشْرُطِ الثَّانِي أَلَا يَسْتَقِيمُ لِقَبْلِهِ لِصِحَّةِ
 ظَرْفِ الدَّامِي كَمْ عِلَّةٌ لِلْمُتَأَمِّنِ قِيَمَتُهُ أَنَّهُ يَصْبِحُ طَلْقًا فَصَحُّ طَبَارَةٍ
 كَأَمْسَلَمَ - لَمْ يَوْجِبِ اشْرُطُ الثَّانِي وَهُوَ تَقْدِيرُ تَحْكُمُ بِمِثْلِهِ نَكْوَتُهُ أَيْ لَوْ كُنْ
 هَذَا مُعْتَلِّقًا تَقْدِيرُ لِسُخْرَةِ الْمُتَعَدِّهِ بِالنَّكَارَةِ مِنْ لَاصِلٍ وَهُوَ انْتِزَاعُ إِلَى
 طَلْقِهَا هِيَ بَرَقَ عَنْ نَفَاةٍ لَأَنَّ هَذَا الْمُتَعَدِّهِ يُقْبَلُ بِالنَّكَارَةِ وَظَهَرَ أَنَّ الْقِيَمَةَ
 يَكُونُ مَوْجِبًا أَلَيْسَ هُوَ فَلَا لَأَكْفَارَةِ الْبَرِّ هِيَ - ثَرَةً بَلْنَ لُعْبَابَةِ الْقُوَّةِ وَقِيلَ
 هُوَ قَدْ لَتَحْزِرُ وَلَكِنْ لَيْسَ هَذَا لَتَحْزِرُ الَّذِي بِحُفَّةِ الصُّوَرَةِ وَالْقَدِيرَةِ الْحَكَمِ
 مِنَ الدَّامِي فِي الْمَصْرُوفِ الْمَكْرَهُ وَالضَّاطِلِ لَأَنَّ غَرَمًا دُونَ حَارَةٍ تَعْبُغُ عَالِي
 اشْرُطِ الثَّلَاثِ وَهُوَ كَوْنُ الْعَرَجِ شَيْئًا بِالْإِلَاصِلِ فَإِنَّ اسْتِثْنَاءَهُ بِقَوْلِهِ لَمَّا غَرَّ
 أَمَّا سَمِعُ مَعَ كَوْنِهِ عَامِدًا مِنْ نَفْسِ الْعَقْلِ فَلَا يَصِحُّ بِغَضَبِ الْمَكْرَهُ وَهُمَا
 يُسَاوِيَانِ مِنْ نَفْسِ الْعَقْلِ أَوَّلِي وَبَعْثُ نَقُولُ أَنَّ صَدْرَهُمَا دُونَ غَضَرِهِ عَادُ
 السُّنُونُ مَعَ بِلَا خَمِيرٍ وَهُوَ مِنْهُ تَوَقُّفٌ إِلَى مَا جَاءَ بِسَوْرٍ وَلَعَلَّ الْخَطَأِ
 وَالْمَكْرَهُ مِنْ غَيْرِ سَاعِدٍ الْحَقُّ قَالِ الْخَطَأِ بِذِكْرِ بَصَرٍ وَالْكَيْفَ يَقْصُرُ فِي
 الْاِخْتِيَامِ هِيَ الْمُخْتَصِمَةُ حَتَّى وَخَلَّى ثَمَلًا مِنْ حَلْفِهِ

ترجمہ و شرح

و قال له واحد من الحفظه توسس القارئة القارئة فقالوا لا تقرأ فيه العام فقال بطن أمناء ينقر فيه العام فيسمع أن يسمع درورة ثم قال لهم لم يصحر الجزء جزءا فقالوا انه ينقر جزءا عن يتخرج على وجه الأرض فقال ان لك بعد ينقرك فيسمع أن تسمع حرجا فتحذر وتسكت ولا تصحر ظهر الدامي تغبغ على اشروط الثاني ألا يستقيم لقبليه لصحة ظرف الدامي كم علة للمتأمين قيمته انه يصبح طلقة فصح طبارة كأمسلم - لم يوجب اشروط الثاني وهو تقدير تحكم بمثله نكوته أي لو كن هذا متعلقا تقدير لسخره المتعدي به النكارة من لاصل وهو انتزاع إلى طلقها هي برق عن نفاة لأن هذا المتعدي يقبل بالنكارة وظهر أن القيمة يكون موجبا أليس هو فلا لأكفارة البر هي - ثرة بلن لعبابة القوة وقيل هو قد لتحذر ولكن ليس هذا لتحذر الذي بحففة الصورة والقدرة الحكم من الدامي في المصروف المكره والضاطل لأن غراما دون حارة تعبغ عالي اشروط الثالث وهو كون العرج شيئا بالإلصاق فإن استثناءه بقوله لما غرر أماسمع مع كونه عامدا من نفس العقل فلا يصح بغضب المكره وهما يساويان من نفس العقل أولي وبعث نقول أن صدرهما دون غدره عاد السنون مع بلا خمير وهو منه توقف إلى ما جاء بسور ولعل الخطأ والمكره من غير ساعد الحق قال الخطأ بذكر بصور والكيف يقصر في الاختتام هي المختصمة حتى وخلق ثملا من حلفه

ہونے کے باوجود اس کے نکلنے کو چھوڑ کر صل کے حکم کا قصد لازم ہے یہ ہے قحی شرع کی تخریج ہے اور
یہ ہے کہ فرما میں غصہ وارد نہیں ہوئی ہو اور یہی کفارہ کفارہ اور کفارہ کفارہ پر غلام کے آلودہ کرنے کا حکم
ہے اور غلام انسان کی قید سے مطلق ہے۔ ہر کفارہ قتل کے حکم کو لڑنے کے حکم پر اس کو قیاس کر کے
ایمان کی قید کا خلاف کرنا مناسب نہیں ہے جس طرح کے نام ثابت ہے غلام کو ایمان کی قید سے حبیہ کیا ہے
کیونکہ یہی خلاف قیاس نہیں میں وارد ہے اور یہ حال یہاں حواشی قیاس ہے تو اس میں حرج نہیں ہے کہ
وہاں غصہ اور قیاس دونوں سے حکم نکلیا جائے جسے کہ صاحب پرہیز کی عادت ہے کہ اور حکم میں دلیل حوال
و مستعمل ہر دو سے استدلال فرماتے ہیں اس بات پر نگاہ کرنے کے لئے اگر با فرض میں موجود ہوئی تو یہی
حکم قیاس سے ثابت کیا جاسکتا ہے۔

والتحریط الواہب ان یقتل (۲) اور یہ قحی شرع قیاس کی یہ ہے کہ قلیل کے بعد وہ یہی دانی ہے
جیسا کہ قلیل سے پہلے قحی شرع صنف نے رائج کی قید کو مراحت سے ذکر کیا ہے تاکہ یہ ہمہ کیا جائے
کہ جبکہ شرعاً چار شرطوں پر مشتمل ہے تو یہ شرعاً صالح ہے اس لئے رائج کو مراحت سے وہاں کر دیا تاکہ
راجحہ نہ کہ یہ شرعاً صالح ہے اس لئے رائج کو مراحت سے وہاں کر دیا تاکہ رائج ہو جائے کہ یہ ایک ہی
شرع ہے اور یہ حکم اس کے مطلق یہ ہیں کہ حکم جس حال پر پہلے قیاس پر کوئی تفسیر رائج نہ ہو اور اس کے
سواء کہ حکم فروعی یا جب متعین ہو جائے اس لئے اصل اور فروع دونوں کو عام ہے یا انما خصصنا لافظ
جن فروعہ (۱) اور ہم نے مقدمہ قلیل کو خاص کیا ہے اور مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول لا یتیموا الطعام
بالطعام الاسود، بسواء کے حکم سے یہ عادت ایک سہل مقدمہ کا جواب ہے حال یہ ہے کہ نے کہا کہ
قلیل کے بعد اصل کا حکم خیر نہ ہو اور یہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول لا یتیموا الطعام بالطعام
میں جب شہرہ کی حرمت کی علت قدرہ جس کو مقدمہ کر دیا اور اس کو غیر طعام میں بھی متعین کر دیا تو یہ
قلیل کو اس نص سے کیوں خاص کر دیا جو نص کے قلیل و کثیر مقدمہ دوسرے حرمت پر دلالت کرتی ہے اور محرم
کر دیا تم نے وہاں کی حرمت کو صرف کثیر پر (اور قلیل مقدمہ کو اس سے خاص کر دیا)

فاجاب بانما خصصنا القلیل من هذا اللحم لان استیثنا خلاف التمیوی
ذل علی غنوم صندیہ فی الأحوال ولفظ یکتب ذالک لا فی الکثیر یکتب ان
التمیویۃ متعینہ وقد وقع منکتفی من الطعام فی الظاہر ولا یصلح ان یکتب
خصنتی جفا فی لفظہ لافظ جن تاویلہ فی احدہما فالشاسی تاویلہ فی
الخصنتی ویقول مثلاً لا یتیموا الطعام بالطعام الا طعاماً متعیناً بطعام
متعیناً فالطعام المتعین بالتعیین حلال خلافاً وسواء کلاً یتیم حراماً
میتیم الحنفی بالحقۃ وکذا بالغنمۃ داخل تحت الحرمة وہی الاصل فی

الاشنباء جندہ وحقن نؤول فی المستثنیٰ منه ومقدّر هكذا لا تبطلوا الطعام
بالطعام من حاب من الاحوال الا فی حال المساواة والاحوال ثلثة وهی
المساواة والمفاضلة والمجازفة وكلّیة احوال لکنّیة فتحلّ فیہ المساواة
وتحرّم المفاضلة والمجازفة واقلّیة عیون متقدّمین به من الا فی المستثنیٰ و
لا فی المستثنیٰ منه فنبتی علی اصل الذی هو الا باحتمال یجوز بیع الخفّة
بالخفّة وکذا بالخفّین لا یقال ان اخلّة ایتنا حار فنبتی فی المستثنیٰ منه
فتکون حرّما لانا نفوز انھا حال یعیذ غیر مساوی بین لغزف والاقراب
بالمساواة هو الحال البی بلکنّی فلا یزاد بالمستثنیٰ منه الا احوال الکنّیة
لاقلّیة فصار التمییز بالنسب اخی بدلالة النصّ حال کونه مستاحیا للقلّیة
لا به اخی بالتفویض کف فنبین

ترجمہ و تشریح

حدیث (ب) میں ہے کہ جو کچھ تمہارے قریبیوں کو دے دو، جو ان کے ہم سے غاص کر لے لیں اور جو ان کی
راہ میں ہیں کیا ہے۔ "ان" مستطاع، حادثۃ المساوی () حدیث میں تہائی کی حالت کا اشتہار
نور و احوال کے تحت کہ مستثنیٰ سے میں عموم خاص مراد ہے۔ اور عموم اول کا معنی صرف کثیری ہو سکتا ہے۔
مطلب یہ ہے کہ حدیث کے طرز الاستواء و مساوی (کنّیہ نہ براہ) میں ۲ کا مستثنیٰ مساوی کے معنی میں
صعد ہے (جو کہ ایک حالت ہے)۔ رت کہ ہے اور مستثنیٰ مراد بظاہر الدعاء ہے (جو جو بھی ہو موجود ہے)
میں درحقیقت وہ مستثنیٰ سے سونے کی مساحیت نہیں کہ کھانسی و جھک سے کہ مستثنیٰ کا معنی ہے کہ مستثنیٰ کی حالت میں
ہو: ضروری ہے کہ ان کے ان دونوں میں سے کسی ایک میں اضافہ کر دیا ہو، تاکہ وہ ان کے ایک نوع
ہو نہ ہو۔ چاہے دونوں اعمال خارج ہیں سے جو چاہیے اور وہ ان کے جسم (افعال) میں ہیں، کہ مستثنیٰ کا معنی مستثنیٰ
میں داخل کرتے ہیں اور بتے ہیں کہ اس جملے کے معنی یہ ہیں کہ لا یتبعوا اعضاءہ بالطعام الا طعمان
مساویا بطعام مساوی لہذا طعام مستثنیٰ بالمساوی طار ہو جائے گا اور اس کے پاس وہ سب
حرام ہوگا۔ لہذا ان کی کچھ طار کے ہونے میں ایسے ہی ایک طار کی کچھ اور طاروں کے ہونے میں حرمت کے
تحت داخل ہے (یعنی حرام ہے) اور اشتہار کی کچھ میں حرمت ہی اخص ہے۔ وحقن نؤول اور ہم مستثنیٰ مراد
کا بیان کرتے ہیں اور تقدیر عبارت تر طار نکالتے ہیں کہ لا یتبعوا الدعاء بالطعام فی حال من
الاحوال لامر حال المساوی () یعنی کسی حالت میں طعام کی کچھ طعام ہے۔ کہ وہ بجز مساوی کی حالت
کے کہ وہ احوال میں ہیں۔ وہ مساوی (خاص) عموم صدارۃ ذہاب سب کے سب شجر کے
احوال ہیں جس میں ان احوال میں سے صرف مساوی کی حالت طار ہے اور ان میں دراصل کی حالتیں حرام
وہاں کہیں جو قلیل مقدار سے حدیث میں کوئی تعداد نہیں لکھی۔ نہ مستثنیٰ میں نہ مستثنیٰ مراد قلیل مقدار

پہلی اسٹیج پر آئے اور وہاں تک پہنچے کہ انھوں نے اپنے ہاتھوں سے ایک نئی چیز کی بنیاد ڈالی۔

لا يقال ان القضاة ايضا حال - اعتراض نہ کیا جائے کہ لیکن بھی تو یہ کہ ہے ہذا یہ حالت
(قبل) بھی مستثنیٰ نہ کے تحت ہائی رہے گی۔ اور قرام ہوگی (لا) بقول اب۔ حال آنکہ ہم جواب دیں
گے کہ یہ حال بعد ہے چودہویں ہے اور عرف میں جس قول نہیں ہے اور مساوات کے قریب حال کثیر ہے ہا
مستثنیٰ نہ سے مراد صرف احوال کثیر ہوں گے نہ کہ حوالہ نہیں۔ مصادر التفسیر بالتفصیل لیزایہ فقہ حوزہ
نصر کی طرف منسوب ہے۔ یعنی روایت انصاری سے عبت کے حال یہ کہ کہ مصاحبا للفقہاء لاہ ظہیل
کے قاضی کے ساتھ مولفہ اور مکی اور یہ محض تفسیل کے سبب سے یہ نہیں پید ہو بھی تفسیل سے جیسا کہ تم
نے گمان کر رکھا ہے لہذا اعتراض بل اور اذ نہیں ہوتا۔

وإنما سئلتم ذلك لتفقدوا في الصورة جواب سؤال آخر تفقدوا أن الفقير
أوجب الشاة في زكوة السوائم حيث قال عنه السلام في شخص من الأهل
شاة وأتتم عملتم صلاحيها للفقير بأنها مان صانع لخوانم وكل ما كان
كذلك يجوز أدائه أو أن القيمة أيضا التي ديعلتم قبل شاة أمهونه من
نفس صريح فاجب بأنه إنما سقط حق الفقير في صورة الشاة وتسمى
أي القيمة والنفس لا باعتبار بل لأن الله تعالى وسد ذائق الفقراء بل إن ذائق تمام
العالم في قوله تعالى ومن ذائق في الأرض لأعسى له رزقا وقسم لكل
واحد منهم ملاقى لغناش ما غضى الأعف من الرزاعة والرجاوة والكسب لم
أوجب مالا مسمى عسى لأغنياء لنفسه وهو الشاة التي أخذ الله تعالى في
يده كما قيل أمضاقة تقع في كف الرحمن فقير إن كان بين كف الفقير ثم أمر
بأنجار أمواله من ذلك المسمى الذي أحده بقوله تعالى إنما الصدقات
للفقراء والمساكين الآية ويقول عليه السلام حياء من غيب هم وروها إلى
فقراءهم وإنما فعز كذلك للفقراء أنهم أحد أن الله لم يزل الفقراء ولم يوف
بهم من حقهم بل رزقهم الأغصاة ولما قيل أن اللأم في قوله للفقراء لأم
لأعاقبة اللأم متميز لأن الله تعالى هو مالكها وما حلف لم يظلمها للفقراء من
عند نفسه كما يظلم لأغنياء كذلك.

زمرہ شریعت

وَأَمَّا سَلْطَةُ حَقٍّ يُخْفَرُ فِي الصُّورَةِ (٢) لَدَى مَنْ تَكُنْ تَحْسِبُ كَرَامَتِي حُدُوثِ
مَنْ تَقَرَّرُ لَقَدْ مَنَعَهُ حُجُوبًا وَصَلَّى أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَبَعْدَ سَوَالِ كَلَامِ جَوَابِ مَنْ تَقَرَّرُ

یہ ہے کہ سائہ چاند بوسں ہر جگہ میں چکر لپٹا لپٹتے پھرتے ہیں کہ مالک کو اپنے گھر سے چار دھڑ بھوسا
 بھی دے دیتا۔ ایسے مہر دلوں کو سائہ کچھ شریعت نے دیکھ کر کبھی کبھار جپ کی ہے تاکہ آغوشِ صلی
 اللہ علیہ وسلم سے لوث نہ لڑا۔ ہے۔ "فی حصص من الابل شفاء۔" (پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے) مگر تم
 نے اسے انتاف بکری میں مصدقہ کیا ہے کہ فقیر کی حاجت پورا کرنا شریعت کا اصل مقصد ہے اور یہ غلط
 بکری سے بھی چڑھا جاتا ہے اس لئے فقیر کو غلط جس چیز سے پوری ہو جائے اس کا دیکھنا چاہتا ہے اور
 بکری کی قیمت دے بھی (بکری سے بچنے) چاہتا ہے۔ مگر جس میں اس تسلیل کے درجہ تم نے صریح قید کر
 لیا ہے کہ دیا ہے جو غصہ کے حکم میں ہذا پر قویٰ فقیر جسے تو دلور کیا ہے صفت اس سے اس کا جواب دیا ہے
 کہ فقیر کا حق صورت کے حق میں سزا نہیں ہوا ہے مگر صورت قیمت عقل سے ہے ہاں بعض لا بالفضل
 اللع میں کیا ہے عقل کی وجہ سے نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے فقرا کو روزی عطا کر کے کاہدہ فرمایا ہے کہ
 صرف فقر وہی نہیں تمام مال کے رزق دینے کا وہ فرمایا ہے اپنے حق میں مالک جس کا وہ مال دیا
 می الارض والاعمالیہ وادھبا۔ (اور کوئی نہیں چلے ورنہ من پھر نہ پڑے اس کی روزی پھر اس میں
 سے ہر ایک کے لئے روزی حاصل کرے کا طریقہ ایک ایک تقسیم کر دیا ہے جس میں مالک کو روزی عطا
 کرنا لذت و تہمت اور کب میرا مال کسی کے بھائی دلوں پر ہے سے ہر ایک ایک حصہ میرا کرنا ہے
 اور وہ شکار ایک بکری ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ میں لیتا ہے چنانچہ لڑا گیا ہے کہ مصلحتہ قدم فی
 کفہ الرحمن (مصدقہ فقیر کے ہاتھ میں رکھنے سے پہلے دشمن کے ہاتھ میں پکڑا ہے) ثم لمر ولفجار
 المواہب من مالک روزی مقرر شدہ صدقہ مال کے ذریعہ خدا کی بواحد روزی پور کرے کا حکم کو غم فرمایا
 جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب سے "انما الصدقات للفقراء والمساكين" صدقات فقراء
 و مساکین کے لئے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے ذریعہ کہ خدا مال سے اغنیائهم
 و ردھا لہم فقرائهم (ان کے مالہ اور اس سے دیکھو دھور کچھ اور فقراء پر خرچ کیجئے) و اما فقیر مالک
 اللع دیکھو کہ دھور کرنے سے اس کو اس طرح خرچ کرنے وغیرہ کا حکم اس سے قائم کیا گیا ہے تاکہ کوئی یہ
 خیال نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ فقرا کو روزی نہیں دے ہوتا ہے وہ روزی پور فرمایا ہونے کے حق میں کیا مالک سے
 اغنیہ و روزی دیا ہے اور اس لئے مال لہ للفقراء میں لام غالبیت کا ہے لام تملیک کا نہیں ہے کیونکہ رکوع کے
 مالک فقراء غنیہ ہوتے بلکہ مالک اللہ تعالیٰ ہوتے ہیں اغنیاء سے ہر ایک کو اپنے ہر فقرہ کا اپنا حصہ ہے
 نہایت فرماتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ غنیہ کو بھی اس طرح عطا فرماتے ہیں۔

وَالَّذِي لَا يَحْتَمِلُهُ مِنْ اِحْتِلَافِ اَنْوَاعِهِ اَيُّ ذَلِكَ الْعُسْطُ الَّذِي هُوَ الْمَشَاءُ
 لَا يَحْتَمِلُ اَنْوَاعَ الْمَوَاعِيدِ مِنْ خِلَافِهَا وَكَثَرَتِهَا غَارُ الْمَوْعِدِ وَالْحَبْزِ وَالْاَذَامِ
 وَالْحَصْبِ وَالْبَاسِ وَامثالُهُ وَالْمَشَاءُ لَا تَوْفَى الْاَبْدَانِ مَكَانَ دُنَا بِالْاِسْتِقْدَالِ

قیمت کے اس کا حاصل ہو، بہت مشکل ہی سے ۵۰ ہے (جب چار ہو اور اس پر کامیابی ہو اور اس قیمت حاصل ہو جب ہی حاصل ہو سکتا ہے، ہر سال اس قیمت کا حصول مشکلات سے خالی نہیں ہے، ہر سال اگر بھی چار واقع ہو اور اس قیمت حاصل بھی ہو تو یہاں تک کہ ہر سال ہی ہے کہ شرعی طریق پر اس میں قیمت کی حکم عمل میں آجائے، ہر سال ہی طرح کچھ لیکن وغیرہ حاصل ہے بہت کم ان گذشتہ کی نوبت آتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے عرصہ دور تک کوئی سہاں حالت میں نہ ہو، کچھ عرصہ کا حاصل بھی ہو سکتا ہے، ہر سال ہی ہے، ہر سال ہی ہے، کاشت کار کاشت کر کے مدت بھر کا حاصل تک تقبل ہے (فرض تو ہے نہیں صرف وہاں ہے) ممکن ہے صدقہ غرض سے اسے صدقہ غرض نہ لائیں، ہر سال ہی طرف سے کوئی مال وصول کرنے والا غرض نہیں ہے، لہذا یہ صرف ذکر کوئی ایسا ہی عبارت ہے (جسے تمام مفسرین ملاحظہ فرمائیں)۔ ہر سال ہی تمام غرضیات کو چار کرنے کا اندیشہ ہر سال ہی ہے، ہر سال ہی حکم الطاهر اور ان کی قیمتیں ہر سال ہی کا رکھنا ہے، جس کو نص کے حکم کی علامت قرار دی گئی ہو۔ جس کے جائز ترسی منقطع کے ہیں اور اس کا رکھنا ہم اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ اس کا رد ہر سال ہی (طرح) پر ہوتا ہے اس کے بغیر کسی کا رد نہیں ہو سکتا (رکن کی وجہ تیسرہ شئی کا رکھنا ہر سال ہی کے لئے لازم ہے) اور صرف نے صرف کو حکم سے تعبیر کیا ہے، چاہے کہ شرعی حکم کی غرض علامت ہو، کرتی ہیں ہر حکم کے لئے صرف ہوتی ہیں ہر حکم کے لئے ہر سال ہی علامت ہوتی ہیں (اس سے بچہ والی کی کوئی قیمت نہیں ہوتی ہے، احکام کے لئے محلی موجب، ادب کرنے والے کوئی غلطی نہیں ہوتی، ہر سال ہی اصول کا اختلاف ہے کہ غرض ہر سال ہی حکم ہی علامت ہے، اصل حکم کی علامت ہے۔

وَالطَّاهِرُ هُوَ الْأَوَّلُ عَلَى مَا ذُكِرَ مِنَ الْفَرْغِ لِأَنَّ النَّصْرَ ذَلِكَ قَطْعِيٌّ وَاضَافَةُ الْحُكْمِ إِلَيْهِ بِمِثْلِ الْأَوَّلِ مِنْ إِضَافَتِهِ إِلَى الْعِلَّةِ وَإِنَّمَا أُضِيفَتْ مِنَ الْفَرْغِ لِأَنَّهَا بِالصَّرْفِ خَفِيفَةٌ لَمْ يُجْزَ فِيهِ النَّصْرُ وَقَدْ أُضِيفَتْ حُكْمُ الْأَوَّلِ وَالْفَرْغِ جَمْعِيًّا إِلَى الْعِلَّةِ لِأَنَّ مَا لَمْ يَكُنْ تَالِيفًا فِي الْأَوَّلِ كَيْفَ تَوَافُرَ فِي الْفَرْغِ مَا لَيْسَ تَشْتَمِلُ عَلَيْهِ النَّصْرُ أَيْ خَالَ كَرْتِهِ ذَلِكَ الْعِلْمُ مِمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ النَّصْرُ لِأَنَّ بَصِيْفَتِهِ كَالْمُتَابَعَةِ عَلَى الرُّوَا عَلَى الْفَقْلِ وَالْجَنْسِ أَوْ بَعْدَهُ مَسْمُومَةٌ كَالْمُتَابَعَةِ نَصْرُ الشَّيْءِ عَنْ نَصْرِ الْأَوَّلِ عَلَى الْعَجْزِ عَنْ الْقَسْبِ وَجَمْعُ الْفَرْغِ نَظِيرُ الْإِلَاحَةِ الْأَوَّلِ فِي حُكْمِهِ لَوْ جُزِيَهُ فِيهِ أَيْ وَجُودُهُ ذَلِكَ الْمَعْنَى مِنَ الْفَرْغِ وَنَظِيرُ مَنْ هَبَا أَنْ لَوْ كَانَ الْفَرْغُ أَرْبَعَةَ الْأَوَّلِ وَالْفَرْغِ وَالْمَثَلُ وَالْحُكْمُ وَإِنْ كَانَ أَوَّلُ الْفَرْغِ هُوَ الْعِلَّةُ ثُمَّ شَرَعَ فِي بَيَانِ أَنْ ذَلِكَ الْمَعْنَى يَكُونُ عَلَى عِدَّةِ الْأَحْكَامِ فَقَالَ وَقَوْلُ جَاءَ أَنْ يَكُونَ وَهَذَا لَأَرْبَعًا وَعَرَضْنَا فَالْوَصْفُ الْإِزْمُ أَنْ لَا يَنْفَكُ عَنِ الْأَوَّلِ

کَالْمُغْنَةِ عِلَّةً لَوْ جَوَّبَ الزُّكَاةُ فِي النَّدْبِ وَالْفَصَّةِ لَا يَنْفُلُكَ عَنْهَا لِأَنَّهَا خَلْفَانِي
الْأَصْلِ عَلَى مَعْنَى الْمُغْنَةِ وَهِيَ مُشْتَرَكَةٌ بَيْنَ مَضْنُونِ الذَّهَبِ وَالْفَصَّةِ وَيُتَوَهَّمُ
وَحُلْفِيهَا فَيَكُونُ فِي حُسْنِ التَّنْصِبِ الزُّكَاةُ لِعِلَّةِ الْمُغْنَةِ وَ لِشَالِصِي يُعْلَلُ حُرْمَةُ
الزُّبَا بِهَا وَمِنْ غَيْرِ مُتَّفَقَةٍ إِلَى مُنْهَى وَالْوَصْفُ الْغَائِبُ كَالْأَنْجَابِ فِي قَوْلِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهَا دَمٌ عَنِ الْفَجْرِ عِلَّةً لَوْ جَوَّبَ الْوُصُوفُ فِي لُغَتِهَا حُصْنٌ وَهِيَ
غَائِبَةٌ لِلدَّمِ بِذَلِكَ لَمْ أَنْ يَكُنْ كُلُّ دَمٍ الْعَرَبِيِّ مُتَّفَعًا فَإِنَّهُ وَجَدَ الْفَجْرَ الدَّمِ
مَنْوَلَةً كَانَ لِلْمُغْنَةِ حَتَّى أَنْ لُغَتِهَا مِنْ غَيْرِ الصِّبْغَانِ نَجِبٌ بِهِ الْفَصَّةُ

ترجمہ و شرح

و لظاہر و ہذا اور یہ اصل کا یہ ہے جس کا مثلاً قرآن نے اس کو اختیار فرمایا ہے یعنی انہوں
نے اہل صورت کو اختیار کیا ہے یعنی طہ کے حکم کے لئے ایک علامت ہے۔ کیونکہ غرقہ
و لیل لیلی ہے اور اصل میں حکم کی نسبت یہ وہ بصرہ لائی ہے۔ بمقابلہ حکم کی اطاعت طہ کی جانب کر کے
اہل (حکم فرما) حکم کی نسبت طہ کی جانب ضرورت کی وجہ سے کی گئی ہے کیونکہ غرقہ کے لئے وہی ضر
وریہ نہیں ہے (اس لئے طہ کے اشترک ہے اصل کا حکم فرما کر دیا جاتا ہے) اور قبل نصف حکم
الاصل والفرع جیسما اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اصل اور فرع دونوں میں حکم طہ کی طرف
منسوب ہوگا۔ اس وجہ سے کہ اصل کے حکم میں طہ کی تاثیر نہ ہو تو غرقہ کے حکم میں اس کا اثر نہیں ملے
ظاہر ہو سکے گا۔ مثلاً لَنْفُلُكَ عَنْهَا الْفَصَّةُ اور وہاں جو دینا میں ہے کہ جن پر نہیں شکیں ہو۔ یعنی اگر
حاصل میں کہ وہ علامت میں ہو جس کو نہیں شکیں ہے۔ خود نص کے لحاظ سے مثال ہونا بھی آتا ہے
وہاں نص کے الفاظ کیل و نص پر امانت کرتے ہیں یا غیر الفاظ کے (بلکہ قریدہ اور لہر سے سمجھا جائے
اس علامت کی جگہ سے کہ نہایت دور اور دور کر بھاگ گیا ہو بطور ممانعت اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو نہ جیسے
انعام کے سپرد کرے سے مالک کا ہے اس لئے نہیں ملے جیحدہ تاقی دار رہتی ہے۔ و حوالہ الفرع
طہ اور فرع کو اس کی تعمیر قرار دیا گیا یعنی حکم کے ثابت کر کے اس فرما کر اہل کی تعمیر قرار دیا گیا ہو۔
اس کا حکم فرما میں ثابت کر کے لئے موجودہ فیہ اس میں اس علامت کے پائے جانے کی وجہ سے یعنی فرما
میں اس میں حکم کی علامت دہی جانے سے وہ غیر متناہفہ اور یہاں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چنانچہ کے
اور کان ہمارے اصل فرما طہ اور حکم اور اثر کی اصل طہ ہے۔

انعام طہ۔ نص کے حکم کی علامت طہ سے کہ وہ اصل قیاس کا کر گیا ہے اس کی بہت سی حسیں ہیں
طہ کی علامت بھی اس کی حکم ہوتی ہے بلکہ طہ کی وہ حسیں ہیں اصل بار میں ہو گیا طہ لازم ہو گا
چہ اصل علی ہو گا اصل طہ ہو گا مثلاً طہ نے طہ کی اہم کا وہی شرع کیا ہے۔ لہذا وہ
چالان ہو گیا و صحت لازم ہے اور یہ کہ وہ طہ و اصل و طہ اور طہ میں ہو گیا طہ لازم

ہوے جو اصل سے کچی ہوں ہو جیسے خمیہ (خمیہ ہونا) قیمت ہونا) سونے اور چاندی کی رکاوٹ سے واجب ہونے کی علت ہے۔ جو تھوڑے روز میں کچی ہوا نہیں ہوتی کیونکہ جن کی تحقیق کی طبیعت کے لئے ہوتی ہے اور طبیعت جس طرح سونا چاندی کی ان میں سوچا ہے اسی طرح کان ہے۔ ہونے والے ذریعہ تیار ہوا جو مٹی کی پانی ہے ہر احوالوں کے سونے اور چاندی کے ذریعہ اس کی علت طبیعت کی وجہ سے رکاوٹ واجب ہو کر۔ اور لامتناہی طبیعت کو واجب رکاوٹ کی صف نہیں بلکہ حرمت و ربا کی صف قرار دیتے ہیں۔ ہر امن کے نزدیک یہ طے کا ضرور ہے اس لئے نفوس کے علاوہ افریقہ کی طرف ان کا حکم شدید نہیں ہوتا۔

وصف دارغی کی مشاعرہ (چاندی ہونا۔ بہت) "مختصر" صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مائتہ دم عرقیہ (بہرہ) کا بہت ہوا (ظن ہے) مستقامہ کے لئے وضو واجب ہونے کی علت بتائی گئی ہے اور چندی ہونا بہتہ خون کا وصف دارغی ہے کیونکہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر دم عرق ہی ہو۔ ہر ایسی چیز کہیں انجور اور پھل جانے کا مستقامہ نہت کا اور ان کے علاوہ کالہ سلیک (کوس) و ہر (کے راستے) کے علاوہ جان کے دوسرے حصول سے چاری ہو تو وہ واجب ہو جائے گا۔

وَلَمَّا غُلِقَ عِيسَى قَوْلَهُ وَصَفًا وَمُقَابِلًا لِمَا أَتَى بِجُزْءٍ رَأَى بِكَ الْمَعْنَى
إِسْمًا كَالَّذِي فِي عَيْنِ هَذَا امْتِنَالٍ وَهُوَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا بَدَأَ دَمَ عَرَقٍ أَنْصَرُ
مَائَةً إِنَّ أَعْيُنَ رَبِّهِ لَفَتْ لَهُمْ كَارٍ مِثْلًا لِلْإِسْمِ وَإِنْ أَعْتَبَرْنَا بَيْنَهُ مَعْنَى الْأَعْجَارِ كَانَ
مِثْلًا لِلْوَصْفِ لِمَا فِي كَمَا مِنْ وَجْهَيْنَا وَحَقُّهَا الصَّامِرُ إِنَّهُ تَطْبِئُهُمْ نَلَوْصِفُ
كَذَا وَمِثْلًا لِمَا فِي مَا لَوْصِفُ الْجَلِي هُوَ مَا يَفْعُهُ كُلُّ أَحَدٍ كَالْمَوَاتِ يَسْتَوِي
الْبِرَّةَ مِنْ قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّهُ مِنْ الطَّوَاهِرِينَ وَالصَّوَاهِبَاتِ سَبِيحَكُمْ وَالْوَرَعِ
الْحَقُّ هُوَ مَا يَفْعُهُمْ بِفَضْلِ دُنَى فَضْلٍ كَمَا فِي عِلَّةٍ زَبْرًا عِنْدَ الْفَقْرِ وَالْجِنْسِ
وَعِنْدَ الْفَقْرِ أَيْ سَطْفُ مِنَ الْمَطْهُوَاتِ وَالْقَصِيَّةِ فِي الْأَمَانِ وَعِنْدَ هَذِهِ الْأَقْسِيَّةِ
وَالْإِدْخَالِ وَحُكْمًا هَذَا مَقْصُورٌ وَمُقَابِلًا لِمَا أَتَى بِجُزْءٍ رَأَى بِكَ الْمَعْنَى
حُكْمًا شَرْعِيًّا حَامِيًا مِنَ الْأَمَلِ وَالْفَرْعِ كَمَا رَوَى ابْنُ مَرْثُومَةَ عَنْ جَدِّهِ النَّبِيِّ
وَمَنْ لَوْ لِلَّهِ حَسَنُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ ابْنُ أَبِي قَدَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ شَيْخٌ
كَثِيرٌ لَا يَسْتَعْنِ عَلَى لَرَّاحَةِ اتَّجَوَّزَنِي أَرَأَيْتَ أَحَدًا عَنْهُ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَوْ كَانَ عَلَى
أَبِيكَ دِينَ مَقْبُضَةٍ أَمَا كَانَ يَفْسُ مَقْبُضَةٍ قَائِمَةٍ مَعَهُ قَالَ فَعَدِيدٌ لِلَّهِ أَحَقُّ بِالْمَقْبُضَةِ
فَقَالَ النَّبِيُّ حَسَنُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ عَلَى دِينِ بَعْدِهِ وَالْمَعْنَى الْجَمْعُ
بَيْنَهُمَا هُوَ الدِّينُ وَهُوَ عِبَادَةُ عَنْ حَقِّ تَابِتٍ مِنَ الدِّينِ وَاجِبُ الْإِذَاهِ وَالْوُجُوبِ

حکم شرعی و مراداً و عدلاً الظاهر انا ایضاً نفسہم بل وصفنا الوصف للفرع
 خلعتہ بالقدور و حذو و نجس و حذو اخرجه لیسامو الوصف القدر کا قدر
 منع الجنس علیہ لحرمة المقاضل

ترجمہ و تشریح
 واسعدہ اور جائز ہے کہ وہ اس کو یہ وصف عطف ہے اور اس کا مقابل بھی ہے یعنی جائز ہے
 کہ وہ وصف ملنے کے بجائے اس کو کہ جسے کہ نظام میں ایسا حال میں نہیں تھا طبع
 مخلوق و السلام کے قول فافہوم فرق، مگر میں کہہ گا کہ اس فقہ میں نظام کا وہ کر لیا جائے تو قطعاً
 اس ہونے کی مثال بن جائے گی، اگر ہادی ہونے اور ہے کہ وصف کا وہ کر لیا جائے تو بھی وصف کا وہ کی
 مثال بن جائے گی جیسے کہ گذر چکا ہے۔

جلینا و جعباخر اور مل ہو (درج) ہو یا غنی ہو بقایہ یہ وصف کی تفسیر سے جیسے وصف کی ایک قسم لازم
 و دلالت ہے یہی دوسری تفسیر بھی درمل کی ہے اس وصف جلی اس ہے جس کو ہر کوئی ملنے والے اور اس کو کچھ
 لے جیسے طبع خواص مسود ہونے میں (مل کا پتہ ہوا) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول قلبا من الطوائف
 والصلوات حبکم (یہی تمہارے گھر والوں میں بہت زیادہ اور رحمت رکھے وہ اس ہے اس لئے اگر اس کے
 جھوٹے کو بھی قرار دیا جائے تو حرج لازم آئے گا کہ اور وصف کے غلی، پوشیدہ اس کے کا مطلب یہ ہے کہ جس
 کو کچھ لوگ (خواص) سمجھیں اور کچھ لوگ (عوام) نہ سمجھ سکیں ہیں، جو کی صحت احادیث سے نزدیک ہے اور جنہی
 ہے اور ہم شغلی کے نزدیک علم مطہرات میں ہے تو سوائے ہادی پر ضعیفہ صحت ہے اور امام مالک نے
 نزدیک از حد ہے (کچھ سال کے لئے حیرہ کرنا) طاعت سے و حکما اور پورے کر کہ علم ہوا اس کا وصف
 صفت کے قول و مقام ہے اور اوصاف کے معنی غلی ہے یعنی یہ کہ جائز ہے کہ مل (صفت) علم شرعی جو
 اصل ہو قرآن میں یکساں پایا جائے پیسے روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا میرے آپ نے دیکھا ہے یا ابے نور وہ مجھے ضعیف ہیں کچھ (سواری) پر چڑھ
 نہیں سکتے ہیں کیا آپ مجھے اجازت دیجیے میں کہ میں ان کی طرف سے حج کر لوں تو حضور صلی اللہ علیہ
 وسلم نے جواب دیا اچھا اور تمہارے آپ کے چار فرض ہو تا تو تم میں کی طرف سے دے گی کی کرتی یا نہ
 کہ تمہارے کچھ چار غرض تمہاری طرف سے قبول نہ کیا جا تا ہیں ہاں اگر میں اسے تو آنحضور صلی اللہ علیہ
 وسلم نے حج کو ہر اس کے فرض پر نہیں کر لیا ہے اور ان دونوں کے درمیان حدیث حضرت کہ وہیں ہے اور
 میں حق کے ثابت ہونے کا نام ہے جس کی بنا پر واجب ہوئی ہے اور اب علم شرعی ہے جس کو آپ نے
 دوسرے حکم شرعی یعنی قبول حد الاولی کے لئے صحت قرار دیا ہے اور وعدہ آخر کہ ضرور ہوا احتیاط
 ہو جائے یہ بھی وصف کے تمام ہیں۔ وصف فرد کی مثال جیسے وہ نہ ملے جس کو ذر کے ذرہ ہونے کے

بارے کی طرف وصف محدود ہے نہ کہ کسی خاص فعل کے حرام ہونے کی علت ہے۔

والحاصل ان قوله اسماً وحكماً لا شبهة في أنه مقابل بوصف وان قوله لا وصفاً عارضاً لا شبهة من انه قسم بوصف ولما الجلي والجلي وكذا لقوله والعقد مقدر قوله على سبيل العقدة والداخل ولظاهر ان قسم بوصف اذكم نجدة مثلاً الا في قسم بوصف وقد تضمن المعنى الجانبي الوصف متعلقاً به عرقه سواء كان وصفاً واسماً او حكماً على ما سياتي وهذا كله من نفس صفة الاستلام والدس اذ لا يجوز في النص وغيره اذا كان ثابتاً به اياً يجوز ان يكون ذلك للمعنى متصوفاً في النص كاصوات في سور البر وان يكون في غير نص وان كان ثابتاً به كالأمثلة لبي مرتب لأن لم شرع في بيان ما يظلم به ان هذا الوصف وصف دون غيره فقال لا لا يكون الوصف علة صلاحه وعدمه فلو الوصف في القياس بمعنى اشارة في الذم كما يشترط في شواهد بل قد ان يكون صالحاً وعابلاً فكذلك في الوصف وكما ان في الشواهد لا يجوز العمل قبل الصلاح ولا يجب قبل العدالة فكذلك في الوصف ثم بين معنى الصلاح والعدالة على غير ترتيب ذلك فبدأ أولاً بذكر العدالة بقوله بتأويل اثره في جنس الحكم لا أمثلة به كما بان نظير اثر الوصف في جنس الحكم بفعل به من خارج قبل القياس وان ظهر اثره في ضمن ذلك الحكم المتعلق به مائة معطوف لا وى وجملة توتنفي في رتبة انواع الاول ان يظهر اثره عند الوصف لم في ذلك الوصف وهو متفق عليه كافر عن الطواغيت في غير سور البقرة

والحاصل ان قوله اسماً وحكماً ما صلا كلام به ہے کہ وصف کا قول اس کے مقابلہ میں
ترجمہ و تفسیر
وصف کے مقابل ہے اور وصف کا قول "بازداد عارضا" اس میں ایک نہیں کہ یہ دونوں وصف کی دو قسمیں ہیں۔ اور ہر حال میں وہی اور اسی طرح فرد و جمع، بطور متبادل اور داخل کے ذکر کے ہیں لیکن ہر حال میں ہر وصف کی ہی دو قسمیں ہیں اس لیے کہ فرد و جمع کی کوئی مثال ہی سے نہ وصف کے ہم کو نہیں کسی وصف کا ہر تین نام اس کی اصطلاح میں وصف مطلق ہے اور یہ ہے وصف وصف ہی ہر نام ہر نام شری ہو گیا کہ وصف کے کلام میں مکرر آج کے وصف کے یہ وصف ہم صرف نام لفظ اسلام کا ہر قسم اور ظن ہے اور اس سے کوئی نہ ان کی اجازت لیا۔ یہ وصف ہی النص وغیرہ

بصلاح الوصف فلا يعمد إلى أن يكون على موافقة نعل المتقولة عن رسول الله وعن المؤلف بأن تكون غلة هذا المجلد موافقة لعله استقطب بها النبي عليه السلام والصلابة والتأني والجلد ولا تكون باقية عنها كتحليلها بالصغر في ولاية المناهج جمع منكم يعني المذبح وقيل جمع منكرات وهو ضيق واختلاف في غلة ولاية المذبح فبعد الشافعي من البكر رعدنا من الصغير وتبينها عموم وخصوص من وجه فالصغيرة يجوز أن تكون بكرا وإن تكون نكها وكذا البكر يجوز أن تكون صغيرة وأن تكون بالغة فالبكر الصغير يؤلى عليها اتفاقا والذهب البالغة لا يؤلى عليها اتفاقا والذهب الصغيرة يؤلى عليها رعدنا من الشافعي والبكر البالغة يؤلى عليها عند الشافعي لأعقبتنا صغونا للصغير تأني في ولاية المذبح

ترجمہ و تشریح والٹاس ابن عربی دانت اللہ وصف (۲) دوسری صورت ہے کہ پہلے اس وصف کا پڑھو اس حکم کے ضمن میں ظاہر ہو جس کو مصنف نے ذکر کیا ہے جیسے صنف خود وصف طلب ہے جس کی خاطر حکم اصلاح کی جنس میں ظاہر ہونے کے علاوہ صنف کے مان میں دو کی روایت ہے چہ کہ ترکی مستند ہے اس لئے اس کے الی کی ولایت دلی کو حاصل ہوگی (خواب) چنانچہ کہ اس کے الی کی ولایت طلب تک بھی صنف کی طلب ہے لہذا وہی کو حاصل ہوگی۔

واللہ اعلم۔ خبر کی یہ صفت کے ہم جنس و صفت کا اثر پیدا حکم معلول پہ میں جاہر ہو چکا ہے اقلہ کے
خبر کی وجہ سے کثیر نذران کی قطع میں کاغذی علیہ سے ملنا ہو چکا کہ نہ جس لئے اور اقلہ ہوتا ہے وہی کو
کہتے ہیں۔ اور وہی طرح ہر جنس پر تیس کر کے جس کا اثر پیدا ہو چکا ہے صلوٰۃ کثیرہ میں ظاہر ہو چکا ہے (جنس
علیہ جیسا کہ صفت سے کثیر صلوٰۃ کی تعداد کا ساتھ ہو رہا ہے اور عذر جنس ہے اسی طرح عذر اقلہ ہے جس کی
وجہ سے کثیر صلوٰۃ کی تعداد سے ساتھ کر دی گئی ہے۔ چارم (۴) اس صفت کے ہم جنس صفت کا اثر حکم
معلول کے ہم جنس حکم میں ظاہر ہو چکا ہے۔ صفت جنس تکلیف صحت سے دوسرے نذران کا ساتھ ہو چکا کہ
اس کے ہم جنس اور دوسری مشتبہ ہے جس کو عذر حاصل ہے جنس صلوٰۃ میں۔ (جس سے حکم صحت
کے عذر سے جنس صلوٰۃ ساتھ ہو جاتی ہے۔ یہی چارے بجائے اور وہ تین ہیں فقہاء رب ہو جائے اسی طرح
اس صفت صحت کی جس سے مشتبہ دوسری کاغذ ہے جس کی وجہ سے صفت سے عذر و صلوٰۃ کا حکم ہو گا
ہے) و ہذا الانقسام بہ ثلاث صفت کی یہ تمام جنس قبول ہیں صاحب توضیح طائر عہدہ الشرح نے اس
پر کافی طویل بحث لکھ فرمائی ہے صفت عذر و صحت کو بیان کرتے کے بعد بہ ترتیب صفت کی صحت کا بیان

وعدا عوفہ منہ لم یستخرج من الفجر کالو لو و عدوہ للاحسن فیه لانہ لم یوجد علیہ المستمر فان علی وجوب حُسن لعیمة بیست اذا ابحال المستمتر بالخیر وفو منتہی ہما والاحتجاج باستصواب التحول علی التخیل بالعلی ای مثل لامرہ الاحتجاج باستصواب التحول فی عدم صلاحیۃ التکمل ومعدۃ طیبۃ صغیۃ الحال لافاسی ہن یمکن علی الحال یمکن ما حکم علی لعماسی و عاصیۃ انقاہ مکان علی مکان یجوز انہ لم یوجد لہ ذلک منہ وفو حجت عند الشافعی استیذاناً لبقاء اشتراطہ بن وغای وعدۃ ماہو لیس حاجۃ لان احتیج الذی یعبر علیہم ا یأمر تذلیم المدی اوجیۃ لبقاء علی لرماسی اصاصی میقۃ لہ فو رمال الحال لان البقاء ہن من حادث غیر الوجوہ ولا بذنہ من سبب علی حدی و ما بقۃ سرائع فلقیام الادۃ سی کونہ حاتم استیذان ولا یبعث بغدہ حد یسبب الا یجوز استصواب احبار و مالک لا یستصحب التحول یحقق فی کرا حکم فوفی بحویہ نبال ہم وقع عند ذلک ووالہ من غیر ان یؤمر بطل بقۃ او عدمہ مع القائل والاختیار فیہ فکان یستصحب حال البقاء علی لا یتوکل ووجہ عند الشافعی بان حجتہ مبرعۃ علی الخصم وعلما لایکون حجتہ موجۃ ولكنها حجتہ اذ لا لارام لہ اہام جائزۃ الخلاف تظہر فیما ذکرہ بقولہ

ترجمہ شریعی

وہذا فی مستخرج من الفجر ای خبر و ذکرہ منہ لہم ہا قور منہ سے کارگی چیزیں طرہ مانی اور غیرہ کے ہاتھ میں ہے کہ میں میں بھی بھیب میں ہے کیونکہ ان کو عام مستصحب ہے ذالی کر کے حاصل میں کی ہیں ۔ لے کر ان قیمت میں جس کے واجب ہونے کی طرہ میں سے تر مسنون کا گھڑوں وغیرہ کے دین میں رہنا اور کامیاب ہو کر اور عامل کے ہے ۔ وہاں متنی ہے ۔ اس طرہ پر مکی عام نمونے کی بہت افسر کے جس سے ہونے کی حد لڑائی ہے ۔ ولاحقاً ۔ صاحب فارسی (۳) صحیح میں سے سندوں کے ۔ ان کا صنف صحیف کے قول ضمیر لہ ہے ۔ یعنی یہ کہ تمام مال سے اشتہار کرنا مکی طرہ کے مد سے اس بات میں کہ یہ بھی (اصحاب میں مکی) میں رہنے کے قس میں ہے ۔ وھکامہ حال نے میں رہ کر مکی نے ساتھ رہتے ہیں مکی کی چیز ہا وقت ذی انکار میں آگیا جائے سید کہ ان میں میں رہے ۔ وخصیصۃ البقاء میں علی مکان ان کا عامل ہے کہ جو تمہ پنے سے یہاں رہا کر

اچھے عاقل پر اس لئے بھروسہ ہائے کہ اس حکم کو چلنے والی دوسری دلیل موجود تھی ہے۔ اور
استصحاب حاصل ام ثانی کے نزدیک محبت ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اخصور علیہ کے واسطے کہ بعد
سے حق تک حکام شریعت ہوں ہیں۔ (استصحاب اصل کے علاوہ طے شریعت کے لئے اور کوئی دوسری دلیل
نہیں ہے) اور یہ کہ یہ استصحاب اصل محبت نہیں ہے۔ دن افسوس میں ملتا ہے کہ حکم کے
حیثیت کی دلیل اس کے بقا کی دلیل نہیں ہے جس کو لازم نہیں آتا کہ وہ اصل میں اس نے حکم شروع کرنے
میں واجب کیا تھا۔ وہی دلیل اس حکم کی دلیل میں بھی ملتی تھی وہ اس کو اس لئے مبتدا میں حدیث
غیر موجود اس وجہ سے ابتداء اور کے حدیث ایک حدیث جو وجود کے بعد ملتی ہے اور اس کے لئے کوئی دوسرا
سبب جوتہ نہیں ہے اور ہر حال شروع اسلام کا اخصور علیہ کے دھماکے کے بعد ملتی ہے۔ تو اس وجہ سے ہے کہ
ایسے دلائل کو یہ موجود ہیں جو آپ کے ماضی الحکم ہونے پر دلالت کرتے ہیں اور یہ بھی کہ آپ کے بعد
کوئی نئی نہیں سمجھتے ہو کہ جو اس شریعت کو منسوخ کر دے کہ محض استصحاب اصل کیا وجہ شریعت
اسلام ملتی ہے۔ وہ اس لئے کہ یہ استصحاب اصل محبت ہے۔ اس کی حکم صرف وجوہ القہر
ایسے حکم میں جس کا ثبوت معلوم ہو۔ دلیل شرعی سے جو اس حکم کے دلائل میں شکیبہ ہو جائے یا جو دوسرا
و قہر و اقتدار کے ثبوت حکم یا حکم طے حکم کوئی قائم نہ ہو کہ اس استصحاب اصل الحکم علی
ذات الوجود تو یہ ثانی کے نزدیک یہ استصحاب نہ ہو۔ اور لا بد اس کے ساتھ موجب حکم
ہے۔ یہ محبت لازم ہے کہ حکم پر اس دلیل سے الزام کا شریک ہے۔ وعدہ یا لایکون حجة موجبة
ولكنها حجة دافعة اور ہمارے نزدیک یہ محبت لازم موجب نہیں ہے۔ بد محبت نہ ہے کہ محض دلیل
کی دلیل کے ساتھ کہ وہ کوئی نہ رکھتی ہے۔ ہمارے اور ہم ثانی کے، ہیں شرعاً اقتدار کو مصحف پر اس قول
سے ظاہر فرمادے ہیں کہ۔

حَتَّىٰ قُلْنَا هِيَ شِفْعَةُ رَبِّكَ مِنْ الذَّادِ وَهَبْ لِلرَّبِّ الشَّفْعَةَ فَأَمَّا
الْمُشْتَرَىٰ مِنْكَ بِطَائِفٍ مِنْ مَالِي هَذِهِ أَيْ قَبْلِ تَعْلِيمِ لآخر الذمى مَالِي هَذِهِ وَيَقُولُ
نَهْ وَالْإِعْزَازَ عَذْلًا إِنَّ الْقَوْلَ قَوْلُهُ أَيْ قَوْلُ الْمُشْتَرَى وَلَا يَجِبُ الشَّفْعَةُ الْأَيْبَةُ
لَاَنَّ الشَّفْعَةَ بِتَحْسِينِ الْإِعْزَازِ وَمَا لِلَّهِ ذَلِكَ لَعَنَتْ ضَاهِرًا وَالظَّاهِرَ بِمَصْلَحِ
دَفْعِ الْغَيْرِ لِأَنَّ الشَّفْعَةَ عَنِ الْمُشْتَرَى قَبْلَ الْإِلَاقِ وَأَمَّا شَاهِدِي تَجْعَلُ بِقَبْرِ
الْأَيْبَةِ لِأَنَّ الْإِعْزَازَ عِدَّةً بِمَصْلَحِ الدَّفْعِ وَإِزَامِ جَمِيعَةٍ مِنَ الْخُشُوعِ جَبْرًا وَأَمَّا
وَصَحْ تَحْسِينًا عَنِ الشَّفْعَةِ نَفَقَتُ فِيهِ خِلَافِ اسْتِدْعَايِ لِقَوْلِهِ لَا يَقُولُ
بِالشَّفْعَةِ مِنْ نَجْوَى وَعَسَىٰ هَذَا قُلْنَا عَنِ الْمُحَقِّقِينَ هَذَا حَقٌّ مَالِ نَفْسِهِ فَلَا
نَفْسَ مَالَهُ بَيْنَ وَرَثَتِهِ وَمِنْهُ مَالِ غَيْرِهِ وَلَا يَرِثُ مِنْ مَالِ مَوْلَاهُ لِأَنَّ حَقَّاقَةَ

ما۔ تصحاب الحال وهو يصلح ذليلاً لوزنقه لامله من موقد ومن هذا
الجانب حسابه أخر كنفه مدكوفه في الحقه والاحتجاج بعراضها لاشتهاء
مطلقة على ما قبله عا ومثل الاموال الاحتجاج بعراضها الاستكفاء في عدم
صلاحه للذليل ومن عبارة عن قفا في أمره كل وجب عنها بما يمكن أن
يلحق به الاحتجاج به كقول وفقر في عدم وجوب غسل لبرأق أن من
الغيات ما يذخر من الدنيا كقولهم قرأت الكتاب من أوله إلى آخره ومنها
ما يذخر كقول تعالى ثم اتوا الصنم إلى النمل

ترجمہ و تشریح

حقن لسان فی الضلعہ الا یفغ من الذاریناچہ یہ گمراہوں میں سے ایک
شریبے اپنا حصہ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ لارہ، سراطیک اس پر غلط کار ہوئی کہ وہ
تو یہ صورت میں اگر مشرعی غلط کے دعوے کے قہر کے حصہ لیتا ہے۔ تار کر بیٹھے۔ لیکن گمراہ کے
اس دوسرے حصہ میں جو اس کے ہند میں ہے اور کہے کہ یہ حصہ ذلے (ملک کے ہمارے) بلور حدیث کے
اپنے قہر میں لارہ۔ تم اس کے ایک ہی نہیں کہ جس کی بدولت تم کو ان غلط پہنچا ہے۔ ان القول قولہ
ہمارے نزدیک اس کا نور قابل قبول ہو گا۔

ولا تحب المشقة الا بقنة۔ فقہ حیات نہیں ہو گا غیر بینے کے ہو کہ فلیح تو کس اصل سے (پراے
اپنے قہر سے کھیت ہے) استدلال (مسک) کہ ہمارے ہی استصحاب کا حال ہے جو ہمارے نزدیک دلیل
ختم نہیں ہے بلکہ وہ کب بعد بخار حال ملک کی دلیل ہو تا ہے۔ لارہ لارہ دوسری کی حق کہ اہمیت تو کر سکا
ہے لیکن مشرعی پر مگر کے بغیر حصہ کا غلط لازم کرنے کی دلیل نہیں بن سکا۔ وہاں تک نفی فرماتے ہیں کہ
غیر ذلے کے فقہ حیات ہو جائے گا۔ یہ کہ غایر حال ان کے نزدیک و لغت اور لازم۔ دونوں کے قابل ہے۔
لہذا اشریک فی اہمیت حق غلط مشرعی سے جو ذلے ملکا ہے۔ حصہ شرکت کی مثال اس لئے دی
ہے تاکہ اہم مثالی کا اختلاف نمایاں ہو جائے اس لئے کہ وہ تو غلط جو ان کے بالکل تائید بھی ہیں جس کی
وجہ یہی ہے کہ ان کے نزدیک استصحاب حال حجت حرم نہیں ہے۔ صرف حجت و غلط ہے۔ و علی
هذا قلنا فی العقود اکی خای مفقود الکمر (اور فقہ حرم چہ جہ) کے ارے میں ہم کہتے ہیں کہ حق کو چہ
جس کے حق پر تو نہ ضرور کیا جائے گا لہذا اس کا بل درجہ کے درمیان تقسیم کیا جائے گا اور غیر کے بل
کے بارے میں دوسرے ہند ہے سو اس کے بل کا ورنہ نہ ہے بلکہ یہ کہ مفقود کمر کی حیات (از غری) ہ
مستصحاب حال کی بنیاد پر ان کی ملگی ہے۔ اور استصحاب حال دولت کو اور شیعہ نے سے دفع تو کر سکا
سے دوسرے کوئی غیر ہمارے نہیں کہ ملکا (از غری) کرنے کی بنیاد پر نہ ہے۔ بلکہ حصہ ایسے گا کہ اس حصہ کے

اور یکنی اصل ہے تو محل میں کسی ذکر کے بعد ایسی چار بات اور پیش میں صرف کسی کہ ہے جو کا ذکر
نہیں ہو۔ عذر میں وہ القیاس المستقیم جس کے بعد اصحاب نے اس قیاس کا عذر نہ کیا ہے اور
معاذ بن مسعود کے طریقہ کا کیا ہے۔ کہ ہمارے یہی ہے اسکا کرنے اور اس کی قرینہ کی
ہے اس قیاس میں کہ وہ رجاء یحییٰ فی مستقبل الآخرة میں اسی کو کہتے ہیں جو ہندوئی
الطہارۃ و طہارت کے ہے۔ اس میں کہتے ہیں کہ اس طریقہ پر شفاء کرنے میں کسی
کو ضرور پلا جاتا ہے کہ وہ سبب حیات و حیات پر جو توفیق تعالیٰ نے اس میں کیا ہے۔ قرینہ یہ کہ اس سے
استدلال کیا گیا ہے جو آپ کے سامنے ہے۔ یعنی کھوسے اور اسے

وَالْإِجْتِنَاحُ بِالْوَصْفِ الْمُخْتَلَفِ بِهِ مَخْلُوعٌ عَنِ مَدَائِهِ أَيْ مَذْهَبٌ لَا يَجُوزُ قَوْلُ
عَدَمِ مَلَاحِظَةِ لَدُنْهِمْ إِيْجْتِنَاحُ بِالْوَصْفِ أَيْ حَقْلٌ عَنِ كَوْنِهِ عَقْلًا فَإِنَّ
أَيْضًا قَاسِدُ كَقَوْلِهِمْ فِي الْكِتَابَةِ الْحَاثَةِ أَيْ السَّامِعَةِ لِي عَدَمِ جَوَازِ الْكِتَابَةِ
الْحَاثَةِ أَيْ عَقْلًا لَا يَنْبَغُ مِنَ التَّكْفِيرِ أَيْ مِنَ الْإِجْتِنَاحِ هَذَا لَعْدَمِ تَكَلُّفٍ بِالْمُتَكْفِّرِ
فَكُنْ قَاسِدًا كَمَا كَتَبَتْهُ بِالْحَصْرِ فَإِنَّ هَذَا الْقِيَاسَ غَيْرُ دَائِمٍ لِأَنَّهُ مُسَادٌ لِكِتَابَةِ
بِالْحَصْرِ نَعْمًا هُوَ لَاجِبٌ بِحَصْرِ لَعْدَمِ حَقْلٍ مِنَ التَّكْفِيرِ وَالْكِتَابَةِ عَدَمًا لَا تَنْبَغُ
مِنَ التَّكْفِيرِ مَخْلُوعٌ سَوَاءٌ كَانَتْ حَالًا وَ مُؤَجَّلَةً فَلَا بُدَّ لِمُخَصِّمٍ مِنْ أَمَامَةِ الدَّلِيلِ
عَلَى أَنَّ الْكِتَابَ الْمَوْجُودَ نَعْمٌ مِنَ التَّكْفِيرِ حَتَّى تَكُونَ الْحَاثَةُ لَدَسِدَةً لِاجْلِ
عَدَمِ الْفَضْلِ مِنَ التَّكْفِيرِ وَالْإِجْتِنَاحِ بِمَا لَا يَنْبَغُ فِيهِ لَعْدَمُ عَقْلٍ عَنِ حَقْلٍ أَيْ
مِثْلُ الْإِطْرَافِ فِي الْبُطْلَانِ لِإِجْتِنَاحِ بِوَصْفٍ لَا يَشْكُ فِي فُسَادِهِ بَلْ هُوَ بَدِيهِي
كَقَوْلِهِمْ أَيْ السَّامِعَةِ مِنْ وَجُوبِ الْفَاتِحَةِ وَعَدَمِ جَوَازِ الصَّلَاةِ بِثَلَاثِ آيَاتٍ
بِالْفَصْلِ الْعَدَمِ عَنِ اسْتِغْنَاءِ عَنْ سُنَّةِ الْفَاتِحَةِ فَلَا يَتَأَدَّى بِهِ مَسْئُولَةٌ كَمَا تَقُولُ
الْآيَةُ لَا يَتَأَدَّى بِهِ لَعْدَمُ لَاجِلٍ ذَلِكَ فَإِنَّ هَذَا الْقِيَاسَ يُدْهِمُ الْمُسَانِدَ إِذَا
أُثِرَ لِمُقَصِّدٍ عَنِ اسْتِغْنَاءِ مِنْ مَسَانِدِ الصَّلَاةِ وَأَيْضًا نَحْزُ بِهَا دُونَ الْآيَةِ لِأَنَّهُ
لَا يَسْتَحْضِرُ قُرْآنًا فِي الْفَرْقِ بَيْنَ مَعْنَى بِهِ قَوْلِ الْعَقْلِ وَالْإِجْتِنَاحِ بِمَا لَا يَنْبَغُ غَطْفًا
عَلَى حَاقِلَةٍ أَيْ مِثْلُ الْإِطْرَافِ فِي الْبُطْلَانِ لِإِجْتِنَاحِ بِمَا لَا يَنْبَغُ لَاجِلِ تَقْصِيرِ

ترجمہ و شرح

والاجتناح بالوصف المختلف (۶) اور استدلال و علم لایق کہ وہ یہ اس کا
مصفیٰ کی مائیں ہے یعنی جس طرح طہارت کا عمل استدلال میں ہوگا۔ اس طرح یہی وصف
ہے جس سے استدلال کا عذر ہے اس وصف کے علم کے لئے اس میں کتاب واقع ہو۔ کہولہم ہی الکتاب

السائل جیسا کہ ان کا قول کتابت حال کے بارے میں یعنی شواہح کا اور کتابت حال کے بارے میں کتابت حال
 یہ ہے کہ نقد اور اصل کی شرط پر کسی مقام کو کتابت ہے یا شواہح کے نزدیک ہر دو نہیں ہے واصل میں یہ ہے کہ انہ
 عقد لا یصح میں التکفیر کہ یہ ایک ایسا عقد ہے کہ جو کفارہ دار کرنے سے مانگ نہیں ہے یعنی کفارہ عجلہ و تکفیر
 وغیرہ میں اس عدم (مکاتب) کو آزاد کرنا صحیح نہیں ہے جبکہ عقد کتابت اگر مکی ہو تو مکاتب کو کفارہ میں اور اگر
 ان کے نزدیک ہر دو نہیں ہے۔ لیکن فاعداً کا لکھنا یا بضم لہذا (نقد) قہر ہے (کلام کو مکاتب
 بنا یا مکمل یا حل ہو گا۔ جیسے کہ شراب نے کلام کے مکاتب بنا یا قاسد ہے۔ کہ جس پر قیاس ہمارے نزدیک
 نہیں ہے۔ کیونکہ عدم کے مکاتب بنانے کا حکم ہمارے نزدیک شراب کی وجہ سے قاسد ہے اس وجہ سے
 نہیں کہ اس کو کفارہ میں آزاد کرنا ممنوع ہی نہیں۔ بلکہ خرچہ تک مسلمان کے حق میں مال ختم نہیں ہے۔ کو
 عقد کتابت میں بدل جانے کی وجہ سے معاملہ قاسد ہو جاتا ہے۔ اس لئے قیاس کی بنیاد کی سرے سے غلط ہے۔
 دوسری بات یہ ہے کہ اس کتاب میں ایسے وصف کو قطع قرار دینا یا یہاں سے نزدیک عقد نہیں ہے۔
 اس لئے کہ کتابت (مکاتب بنانا) خود کسی طرح پر ہو یعنی بدل کتابت ل غالب دے یا دیر میں خود زکوٰۃ دینے
 میں جو کفارہ میں آزاد کرنے کے لئے مانع نہیں ہے اس لئے کفارہ میں مکاتب کا آزاد کرنا ممنوع نہ ہونے کو
 کتابت کو قاسد ہونے کے لئے دلیل یہ کہ خود قرار دیا جاسکتا ہے اس لئے علماء وغیرہ اس سب سے پہلے تو اس بات
 پر دلیل قائم کرنا چاہیے کہ کتابت بدل (عام کے لئے کفارہ میں آزاد کرنے کے لئے مانع ہے تاکہ یہ بات
 ثابت ہو سکے کہ کتابت حال (نقد) عام کے کلام کو مکاتب بنانا مانع عقلمندانہ کرنے کی وجہ سے غلط ہو سکے۔
 (۱) لولا الاحتجاج بما لا یثبت فی خصامہ لیجوز وصف سے استدلال کرنا جس کے ساتھ ہونے میں
 کوئی شک نہیں ہے۔ اس کا بھی باطل پر حلف ہے اور یہی جس طرح ائمہ کا قائل استدلال نہیں ہے اس
 طرح لیجوز وصف سے استدلال کرنا بھی باطل ہے جس کو قطع قرار دیا جائے کسی شک کے ساتھ ہو۔ مکتولہم
 جیسے ان کا یہ کہنا یعنی شواہح کا یہ قول سورہ فاتحہ کی قرأت کے درجہ اور نہ کے تین آیتوں سے کم قرأت
 کرنے میں جائز نہ ہونے پر الثالث ما فی القصص العدد عن التمسک کہ تین کا عدد سب سے کم ہے یعنی سورہ
 فاتحہ سے کم ہے اور سورہ فاتحہ سات آیتوں پر مشتمل ہے لہذا یفادى به الصلوۃ اگر اس لئے تین آیت
 پڑھنے سے تین آیتیں لازمی پڑھنا احتیاط کے نزدیک مقدار فرض کی اقل مقدار ہے مگر لاف ہو گی۔ جس
 طرح ایک آیت سے کم پڑھنے سے لغت صحیح نہیں ہوئی۔ تو یہاں اس پر ہر دو قاسد ہے۔ کہ جس کو قطع قرار دیا
 آیتوں کی تعداد سات ہے کم ہونے کا کوئی واسطہ واصل نہیں ہے۔ اور ایک آیت سے کم مقدار کی عبادت
 قرآن سے لغت کا جائز ہونا اس وجہ سے کہ جو کہ اس سے کم کی قرأت عرف میں عبادت قرآن عام رکھا نہیں
 جاتا مگر قرأت میں شریقی نہیں اگرچہ لغت میں اس کو قرأت کا نام لایا جاسکتا ہے۔

ولا حجاج بلا دليل (۸) اور استدلال عدم دلیل سے اس کا بھی قائل پر نصف ہے اور اگر اس کی شرح حجاج بلا دلیل کا بیان بھی ہے بلکہ عدم دلیل سے بھی حکم پر استدلال کرنا بھی ہمارے ہے۔

بأن يقول هذا الحكم غير ثابت لانه لا دليل عليه فان ادعى انه غير ثابت من ذهب المصنفين فلا شك من جوازہ لأن عدم وجد انه لا دليل يقتضي عدم وجوب الحكم من جلبه وان ادعى انه غير ثابت من نفس الأمر بعدم وجدان الدليل عليه فاختلصوا ما قبله من جواز نقوله تعالى قل لا جد فيما أوحى إلي من حرما الآية قلني علم بها الإحجاج بلا جد بل لا على عدم حرمة وقيل جاز في الشريعة لأن العقلات لأن مدعى النفي والإثبات في العقلات مدعى حقيقة الزيادة والعدم فلا بد له من دليل ولا يكفي عدم الدليل بخلاف الشريعة فانها ليست كذلك وعنه بجواب نفس بحجة احتلال النفي ولا في إثبات نقوله تعالى وقائروا من يدخل الجنة الأمن كان مؤثرا في نصارى تلك أمانيهم قل ما قولوا فما حكمكم إن كنتم صدقون امر النبي صلى الله عليه وسلم يطلب الضبط واليزهان غس نفي وإثبات جميعه هذا ما عدي من هذا الحقام وما فرغ من بيان التخليلات الصنعية والفاسدة شرح في بيان مائونتي التخييل لأجله صحيحا وفاسدا فقال وحملة ما يقتل له أربعة الأثر المشجيع عندها هو لوتهم على مائونتي وقال بعض الفاضلين انه يبين إكتم القياس بعد الفروع من شرطه بذكره وهو خدعة فاحش بل بيان حكمه الذي سيجزئ فيما يند في قوله وحكمه إلا صيانة بخائب للراي وهذا بيان ما ثبت بالتعليل.

ترجمہ و شرح بأن نقول هذا الحكم۔ خلاصہ حال کرنے والا مجتہدوں کا ہے کہ یہ حکم ثابت نہیں ہے کیونکہ اس حکم کے ثبوت پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ پس اگر مجتہد ہر امر میں بات کا کرتا ہے کہ اس حکم کی کوئی دلیل مستدل (عہد) کے دلائل میں نہیں ہے۔ تو بلا شک کہ ہر ایسے کے حکم اس کی دلیل کو نہ پاتا گا کرتا ہے کہ اس کے حکم کو کسی اپنے طور پر اس میں نہیں پاتا۔ و ان ادعی انه غیر ثابت من نفس الأمر اگر مجتہد اس بات کو دعویٰ کرتا ہے کہ اس کی دلیل نفس الامر میں موجود نہیں ہے۔ تو کہ مجھے اس کی دلیل نہیں ملے اس میں اختلاف ہے۔ فقيل هو جاز لیه تو بعض فقہاء نے کیا کہ یہ استدلال جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لا تجد فيما أوحى إلي محرما أبدا (پہلے فرما دیجئے کہ

میں نہیں پڑھیں چیز میں کہ میری طرف وہی فرمائی گئی ہے کسی چیز کو حرام اس آیت میں اللہ نے لہجہ تنبیہ
 علیہ السلام کفر لا اجذعہا اذہن البیہتفی سے استدلال کرنا بطور دلیل کے ہائی کہ یہ حرام نہیں ہے۔
 دیکھئے لفظ تنذیر نے اس آیت میں اپنے نبی ﷺ کو چیزوں کے حرام نہ ہونے پر عدم وحدانیت کی دلیل سے
 استدلال کرنا بتایا ہے۔ اور بمضول نے کیا ہے کہ عدم وحدانیت سے استدلال احکام شریعہ میں جائز ہے مگر امور
 عقلیہ میں جائز نہیں ہے اس وجہ سے امور عقلیہ میں کسی چیز کی نفی یا اثبات کا دعویٰ دراصل اس کے دعوایہ
 عدم بکھڑائی کرنا ہوتا ہے۔ پس کہ نفس انسانی کھود خود عدم حقارت میں ہوا کرتے ہیں ایسے حکم کا کرنے
 سے نفس استدلال مراد ہے عدم وحدانیت کی نفی کی گئی کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے نکاح منہ امور کے
 جو شرعی ہیں۔ حق میں استدلال کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ عقل سے ثابت ہوتے ہیں۔

لیکن علماء صاحب نظام فروع دونوں کے یہاں عدم وحدانیت دلیل سے استدلال درست نہیں ہو جاتا۔
 حکم کے اثبات میں اور بھی کئی میں ان کی دلیل قرآن مجید کی ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔
 اور یہ تو کہتے ہیں کہ صحت میں ہرگز نہ جائیں گے مگر وہ لوگ جو یہودیوں میں یا نصرانی ہوں یا یہ آریزیم یا موح
 دی ہیں یا یہود نے آپ فرما دیجئے دلیل ہے تو اگر تم سچ ہو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان خصوصیات پر اسطیغ و
 سے فرمایا کہ آپ اپنے حواس پر اثبات لگائے، دعوں میں دلیل کا مطالبہ کیجئے۔ یہ مقام ہر کہ تھا۔ صحت فرماتے
 ہیں کہ اپنے وحی کے مطابق میں نے کسی اس کی خبر سنا کر دی ہے لہذا ہی پر اس نے تہا ہوں۔
 جب صحت نصیحت میں محمد و اسودہ کے بیان سے ظاہر ہو گئے تو آپ ان اطراف میں متقاضی تھیں
 چاہتا کہ اسے جس جن کے ثبات کے لئے ملے گا تسلیم کیا جائے تو اس پر ان کا تہب بھی ہو یا تہب ہو۔

اغراض قیاس

وجہۃ ما یتمثل لہ وجہۃ من اغراض کے لئے علت کا مطلب کیا جاتا ہے وہ وہی وجہۃ ہوتی ہے
 نزدیک میں سے صرف چھ ہی اغراض میں ہے یہ ہر ایک مغرب آجائے گا اور بعض دوسرے شریعت نے فرمایا
 ہے کہ یہ میں ہر جاس کا حکم بیان کرنا خصوصاً ہے۔ قیاس کے لڑکان اور شرائط کو بیان کرنے کے بعد ان کا یہ قول
 عطا ہے بلکہ قیاس کے حکم کا بیان مغرب صریحاً آتا ہے۔ صحت سے فرمایا ہے وحقنہ الاصلۃ
 بعالم الدنیا غائب رہنے سے درغل کرنا قیاس کا حکم ہے۔ لہذا اس جگہ صحت قیاس کا حکم بیان نہیں
 کرنا چاہیے۔ جہاں صاحب اس میں کو بیان کرنا چاہتے ہیں۔

فَالْأَوَّلُ اثْبَاتُ الْمُتَوَصِّلِ أَوْ وَصْفِهِ أَوْ اثْبَاتُ كُنِ الْمُتَوَصِّلِ بِطَرَفَةِ أَوْ وَصْفِهِ هَذَا
 وَالثَّانِي اثْبَاتُ الشَّرْطِ أَوْ وَصْفِهِ أَوْ اثْبَاتُ كُنِ الشَّرْطِ أَوْ وَصْفِهِ هَذَا
 وَالثَّالِثُ اثْبَاتُ الْحُكْمِ أَوْ وَصْفِهِ أَوْ اثْبَاتُ كُنِ هَذَا حُكْمٌ مُشْتَرِكٌ أَوْ وَصْفِهِ فَلَا يَذْ

مِنْهُ مِنْ اِمْتِنَانٍ سَبَّحَ وَقَدَّ بِهَا مَا تَوَدَّ فَقَالَ كَذَلِكَ جَسَدُهَا بِحُرْمَةِ النِّسَاءِ بِذَلِكَ
اَلْقَابُ الْمَوْحُودُ مَا لَمْ يَنْ لُجْسِيَّةً وَخَدَهَا مُرْجَبَةٌ بِحُرْمَةِ النِّسَاءِ عَمَّا
لَا يَنْفِي اَنْ يَتَبَيَّنَ بَارِعٌ وَالْقَلِيلُ وَاِنَّمَا اُثْبِتْنَا بِشَرَةِ النِّسَاءِ لَازِمُ الْفَصْلِ
لِذَا حُرِّمَ بِمَجْمُوعِ الْقَدْرِ وَالْجَسَدِ مَشْنُونَةِ الْفَصْلِ وَهِيَ مُسْتَكِلَةٌ بِهَيْفَى اَنْ تُحْرَمَ
بِهَيْفَةٍ لَعَلَّ اعْتَمِدَ الْجَسَدُ وَخَدَهُ اَوْ الْقَدْرُ وَخَدَهُ وَصَلَةُ النِّسَاءِ فِي زَكَاةِ الْاَنْعَامِ
حَقَّ لِلْاَنْعَامِ وَصَلَتْ لِمُوجِبِ اَنْ اَلْاَنْعَامَ مُوجِبَةٌ لِمُزَكَاةٍ وَوَصَلَتْ وَهِيَ تَمْتَنُ
عَمَّا لَا يَنْفِي اَنْ يَتَكَلَّمَ فِيهِ وَيُثْبِتُ بِالْقَلِيلِ وَاِنَّمَا اُثْبِتْنَا بِقَوْلِهِ مِنْ خُصْمٍ مِنْ
الْاَبِلِ السَّائِمَةِ شَدَّةً زَعِدَ مَالِكٌ لَأَشْتَرُطَ اَلْاَسَامَةُ لَا طَلَاقَ قَوْلُهُ نَحْنَالِي خَذَ مِنْ
اَمْوَالِهِمْ هَدِيَّةً نَطْلُبُ مِنْهُمْ وَفَرَكْنَهُمْ مِمَّا وَالشُّرُوطُ مِنْ بِنْدِجٍ مَثَلِ اَسْتَرْطَ فَمِنْ
اَلشُّرُوطِ بِشَرْطٍ مِنْ نِكَاحٍ وَلَا يَنْفِي اَنْ يَتَكَلَّمَ فِيهِ بِسَوَائِي وَالْبَيِّنَةُ اِنَّمَا تُثْبِتُهُ بِقَوْلِهِ
عَنْهُ اَسْلَامٌ لَا نِكَاحَ اَلْمَشْنُونِ وَقَالَ خَالِدٌ لَا يَشْتَرُطُ فِيهِ لَاشْهَادُ بَلِ الْاَعْلَانُ
بِقَوْلِهِ عَلَيْهِ اَسْلَامٌ عَسَاوَا لِنِكَاحٍ وَلَوْ بِالْشَفَا

ترجمہ شریف

تاریخ ثبات النكاح اوصافه (۱) موجب قسم موبد کے صحت کو ثابت کرنا یعنی
ان بات کو ثابت کرنا کہ حد صحت قسم پرست کو موبد یا موبدہ کا وصف ہے پھر ہے۔
والقسم اثبات النكاح (۲) اوصافہ (۲) شرط قسم پرست کا وصف کو ثابت کرنا یعنی یہ ثابت کرنا کہ قسم
شرط ہے بنیاد صحت شرط ہے بنیاد صحت اثبات النكاح اوصافہ (۳) قسم کا وصف قسم کو ثابت
کرنا یعنی یہ ثابت کرنا کہ اگر قسم پرست کا قسم ہے یا ثابت کرنا کہ وصف قسم ہے۔ بنیاد صحت پر
مثال کا بیان کرنا ضروری ہے۔ من میں بھی صحت میں یاں کی تھی اور ہر صورت میں شکیں میں۔ ان
سے یہی ہے جو مثالیں یاں کی جاری ہیں۔ باتیں سے ان سے یہ مثالوں کو ترتیب میں لڑا ہے۔ پس فرما۔
كذَلِكَ جَسَدُهَا بِحُرْمَةِ النِّسَاءِ بِذَلِكَ اَلْقَابُ الْمَوْحُودُ مَا لَمْ يَنْ لُجْسِيَّةً وَخَدَهَا مُرْجَبَةٌ بِحُرْمَةِ
النِّسَاءِ عَمَّا لَا يَنْفِي اَنْ يَتَبَيَّنَ بَارِعٌ وَالْقَلِيلُ وَاِنَّمَا اُثْبِتْنَا بِشَرَةِ النِّسَاءِ لَازِمُ الْفَصْلِ
لِذَا حُرِّمَ بِمَجْمُوعِ الْقَدْرِ وَالْجَسَدِ مَشْنُونَةِ الْفَصْلِ وَهِيَ مُسْتَكِلَةٌ بِهَيْفَى اَنْ تُحْرَمَ
بِهَيْفَةٍ لَعَلَّ اعْتَمِدَ الْجَسَدُ وَخَدَهُ اَوْ الْقَدْرُ وَخَدَهُ وَصَلَةُ النِّسَاءِ فِي زَكَاةِ الْاَنْعَامِ
حَقَّ لِلْاَنْعَامِ وَصَلَتْ لِمُوجِبِ اَنْ اَلْاَنْعَامَ مُوجِبَةٌ لِمُزَكَاةٍ وَوَصَلَتْ وَهِيَ تَمْتَنُ
عَمَّا لَا يَنْفِي اَنْ يَتَكَلَّمَ فِيهِ وَيُثْبِتُ بِالْقَلِيلِ وَاِنَّمَا اُثْبِتْنَا بِقَوْلِهِ مِنْ خُصْمٍ مِنْ
الْاَبِلِ السَّائِمَةِ شَدَّةً زَعِدَ مَالِكٌ لَأَشْتَرُطَ اَلْاَسَامَةُ لَا طَلَاقَ قَوْلُهُ نَحْنَالِي خَذَ مِنْ
اَمْوَالِهِمْ هَدِيَّةً نَطْلُبُ مِنْهُمْ وَفَرَكْنَهُمْ مِمَّا وَالشُّرُوطُ مِنْ بِنْدِجٍ مَثَلِ اَسْتَرْطَ فَمِنْ
اَلشُّرُوطِ بِشَرْطٍ مِنْ نِكَاحٍ وَلَا يَنْفِي اَنْ يَتَكَلَّمَ فِيهِ بِسَوَائِي وَالْبَيِّنَةُ اِنَّمَا تُثْبِتُهُ بِقَوْلِهِ
عَنْهُ اَسْلَامٌ لَا نِكَاحَ اَلْمَشْنُونِ وَقَالَ خَالِدٌ لَا يَشْتَرُطُ فِيهِ لَاشْهَادُ بَلِ الْاَعْلَانُ
بِقَوْلِهِ عَلَيْهِ اَسْلَامٌ عَسَاوَا لِنِكَاحٍ وَلَوْ بِالْشَفَا

وصلة النكاح في زكاة النكاح - اور ساتھ ہونے کی صفت رکنا کے جائز ہیں۔ یہ وصف

موجب ثابت کرنے کی مثال ہے کیونکہ ہمارے دل کا ملک ہو اور کوا کا اصل مواسب ہے۔ اور ساتھ ہی لایسکی
پورے ساہل سال کے کٹر دھرم میں جنگ میں جے پھر کر بیٹ بھرینا داک کو گھر سے پورے سال کا دھرم
ان ہمارے دل کا وصف ہے جس کا ثابت کھلے دیکھنے سے درست نہیں ہے۔ اس وصف کو ہم ان حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث "فمن خص من الاهل لثلاثة بشاة" سے ثابت کرتے ہیں (پانی پانی تون
میرے جوہر ساتھ ہوں ایک کمری زکوٰۃ میں موجب ہے) اور لایسکی کے نزدیک ہمارے دل کی زکوٰۃ کے موجب
ہمیں ساتھ ہونے کی شرط نہیں ہے۔ اور پانی پانی میں کھانا کھانا کا لایسکی حد میں خواہ ہم حنفیہ فطریہ
و زکوٰۃ میں ہوں یا اہل اسلام ہیں۔ ساتھ ہی حد سے مہینہ نہیں ہے۔

والشہود علی النکاح اور شہادت کا حکم میں یہ حکم کے شرط کے ثابت کرنے کی مثال ہے کیونکہ کلام
میں گواہی دینا یہ ان حکم میں سے ہے کہ کام کرنا اور طہ نال کرنا درست نہیں ہے۔ ہم ان
شرہ کو حدیث سے ثابت کرتے ہیں۔ حدیث یہ ہے کہ لا نکاح الا بشہود کواش کے طہ نال صحت نہیں
اور ساتھ ہی جب کام مالک نے لایسکی کے لایسکی کو گواہی دینا شرط نہیں ہے۔ صرف طہ نال کرنا شرط ہے۔ جیر
کہ حدیث میں ہمارے حدیث "فمن خص من الاهل لثلاثة بشاة" سے ثابت ہے۔

و بشرط ان القداء والذکوة فہما شئ فی شہود النکاح عدل لثبات وصف
لشروط ان الشہود بشرط العدل والذکوة وصلة ولا یبہی ان تکلم فہو
بالذلیل بل مقول ان مالک قوله علیہ السلام لا نکاح الا بشہود یذن علی عدم
اشتراط العدل والذکوة واشاعی یشتطط بقوله علیہ السلام لا نکاح الا
بشہود وشامدی عدل وکونه یس عدل کما یقتضی سابقاً بشہود تصفیہ بقول
لن یثبت الا بشہود بشرط ان الصلوۃ برکعة واحدة وهو عدل بل حکم ان
ثبت ان هذه الصلوۃ مشروعة ام لا ولا یبہی ان یحکم علیہ بالرائی والعلی
وانما لثبوت عدم مشروعتها بما روى انه غلبه السلام نس عن التثبوت
واشاعی يجوز ان عملاً لقوله علیہ السلام اذا خشي احدکم الصبح فليصل
برکعة وصحة الوتر مثلاً لاثبات صحة الحكم فان الوتر حکم مشروعة وصحة
کوبہ واجبا لو سئل ولا ینکلم فیہ بالرائی ماقتضی رطوبة بقوله علیہ السلام ان
الله تعالی زادکم صلوۃ الا ویمی الوتر والشاعی یقول لبها سنة لقوله علیہ
السلام الا ان تنوع جہن سائلہ الاعرابی بقوله حل علی غیر من والراکب من
جملہ ما یقتضی له ثبوت حکم "شعیر" ما لا یصل فیہ لثبوت فیہ ای الحكم من

مَا لَا نَصْرَ لَهُ يَكُونُ الْقَطْعُ وَالْقِيَرُ فَالتَّعْدِيَةُ فِيهِ جُحْمٌ لِأَرْبَعِ عَشْرَةَ
إِبْنِ الْقِيَاسِ بِرَبِّهِ وَاسْتَعْمِلَ بِمَا أَوْفَرَهُ فِي الْوَحْدَةِ.

[illegible]

یہی قصہ کے سچ ہوئے پر موقوف ہو جائے تو دور لازم آئے گا۔ واپس ہمارا شریعہ کے استدلال کا جواب
 اپنی طرف سے یہ دیا جاتا ہے۔ تقدیر کی صحت اگرچہ صحت کی صحت پر موقوف ہے مگر نہ صحت کی صحت کی
 صحت پر موقوف نہیں ہے ہذا اور نہیں لازم آئے گا کہ عقل کا سچ ہونا اس میں صحت کے وجود پر موقوف ہے۔
 والعلل: لہذا۔ ہاں ہاں ہاں کہ تقدیر کی صحت کے لئے خدا کی صحت لازم ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ
 دل کے شریعہ کے لئے علیحدہ مستقل اور مفید للصلح ہونا ضروری ہے ورنہ خدا ہونا لازم آئے گا کہ ہر
 بات بھی سچ ہے کہ اعتبار سے امتزاج کی ہوئی تھیں علم ضعیف کا فائدہ ہاں نہیں دیتی۔ نیز عقل کا کارہ انصاف
 علیحدہ نہیں دیتی کہ کچھ مخصوص دینے خواہے ثابت شدہ ہے۔ خواہیں سے کوئی فائدہ نہیں کچھ اس کے
 کہ اس کے ذریعہ اصل کا حکم فرما میں ثابت کچھ جائے اور تقدیر کے بھی معنی ہیں۔

والعقل لا یفعل ما لا یفعلہ الا ان یفعلہ لاولیٰ وغیرہ لاولیٰ یعنی جس کو صحت کہ صحت کہ سفیانی کرنے کے لئے
 عقلیں باطل ہے۔ یعنی۔ کے سے یا تو اس سے ابتدا ہو سکی جب یا شروع علم کو ثابت کرنا یا بتا دینے سے حکم
 ثابت کرنا ہے۔ کی نہیں کرنا۔ عقل سے کیا خدا ان امور کے احکام باطل کا کوئی اختیار نہ دے گا حاصل نہیں ہے
 بلکہ یہ شام کی طرف رجحان ہے۔ لیکن کوئی جب یا شروع حکم کی میں سے ثابت ہونا بخلاف یہ ثابت ہونا
 ہم پر ہو کہ میں کہ اس صورت سے کسی کو دور سے عقل کی طرف تقدیر کریں تو قسم میں یہ تقدیر یا عقلی جائز
 ہے اس وجہ سے کہ یہ اس نام کے لئے وقت کیا گیا ہے۔ اور ہر حال میں یا شروع کے بارے میں تو ان
 دونوں میں حد درجہ عام ہونے کے نزدیک چاہئے کہ یہ نام کو اس نام کے نزدیک چاہئے کہ یہ نام کو اس نام کے
 بارے میں قیاس کریں۔ اس بارے میں کہ لافط جس حد جائز ہو کہ اس میں ہے اس میں کیا وجہ سے اس
 (ازد) کے دور لافط سے درمیان مشابہت ہے کہ کو صحت کو بھی حد میں ہونا چاہئے۔ تو اس طرح اس نام کے
 دینے سے یہ قیاس چاہئے کہ یہ نام کے ایک بات نہیں ہے بلکہ صفت ہے اس میں سے اس میں نام کو اس نام کے
 کے معنی ہوں جیسا کہ بلا ہر ایسا ہی معلوم ہو گا ہے تو باطل کے معنی ہوں گے۔ کہ ابتدا نہ باطل ہے۔ تقدیر کی
 صورت میں باطل نہیں ہے اور اگر صفت کو اس نام کے جائز نہیں ہیں تو باطل سے مراد مطلق باطل ہے۔
 ابتدا ہو یا تقدیر ہو۔

مَنْ يَقُولُ الْكَلَامَ بِعَيْنِهِ يَبْذُرُ عَنْ هَوَائِهِ التَّغْيِيلَ لَا لِقُدْبِهِ بَلَى مَا لَا نَحْنُ فَنَفْه
 وَلَمَّا كَانَ هَذَا لِرَدِّ عَنِ سَهْلِ الْفَيَاسِ أَتَى وَتَارَةً عَنِ سَهْلِ الْاسْتَحْضَارِ
 وَمَنْ الدَّلِيلُ الَّذِي يَخَارِعُ مِنَ الْفَيَاسِ الْجَلِيَّ تَشَارُ إِلَى بَيْتِهِ بِعَوْبِهِ وَالْاسْتَحْضَارِ
 يَكُونُ بِالْأَنْزِلِ وَالْجَمَاعِ وَالْمُتَوَدِّعَةِ وَالْحَقِيقِ يَعْنِي أَنَّ الْقَبْلَ الْجَلِيَّ
 يَقْتَضِي مَشِيئًا وَالْأَنْزِلَ الْجَمَاعِ وَالْمُتَوَدِّعَةِ وَالْقَوَاسِ الْخَفِيِّ يَقْتَضِي مَا يُضَادُّهُ
 يَقْتَضِي الْعَمَلُ بِالْفَيَاسِ زَهْمًا أَلَمْ يَسْتَحْضِرْ لَيْبُزِينَ نَظِيرَ كُلِّ وَاحِدٍ وَيَقُولُ

كاستلهم مقادير الاستخسان بالاثار عن القياس بهر جواز له نفع المغذوم
 ولكننا جردناه سائر وهو قويا عليه السلام من سبب منكم فليسلم قري كغير
 مغذوم وذو مغذوم اس جلد مذوم والاستخسان ماثلا للاستخسان بالاجتماع
 وهو ان يافز انسان مثلاً بان يكد ويغن صفعة ومقدرة ولم يذكر انه اجلاً فان
 القياس يقتضي ان لا يجوز له نفع المغذوم ولك تركناه وستستحق جواز
 بالاجتماع لتغافل الناس له وان ذكرته اجلاً يكون سبباً وتطهير لاواني مقدر
 للاستخسان بالمقدرة فان القياس يقتضي عدم تطهيرها او شجعت لانه
 لا يترك عصراً حتى تخرج منها نتجاسة كذا ستستحق في تطهيرها
 بصرفه الابتلاء به والمخرج من نتجستها وطهارة سور سباع تطهير مقدر
 للاستخسان بالقياس الحمي من القياس الحمي يقتضي نجاسة لأن لحمه
 حرام والصور مذوم منه كسور سباع حيائم اكلها سائبة اطهارة
 بالقياس الحمي وهو انه انما ياكل باليقظان وهو مطم مدهر من لحمي والسميت
 بخلاف سباع يجب له لآب تاكل بسلامتها فيقتضي لغتها الجنس بالفساد

جسے حیرہ کہہ سورتی ہے مجھ کو ملاقات کا، صلی علیہ وسلم ہے کہ جب مجھ کی بہت ملاقات کرے تو نور مجھ میں
چھا جائے۔ مجھے مجھ سے فارغ ہو کر گھر پر جائے اور مجھے قرأت پوری کرے اور غصوں کے طوفان کو روبرو
مجھ کرے اور اگر وہ ملاقات کے دن سے اس سے دو گنا کر لے اور گویا وہ وہ ملاقات کی نیت کر لے۔ جیسا
کہ عائشہ کے یہاں بھی مشہور بھی ہے قویٰ مانا جاتا ہے مگر احتیاجاً جائز کیا ہے۔ (دلیل قیاس یہ ہے کہ
دو گنا اور کم و اکملہ بخیر) (فقہاء) میں ایک دوسرے کے برابر ہیں کی وجہ سے نہ ایک نے جو دہرے کوں کا
الفاظ فرمایا ہے۔ حق خان شریف نے وحی رکعتی و آتیت اور سہ حضرت داؤد علیہ السلام خدا کی طرف
جستہ گئے۔ اور ان کی طرف رجوع ہے۔

وَبِحُجَّةِ الْاسْتِغْفَارِ لَمْ يَمْنَحْ بِالْمَسْجُودِ وَهُوَ غِيَةِ الْعَظِيمِ وَالْمَرْكُوعِ رُؤْيَا وَلِهَذَا
لَا يَتَوَزَّعُ عَنْ صَلَوةٍ فَكَيْفَ يَجِيءُ سَجْدَةُ الْفَلَاوَةِ هَذَا الْاسْتِغْفَارُ مَقَامُ اتَّوَه
وَلَكِنْ - عَنِ فِسَادِ رُفُوفِ الْمَسْجُودِ فِي الْفَلَاوَةِ ثُمَّ يُشْتَرَعُ قُوَّةُ مَقْصُودَةٍ
بِنَفْسِهِ وَإِنَّمَا مَقْصُودُ التَّوَضُّعِ وَالْمَرْكُوعِ فِي صَلَوةٍ يَخْلُفُ هَذَا تَعَطُّرُ
لَا حَارِجَ فِيهِ بِمَنْفَعَةٍ يَلْزَمُ عَمَلًا بِالنِّقَاسِ الْمُسْتَنْزَعَةِ صَحَّةً وَقَدْ جَعَلَ
اِقَامَةُ الْمَرْكُوعِ مَقَامَ مَسْجُودِ الْفَلَاوَةِ بِخِلَافِ الصَّلَاةِ وَنَ مَرْكُوعٍ فِيهَا مَقْصُودُ
عَلَى حِدَةٍ وَانْهَاجُ عِلْمٍ حَرْفًا يَتَوَزَّعُ أَصْلُهُ عَنْ آخِرَتِهِ الْمُسْتَحْصِنِ
وَالْقِيَاسُ الْخَفِيُّ تَصَحُّحُ نَعْدِيَّةٍ أَوْ غَيْرِهَا لَنَا حَسْبُ الْقِيَاسِ غَايَةً تَقِي خَفِي
يَقَابِلُ تَجَلُّلٍ بِخِلَافِ الْقِسْمِ الْآخَرِ بَعْدِيَّةً مَا يَكُونُ بِالْأَثَرِ وَالْإِحْتِمَاحِ أَوْ الشَّرْطِ
لَا بِمَا مَعْنَاؤُهُ مِنْ نِقَاسٍ مِنْ كُلِّ وَجْهِ أَلَمْ يَرِ أَنْ لَاحْتِلَافٍ فِي الْقَبْلِ
فِيهِ مِنَ الْمَعْنَى لَا يُوجِبُ يَمِينُ الْبَاقِ قُوَّتًا وَيُوجِبُ اسْتِغْفَارُ مَابَعْدَ أَوْ الْخُصْمَا
فِي الثَّمَنِ بِزَوْنٍ قَبْلِهِ انْتِصَحَ بِأَنْ قَالِ الْبَاقِ بِثَنَاءٍ بِالْعَبْرِ وَقَالَ الْمُفْتَنُونَ
اِسْتِغْفَارُ بِالْعَبْرِ مَقْبُولٌ لَا يَخْلُفُ الْبَاقِ لَا نَ تَمْتَرُ لَا يَدْعِي عَلَيْهِ شَيْئًا
حَدَّثَ يَكُونُ مِنْ مَنكَرًا فَيَنْجِبِي نَ يَسْلَمُ الْمَعْنَى إِلَى الْمُفْتَنُونَ يَخْلُفُ عَلَى انْكَارِ
الزِّيَادَةِ وَكَمْ لَا يَسْتَحْسَنُ رَ يَخْلُفُ لَآنَ الْمُفْتَنُونَ بِدُعَايِهِ وَخُوبِ تَسْلِيمِ
الْمَعْنَى عِدَّةً مَقْدُودَةً وَبُاقٍ بِكُورَةٍ وَالْبَاقِ يَدْعِي عَلَيْهِ رِبَاةً مَعْنَى وَاسْتِغْفَارُ
بِكُورَةٍ يَكُونُ مِنْ عِبَرِهِ مِنْ وَجْهِ وَتَفَكُّرٍ مِنْ وَجْهِ لِيَجِبَ احْتِلَافُ عَلَيْهِمَا فَاذَا
تَحَالَفَا فَانْصَحَ نِقَاسُ الْبَاقِ

ترجمہ و تشریح

ووجه الاستنباط ان علیہ نور اس میں امتحان کی حالت یہ ہے کہ ہم جہد و کاحم دیتے گئے ہیں اور جہد و کاحم کی تعلیم پر دلالت کرتا ہے اور اگر اس سے کمر درج کاتے اس لئے خود کو جہد کی قائم مقامی نمازی نہیں کرتا بلکہ ایسی صورت میں جہد و کاحم میں بھی دوگا۔ یہ امتحان کا ظاہری ہاتھ ہے جو ظاہر صحیح معلوم ہوتا ہے۔ مگر ہاتھ پر اس کے اندر شہاد یا جا۲ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حدوت کے باج میں جہد و کاحم کی فہم کوئی عبادت مقصودہ نہیں ہے صرف تواضع کا اظہار داری توئی ہے۔ اور اس میں مقصود ہے اور نور کا رکوع اس کام کو انجام دیتا ہے (یعنی عبادت تواضع کی حالت میں نہیں۔ اس لئے ہم نے اس پر عمل نہیں کیا بلکہ قیاس قیاس پر عمل کیا ہے۔ اور جہد و کاحم کی حالت کی حالت کو رکوع یا زقرہ رہ دیتا ہے اور کہا ہے کہ رکوع کو جہد و کاحم کی جگہ قائم کیا جاسکتا ہے بخلاف مقصود کے کہ رکوع نماز میں الگ عبادت مقصودہ ہے۔ اور جہد و کاحم عبادت مقصودہ ہے۔ بلکہ رکوع جہد کی قائم مقامی نماز میں نہیں کرتا بلکہ المستحسن بالقیاس الخفی صحیح بلکہ قیاس قیاس کے اور جو امتحان سے ہم بہت دور اس کا عہد پر رکوع کی طرف راست ہے کیونکہ امتحان بھی ایک قسم کا قیاس ہی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ امتحان قیاس قیاس ہی ہے۔ اور قیاس قیاس ہی ہے اور نور کو دلوں قیاس میں۔ جن کے دو ہر عمل کا حکم رکوع کی طرف متحول کر سکتا ہے) بخلاف الاثر حاکم بخلاف امتحان کی بیحد دوسری تمام کے کہ یہی حدوتہ اور ضرورت کے کہ ان سے جو امتحان حکم ثابت ہو۔ اس کا تعہد درست ملتا ہے کیونکہ یہ قیاس کے خلاف ہو۲ ہے۔ وہی ثابت بخلاف القیاس لہذا بخلاف قیاس قیاس قیاسات ہو اس پر تعہد چاہئے کہ ہے لازمی ان اختلاف کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ قیاس قیاس کا عہد یہ بھی۔ اور امتحان الاثر کے عدم تعہد یہی ہے بلکہ کہ تم بھی پر قیاس کرنے سے پہلے پہلے اور مشرتی کے رہنما مقدار میں میں اختلاف ملتا ہو گا۔ تو قیاس قیاس کے خلاف سے قیاس قائم کیا ضروری نہیں ہے۔ مگر امتحان کی۔ اسے پہلے پر قسم تھا ضروری ہے۔ اس وجہ سے کہ جب دو قیاس (یا قیاس مشرتی) میں اختلاف ہو تو پہلے پر قسم کر کے۔ پہلے دیکھو کہ پہلے پہلے ہے کہ جس نے اس چیز کو درجہ کے دے فراغت کی ہے۔ اور مشرتی کہ ہے کہ میں سے ایک ہزار کے دے لے خریدا ہے تو قیاس ظاہری کا خلاف ہے کہ پہلے نہیں کھائے کیونکہ مشرتی میں کسی چیز کا عہد اور جس سے تاک پہلے کو مگر میں کیا جائے۔ بلکہ مناسب یہ ہے کہ پہلے صحیح کو مشرتی کے طے کر دے۔ اور زیادتی کے اظہار پر قسم کھائے۔ مگر دلیل امتحان کا خلاف یہ ہے کہ وہ قیاسی قسم کھائیں۔ کیونکہ مشرتی پہلے پر دعویٰ کر رہا ہے کہ صحیح کا عہد رکھنا یا پہلے پر واجب ہے کہ رکھنا کہنے کی صورت میں یعنی ہزار کے دے لے ہو یا پہلے اس کا عہد کرنا ہے اور پہلے کے مشرتی پر زیادتی میں اور دعویٰ کرنا ہے یعنی دو ہزار اور مشرتی اس کا عہد کرنا ہے ہزار میں وجہ دونوں ہی دلی ہیں۔ اور دلوں میں وجہ مگر میں۔ تہہ دونوں ہی قسم واجب ہے۔ جب دونوں (یا قیاس مشرتی) قسم نہ کریں گے۔ تو قیاسی صحیح کو رکھ کر دے (تو دے) گا۔

وہذا حکم ای ذحالہما جمعاً من حیث القیاس لظہر حکم معقول یقتضی
الی الوارثین بأن مات الذالیع والمشتوری جمعاً واختلفت رابکھما من الثمن
قبل قبض المبیع علی وجه الذی قلنا یتخالفان ویفسخ القاضی البیع کما
کان هذا عن المورثین او اجازۃ ای یقتضی حکم البیع الی الاجازۃ بأن
اختلفا المورثین والمستاجر فی مقدار الاجزۃ قبل قبض المستاجر اذ ان یختلف
کل واحد جہتہما ویفسخ الاجازۃ لدفع الضرر ویغنی الاجازۃ یحتمل الفسخ
فاما نغذ القسب فلم یجب یحتمل النیام الا بالاثم فلم یفسخ تعدیۃ یقین اذا
اختلف الثام والمشتوری من مقدار الثمن بعد قبض المشتوری لم یفسخ فجبقتل
کان القیاس من کل الوجہ ان یختلف المشتوری فقط لانه ینکر زیادۃ الثمن
الذی ینعہ البیع ولا یدعی علی البائع شیئاً لان المبیع سلب من یدہ وتکن
الاثم وهو قولہ عیہ لسلام لہا اختلف المتقایمان وابسلف قائمۃ بقیہا
فمالہا وثواد یقتضی وجوب التخلّف علی کل حال لانه مطلق عن قبض
المبیع وغذہ لہما کان هذا عن معقول الممنوع ولا یقتضی الی الوارثین
اذا اختلفا بعد موت المورثین الا عند محض ولا الی مورث والمستاجر اذا
اختلفا بعد استیفاء المعقول علیہ ما عرفت فی اللفظ نعملاً.

ترجمہ شرح

وہذا حکم اور ہمیشہ کہ کردہ مال مستحق بیع و مشتری دونوں کو قسم کھانے کا حکم دیا
تیس بی بی کی شہیت سے (ہم سرلمی کے قاتل سے) ایک سترہ قسم ہے تین قسم اور تیس بی بیوں
کے مطابق ہے۔ یقتضی الی الوارثین کے والدین کے حق میں بھی سترہ بی بیوں صورت کہ بیع
اور مشتری (نہ کردہ دونوں میں) اور دونوں کے ورثہ میں، اختلاف کریں جب کہ ابھی تک
محلی پر قبضہ نہیں ہوا تھا۔ (جیساکہ ابھی پر بیان کر چکے ہیں) تو دونوں کے ورثہ میں کھانے کا اور بیعہ میں
قاضی بیع کو کھانے کو دے (تو دے گا) جس طرح دونوں صورتوں کو ابھی تک قسم تھا۔ اور اجازۃ اور ام دے کے
سواء میں۔ یعنی کھانے کا حکم اجازہ کے سواء میں بھی سترہ بی بیوں صورت کہ سب (اہمیت پر چنے والا
ملک اور سب (اہمیت اور تریا پر چنے والا) یعنی کریمہ اور دونوں حقدار اجرت میں خلوات کریں گھر
مستاجر کے قبضہ کرنے سے پیش کر اب وہ سترہ بھی کھانے کا اور سترہ بی بیوں کی اور مقدار کو وہ سترہ بی بیوں
ہو گیا تو دونوں قسم کھانے کے۔ اور چارہ کا سوا حکم کر دیا جائے گا۔ نقصان کو دفع کر کے بی بیوں سے اور
حقہ بی بیوں طرح بیع کر دیا جائے گا۔

فاما بعد انقبض الم يجب انقلبه۔ جس طرح پتھر کے پائے کے بعد بائیں قدم واجب ہوا
مجلس حدیث سے ثابت ہے اس سے اس قسم کا قید یہ نہیں ہو سکتا کہ بائیں قدم اور شتر کی جیسی متفرق قسم
میں اختلاف شتر کی جیسی پتھر کے پائے کے بعد واجب ہو۔ قوتیں کا ہلکے قاصر یہ ہے کہ صرف شتر
کی قسم کا لے گا کہ شتر کی اس بات کی قسم کا سکر ہے جس کا وجہ دی ہے اور شتر کی طرف سے بائیں
کسی قسم کا کوئی اصولی کس ہے کیونکہ شتر کی قسم میں بھی صحیح سام ستر ہے مگر چونکہ یہ (حدیث) اور وہ
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ ان حلقا الفتنان و سلعة فائنة بعينها ضميفا وثلاثة
(جب بائیں اور شتر کی قسم میں) ایک اور سے اختلاف کریں اور سنان (میں) ایک (بجانب) کے
موجود ہے تو دونوں کے دونوں قسم کا نہیں اور صحیح کو بائیں کر دیں یہ حدیث قسم کے واجب کا قید دونوں
سے کرتی ہے جو اس سے۔ کیونکہ والسلعة فائنة کی شرط قطع ہے جس سے صحیح رہتا ہوئے نہ ہے دونوں
موجود میں تو قید لا قسم لکھنے کا یہ حکم ہے۔ جب کہ یہ حکم تو اس اور عقل دونوں کے خلاف ہے۔
اسی لئے بائیں اور شتر کی دونوں کے مے کے بعد اگر بائیں کے اور سنان کی قسم کا اختلاف واقع ہو گا تو امام
عمر سے علاوہ دوسرے علماء اہل کتاب کے نزدیک قسم لکھنے کا قید اور ہونا حکم شتر کی ہو گا اسی طرح
سورج اور سنان کے میان اگر مقدار اجرت پر اختلاف پتھر کرنے کے بعد واقع ہو تو دونوں طرف پر قسم
کرنے کا حکم شتر کی ہو گا فیصلہ مذکور کی کتاب میں ملاحظہ فرمائیے

كَمْ نَمَّا كَانَ نَفَاسُ وَالْاِسْتِخْصَانُ لَا يَحْضُرَانِ الْاَبَاحُ بِمَا شَرَطَ
الْاِجْتِهَادُ وَحُكْمًا نَعْلَمُ اَنْ اَطْلَافَةَ الْقِيَاسِ وَالْاِسْتِخْصَانِ تَكُنُ حَقِيقَةً فَقَالَ
وَشَرَطَ الْاِجْتِهَادُ اَنْ يَذْهَبَ بِأَمِّ الْكِتَابِ بِمَعَايِرِ الْمَلُوفَةِ وَالْمُتَوَعِّجَةِ وَوُجُوهِهِ
الْبَرِّيِّ فَلَمَّا مِنْ نَحَاصٍ وَلَعَامٍ وَالْأَقْرَبِ وَالْأَعْيِ وَسَائِرِ الْأَقْسَامِ اِسْتَبَقَهُ وَلَكِنْ
لَا يَمْتَرُطُ عِلْمُ جَمِيعِ عَامِي الْكِتَابِ بَلْ قَدْ رَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ لِأَحْكَامٍ وَتَسْتَبْقُ مِنْ
مَنْهُ وَدَالِكُ لَهْذِهِ دَمَسَ مَائَةِ آيَةِ الْقُرْآنِ الْقَرِيبِ وَجَمْعُهَا أَيْ هِيَ الْفَتَاوَى
الْأَدْمِيَّةُ وَبَعْلَمُ اسْمُهَا بِطَرَفِهَا الْمَذْكُورَةِ فِي السَّامِيَا مَعَ أَقْسَامِ الْكِتَابِ
وَبَلْكَ اِنْصَادُ مَا يَتَعَلَّقُ بِهِ الْأَحْكَامُ اَعْنِي ثَلَاثُ الْأَبْذَوْنِ سَائِرُهَا وَأَنْ يَعْرِفَ
وُجُوهُ الْقِيَاسِ بِطَرَفِهَا وَشَرَاظِهَا الْمَذْكُورَةُ نَفْسًا وَلَمْ يَذْكَرِ الْاِجْتِهَادُ اِقْتِدَاءً
بِالسَّلَفِ وَلَا لِمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ دَائِرَةُ الْاِجْتِهَادِ اَلْاِسْتِخْصَانُ وَنَمْ يَحْتَاجُ إِلَيْهِ لِأَنْ
نَعْلَمُ اَسْأَلِ الْأَدْمِيَّةِ فَلَا يَحْتَاجُ فِيهَا مَعْنَى بِحَلَالِ الْكِتَابِ وَالسَّعَةِ مَنْ
يَكُلُّ مُضْهِدٌ نَوَائِلَ مَعْنَى حِدَةٍ عَنِ الْمُتَشَرِّكِ وَالْمُحْمَلِ وَأَمَّا هَذَا وَبِحَلَالِ الْقِيَاسِ

فَانْتَبِهْ اَلْاِجْتِهَادُ وَعَلَيْهِ مَدَارُ الْفَقْهِ وَلِهَذَا يَقِينُ حُكْمُهُ عَسَى وَجْهٌ يَنْصَحُ فَيُحْكَمُ
الْقِيَاسُ الْمَذْعُومُ بِمَا سَنَقَّ فَقَالَ: وَحُكْمُهُ الْأَصْلِيَّةُ بِغَالِبِ الرِّأْيِ حُكْمٌ لَا يَجْتَنِبُ
لَذِكْرِهِ قَرِينًا لِرِ حُكْمِ الْقِيَاسِ لِدُخُولِهِ فِي الْإِجْتِهَادِ لِصَابَةِ الْحَقِّ بِغَالِبِ الرِّأْيِ يُؤَدِّ
الْيَقِينِ حَتَّى قُلْنَا إِنَّ نَجْزِيَةً يَخْطِئُ وَلَا يَصِيبُ وَالْحَقُّ مِنْ مَوْضِعٍ لَعَلَّاهُ وَاحِدٌ
وَلَكِنْ لَا يُلْغِي ذَلِكَ الْوَحْدَ بِالْغَالِبِ فَلَيْسَ قُلْنَا بِحَقِّهِ لَمَّا هَبَ الْأَرَادَةُ.

ترجمہ و تفسیر

شم لفظ کن القیاس والاصطیصال سے جو کہ قیاس اور استحصال دونوں ہتھیار پر موقوف
ہیں تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ استحصال اور قیاس کس کی اہمیت کب سے ہوئی ہے (اور کون کس کے حل
ہو سکے ہیں) چنانچہ فرمید:

وَهُوَ أَيْضًا الْإِجْتِهَادُ وَفِيهِ رُطَبُ الْإِجْتِهَادِ اِئْتِمَادُ حَقِّهِ عِلْمُ الْكُتُبِ بِهَذَا مَقْدَرٌ - اور اس کے بعد
یہ ہے کہ (۱) ماہر و کامل ہو سبب اللہ (قرآن مجید) کے علم سے۔ اس کے مطلق لغوی و شرعی دونوں میں۔
وَفِيهِ رُطَبُ الْإِجْتِهَادِ - اور ذکر و دہا غریبی کے استعمال پر مبنی کامل اور - یعنی دو خاص مقام، ماہر لغوی و شرعی اور ماہر
تمام حق کا سم کو چانتا ہو۔ اہدوی مع علوم کتاب کا ماہر ہو اور وہی نہیں ہے بلکہ وہ عقیدہ جس کا قطعی احکام سے ہو۔
اور عقائد ان سے مستفاد ہونے ہوں۔ اور یہ عقیدہ یا حق و بات ہیں جن کو میں نے اپنی کتاب فقیر احمدی میں
درج کر دیا ہے سو علم السلف بطور کلی۔ (۲) اور علم حدیث میں، ہر مومن کی جمعی اقسام نبوی کے ساتھ
جن کا تسلسل سے ہیں کتاب اللہ کی اقسام کے تحت گنہر چکا ہے اور حدیث میں سے صرف سادہ و سادہ
ہیں جن کا قطعی احکام سے ہے۔ اور وہ تقریباً چھ چیز ہیں تمام احادیث کا احوال اور انہیں ہے۔ وان یخلف
وَجُودَةُ الْقِيَاسِ بطور کلی۔ (۳) اور قیاس کے تمام طریقوں سے مبنی واقف ہو۔ اور اس کی تمام گروہ و طریقوں
سے بھی واقف ہو۔ اتنے شرافت میں اس کا ذکر فقیر فرمایا، مطلق کا بیان کرتے ہوئے۔ اور اس کے بھی
کہ اجتہاد کی مسائل کے مشابہ میں اجتہاد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بعد ازاں کے مسائل کو جاننے کے لئے
اجتہاد کی احتیاج ہوتی ہے۔ بعد کتاب اور مطلق کے (یعنی ان کا علم ضروری ہے) تاکہ ہر مجتہد کی توجہ اور
توجہ مشترک اور مجلس فقیر احمدی الگ الگ ہوتی ہے جن میں ہر دور ہمارے فقیر احمدی پر اجتہاد کو ممکن
نہیں ہے) اختلاف قیاس کے۔ (۴) وجہ قیاس کا جاننا تو ہر عام ضروری ہے کہ جو قیاس میں کا اور اجتہاد ہے
کیونکہ یہی (قیاس پر) مسائل فقیر کا اردو ہے اس لئے مصنف نے اجتہاد کا حکم بیان کیا ہے۔ جس سے قیاس
قیاس کے حکم کا بیان بھی مضافاً جاتا ہے مصنف نے پہلے اس کا ذکر بھی کیا ہے جس کا جواب۔

وَحُكْمُهُ الْإِبْتِهَادُ بِغَالِبِ الرِّأْيِ - اور اس کا حکم یہ ہے کہ حق سے موافق ہونے کا حق غالب ہو۔ جدا

والمصنف انہ منصب ابتداء مخطیئۃ لانیہ اثنی بعد کلف بہ فی ترتیب
المفصلات وبذل حیدرہ فیہا فکان منصبہ غیہ وان اخصاً من آخر الأمور وغلیۃ الحال
فکان عقوداً علی ما جرد لان المخطیئۃ لانیہ المصنوب لانیہ اجزائاً وقد وقعت فی
زمان دلو وستانہان علیہا لسلام حادیۃ زعمی ففقم عزت قوم لحکم راؤد ہستی
واخطأ فیہ وستانہان ہستی غر وامناب فیہ ففوق لانیہ لغانی حکایتہ علیہا فہی
ہا سلیمان وکلاً اثبات حکم وعلماً اثنی مہتا تک الفری سنامان آخر الامر وکل
والحر من دلو وستانہان اثبات حکم وعلماً فی ابتداء المفصلات ففقم من قولہ
لغیب مہتا لان المصنف یحسب ونصب وامن قولہ وکلاً اثبات انہا منصبان فی
ابتداء المفصلات وان اخطأ دلو فی آخر الأمور والقصة مع الاستدلال مذکورۃ فی
الکتب فطالع م شفت ولہذا ای لاجل ان المصنف یحسب ونصب قلنا لا یجوز
تمسک من الغیب وکذا ان یقول کانت علی حلف مؤکد لکن تخلف لحکم علیہا
لما ان لانیہ لانیہ ای منصب کل مجتہد اذا ہنجز مجتہداً عن ہذا نقول فیقول
کل منہم منصباً من استنبط العلة خلافاً للخص کمتناخ العراق والکرخ فیہم
جوز ونخص من لعلہ لمستنبط لان العلة لملارۃ علی الحکم بعد ان یحقق ملارۃ
من بعض النواصب نون النصب

ترجمہ و تفسیر

کلم المصنف اذا اخطأ کان مخطئاً و ثباتہ اور مجتہد کی سکتے ہیں
طبی کرنا ہے تو اصل کے نزدیک ہندو اور تہجدوں میں طبعی کرے والا غم ہوتا ہے۔
جسکی امتحان کی ترتیب اور نتیجہ کے اندر کسی ای طرف سے غم اور اس کی امتحان کا سامنا ہے۔
والمصنف انہ منصب ابتداء مخطیئۃ لانیہ لغانی حکایتہ علیہا فہی
مہتا ہے مگر تہجد میں ظاہر کرنا ہے کہ یہ ترتیب حدت میں رہائی است کے مطابق جس کا وہ
مکتب ہے اس نے نام دیا ہے۔ اور اس میں قوم حواہ پر ہے۔ اور اگر وہ مجتہد کے آخر میں
ظاہر کیا جائے تہجد میں ظاہر کرنا ہے کہ وہ ضرور ایک مکتب ہے اس کا کہ خدا کے واسطے
کے لئے ایک اور ہے اور صحیح کے لئے اور چہ

وقد وقعت فی زمان دلو وستانہان علیہا لسلام حادیۃ زعمی ففقم عزت قوم لحکم راؤد ہستی
نور علیہ السلام اور حضرت سیمان علیہ السلام کے زہد میں بکریوں کے چرے کا ایک واقعہ پیش آیا کہ ایک
فقیہ کی بکریاں کسی کا بیت پر گئیں تو حضرت ادا علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ بکریاں (بکریاں)

اولاً یحجز بعد من ان یقول لم تکن العلة موجودة قبلها حیث بان من بین
السامع ولزم استدعای ذی اعمی لولا صحة العلة ثم یقول ان یزاد القصر اذ منی
الضامی فلا یقول اصلاً بسلام بهای عدم وجود سبیل اولاً یلزم منه التناقض
ملبداً القبح وبيان ذلك من الحاقهم اذا صعب الماء من خلقه والاکراه لزم
النوم انما یصنع لصنوعه بقرت ركبته وهو الامسک ویلزم منه التباس فانه
لا یفقد صنوعه مع موافق ركبته حقيقة فیحجب عن هذا نقص کل واحد من
وممن جوز تخصیصی العلة علی طریق ربه فمن جاز حصص العلة قال
امتنع حکمها هذا یستلزم لکن لمدح وهو الاثر یبطل قولاً علیه السلام ثم علی
صوتک فاذنما اطعمک للارساق مع بقاء العلة وقلنا امتنع الحکم لعدم العلة
فکأنه لم یقل لان فعل الناسی مصنوعة الی صاحب الطریق مسقط عنه مقدر
الحکمة وبعی الصنوع لبقه ركبته لالمانع مع موافق ركبته کما یلزم منجوزاً تخصیصی
العلة ومجملها م جملة الخصم صانع الحکم بالیلاً علی عدم عنه

ترجمہ تشریح

وانما قیدت العلة بالمتصفیة علی من تخصیص کے جواز کے سلسلہ میں طے کے ساتھ
تخصیص کی یہ اگلی گئی ہے اور قرآن کی بعض کاکہ ہے۔ اسی وجہ سے وہ صحت جو صحت سے
ثابت ہو کر تخصیص کے اکثر فقہاء نے کر دی ہیں۔ اس کے باوجود بعض مقلع ہیں کہ کوڑے مارے جاویں۔
ماحقہ کا چلے جہاں کوئی دلیل ۱۰ جرد ہو۔

ولم یلزم ان کی پہلی صحت کی تخصیص کا بیان نہ ہو قول کائنات جہلی قویب یہ ہے کہ کوئی مجتہد یوں
کچھ میری صحت واجب علم کی گئی کہ اس کی وجہ سے (قول جہلی صحت ہوتے ہوئے) ان تکم صحت نہیں ہو سکتی
وہ مقام جس جگہ حکم ثابت ہو۔ خاصہ وہاں من العلة مان کے محقق کی بناء پر صحت نے حکم کے ختم کر دیا
کیا ہے اور وہاں نہ وقت چونکہ صحت میں تخصیص و ترصیح ہے۔ نہ لے اس مقام پر صحت سے طے ہی
موجود نہ ہونے کی وجہ سے حکم ثابت ہو سکتا ہے مثلاً مجتہد یوں کہے۔ میں خواب (خلف نہ جگہ) میں صحت
نہیں پائی گئی۔ کہ یہ کوئی مقلع محل صحت بنے کی صحت میں نہیں لکھا چونکہ اس میں موجود قرار

فان فیقول غشی هذا۔ اس اگر اس پر اعتراض کیا جائے کہ اس صحت میں اس کی توجہ توجہ کی صورت لازم
آئی۔ کہ یہ کہتا ہے کہ اس کی وجہ سے کہ یوں کہہ دے میری صحت نہ ہو مقلع پر بھی پائی جاتی۔
الجواب مان من بین السامع لمح۔ جو صحت یہ دیا گیا ہے کہ عرض کے حالات کا نفسی لازم آتا ہے
کہ جب وہ صحت کے صحیح ہوئے گا۔ کوئی کرے خود شخص وارد ہونے پر کہہ دے کہ صحت صحت کی نہیں

آئی۔ کیونکہ مدعی صحتاً ثابت ہے۔ لہذا مدعی کو بھی سرے سے تسلیم نہ کیا جائے گا۔ یہ خلاف اس کے قول کیا جائے۔ وکیل پتی نہیں ہائی تو اس کو قرض کیا جائے گا کیونکہ اس میں تا قرض لازم نہیں آتا۔

وَقِيلَ وَاللَّهِ عِنْدَ رَبِّنَا إِنَّكَ لَفِي هَٰذِهِ مَبْنُونٌ۔ اے صاحبِ ايمان! اور اس کی گواہی دے کہ یہ ہے کہ خدا اور ہمارے سر میں کوئی شخص پہلی ذمہ داری پر ہوتا ہے۔ یہ ہوتا ہے کہ حالت میں وہی ہے کہ مضمون الیٰہ تو اس کا روزہ قاعدہ ہوتا ہے۔ چہرہ کو صوم صحت ہونا ہے کہ جب سے عورت (رکن) اساک ہے (کھانے پینے سے رکھنا)۔

وَقُلْنَا لَهَا فَخُصِّيْهِ لِمَا حَسَنَ۔ اور اس پر ہی کے مسئلہ سے نظر دیا گیا جاتا ہے کیونکہ پہلی کرکائی لینے سے روزہ نہیں ختم ہوتا۔ اور وہ کہ صوم کا رکن (اساک) ہوتا ہے جو چاہے تو اس فعل کا اب ہم نہیں سے ہر ایک۔ جس نے کی حالت میں شخص کو کہ قرار دیا ہے الیٰہ اور اس سے جواب دینے سے ہوتی ہے۔ وَقُلْنَا مَتَىٰ تَصُومُ لِمَا حَسَنَ۔ اور ہم چاہے کہ ختم فی الحلقہ کے قابل نہیں ہیں اس لئے کہتے ہیں یہاں روزہ کے صوم کا شمار اس لئے ہوتا ہے کہ اس کو صوم صحت پائی نہیں گئی۔ گویا ہی سے روزہ ہی صوم رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس کا صوم صاحب شرع لا اطلاق کی طرف مسموع ہے۔ اس لئے جرم کی نسبت اس کی طرف سے سزا ہو گئی۔ وَتَجِبُ الصَّوْمُ لِنَفْسِهِ۔

وَلَكِنَّهُ اَلَيْسَ لَكَ عَذَابٌ يُعَذِّبُكَ عَمَّا كُنْتَ تَعْمَلُ۔ اور روزہ اپنے صوم پر ہوتی ہے کہ صوم باقی رہے کے صوم ہے یہ بات نہیں ہے کہ رکن قوت ہو گیا اور صوم کے ختم ہونے سے روزہ قاعدہ نہیں ہوتا۔ جس طرح کہ حالت میں شخص کو کہا ہے قرار دینے والے سے کہا ہے۔ لہذا ہم نے اس پر جو قصہ ہم نے حکم کا مخرج قرار دیا اس کو عدم صحت کی دہرائی قرار دیا ہے۔

وَيَقُولُ عَلَىٰ هٰذَا اِنِّىْ عَسَىٰ بَخْسٌ تَخْصِيصُ الْعَلَةِ بِانْعَامٍ تَقْسِيْمُ الْمَوَاقِعِ وَجَبِ حُصْنَةُ مَنَاعٍ يَمْنَعُ اِمْعَارَ الْعَلَةِ كَيْفَ الْحُرْقَابِ اِذَا مَاعِ الْحُرْقَابُ لَا يَنْفَعُ الْبَيْعُ شَرْعًا وَاِنْ وُجِدَ مَوْرَةٌ وَمَا يَمْنَعُ تَعَامُ الْعَلَةِ كَيْفَ عِبِ الْعَبْرِ بِلَا اِذْنِهِ مَا نُهُ يَنْعَمُ شَرْعًا لَوْ جَوَّزَ تَعْمَلُ وَلَكِنَّهُ لَا يَتِمُّ مَا لَمْ يُوْجَدْ رِصَالَةُ لِمَا يَكُ وَغَدَا هَدِيَّةِ الْقَعْنُفِيْنَ مِنْ لَنْبَلٍ تَخْصِيصُ الْعَلَةِ مَصَانِعُ نَشَاتٍ مِنْ لَحْرِ الْاِسْتِلَامِ لَا تَخْصِيصُ مَوْ تَكْتَفِىٰ لِحُكْمٍ مَعَ وَجُوْدِ الْعَلَةِ لَمْ تُوْجَدْ لَعَلَّةُ اَلَا اَنْ يُقَالَ اِنَّمَا وُجِدَتْ مَوْرَةٌ وَاِنْ لَمْ يُعْمَرْ شَرْعًا وَلِهَذَا عَدَلَ صَاحِبُ لِرُضِيْعِ اِلَى اَنْ جُمِلَتْ اَنْ جُمِلَتْ مَا يُوْجِبُ عَدَمُ تَحْكُمُ حُصْنَةُ بَلَا يُوْجِدُ عَلَيْهِ هَذَا اَلْعَقْرَاهُ وَنَاحِي يَمْنَعُ بِمُدْلَةٍ لِحُكْمٍ كَخِيَارِ الشَّرْطِ الشَّرْطُ لِمَا يُلِيْمُ مَا نُهُ وَجِدَتْ الْعَلَةُ بِتَمَامِهَا وَلَكِنْ لَمْ يَبْدَأْ لِحُكْمٍ وَفَوَ الْمَلِكِ لِلْحَبَّارِ وَمَا يَمْنَعُ يَمْنَعُ تَعَامُ الْحُكْمِ كَخِيَارِ الرُّوْفَةِ مَا نُهُ لَا يَمْنَعُ ثُبُوتِ الْعَلَةِ وَلَكِنَّهُ لَمْ يَنْتِ مَا نُهُ وَلِهَذَا يَسْتَعْنُ مِنْ لَدُنْ الْخِيَارِ مَنْ قَسَمَ اَلْعَقْدَ بِدُونِ قَسَمِهِ اَوْ رَحْمَةً تَبَعُ يَمْنَعُ نَزْوَ الْحُكْمِ كَخِيَارِ

الْعَبَّ جَانَهُ لَا يَمْنَعُ ثُبُوتُ الْحُلْكِ وَلَا قِتَامَةُ حَقِّهِ يُنْعَكِرُ الْمُشْتَرِي مِنَ الْخَصْمِ
عَنِ الْمَبْعُوعِ وَلَا يَمْنَعُكَ مِنَ الْمَسْتَعِ بِثُوبٍ قَسْتِهِ وَمَنْعُ يَمْنَعُ لِلزَّامَةِ لِأَنَّ لَهُ وَلَا يَتَّ
الْوَدَّ وَالْمَسْتَعِ عَلًا يَكُونُ لَارِثًا ثُمَّ لَمَّا قَرَعَ الْمُصْنَفُ عَنْ بَسْ شَرْطِ الْقِيَاسِ
بِذِكْرِهِ وَحُكْمِهِ شَرَعَ قِيْلَ لِيَبَانَ دَفْعُهُ فَقَالَ ثُمَّ أَلْعَلَّ لَوْعَابَ طَرْدَهُ وَمَوْفُورَةً وَغَلَرُ
كُلِّ يَسْمَعُ مَنُورًا مِنَ الدَّفْعِ.

اقسام موانع

[ترجمہ و شرح] فقہی حلی جلد ۱۱ اس پر ہے کہ مال کا جو حصہ کسی شخص کی عین پر قسم پر مباح
ترجمہ و شرح اس میں قسم پر دو باتیں ہیں (۱) اور مال جو ملک کے انتقال کے لئے مانع ہو۔ جیسے قرعہ (۲)
کی بنا پر کسی شخص کے لئے (۳) اور آدمی کو فروخت کیا تو شرط کا مستند ہوگی۔ اگرچہ مورد بیع پائی جاتی ہے۔
و مانع یمنع تمام لعلہ (۲) ایسا مال جو تمام ملک کو رد کر دے جیسے جاہدارت اور اس کے تمام کی
حق یہ کہ یہ شرط کا مستند ہو جائے ہے۔ یہ کہ ملک کی عین پر قسم پر لیتے ہیں تو اس میں ایک کہ ملک کی
طرف سے اجازت نہ مل جائے۔ اور ان دونوں قسموں کو تحصیل میں لعلہ کے قبیل سے شمار کرنا سہی ہے۔ جو
ملکی سے نام غیر ملا سہا سے صادر ہوگی ہے۔ یہ کہ تحصیل میں لعلہ (۳) ہے کہ حکم دیا جائے۔
بادجو دیکھ صاحب پائی جاتی ہو۔ اور یہاں ملک کی عین پر قسم پر لیتے ہیں تو اس میں ایک کہ ملک کی
پائی جاتی ہے مگر شرط اس کا قبضہ نہیں کیا گیا ہے اس وجہ سے معصوم تو رہے اس قبضہ کو چھوڑ کر جو
صاحب المار نے کی ہے۔ ان لحاظ کو اختیار فرمایا ہے مضافاً جہاں لعلہ الحکم حفسہ جو موانع حکم کو
مرتبہ ہونے کے موجب ہیں تو لعلہ مورد و ملکہ حکم ثابت نہ ہو یا ملک میں نہ پائی جائے یہ قسم سہی کہ
شامل ہے اس قبضہ و احوال وارد نہیں ہوتا۔

وَمَا يَمْنَعُ الْإِلَاحَ الْحَكْمُ اِلَع (۳) ایسا مال جو درجہ شریعت کو رد کر دے۔ جیسے بیع میں خیار شرط کا
ہو۔ اس صورت میں جسے اہل مہل پائی جاتی ہے مگر حکم شریعت میں ملکہ اور ملکہ ہے جو شرط نہ ہو۔
وَمَا يَمْنَعُ قِتَامَةَ الْحَقِّ اِلَع (۴) ایسا مال جو تمام حکم کو رد کر دے جیسے بیع میں خیار و بیعت کا حاصل ہوا
یہ کہ یہ خیار و بیعت ملک کو ملکہ روکتا۔ لیکن اس خیار کے موجود ہونے سے ملک نام حاصل نہیں ہوتی۔
اس لئے میں نے الخیار (۵) خیار حاصل ہے) کو حق حاصل ہے کہ وہ بیع قضاء کا ضی یا بیع رضائی یا بیع
نکاح کو رد کرے۔

وَمَا يَمْنَعُ لَوْزِمَ الْحَكْمِ اِلَع (۵) ایسا مال جو تمام حکم کو رد کر دے۔ جیسے خیار عیب کی کہ یہ خیار

نوبت ملک و خلیج رو آتا اور ملک کے قریب جیسے گوراں تھا ہے مٹی کو مشتری کو حق حاصل ہے کہ صحیح میں عرفہ کر ڈالے۔ اور مشتری حق کو بطور قصودہ ضعیف یا غنیہ و صامدی کے ساتھ بھی کر سکتا ہے۔ یہ چند قروم حق گوروت ہے۔ کیونکہ مشتری گوروت ہے اور صحیح کرے صاف حاصل ہے۔ مردوں حقوق کے حاصل ہونے کی وجہ سے حق لازم نہیں ہوتا۔

پھر جب معصوم قوس سے شراکاً دوکان اور اس کے حکم کے ہاں سے مارا جھگڑے تو قیاس کے وجود
ہر افعیت کو جان کر اشرار کا کہا۔ چنانچہ **عَلَيْهِ السَّلَامُ** اعلیٰ نواہات طوفانہ طوفانہ پھر اس کی رو قس میں
(۱) طرد (۲) اٹھانے لایا جس سے ہر طرف پھرتے ہوئے موت و لہر ہو گئے ہیں۔ جس کو دیکھ کے بغیر اپنے قیاس
کی طاقت چمکن نہیں ہے۔

هَاجَرُ الطَّوْدِيَّةُ لَمَّا نَفِيَهُ وَخَضَّ بِذِكْرِهَا عَلَى وَجْهِ يَلْبِثُهُمْ بِسَاقِ الْفَوَلِّ بِالنَّافِثِ
وَالْمُؤَلَّوَةِ لَنَا وَتَدْنِيهَا الشَّامِيَّةُ ثُمَّ تُجَبِّئُهُمْ عَنْ الدَّامِغِ وَهَذَا 'لَبِثْتُ' هُوَ الْمَصَارُ
الْمُحَاسِرَةُ وَالْمُحَاسِرَةُ وَقَدْ اقْتَسَمَ عِلْمُ الْحَفَاطَةِ مِنْ هَذِهِ الْبَحْثِ بِالْأَصُولِ وَجُفَلَ
عِلْمًا آخَرَ وَتَصَرَّفَ فِيهِ بِتَعْيِيرِ بَعْضِ الْقَوَاعِدِ وَرُزِيَاءِهَا عَلَى سَبْعِينَ امْتِنَانِ
الَّتِي تَعَالَى إِلَها الطَّوْدِيَّةُ قَرِيبُوهُ دَقَقَهَا أَرْبَعَةُ الْعَوَلِ بِمُزْجِدِ الْعِلْمِ أَيْ قَوْلُ
الْمُخْتَرِصِ بِمُزْجِدِ عِلْمِهِ إِذْ قَدْ قَدْ وَهُوَ التَّوَامُ مَا يَرْجِعُهُ بِعَمَلٍ بِتَقْلِيلِهِ مَعَ بَقَا
الْخِلَافِ فِي 'الْحُكْمِ' لَمَّا دَرَجَ فِيهِ كَقَوْلِهِ 'أَيْ قَوْلُ' لَمَّا دَرَجَ فِي 'صَوْمٍ' مِمَّا
أَنَّهُ صَوْمٌ مُرْصِيٌّ وَلَا يَنْدَلِي 'أَيْ بِتَعْيِيرِ النِّبْيَةِ' بَانَ يَقُولُ بِصَوْمٍ غَيْرِ بَوَيَّتٍ لِمُعْزِ
وَمُضَنَّ مَارِدُو الْعِلْمِ الصَّرْدِيَّةُ وَهِيَ الْعَرَضِيَّةُ لِلْفَقِيهِينَ دَائِمًا تَوْجِدُ الْعَرَضِيَّةِ
تَوْجِدُ الْفَقِيهِينَ كَصَوْمِ الْقَصَبِ وَالْكَافَّةِ وَبِصَوْنِ الْخُطْبِ وَخَضَّ تَدَقُّقًا
بِمُوجِبِ عِلْمِهِ مَفْقُودٍ عِنْدَنَا لِأَيِّضٍ 'أَيْ بِتَعْيِيرِ النِّبْيَةِ' وَإِنَّمَا سَجَرَةٌ بِاسْتِثْنَاءِ النِّبْيَةِ
عَلَى أَنَّهُ تَعْيِيرٌ أَيْ سَلَّمَ أَنْ الْفَقِيهِينَ هُنَّ هَذِي شُعْرُوسَ رَلَكْرُ الْفَقِيهِينَ مُرْعَانِ
مُعَيَّنِينَ تَوْعَانِ تَعْيِيرٍ مِنَ الْجَانِبِ اتِّعَادِ قَصْدًا وَتَعْيِيرٍ مِنْ جَانِبِ الشَّارِعِ هَذَا
الْإِطْلَاقُ فِي حُكْمِ الْفَقِيهِينَ مِنْ جَانِبِ الشَّارِعِ فَإِنَّهُ إِذَا سَتَّخَ شُعْبَانُ فَلَا
صَوْمَ إِلَّا غَيْرَ مِمَّا قَالِ الْخُصْمُ أَنَّ الْفَقِيهِينَ الْقَصَصِيَّ هُوَ الْخُفَّيْقُ مِمَّا
كَمَا فِي الْقَضَاءِ وَالْكَفَّارَةِ رَدِّ الْفَقِيهِينَ مِمَّا لَفَا

فان بطور ذیل سننے سے چنانچہ شروع ماسع طرہ سے (یہ مراد وصف سے کو جس کے
 وجود و عدم وجود کے ساتھ علم و غیر علم کا ہے) استفادہ لائی کر رہے ہیں۔ اور ہم ایسے طریق سے

اس کو دفع کرتے ہیں کہ اگر کسی عہدہ کو ملنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور ہم علتِ مؤخرہ سے استفادہ کرتے ہیں۔ اور اس پر شرطِ اعتراض اور کرتے ہیں۔ تو ہم ان کو بواسطہ دیتے ہیں۔ مصلحتاً و معادلاً علی کی تکلیف پیدا ہے۔ اور ہم مومن لائق بنائی ہوئے و خواہ وہ سے منتخب کر کے ایک مستقل فن کی حیثیت میں علمِ ماسٹر ملکا ہوا۔ ان کی ہے اور اس کو مستقل ایک ہم قرار دیا گیا ہے۔ مگر اس کے بعض فوائد میں مومن تصرف بھی کر دیا گیا ہے جن کو ہم انشاء اللہ آگے جان کریں گے۔

اما الطرمعة الخ۔ بہر حال عقلِ مردیہ کو دفع کرنے کے چار مرتبے ہیں (۱) الطول و بوجہ البدلۃ مقابلہ اور قسم کی صداقت و حکم ثابت ہوتا ہے اس کو بدتر تسلیم کرنا۔ پھر یہاں بوجہ تجلے کہ ہو القوام ما قلنا منہ سنفل بظلمہ۔ مصلی (متبادل) اسے امتداد و تفصیل سے جو اہم و اہم ہے اسے تسلیم کر لینا۔ اور اس کے ساتھ اصل خارجہ پر حکم کو مصلی متدر کے خلاف قرار کر دیا۔ کھوہم جیسے نہ کا قول میں شرط کا اثر غیر صوم و رمضان صوم۔ ملان کے بارے میں یہ کہ فرضاً روزہ نہ۔ اس لئے تعلیمی کے ساتھ نہایت کے بغیر روزہ یا نہیں ہوگا۔ خود اس مرتبہ کے مضمود عبدِ صحت بعضی و مصلی (میں سے کل) حد کے روزہ اور رمضان کی نیت کی اس میں شرطِ علت طریقی ہوتے ہیں۔ اور فرضیت ہے (یعنی چونکہ وہ فرضی ہے) حکم تعلیمی یعنی نیت کے لئے (یعنی روزہ میں تعلیمی نیت فرض ہے) کیونکہ جہاں کہیں فرضیت یا نیت کی وہاں حکم تعلیمی ہوگا۔ جیسے صوم فقہ صوم کا روزہ اور صلوٰۃ فقہ (چونکہ فرض میں)۔ بعد ایت میں تعلیمی ضروری اور فرض سے) اور ہم اس کا طریق اس علت کے موافقت کرتے ہیں (یعنی نیت کی تعلیم کو مشروع کرنا کہ ظاہر کے استدلال کو دفع کر دیتے ہیں۔

نقلون عندنا لا یصح التعلیل۔ درپوں کہتے ہیں کہ رمضان کا روزہ ہر روز ایک بھی تعلیمی نیت کے بغیر نہ ہو سکتا ہے۔ بعد اعلیٰ نیت سے حکم جاری ہوتا ہے تو اس وجہ سے کہ اس میں تعلیمی ضروری ہے۔ مگر ہم تسلیم کرتے ہیں فرض میں تعلیمی ضروری ہے مگر تعلیمی کی وہ تعلیمی ہیں (۱) قصد اہل و عیال کی طرف سے تعلیم کا ہوگا۔ (۲) شارع کی جانب سے تعلیم کا ہوگا۔ تو اس حکم پر (روزہ کی نیت کے باب میں) استدلال کی وجہ سے مطلق تعلیمی تعلیم کے حکم میں نے جو شرط شارع کا روزہ سے کہ جب تک مصلی نہیں ہو جائے تو کوئی روزہ بجز روزہ بارہ رمضان کے نہیں ہے۔ مگر اگر حکم (شرعی) اعتراض کرے تعلیمی سے تعلیمی مصلی شرط نہیں ہے۔ بعد ایت تعلیمی جو بندہ کی طرف سے ہو۔ و ضروری ہے۔ جس طرح فقہاء اگر کفار میں نہیں بدہاں کی طرف سے ضروری ہے نہ کہ مطلق نہیں (جس میں بندہ کی کفار و منافق جاتا ہو۔

مَقُولُ لَا تَصْلَحُ أَنْ تَنْهَى الْقَصْدَ عَنْ مَقْصُودٍ وَلَا تَنْهَى أَنْ عَنِ اتِّفَافِ الْقَصْدِ
فِي الْقَصْدِ وَالْكَفَّارَةِ وَهِيَ مَجْزُوءُ الْفَرْصَةِ بَلْ كَوْنُ رَفْعِهِ صَالِحًا لِأَوْنَ

الصناعات بخلاف وخص فائده متعين كما امتدح من انكار نصاب يطلق
اسمه ولم يذكر هذا الاختصاص اقل القناطر لانه سيجي لابتنى عند النفا
وتعين البحث مان سنفسر المذمعي عندهم وتبانه بعد الطلب واجب
فلا يقبل قط والعمامة رمي عدم قبول السائل مقدمات قبل الفصل كلها ان
بعضها بالثمين والتفصيل رمي اربعة بالاستغناء لانها ما ان تكون في نفس
الوصف اي لا نسلم ان هذه الوصف الذي مذمعه وصفا على بل العلة مثلي
آخر كقول الشافعي في كفارة الاطباء انها عقوبة متعلقة بالجماع فلا تكون
واجبة في الاكل والشرب منقول لانسلم ان الحلة في الاصل هي الجماع بل
الاقطار عمدا وفيه خاص بل في الاكل والشرب ايضا بدليل انه لو جامع ماسيا
لاقتضت صنومه بعدم الاطباء في صلاحيته للحكم مع زجره اي لا نسلم ان
هذا الوصف صالح بلحكم مع غيره مؤجزة كقول الشافعي في الثبات لولاية
على النكر انها تذكروا جاهلة بامر النكاح لعدم الغيرة بالرجال فيولي
عليها فتقول لانسلم ان وصف التذكروا صالح لهذا الحكم لانه لم يظهر له
تثنية في موضع آخر بل الصالح له هو الصغر.

ترجمہ شرح

انقول لانسلم الع۔ تمام جواب دیتے ہیں کہ نفیس احمدی کا معتبر ہونا ہم کو حسم میں
ہے اور نہ یہ حکم کرتے ہیں کہ نفیس احمدی خدا و اور کفار کے سوا میں ضروری
ہو۔ کی طرف صرف فریت ہے بلکہ اس کے ساتھ دوسرے جگہ بھی ہے۔ اور وہ ہے کہ یاہ آخر سواہ
و صلی کے دوسرے یاہ دوسرے اور وہی بھی صلاحیت دیتے ہیں (خلاصہ صوم مند و صوم گل) اختلاف
و صلی الہاد کے کہ دوسرے روز وہ صلی کے لئے ضروری و صلی ہیں یہ بھی تہیکہ عی نفس مکان
میں جو۔ اس کی نفیس اور نفیس کے لئے مطلق نام کا ہی ہوتا ہے۔ کسی دوسری نسبت یاہ سے صلی کرنے کی
ضرورت نہیں ہے اگر ہے کہ ہا و صلی کرنے کو جب حلا سے ارجح ہے اسے ارجحی کو دینا صلی
و نہ نفیس فرمایا کہ کہ یہ ارجح بالکل سلی اور سرری ہے صلی میں صلی کرنے کے بعد یہ ارجح
خود صلی ہو جاتی ہے مگر ان طائر کے صلی کے مطابق سب سے پہلے صلی کی نشہ معلوم کر دیا و صلی
ضروری ہے و صلی کو تہیکہ ضروری ہے بلکہ اس کے بعد اس کی ضرورت ہی دلی نہیں رہ جاتی کہ خاص
کے اہم کو قبول کیا جائے۔

افصاحہ (۳) (اور اندر و صلی کی اس ہی ہے) صلی ہے۔ صلی کا مسئلہ کے تہیکہ صلی یا صلی

مطالبات کو ممکن طور پر اور تفصیل کے ساتھ اٹھانے کا کرنا مناسب سمجھا جاتا ہے وہی زبناً تسلیم اور طلاق خود غور
 فکر کرنے کے بعد صاف کی چار صورتیں نکلتی ہیں۔ اول دفع کو تسلیم کر کے اسے اٹھ کر دینا یعنی یہ
 کہ ہم اس دفع کو تسلیم ہی نہیں کرتے جس کا دعویٰ دفع طاعت کرنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ بلکہ طاعت دوسری
 حق ہے۔ جیسے امام شافعی کا کہنا ہے، درازہ الفار کرنے کے کفارہ کے بارے میں کہ یہ (کفارہ) اس پر جو حرام
 سے حلق ہے جب تک اکل و شرب میں یہ کفارہ واجب نہ ہوگا۔ قریم جواب دیتے ہیں کہ ہم اس کو خلیفہ نہیں
 کرتے کہ اصل میں طاعت جاری ہے، بلکہ خود اٹھا کر لیتے اس کی طاعت ہے اور وہ کل و شرب میں بھی پائی جاتی
 ہے اور اس کی بدولت یہ ہے کہ یہی دعویٰ اگر قبول کر لیا جائے تو موسم فاسد نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ حرام
 ہے مگر اٹھ کر نہیں لایا گیا۔

لَوْ تَمَّ صَلَاحُهُنَّ لِلْحَكْمِ مَعَ وَخُذَهُ (۲) یا دفع کا جو تسلیم کر کے اس کے مصالح للحکم
 ہونے کا اٹھ کر دینا یعنی یہ کہ ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے کہ یہ دفع حکم کی حالت میں ہی صلاحیت رکھتا ہے
 بلکہ جو دفع موجود بھی ہے۔ جیسے کہ امام شافعی کا قول یا کہ ہم اس دلائل کا ثابت کرنا کہ یہ عورت یا کہ ہے
 اور نکاح سے جو واقف ہے کیونکہ مرد اس کے ساتھ ہی کاربہ نہیں رہا بلکہ اس کا اولیٰ الزکاح ہوگا۔ تو ہم
 اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ اس مسئلے میں دفع یا کہ اس کی طاعت در دفع ہے جس اس حکم کی صلاحیت رکھتا
 ہے۔ یہ کہ دوسرے مقام میں دفع یا کہ اس کی تاخیر ظاہر نہیں ہوئی۔ بلکہ اگر وہ دلائل کی صحت پر ہی کا
 مستند ہو جائے۔ یعنی صحت مفروضہ ہے کہ اس سے حکم ولایت ثابت ہوا ہے۔ نہ کہ بارے کے دفع کی وجہ
 سے۔ اور صحت کی کاروائی ثابت دلائل میں ظاہر ہو چکا ہے کیونکہ اس صبر پر دل کو دلت ہر عمل ہوئی ہے۔

لَوْ تَمَّ نَفْسُ الْحَكْمِ أَيْ لَا نَسْلَمُ أَنْ هَذَا الْحَكْمُ حَكْمٌ بَلِ الْحَكْمُ شَيْءٌ آخَرُ كَقَوْلِ
 الشَّافِعِيِّ فِي مَنْعِ الرِّاسِ مَا رُكِّنَ فِي الْوَضُوءِ يُبَسِّرُ تَلْبِيَةً كَمَصَلِ الْوَجْهِ
 فَقَوْلُ لَا نَسْلَمُ أَنْ الْمَسْتَوْنِ عَنِ الْوَضُوءِ الْقَتْلِيَّةِ بَلِ الْإِكْمَالِ بَعْدَ تَعَامُ الْفَرْضِ
 فَعَمْرُ الْوَجْهِ لَمَّا سَوَّعَ الْفَرْضُ صَبْرًا إِلَى التَّلْبِيَةِ وَهِيَ رَأْسُ لَمَّا لَمْ
 يَسْتَوْجِبِ الْفَرْضُ الرِّاسَ صَبْرًا إِلَى الْإِكْمَالِ فَيَكُونُ هُوَ سَبْعَةُ ذَوْنِ اسْتِقْبَالِ لَوْ
 فِي سَبْعَةٍ إِلَى الْوَضْعِ أَيْ لَا نَسْلَمُ أَنْ هَذَا الْحَكْمُ مَسْئُولٌ لِي هَذَا الْوَضْعِ
 بَلِ إِلَى وَضْعٍ آخَرَ مَثَلُ أَنْ نَقُولَ فِي الْمَسْأَلَةِ الْمَذْكُورَةِ لَا نَسْلَمُ أَنَّ التَّلْبِيَةَ فِي
 الْفَسَلِ مُضَافَةٌ إِلَى الرُّكْنِيَّةِ بِتَلْبِيَةِ الْإِتْقَانِ بِالْقِيَامِ وَابْتِزَاءِ فَتَابَ رُكْنًا فِي
 الصَّلَاةِ وَلَا يُبَسِّرُ تَلْبِيَةً وَبِالْمُخْتَصِمَةِ وَالْإِسْتِشَارَةِ حَيْثُ يُبَسِّرُ تَلْبِيَةً بَلِ
 رُكْنِيَّةٍ وَهَذَا الْوَضْعُ وَهُوَ كَوْنُ الْوَضْعِ فِي تَقْبِيَةِ بَحْثٍ يَكُونُ آيَاتٍ مِنَ الْحَكْمِ

وَمُتَّصِلًا لِّصَدِّهِ وَسَمَ يَدْكُرُهُ أَهْلُ الْفُطَاوَةِ وَيُمْكِنُ دَرَجَةُ مِمَّا قَالُوا أَنَّهُ لَا يَتِمُّ
النِّكَاحُ بِكَتْلِهِمْ أَوْ بِعَيْلِ انْتِزَاعِهِ لِإِجَابِ الْعُرْقَةِ بِاسْتِثْنَاءِ أَحَدِ الزَّوْجَيْنِ
فَاتِّمُّ قَالُوا لَا: أَسْلَمَ أَحَدُ الزَّوْجَيْنِ الْكَافِرَيْنِ تَقَعُ الْعُرْقَةُ بِهِمَا بِمَجْزُورِ
الْإِسْلَامِ لِنْ كَانَتْ هِيَ مَدْخُولَ بَهَا وَبَعْدَ مَحْصِي لَهَا، حَيْثُ نَ كَانَتْ مَدْخُولًا
بَهَا وَلَا يَخْتَلِجُ إِلَى نَ يَمْرُصُ الْإِسْلَامُ بَعْدَ الْآخِرِ وَيُخْتَلِجُ لَهَا مِنْ وَصْفِهِ
عَاسِدٌ لِأَنَّ الْإِسْلَامَ غَرَفٌ عَاصِفٌ لِلْحَقُوقِ لَا رَافِعًا لَهَا فَيُتَعْنَى أَنْ يُفْرَضَ
الْإِسْلَامُ عَلَى أَحَدِهِمَا سَلَّمَ بَقِيَ الْفَكَاحُ بِهِمَا لَا تَصِفُ الْعُرْقَةُ إِلَى بَاءِ
الْآخِرِ وَهُوَ مُتَّصِلٌ مُتَّصِلٌ

ترجمہ: اؤمیں نسب احادیث (۱) کاغذی حکم کا انکار کرتا ہے جن پر تیسیم ہیں۔ کہ اگر ایک شخص سے ایک
شخص سے نکاح ہو جائے۔ جسے کہ عیب امام شافعی کا اور مسیح کی اور عیسیٰ کی ہے۔ نکاح
میں تیسیم (۲) میں سے ایک ہے جس میں طرف سے ایک ہے (۳) میں سے ایک ہے (۴) میں سے ایک ہے
ہم جواب دیتے ہیں کہ یہاں بات کو تیسیم نہیں کرتے کہ تیسیم صریح ہے کہ عیب اہل ایمان سے نہیں
کے مکمل ہونے کے بعد۔ اس لئے چاہئے کہ عیب کے دو حصے میں سے ایک کا عیب کرنا یا عیب کرنا
کرنا یا عیب کا توں یا (۵) کہ اپنی طرف سے۔ کہ عیب کے دو حصے میں سے ایک کا عیب کرنا یا عیب کرنا
میں سے ایک ہے۔ کہ عیب کا توں یا (۶) کہ عیب کے دو حصے میں سے ایک کا عیب کرنا یا عیب کرنا
کہ عیب کے دو حصے میں سے ایک کا عیب کرنا یا عیب کرنا

تو یہ مسئلہ اس واسطے (۱) میں سے ایک کی طرف سے ایک کا عیب کرنا یا عیب کرنا
تیسیم کے کہ عیب کے ایک طرف سے ایک کا عیب کرنا یا عیب کرنا
یا عیب کے ایک طرف سے ایک کا عیب کرنا یا عیب کرنا
عیب کے ایک طرف سے ایک کا عیب کرنا یا عیب کرنا
تیسیم کے ایک طرف سے ایک کا عیب کرنا یا عیب کرنا
کہ عیب کے ایک طرف سے ایک کا عیب کرنا یا عیب کرنا
تیسیم کے ایک طرف سے ایک کا عیب کرنا یا عیب کرنا
کہ عیب کے ایک طرف سے ایک کا عیب کرنا یا عیب کرنا

نکاح طرہ یہ کہ دفع کرنے کی تیسیم وجہ

وَلَمَّا دُفِعَ عَنْهُ عَيْنُ الْغُلَامِ وَنُكِّلَ عَنْهُ عَيْنُ الْغُلَامِ وَنُكِّلَ عَنْهُ عَيْنُ الْغُلَامِ
وَلَمَّا دُفِعَ عَنْهُ عَيْنُ الْغُلَامِ وَنُكِّلَ عَنْهُ عَيْنُ الْغُلَامِ وَنُكِّلَ عَنْهُ عَيْنُ الْغُلَامِ

واضح اور جود بخ میں شمار نہیں کیا ہے۔ لہذا وہ لاجرم القبول کے قائل ہیں (یعنی دعویٰ ثابت کرنے کے لئے یہ دلیل ناقص ہے) اس میں فقہاء ضعیف کا مکتبہ مشمل ہے۔

مختلف تعلیمات سے جو نفع کا امداد ہوا جیسا کہ اسلام کو فرائض دینے کے لئے علم قرآن و حدیث شریف نے کیا اور دین میں سے ہر کوئی ایک اسلام کو اپنا کر لے۔ تو صرف اسلام کو اپن کر لینے سے ہی دونوں کے درمیان تفریق واقع ہو جائے گی۔ اگر صورت غرضہ محل یہاں ہے اور تم میں بعض ملحد پہلے کے بعد فرقہ دہی ہو جائے گی۔ اگر غرض یہاں ہے اس کے متضاد نہیں ہے کہ دوسرے کے پاس اسلام اپنی کیا جائے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ قطعی بہرہ کی طور پر سادہ ہے، یہ کہ اسلام تو اپنے عرف میں مکلفات حق ہے۔ خلق کو شکر کرے والا نہیں ہے۔ لہذا اسباب ہے کہ ہوا اسلام اپنی کیا جائے اگر دوسرا قول کرے تو وہاں کا کفار باقی رہ کر ہائے بدعت و فحش کو انکار کرنے والے کھریں مشوب کر دیا جائے ایک مقول سنی ہیں اور دوسری ہیں۔

وَهَذَا أَيْ قَسَامَةُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقَوْلِ الْإِعْظَامِي أَنْ لَا يَسْتَنْطِيعُ الْمُتَعَلِّقُ فِعْلًا مِنْ لُجُوبٍ بِحُلَاكِ الْمُنَاقَضَةِ فَإِنَّهُ يُنْجَأُ بِهَا إِلَى تَطْوِيلٍ بِالتَّأْيِيدِ وَتَقَابُلِ الْفَرْقِ وَإِلَذَا قُدِّمَ عَلَيْهَا وَهُوَ بِعُقُولِ قَسَامَةِ الْأَدْلَى فِي الشُّبُهَةِ فَإِنَّهُ إِذَا قُسِمَ الْأَدْلَى فِي الشُّبُهَةِ يَتَوَجَّعُ مُتَعَلِّقٌ لِلدَّعْوَى لِأَحْتِجَاجٍ بِمَعْنَى ذَلِكَ إِلَى أَنْ يَتَّقَصَّرَ عَنْ هَدَايَةِ الْمُنَاقِضَةِ وَتَسْلَاحِهِ وَالْمُنَاقِضَةُ هِيَ تَعْتَلِقُ الْحُكْمَ عَنِ الْوُضُوءِ الْبَرِّ يَتَّبِعِي حُكْمَهُ جَلَّةً وَتَفْتَرِ عَنْ هَذَا مِنْ عِلْمٍ أَمَّا نَظَرُهُ بِالتَّطَهْرِ وَلَمَّا لَمَعَتْ مُنَاقِضَتُهُ فِيهِ مَرْتَبَةً عِظِيمَةً يُحْتَمُّ كَقَوْلِ أَصْحَابِهِ فِي الْوُضُوءِ وَالْقَهْمِ قُلْتُهَا طَهَارًا كَانَ تَكَلُّفًا لِقَرَفَا فِي الْقِيَةِ أَيْ لَا يَطْرُقُ فِي الْمَنَةِ وَلَا كَانَتْ الْمَنَةُ فَرَحًا فِي الْقَهْمِ بِاتِّفَاقٍ فَتَكُونُ فِي الْوُضُوءِ كَذَلِكَ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ بِسَبَلِ الثُّبُوتِ وَلَيْدَرُ فَإِنَّهُ أَيْضًا طَهَارَةٌ لِلْمُسَلِّةِ فَيَنْبَغِي أَنْ تَقْرَأَ النُّتْنَةَ بِهِ فَلَا تَذْ حَقِيقَةٍ أَنْ تَلْجُرَ الْحُكْمَ إِلَى بَيَانِ الْقَدَرِ بِمَعْنَى وَتَقُولُ بِالتَّحْلِيلِ بِأَنْ تُسَلِّ الثُّبُوتَ طَهَارَةً حَقِيقَةً وَإِلَا أَلْجَسَ حَقِيقَةً وَهُوَ مَعْتَقُونَ لِأَحْتِجَاجٍ إِلَى إِنْجَاءٍ بِحُلَاكِ الْوُضُوءِ فَإِنَّهُ طَهَارَةٌ لِنَجَسٍ حَقِيقَةٍ وَهُوَ عِظِيمٌ مُتَقَوِّلٌ يَحْتَاجُ إِلَى أَلْيَةٍ كَالسُّبْحِ مَقُولٌ فِي جَوَابِهِ أَنْ رَوَاهُ أَطْبَارُهُ بِمَعْنَى خُرُوجِ النَّجَسِ مَرَّةً مَقُولٌ لِأَنْ لَيْدَرُ كُلُّهُ يَتَجَسَّسُ يُخْرِجُ الْوُجُوهَ وَالْمَعْنَى بِسَرَّاهُ وَكَانَ لَمَّا كَانَ أَلْمَسُ الْأَ إِخْرَاجًا وَجِبَ الْمَسَلُ لِيَقَ لِقَامِ الْوُجُوهِ بِالْخُرُوجِ بِحُلَاكِ الْوُجُوهِ فَإِنَّهُ لَمَّا كَانَ كَالْأَكْثَرِ خُرُوجًا وَفِي حَسْبِ كَذَا أَلْ بِكُلِّ مَرَّةٍ خُرُوجِ غَضَبِهِ لِأَجْزَمٍ يَتَقَصَّرُ عَلَى الْأَعْضَاءِ لِأَنْجَاءِ النَّجَسِ فِي حُسُولِ الْوُجُوهِ فِي الْخُرُوجِ وَالْإِنَّمَا مَعْنَى تَقَابُلِ الْحَرَجِ

نہج کے وقت خاندان کا دھندا وہی رہا اور وہی کتاب کے خراج کے بعد کے ٹکڑے کا خراج
ان کے ہاں رہا۔ ان میں دو چار مرد ایک ہی جگہ سے بھی قتل ہو گئے اور مرید اور مریدہ عورتیں کتے سے جو
کھانا کھاتے تھے، بھڑک اٹھیں۔ اس لیے لاکھوں پھیرا، عہد وادب کے طے شدہ انتقام کیا گیا۔ یہ انتقام وادب
اصول پر اور اطراف پر نہیں تھا، یہی زیادہ تر نہیں تھا۔ عہد وادب سے مراد ہوتے ہیں تو اگرچہ انتقام وادب کے
میں یہ انتقام وادب نہیں ہے۔ ترجمہ کی ضرورت کی وجہ سے یہ انتقام وادب نہیں ہے۔

وَأَمَّا سَجَاسَةُ الْهَدَى زَلَّ فِي تَعْدِ قَائِمَةٍ مَقُولٍ فَلَا يُخْتَلَجُ إِلَى النِّهْيَةِ بِخِلَافِ
الْخُتَابِ لِأَنَّهُ مَلُوكٌ فِي نَفْسِهِ غَزَزَ عَطْفُهَا بِطَبْعِهَا فَسَادَ بِخِشَاجِ إِلَى النِّهْيَةِ وَأَمَّا
الْمُؤَثَّرَةُ فَلَمْ يَسْلُكْ فِيهَا بَعْدَ الْخَفَافَةِ إِلَّا إِلَى الْمُدْبِصَةِ مِنْهُ نِسَارَةٌ إِلَى أَنَّهُ
تَجَرَّى مِنْهَا الْمُدْبِصَةُ وَمَا قَبْلَهَا أَغْنَى الْقَوْلُ بِمُؤْخَذِ الْبَعْلَةِ وَلَا يُجْزَى فِيهَا مَا
بَعْدَ مَا لَأَنَّهُ لَا تَحْمِلُ الْمُدْبِصَةَ وَفَسَادُ الْوَضْعِ بَعْدَ مَا ظَهَرَ أَقْوَمُ بِالْكَتَابِ
وَالسُّنَّةِ وَالْإِجْمَاعِ لِأَنَّ مَوَاقِفَ الثَّلَاثَةِ لَا تَحْمِلُ الْمُدْبِصَةَ وَفَسَادُ الْوَضْعِ فَكُذِّبَ
الْمُتَأَثِّرُ الثَّابِتُ بِهِ أَوْ مِثْلُ مَا ظَهَرَ أَقْوَمُ بِالْكَتَابِ مَا قُلْنَا فِي الْخَارِجِ مِنْ خِيَرِ
الصِّيغَرِ أَنَّهُ يَجُوزُ خَارِجُ مَكَانٍ حَدَثًا فَإِنْ طَوَّلَ بَيِّنٌ لَأَنَّهُ قُلْنَا ظَهَرَ ثَانِيَةً
مَرَّةً فِي الصِّيغَرِ بِمَوْجِئِ نَفْسِ الْوَجْهِ أَحَدُكُمْ مِنْ نَفَائِدِ رِجَالٍ مَا ظَهَرَ الْوَجْهَ
بِالسُّنَّةِ مَا قُلْنَا فِي سَلْبِ سَوَالِحِ الْفِيضِ أَنَّهُ يَنْهَى بِمَجْزِئِهَا عَنْ مَقُورِ
الْبُيُوتِ بِعَلَّةِ الصُّوَرِ نَرْوِي عَنْ بَنِي ثَانِيَةً لَمَّا ثَبَتَ ذَلِكَ بِطَرِيقِ غَلِيظِ الْإِسْلَامِ
أَنَّهَا مِنَ الطَّوَائِفِ غَلِيظٌ وَطَوَائِفَاتٌ وَمِثْلُ ذَلِكَ مَا ظَهَرَ أَقْوَمُ بِالْإِجْمَاعِ مَا قُلْنَا
بِأَنَّهُ لَا تَقْطَعُ يَدُ لَسَانٍ فِي الْعُرَةِ الثَّالِثَةِ لِأَنَّ فِيهَا تَقَرُّبُ جَسَدِ الْعَنْفَةِ عَلَى
الْكَمَالِ فَإِنْ مَزَلْنَا بِبَنِي ثَانِيَةً قُلْنَا إِنَّ حَدَّ سِتْرَتِهِ شَرِيعٌ وَاجِبٌ لَا مَقَالَفَ
بِالْإِجْمَاعِ وَمِنْ تَقَرُّبِ جَسَدِ الْعَنْفَةِ لَمَّا ثَبَتَ أَنَّ مَسَدَ الْوَضْعِ لَا يَنْجُو عَلَى
الْبُعْدِ ثَمُورُهُ أَصْلًا وَمَا الْخَفَافَةُ بِأَنَّهَا تَتَجَبَّهُ عَلَيْهِ مَمُورَةٌ وَنَ لَمْ يَنْجُو عَلَيْهَا
حَقِيقَةُ وَإِلَيْهِ اشْرَ بِقَوْلِهِ لَكُنَّا دَا تَصَوَّرَ خَفَافَتَهُ بِجَبَا ذُنُوبِهَا بِطَرِيقِ رُبْعِهِ

ترجمہ و شرح

وَأَمَّا سَجَاسَةُ الْهَدَى لَدُنَّ الْبَيْتِ ۱۷ ہجری میں ہونے والے واقعہ کے خراج کی وجہ سے جن کا
ہواک ہو چکا اور ان کے انتقام سے جو ست کاراں ہو چکا، یہ منقول ہے۔ اس لیے
ان میں بہت کی باتیں ہیں۔ یہ کتاب ترجمہ (معی) کے ترجمہ کی تہذیب کی تہذیب سے اپنے طبع سے
وہ طبع اور طہارت کا جب نہیں ہے، یہ وجہ سے نیت کی حیثیت ہے۔ واما مؤثرہ علیہ علیہ علیہ علیہ

انھیں بعد المصلحتۃ الاعمار سے اور صرف مؤخرہ کے وجود ہی میں مصلحت کے بعد طریق مصلحت کے ملا کر کل اور کوئی جدوجہد نہیں کر سکتا۔ اس عبارت میں مصلحت کے حد سے اس طرف اشارہ ہے کہ صرف مؤخرہ میں ملحقہ طریقہ کے وجود ہی میں مصلحت اور قول ہو جب اعلیٰ نی پالی ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد وہ جیسے جہاں کہی میں وہ ملحقہ مؤخرہ میں نہیں جاری ہو سکتی۔

انہا انشتمل الخاقصۃ ونفسہا الذہنیۃ کیونکہ قرآن ص ۱۰۷ میں اور انہا کے ذریعہ طبع
چمک کر ہو جانے کے بعد بحرہ منالحد کا بیان ہوا ہے نہ فیلاد طبع کا۔ کیونکہ بذات خود ان میں منالحد
فیلاد طبع کا شکل نہیں ہے تو اس طبع کی تاثیر ان کے ذریعہ باعث شدہ ہو جس کی بھی نفس و فیلاد طبع کا اثر
نہیں کیا جاسکتا۔ بہر حال اس طبع کا اثر کتاب اللہ سے ظاہر ہے اس کی مثال یہ ہے جو ہم نے خارج من بعد
الاصول میں دیکھا ہے کہ چونکہ تھابت کا فیلاد طبع کیا گیا ہے اس وجہ سے
اس طبع کی تاثیر بیان کر اہم جواب دی گئی کہ اس کا اثر ایک مرتبہ فروغ من اسلمین میں ظہر ہو چکا ہے
پس میں اللہ تعالیٰ سے فرمایا انجاء خذ منکم بین لفظ لفظ (اس میں سے کوئی لفظ واحد و شائبہ سے خارج
ہو کر نہ)۔ اور طبع کی تاثیر کی مثال متع ہے وہ ہے جو ہم نے گھر میں رہنے والے چوروں (لی بچہ) یا
دیگر کے پاس سے دیکھا کہ وہ بھی ٹھک ہے۔ اور سوریہ پر قس کیا ہے۔ اور علت کثرت سے گھر میں آجاتا
یعنی کثرت طواف ہے۔ مگر کوئی ہم سے تائید طبع کا مطالعہ کرے تو ہم نہیں کے کہ اس کی تاثیر چنانچہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ثابت ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا: ابدا من نظر غیر منہم
والمطلقات "اور مشائخ اس طبع کی مثال کی تاثیر انہما است سے ثابت ہے۔ اسے جو ہم نے کیا ہے کہ
ما قطعہ بالعساق من معة انشاء حتی چور کے اس مرتبہ چور کی کرے پر ہوا تھا کات ذریعہ
وہ چور کی کرنے پر یوں پیر کات ہوا ہے اب اگر جیمیری بار چوری کرے تو وہاں خود کات جائے گا کیونکہ
اسی طرح سے جس شخصیت سے وہ عوام ہوئے گا کات ہوا۔ مثلاً اب امت وغیرہ اس مرتبہ چور کی
چوری کرے گا۔ اور اگر ہم سے مطالعہ تاثیر طبع کا کیا گیا تو ہم جواب دیں گے حد مرتبہ چور کی سے روکے سے
لیے شروع ہوئی ہے۔ کوئی کو تھ کرے کے لیے شروع نہیں ہوئی اور جس شخصیت کے وقت کرے جس
مذہب لازم آتا ہے پھر لہذا، طبع کا امت مؤثر ہر کوئی اعتراض و رد نہیں ہو سکتا۔ اور اسی طرح حقیقتاً
کا عرض بھی و رد نہیں ہو سکتا۔ اسی طرف ضعف نے اپنے اس قول میں اشارہ فرمایا ہے کہ ولکنہ ان
تصور مناقضہ لیکن جب امت مؤثرہ پر متفقہ کا صورت پیش آجائے تو متدبر کی جانب سے انکار
طریقوں سے دفع کرنا ضروری ہے۔

وهو الرفق بالتوصف ثم بالمعنى الثابت بالتوصف ثم بتحكم ثم بالقرص
على ما أتت وليس مفقده أنه يجب دفع كل نقص بطرق أربعة بر يجب دفع

بعضی بالمقوص ببعض المرقی وبعضها ببعض حر منها والضم مؤخ یبلغ تریعة
 فالقول بالعلی المؤثرة والبراءة النقض الصوری عنہا ردفعہ کما تقول فی
 الخارج من غیر السبیلین ایاہ مجز خارج فکان هذا کالبول مؤثرہ علیہ فی
 علی هذا القول بالانقاص من جانب الضامی ۴، ادا ہم یصل قانہ مجز
 حرج ولہش بخلاف فذاتہ اولاً بالوصف ائی تدفع من النقض بالطریقین
 الاول بعدم الوصف ومزا انا لہش بخارج ہذا بان لا یصل کل جلدہ ذہا قانہ
 زالت ا جلدہ شہر الدم فی مکنانہ ولم یخرج ولم یقتل من موضع الی موضع
 بخلاف الدم السائر لہا کل فی القوی وانتقل الی موز الجلد وخارج من
 موضعه لم بالمعنی الثابت بالوصف دلالة ائی ثم بذاتہ لہش بعدم المعنی
 الثابت بالوصف ویقول لو سلم انہ وجد وصف لخروج لکفہ لم یوجد المعنی
 الثابت بالخروج دلالة وهو وجوب غسل ذالک الموضع لہا وجب لولا غسل
 ذالک الموضع لم یجب غسل الذین کفہ ولكن تقتصر علی الازیفة وفقاً لمخرج
 ہذا ائی یستحب وجوب غسل ذالک الموضع صار الوصف حجة من حیث ان
 وجوب التطہیر من الذین باعتبار ما یکون مفا لا یجزأ مفا وجب غسل ذالک
 الموضع وجب غسل سائر الذین الی ذلک لہش عدم وجوب غسل ذالک الموضع
 فان عدم الختم بعدم الی ذلک کانہ لم یوجد الخروج

ترجمہ و تشریح

دوسرے دفعہ بالوصف الخ۔ مردہ ہاروں کا طریقہ یہ ہے کہ (۱) رخ اوصف (۲) رخ بالی
 ذلت ہا وصف (۳) رخ بالیہم (۴) رخ باقرض۔ جیسا کہ تعلیلات فقہیہ آجائی کی صحت
 اتی کا مقدمہ ہاروں کا طریقہ یہ ہے کہ ان پر نقش کوان ہاروں کا طریقہ یہ ہے کہ رخ کر ہاروں
 ہے کہ ہاروں ہے کہ نقش کوان ہاروں۔ نصت میں سے کسی ایک سے رخ کیا جائے گا۔ یعنی جس نقش پر
 جس سے ہار جس دوسرے نقش کو اس میں سے جس دوسرے رخ سے رخ کیا جائے گا۔ نصت میں سے
 طریقوں کی مجموعی تعداد ہار تک پہنچ جاتی ہے جس طرح خرگوش سے اندازاً ۱۰۰۰ ہاروں پر نقش ہاروں
 ہرے ہاروں پر نقش کو رخ کرنے کی قیاسی مثال کا حد تک ہے جیسا کہ ثلوث خارج من غیر اللہ یقتضی
 کہ کہ جس قدر رخ من غیر سبیلین میں ہر کہ خرگوش جو ست کی علت ہاروں ہے اس لیے وہاں صلی و صوبہ
 جس طرح خرگوش بول، نقل، صوبہ توں پر ہر اسی دوسرے ہو سکتا ہے۔ یعنی اس نقل پر شلخ کی طرف
 سے نقش ہاروں ہو سکتا ہے۔ مگر نہ نقل اس صورت میں کہ ہاروں (و شایہ) نقل کر ہاروں میں نہ ہے

کہ یہ خاوند سوائے ان کی است ہے مگر موجب حدت نہیں ہے کسی کے مزایک کے بارے میں کہ خاوند
یہ است کی علیہ عقل ہے حدیثہ والی بالوصف والی قولہ ان کو ہم اوصاف سے دیکھ کر کہیں گے۔ جس میں
ان عقل کو دو طریقوں سے دیکھ کر کہیں گے۔ اس طریقہ سے وصف ہے۔ وہ ہے کہ مذکورہ صورت میں
خود نکلتے ہیں اور مہربان ہو کر ہر جگہ (حالی) کے لیے لوں موجود ہے (بہت کمال حاصل دیں
کے تو خوں اپنی جگہ پر ظاہر ہو جائے گا۔ اسی جگہ پر بھی ہے) نیز بہت حد (ص)، ان کی تو خوں پنا
کی جگہ پر خود ہو گا اور حد تک نکلیں اور۔ اور ایک مقام سے دوسرے مقام میں طرف دہر میں (موضع خرواح
سے) عقل ہو۔ بخلاف دم نہائی (بہت دوسے فوٹ کے) کہ وہ اصل مکان رکاوٹ میں خاوند بہتے کے بعد
(کارتے الگ کر کے) مگر میں سورہ ہو ٹیک اور اپنی جگہ سے خارج ہو گیا۔

ثم بالمعنى المشابه بالمعنى (۲) یجوز ان لا حد وصفی بہت شدہ عقل کے درجہ (۲) عقلی دوسری
درجہ میں عقلی کو کہہ کر کہیں گے کہ وصف کے علیہ جہت میں جس عقلیت کو عقل ہے کہ وہ
صورت میں وہ عقلی کی جگہ پر۔ مگر کہیں گے کہ وہ اگر یہ حکم بھی کر میں کہ خرواح کی عقلی کی عقل
خرواح کے عقلی بالذات ثابت ہیں اس جگہ وہ عقلی ثابت نہیں ہیں۔

وهو وجوب غسل دانت بعد صبح اور وقتی ہیں کہ پہلے خرواح نہایت کے عدم کا حوالہ
وجوب نہایت دہر سے کہ عقلیں یہ میں پہلے موضع خرواح نہایت کا حوالہ ہے اور اگر چاہے اس کے بعد
اس سے بعد وہ کہ عقلی صر اور اس جگہ کہ عقلی صر اور اس جگہ کہ عقلی صر اور اس جگہ کہ عقلی صر
اس سے کے لیے جو ہیں ان سے عقلی کے سبب سے اولیٰ اولیٰ حد کا حوالہ ہے۔ مثلاً عقلی صر
وہ عقلی صر۔ وصف خرواح عقلی صر و نہایت کی عقلی صر اور اس جگہ کہ عقلی صر اور اس جگہ کہ عقلی صر
جس کے عقلی صر کے درجہ میں تجویز نہیں ہو گا نیز اس جگہ (موضع خرواح) کا پتہ کہ نام در کی جگہ
میں سے بدلتا ہے عقلی صر اور اس جگہ کہ عقلی صر اور اس جگہ کہ عقلی صر اور اس جگہ کہ عقلی صر

وعلقان لم يجدوا عسر دانت الفوصح لدریہ (خرواح) بہت اور عقلی صر اور اس جگہ کہ عقلی صر اور اس جگہ کہ عقلی صر
کی صورت میں اس جگہ کہ موضع خرواح اور اس جگہ کہ عقلی صر اور اس جگہ کہ عقلی صر اور اس جگہ کہ عقلی صر
وضوء کا حکم محدود ہو گیا۔ مگر خرواح کی عقلی صر اور اس جگہ کہ عقلی صر اور اس جگہ کہ عقلی صر اور اس جگہ کہ عقلی صر

وَيُؤْتِيهِ عَلَيْهِ صَاحِبُ الْجَرْحِ لَسَانًا عَطْفًا عَلَى قَوْلِهِ فَيُؤْتِيهِ عَلَيْهِ مَا آذَاهُ لَمْ يَسِرْ
بِقَوْلِهِ يُؤْتِيهِ عَلَيْهِ مَا آذَاهُ لَسَانًا عَطْفًا عَلَى قَوْلِهِ فَيُؤْتِيهِ عَلَيْهِ مَا آذَاهُ لَمْ يَسِرْ
الَّذِينَ وَعَقْفَةُ بَطْنِ قَيْنٍ وَالْأَنْثَى هِيَ الْمَوَالِ الْمَأْكُودِ بِدَرَجَةِ النِّقْصِ الْفَوَاضِلِ
الَّذِينَ وَلَسَ مَحَبِّ بَلْقُصْ أَوْصَلَقِ مَا دَامَ الْوَقْتُ بِاللَّيْلِ مَدْلَعَةً بِحُكْمِ أَيْ مَدْلَعَةً
بَطْنِ قَيْنِ الْأَوَّلِ بِوَحْدَةٍ بَحْكُمِ زَعْمِ تَخْلُفِهِ بَيْنَهُنَّ أَنَا حَدِيثٌ مُنْجِبٌ لِّلْمُتَطَهِّرِينَ بِهَذَا

خروج الوقت یعنی لائسنس آنے نہیں پہنچتے تاں جو حدیث لکن تاخر حنکۃ فی ما
تعد خروج الوقت بالغرض ہی نقصانہ ناکجا بوجود الغرض من العلم وخصوۃ قل
غرضنا التنبؤ بین اذم والیوم وذلك حاصل فان الیوم حدث باننا لزم حل
خواً الفیام الوقت فی صیغۃ متبیل الوقت فکذا هذا یعنی الذم کان حدیثاً فاما لزم
سناء خواً لیسوا لیس الیوم المقبض علیہ فصار مخرج من نوع القبض أربعة ثم بعد
الفرار من دفع الظلم شرع فی الممازحۃ فیورد من العلم التیوکر فقال ولما
الممازحۃ خواً علی وجہ الفاعل الذکی علی خلاف ملاتم الذکی علیہ المصنوع فان
کنن هو ذلک الذکی الاول یعنی ہوا النوع الاول ولا یزید النوع الثانی فالنوع الاول
ممازحۃ فیہا مفاہضۃ ویس الثقب فی اصطلاح الأصول والمفاہضۃ مفاہضۃ فلو من
حنکۃ لہ یدل علی نقیض مذی الفاعل یسمى مفاہضۃ ومن حیث ان ذلک لہ
یصلح دلیلاً بل صار دلیلاً للمصنوع یعنی مفاہضۃ لذلک من الذکی ولكن
المفاہضۃ لعل فیہ والقبض ضمیۃ لان تنقض القصدی لیس علی الذکی
التیوکر والذلک سقی فخرنا فیہا المفاہضۃ ولم یسم مفاہضۃ فیہا المفاہضۃ.

ترجمہ و شرح

وَعَنْهُ عَلَيْهِ صاحب الفروع السائل۔ کہہ نہیں پڑتے ہوئے و لم کے حکم سے
بھی اعتراض کیا گیا ہے (یعنی وہ شخص جس کے ذمہ سر اور وقت آجست آجست فروں ہو
پل بہتر بہتر) صاحب کے قول اور وہ علیہ مالاہتہ نہیں ہاں کا مطلب ہے یعنی نام شافی کی وجہ
سے ہم پر عمل نہ کر رہی اور قتل کے دو اعتراضات کیے گئے ہیں۔ اور اعتراض کو کرنے کے دو طریقے ہیں
دفع کیا ہے۔ اور سر اور اعتراض ہے جو حق میں ذکر کیا گیا ہے کہ یہ صاحب ہیں جن کو خرچے پر اور وہ ذم
آجست آجست ہر وقت بہتر رہتا ہے۔ یہ اگر دم ہے جو دن سے فارغ اور رہا ہے مگر سب حدت ٹھک رہا ہے جب
تک وقت ہلکا رہتا ہے اس کا ایک ہی ضرورتی ہو گا ہے۔ فہذا فہذا بالحقن قوی و مہذب کرتے ہیں تاکہ
حکم کے ذریعہ یعنی اس میں دو طریقوں سے دفع کرنے پر عمل ہے کہ نہ کہ صورت میں بھی حکم کلی
وضوہ کا سوچ رہے حکم کا قطع کسی اور بیان کہ حدیث موجب۔ یہ واضح کر کے کہ وقت ملو کہ تم ہونے
کے بعد چنے والا خون قتل وضوہ موجب طہارت ہے۔ یعنی اس کو ہم حقیقہ میں کرتے کہ یہ خون موجب
حدت نہیں ہے بلکہ موجب حدت ہے مگر تم فروں وقت کے بعد کے ہے مگر نہ رہا ہے

فما لفرقہ۔ اور فروں نہیں کے درجہ۔ اور دوسرا جواب ہے دیتے ہیں کہ اس حکم میں مصداق فرغ ہوا
اس کا خلیفہ بار ہے (اور یہ قلیل کے معنی ہو سکتی ہیں) ہاں غرضنا التنبؤ فی الذم والیوم

یونکہ خروجِ بول اور دم کو حکمِ حدیث میں یہ ہر ۲۵ سے تر ۲۵ دہائی قبیل کا مستند ہے اور یہ مقدار مائل ہے
یونکہ یہ موجبِ حدیث ہے۔

فَاِذَا لَمْ يَنْتَهِ عَنِ الْغِيَامِ الْوَلَفَ لَوْ رَجَبُ بُولِ دَاغِي سَوَاعِدَ تَوَلَّتْ كَيْ تَرِي بِهِنَّ عَمَلُ حَالِ
سے سبیلِ بول کی صورت میں لنگ ادا ہوئی اسی طرح لنگ کا بھی قسم ہے یہی ام دکر اور حدیثِ حدیث میں
جس کی ہو گیا تو سوا کر دیکھ۔ ذکرِ بول میں عیسٰی علیہ السلام کے یہ ہر ۲۵ سے۔ جس کی ہوا اور جو ہر ۲۵ سے
ہر صحتِ عقل کے رتبہ کرنے کے بعد یہ نہ سوا نہ کہیں کر رہے ہیں جو سوا نہ کہیں کر رہے ہیں جو سوا نہ کہیں کر رہے ہیں
سے۔ اس کی ہوا اور جو ہر ۲۵ سے۔ اس کی ہوا اور جو ہر ۲۵ سے۔ اس کی ہوا اور جو ہر ۲۵ سے۔ اس کی ہوا اور جو ہر ۲۵ سے۔
اس کے یہ دیکھ قائم کی ہے اس کے خلاف پر مائل کی ہو کر رہے ہیں اس کی اور سوا نہ کہیں کر رہے ہیں اس کی اور سوا نہ کہیں کر رہے ہیں
دیکھ میں یہ دیکھ اس کی دیکھ ہے۔ اس کے سوا نہ کہیں کر رہے ہیں اس کے سوا نہ کہیں کر رہے ہیں اس کے سوا نہ کہیں کر رہے ہیں
سے۔ اس کی ہوا اور جو ہر ۲۵ سے۔ اس کی ہوا اور جو ہر ۲۵ سے۔ اس کی ہوا اور جو ہر ۲۵ سے۔ اس کی ہوا اور جو ہر ۲۵ سے۔

فَالْفَرْقِ الْأَوَّلُ۔ اس میں یہاں معارف ہے جو متعلقہ کو بھی شامل ہو۔ اس کا دوسرا رتبہ ہے علماء
و اصولی اور اب ہر فرقہ کی اصطلاح میں۔ پس اس میں پیشیت ہے کہ یہ عقل کے اعم کے خلاف پر
و۔ اس کے اس کا نام اور ہے۔ پونہ عقل کی عقل میں عقل و عقل جو ہے اس کے جو عقل کی
سے عقل میں دیکھ میں اس۔ پونہ اس کے سوا نہ کہیں کر رہے ہیں اس کے سوا نہ کہیں کر رہے ہیں اس کے سوا نہ کہیں کر رہے ہیں
و لکن معارفہ امین ہے مگر اس میں معارفہ ہے اور معارفہ میں عقل پر ہوا گیا ہے یونکہ
عقل اور عقلی اور عقلی ہے اور عقلی ہو کر رہے ہیں اس کے سوا نہ کہیں کر رہے ہیں اس کے سوا نہ کہیں کر رہے ہیں
الْمُقَصَّةُ دَلَّاجًا۔ اور معارفہ میں "معارفہ" نام نہیں رکھا گیا۔

وَهُوَ مُؤَدَّ أَحَدُهُمْ وَلَهُ الْعَلَّةُ حُكْمًا وَالْحُكْمُ مَنَّهُ وَهُوَ مَحْذُومٌ مِنْ قَلْبِ
الْقَصَّةِ أَيْ جَعَلَ غَلَاظًا اسْتَفْهًا وَاسْتَفْهًا اسْتَفْهًا مَأْمَنَةً غَلَرٍ وَالْحُكْمُ اسْتَفْهَلُ
وَهُوَ لَا يَتَحَقَّقُ إِلَّا إِذَا حُجِّلَ يُوصَفُ فِي الْقِيَاسِ حُكْمًا شَرْعِيًّا يَقُولُ الْإِنْقِلَابُ لَا
لِصِفِ الْعَجْزِ لَدَى لَا يَفِيضُ كَقَوْلِهِمْ أَيْ الشَّرْعِيَّةُ لَنْ الْكَذَرِ جَنْسٌ يُجَلِّدُ
بِكُرْهُمَ مَاءً فَيَرْجَمُ لِيَبْهَمَ كَمَا يُسَلَّمُونَ بَعَثَ لَنْ الْإِسْلَامَ لَيْسَ بِشَوْطٍ لِلْإِحْصَانِ
عَكَهَ أَنْ الْمُسْتَفْهِرَ يَرْجَمُ بِغَضَبِهِمْ وَيُجَلِّدُ بِغَضَبِهِمْ فَكَيْفَ الْخُفَّازُ فَعْمَلُ جَلْدِ
الْعَمَانِ عَنْهُ أَرْجَمَ لِيَبْهَمَ مَقِيَّاسَ عَلَى تَسْلَمُونَ وَهُوَ فِي الْأَوَّلِ حُكْمٌ شَرْعِيٌّ
وَعَمَلًا لَمَّا كَانَ لَاسْتِزَامَ شَرْعًا لِلْإِحْصَانِ وَالْكَفَرِ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا الْجَنْدُ يُكْرَأُ
كَانَ لَوْفًا عَرَصًا فَمَنْ يَأْمَنُ مَقُولُ الْمُسْتَفْهِرِ بَعَثَ يَجْلُو بِخُرْفَةٍ مَاءً لَأَنَّ

ہرجم فیہم ۛی لاسلم ان الجند غلۃ الرجم فی المسلمین ہذا الرجم غلۃ
لجند فیہم فہو معارضة لاسلم اذ علی خلاف مدعی العقل الذی ہو رجم
فہم و ہما عند قصۃ لدنولہم بانہ لا یصلح عۃ و لخصص مۃ یعنی ان من
قواد ان لا یجد علی ہلکۃ القلب من المال مطریقۃ من الابتداء ان یخرج الکلام
مخرج الاستبدال بانہ یحکم ان یكون ناسی، ولہذا علی شری و ذالک الشرط
یکون دخیلاً علیہ کالتار مع ادخال بخلاف النیۃ لانی یقین ان یكون احدث
غلۃ والاخر معلولاً لقلب بضرۃ و لکن ہذا المخصص لا ینفع ہنما للضامین
اذلا متواءمہنہ لان الرجم غرقۃ غلیظۃ و لا شرط و الجند فیہم کذا لک.

ترجمہ و تشریح

و ہذا نوافل احدثہم قلب العلة فکما و الحکم حلة اور اس نوع قول کی نحو و
انہیں میں۔ اس علت کو ثبوت کر حکم قرار دینا یا حکم کو علت پر داخل قلب القصد سے
بخلاف (جائے کے) کے حصہ کو اپنے کر یا کر لینے کے معنی ہو کر رہا) جس میں سے کے حصہ والے حصہ
کو سب کر دینا اور جس سے حصہ کو علی (اور) کر دینا جس علت میں ہے اور اس کا حکم اس میں سے ہی
و ثبوت میں سے جس کہ وہ حصہ کو اس سے حکم قرار دینا ہے جو ثبوت کو قرار دینا ہے۔ تاکہ ثبوت کرے
اس کو ہوا حکم عایدا ہے لیکن اگر نصف حاصل علت ہو جو حکم بنے کے قابل ہو سو تو ثبوت ممکن ہو گا جسے
شواہد کا قول ان لخصص جنس بعد بخرقۃ حلقۃ جیسے ن کا تو میں شایع کا کہتا ہے کہ نورا کہیں
سے حکم سے کہہ کر اس میں سو کہہ کر اسے جلتے ہیں۔ اس لیے ان کے شایع و افراد کو اس حکم پر حکم
کا چاہئے گا۔ جہاں کہ مسلمانوں کا حکم ہے۔ یعنی ان کے رویہ مسلمان ہو املت اصحاب ان کے رویہ شرع
نہیں ہے۔ ہذا جس طرح مسلمانوں میں سے بعضی وہ ہیں جو بعضی کو کوزوں کی سزا دیے جاتے ہیں۔ جیسے ہی حکم
کے ساتھ بھی لیا ہے گا۔ اس نام شایع نے جلد سے اس کو کوزوں کی سزا دیا کہ حکم کی علت قرعہ دیا ہے (یعنی حکم
کا رابطہ ہے) ہاں زرد کو اس کو حکم کی علت چاہیے کہ جب کہ مسلمانوں کو جرم کیا جاتا ہے۔ ہوا کہ جلد سے
شرعی حکم ہے۔ ہاں جلد سے۔ ایک چو کہ ٹھنکے کے لیے مقام شرع ہے۔ اور کہ یہ صرف جلد سے ہی
سزا ہے۔ حوالہ کا کہ کتاب اگر لے کیا ہو یا شیعہ نے حکم سے اس سے قلب سے معارضہ کر کے ہو کہیں کے
کہ فقہ قول المسلمون الخ کہ مسلمانوں کے جرم شدہی شدہ تو اس سے کوزہ سے جلتے ہیں کہ جن کی
شدہی شدہ و حکم کی جاتا ہے۔ یعنی اس وقت کہ حکم نہیں کرتے کہ جلد (کوزہ کی سزا) مسلمانوں میں حکم
کی علت ہے۔ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ حکم صرف ہے جلد کے لیے کہ ان کے حق میں تو معارضہ سے کہہ کہ یہ
مجلس سنی مخالف کے خلاف پر اس سے کہتا ہے اور وہ شیعہ کہہ کہ ہے۔ اور اس کے ہر حصہ بھی چاہتا

فی سے متعین شدہ ہے۔ یہی شروع کرنے سے پہلے سے لگاؤ نہ کی تعین کی حاجت نہیں ہے۔ ہر صوم
تدریج تک پہلے سے متعین نہیں ہے۔ یہی شروع کرنے سے پہلے سے متعین نہیں ہے۔ تدریج کو ایک مرتبہ
تعین کرنے کی حاجت واقع ہوئی۔

وَقَدْ تَغَلَّبَ الْعَمَلُ مِنْ وَجْهِ آخَرَ غَيْرِ الْوُجُوهِ الَّتِي كُذِّبَتْ عَنْهَا وَهُوَ ضَعْفُ كَقَوْلِهِمْ
أَيُّ الشَّافِعِيَّةِ فِي حَقِّ النَّوَافِرِ حَيْثُ لَا تَلْزَمُ بِالشَّرْعِ وَلَا تُلْغَى بِالْإِسْنَادِ
عَنْهُمْ فِيهِ عِبَادَةٌ لَا يَخْصِي فِي فَاسِدِهَا أَيُّ إِذَا فَسَدَتْ بِنَفْسٍ مِنْ غَيْرِ فَسَادٍ
يُطْفِئُ الْحَدِيثَ مِنَ الْعَصْلِيِّ لَا يَجِبُ اتِّعَاقُهَا وَمَا بِهَا مِنْ لَحْجٍ مُبَازٍ إِذَا فَسَدَ
لَجِبَ فِيهِ الْمَصْرُ وَالْفَضَاءُ نَهْدَةً فَلَا تَلْزَمُ بِالشَّرْعِ كَالْوَضُوءِ فَإِنَّ لَنَا لَمْ
يَخْصِي فَاسِدَةً لَمْ تَلْزَمُ بِالشَّرْعِ فَيَقَالُ لِمَ لَمْ كَانَ كَذَا لَمْ وَجِبَ أَنْ يَسْتَوِيَ
فِيهِ أَيُّ فِي التَّغْلِبِ عَمَلٌ لَلَّذِي وَالشَّرْعِ وَاللَّزْمُ كَمَا اسْتَوَى خُصْبًا فِي الْوَضُوءِ
بِقَدَمِ اللَّزْمِ فَالْوَصْفُ لَمْ يَجْعَلْ الشَّافِعِيَّ دَلِيلًا عَلَى عَدَمِ اللَّزْمِ بِالشَّرْعِ
فِي الْعَمَلِ وَهُوَ عَدَمُ الْإِحْضَاءِ فِي الْقِسْمِ جَمْعًا عَدَةً لَاسْتَوَى الْعَدَّةُ وَالشَّرْعُ
وَيَلْزَمُ فِيهِ اللَّزْمُ بِالشَّرْعِ لَكَانَ قَلْبًا مِنْ هَذِهِ نَحْنُ لَمْ وَأَمَّا كَانَ هَذَا الْقَلْبُ
مُتَعَبِّقًا لِأَنَّهُ مَا اتَى بِشَرْحٍ يَقْبِضُ الْعَصْمَ وَأَعْلَى اللَّزْمِ بِالشَّرْعِ بَلْ أَتَى بِمَا
الْأَسْوَأَ لِلَّزْمِ لَمْ وَأَنَّ الْأَسْوَأَ مُتَعَبِّقٌ تَوَقُّفًا وَذَوَالْفَرْقِ الْوَضُوءِ مِنْ حَيْثُ
كَوْنُهُ غَيْرَ لَزْمٍ بِالشَّرْعِ رَاسِدًا فِي التَّقَلُّبِ مِنْ حَيْثُ كَوْنُهُ لَرَامًا بِهِمَا وَيَسْمَعُ
هَذَا عَكْسًا أَيُّ شَبِيهَا بِالْعَكْسِ لَعَكْسٌ حَقِيقَتًا لِأَنَّ الْعَكْسَ الْحَقِيقِيَّ هُوَ
وَالشَّرْعُ عَلَى سَنَةِ الْاَوَّلِ كَمَا يَقَالُ فِي قَوْلِنَا مَا يَلْزَمُ بِاسْدَرِ بِلَاغٍ بِالشَّرْعِ
كَالْحَجِّ وَمَا يَلْزَمُ بِالْعَدَةِ لَا يَلْزَمُ بِالشَّرْعِ كَالْوَضُوءِ وَهُوَ يَصْلِحُ لِلتَّوَجُّهِ عَلَى
مَا سَمَانِي لَنْ مَا يَطْرُقُ وَيَنْعَكُسُ لَوْلَى يَمَا يَطْرُقُ وَلَا يَنْعَكُسُ وَمَا كَانَ وَذُو
الْعَتَمَةِ عَلَى خِلَافٍ سَنَةِ الْاَوَّلِ كَانَ دَاخِلًا فِي الْقَلْبِ شَبِيهَا بِالْعَكْسِ وَأَمَّا
جَعَلَهُ عَكْسًا اتِّبَاعًا لِلْحَبْرِ الْاِسْلَامِ

ترجمہ و شرح

وَقَدْ تَغَلَّبَ الْعَمَلُ مِنْ وَجْهِ آخَرَ غَيْرِ الْوُجُوهِ الَّتِي كُذِّبَتْ عَنْهَا وَهُوَ ضَعْفُ كَقَوْلِهِمْ
ذَكَرُوا فِي الْاَوَّلِ مَا كَيْتَا كَيْتَا وَهُوَ ضَعْفُ كَقَوْلِهِمْ لَيْكِنْ يَمْضِي فِيهِ هَيْجَا
وہ کہتے ہیں یعنی شریع نقل کے بارے میں کہتے ہیں تدریج شروع کرنے سے لازم نہیں ہوئی اور اگر شروع

کر کے فاسد کر دی جائے تو اس کی تعداد جب تک ہوئی ان کے نزدیک۔

ہذا عبارت چنانچہ لکھی عبارت میں کہ ان کے ہوتے چار کر کے فاسد کر دیے جاتی ہیں شروع کرنے کے بعد اگر عمل خودی فاسد ہو جائے مثلاً نماز پڑھے دسے گا حدت ہو جائے تو اس میں پھر اگر ایک واجب نہیں ہے مگر جس کے برخلاف ہے۔ کیا کہ حج اگر وہ ہو جائے تو حدت ہو جائے پھر اگر ایک واجب ہو جو حج کے بعد اگلے سال اس کی تعداد جب ہے۔ مثلاً نماز پڑھنے یا کھانے یا پینے یا نہ کرنے سے ملے علاوہ واجب نہیں ہوگا۔ فقط ان لہذا کہ انک وحسب ان یستوی فیہ الخ و شائع کے جب تک اس کی طرف سے کیا جائے گا کہ (جب ختم ہو) صلو کو فاسد ہو جائے یا پھر۔ اسے گا جب ہے۔ قرآن۔ اور اس پر عمل نماز کو شروع کرنے کے لازم ہو۔ کو تو اس سے پورے بھی لازم آتی ہے کہ عمل میں نہ رہے اور شروع کا حکم بھی یکساں ہی ہو۔ یعنی اس اور اس سے عمل لازم ہو جائے۔ جس طرح صوم میں اور اس کا حکم یکساں ہے۔ یعنی اس سے کسی نہ بھی وضو کا انہماک واجب نہیں ہوتا۔ تو جس داخل کو حضرت امام شافعی سے عمل نماز کو شروع کرنے سے لازم نہ ہونے کی عمل قرار دی گئی تھی پھر اسے ہی وصف کو کر۔ در شروع ہوا ہر بار ہوتے ہی عمل قرار دی ہے اور ان دونوں کی برابری کا قائل یہ ہے کہ فاقہ شروع کرے سے اور ہر جانب میں طرح ہذا سے باخلاق نام ہوتا ہے۔ اس میں تا قیہ کر دے معارضہ یا مقبہ اور کیا مگر یہ قلب کر دے سے مضبوطی معارضہ نے مخالف کے رخنوں کی صورت میں یعنی شروع کرنے سے لازم ہو جائے کہ اس میں کیا ایک صورت ہر ثابت کر دی ہے جس سے شروع لازم کا سبب ہو نہ ثابت ہوتا ہے۔ ہر ہر ایک صورت کے اثرات حاصل اور شروع میں وجود اور عدم دونوں میں مختلف ہیں۔ اور استقامت سے معارضہ میں حدت کر دے۔ لہذا معارضہ صیغہ ہے۔ فی جو معارضہ میں اس صیغہ میں اس حیثیت سے کہ شروع کرنے سے۔ اس میں ہوتا ہے اور خودی عمل دوم شروع کرنے سے لازم ہوتا ہے۔

وَقَدْ مَنَعْنِي هَذَا غُفْلَتَا اِلٰهِ قَبْلَ اَمْرٍ تَحْسِبُ بِهٖ يَمْسِكُ تَحْسِبُ بِهٖ۔ نفس خلق تک ہے۔ تاکہ نفس خلقی کسی کو اس میں صوبہ پر چڑھنے سے جس خلا میں توں کہ اور عبارت کے ماننے سے لازم ہوتی ہے۔ شروع کرنے سے بھی لازم ہوتی ہے جیسے حج اور جو چیز کے ساتھ سے لازم نہیں ہوتی ہے۔ شروع کرنے سے بھی لازم نہیں ہوتی ہے جیسے کہ وضو اس شخص سے کسی داخل کے خلاف ہونے کو ترجیح حاصل ہوتی ہے۔ جب کہ مقرب آئے گا۔ کیونکہ جس چیز کا شروع اور عدم دونوں میں عاجز ہو وہ جتنی طور پر ان کی اولگاہ سے صرف پر جس کا اثر صرف ہو وہ میں کا ہر عمل میں حاضر ہو۔

وَهَذَا اِذَا خَلَّ رَدَّ مَشْنِ اَبْعَ بَعْدَ مَالٍ تَحْسِبُ كِ اِلٰهِ تَحْسِبُ بِهٖ مَوْتٌ مِّنْ غُفْلَتَا اِلٰهِ اَوَّلًا
کے قول اسلوب کے خلاف میں پھر اگیا سے مانا ہے اس پر نفس خلقی کی تربیت صادق نہیں آتی۔ تو یہ معارضہ یا قلب ہی میں۔ عمل ہے۔ نفس کے ساتھ صرف مطابقت ہوتی ہے۔ اس کو نفس قرار دیا جاتا تھا

[illegible]

بما رضى السائل بان العلة بعدة من الأصل هي السببية وذلك لا يتعدى الى
 اتخاذ أو يتعدى الى مزرع منجم عليه وهو انفسه الثاني كما اذا غلقا في
 حرمة بيع الجهر بجسسه متفاضلاً بالكل والجنس كجسده والشمع
 عوارضاً لسائل بان "علة من الأصل ليست ماضية بل هي لأقربها ولا تحت
 وهو معدوم في حسن وإن كان يتعدى الى مزرع منجم عليه وهو الزن
 والحق أو مختلفاً فيه أي يتعدى الى مزرع مختلف فيه وهو المسمى بالحق
 مثالة مالو عارض لسائل هي المتانة المركزة بان العلة في الأصل هو
 الطعن ولم يوجد في الجهر وهو يتعدى الى مزرع مختلف بل اغنى الفواكه
 وما تون الكثر وهذه الأقسام كلها باضلة لأن توصف أدى بذعفه لسائل
 لا ينامي الوصف أدى بذعفه غلة الفعل اذا اضم بثبت على شئ فلان لم
 يكن وصفاً متعدياً ففسده طاهر لأن المتصور يستلزم لتعدياً وإن كان
 متعدياً كان المتعدياً أيضاً فاسدة لأنها لاتفاق بها بالاعتبار هذه الأما
 تعدياً عدم تلك العلة فيه وهو لا يوجد عدم تحكم وكل كلام صحيح في
 الأصل أي في أصل رصده وجوهره ولكن يذكره عن سبيل تعدياً فهو
 باضلة عن أهل الأصول فذكره على سبيل المنفعة يخرج عن حيز الفقد
 أي غير منفعة ويكون مقبولا بأصله ووضعه معاً

ترجمہ صحیح

وہ ات باطن ہے ، اور سائل کہ یہ حرام اٹل ہے ، یہی حد سے مودہ کا ہے
 جو متداول ہے یہ عارضہ ہے لفظاً و ایک قسم ہے جسے کہ بیع کی ہے کے بارے
 کر کے کے سلسلے میں محدود قس کر کے کہ ایک اور وہی چیز ہے جو ایک اور وہی چیز کے بارے میں ایک بار ہے
 لہذا جس سے بیع ہر قسم کے ہے وہ ، چالیس میں وہی اصل لال پر ہر کسی مضر ہی مضر کہ کہ
 اصل میں غلط ہے ، ایک نسبت سے ، و نسبت حدید (رے) میں نہیں ہل جاتی۔

اؤ يتعدى الى مزرع منجم عليه (۲) یا يتعدى الى مزرع منجم من حرم کے حکم پر غلق
 معارضہ من العلة کے ، و ہر قسم ہے جسے کہ متداول کر کے کہ جس (دیر) کی بیع جس کے ہر قسم
 متفاضل کیل ، جس کے حکم ہونے کی ہر قسم جس طرح لال اور شیر کی بیع ، جس کے حکم ہے
 متفاضل حرام ہے جس پر خلاف مودہ کر کے کہ اصل میں غلط ، انیس سے ہر قسم کے حکم پر ایک غلط
 تحریر (قوت کے اصل ہر) اور انوار (تکوین) خبر و جمع کیا جس کے ، یہ ہے جس میں نہیں ہل جاتی

لكنه لما جاز به اسائل على سبيل المفلوكة لا ينفل منه فكان حقه ان يورد
فحق على سبيل المنافعة سقوطاً لأصله ان لا ينفق كالمنع فان حكم البيع
القول على اجازة الموثق فيمنع يجوز نسخه لا لأصل وانما من اعتلق
تتعلق أصلاً بما يجوز نسخه بغض كونه حقاً لو اجل الموثق لا ينفذ اعتدائه
عندك ولما فرغ عن تمام المعارضة شتت هو ليس دفعها فقال ولما قامت
المعارضة كان السبيل فيها المخرج أي مرجع احد المعارضين على الآخر
بحيث تصديق المعارضة.

ترجمہ عربی

وانما ذكر هذه القصة هنا ليعلم معارفكم من بيان من معارفكم ان اس كاهن كاهن
يہاں بیان اس لئے کیا ہے کہ معارضہ فی العلقہ ان کا دوسرا نام معارضہ ہے کہ
سائر معارضہ اپنے سوال میں ایک مسئلہ کو بیان کر دے کہ جس سے اصل میں اور اس میں فرق ظاہر ہو جا
ہے علامہ اصول کے نزدیک مقرر کیا کہ وہ معارضہ اکثر طرہ کے رویہ فاسد سے جس میں اس کی معارضہ کے
مخبر میں کوئی عیب یا کام آ کر نہ ہو جیسا کہ قبول ہو تو اس کا غرض ہر کہ بطور ممانعت اس کے کام کو ختم
کر دیا جائے تاکہ معارضہ کا کام سورا اور ممانعت پر مبنی قبول ہو جائے اس کی مثال امام شافعی کا یہ قول ہے کہ اگر
راہن لے کر ہو تو اس کو نہ کرے تو وہ آزاد نہیں ہو گا مگر اس کا اطلاق دائرہ ہو گا کیونکہ حلقہ (تذکرہ
کردینا) میں دیکھئے والے (راہن) کی طرف سے ایک طرف ہے جو زمین (جس سے پانی بہتا ہے) لکھا گیا ہے
کے حق کو باطل کر دے یہ یہ صرف باطل ہو جائے گا جس طرح کہ باطل ہو جاتی ہے (یہی اگر راہن
اپنے غلام کو فروخت کر دے تو یہ باطل ہو جائے گا کیونکہ اس سے زمین کا حق رہا جاتا ہے) اختلاف میں
سے جسوں نے معارضہ کو جائز مانا ہے وہ اس مسئلہ کو حل کر دیتے ہیں کہ اطلاق کا کیا ہے جس سے فرق یہ
ہے کہ باطل کا حوالہ دینی ہے اور حق کا حوالہ نہیں دیتا۔ حوالہ دینے پر حق کو قیاس نہیں کیا جاتا۔
یہ فرق اور حقیقت میں مقیس عیہ کی علت پر معارضہ ہے کیونکہ لای ثابت ہوا کیونکہ معارضہ کی وجہ
ہے کہ علامہ مرہون کی حق کے لئے ہرگز ہوئے کی علت حق کے گئے ہو جانے کے بعد حق ہونے کے حوالہ ہے (اور
حق میں یہ اطلاق نہیں ہے) تو یہ سوال اعتراض ہو چکا ہے جس سے کہ معارضہ نے اس کو بطور
معارضہ کے پیش کیا ہے اس سے معلوم کیا جائے گا

فكذلك حقه ان يورد في سبيل المصلحة المقتضية من حق بات به ہے کہ اس کو ہم بطور معارضہ
کے پیش کریں اور ہمیں کہ ہم تسلیم نہیں کرتے کہ اطلاق باطل حق کے ہے اس وجہ سے کہ حق مرقن کی
مبادرت یہ موقوف ہے لی ہے اس چیز کی حق میں جس کا حوالہ دینی ہے۔ یہ اطلاق (جس میں مرہون کو حق حاصل ہے) کا
مائل اطلاق کا حق مرقن کو نہیں ہے اور اطلاق میں آپ رہنے کے حق کو بالکل باطل کر دے جس

اور ایک چیز میں داخل کرتے ہیں کہ ثبوت کے بعد جس کا ذکر کیا ہے۔ نہیں ہے حتیٰ کہ یہ کہ تم قیاس کے
 آئینہ کرنے کا کام (دراں) کو بات میں آجیے جب تک آپ (شاہی) کے ایک امتیاز ہوا نہیں ہو :
 ولما فرغ من ہذا لم یبق لعارضہ اور مصنف جب عارضہ کی بحث سے فارغ ہو گیا تو معذرت کی درخواست کی
 بحث و شروں فرمایا کہ : وادفعت لعارضہ الیہ وجوب عارضہ کہ تم نے اسے قرار دیا کہ عارضہ
 نہ ہو بلکہ عارضہ عارضہ عارضہ میں سے ایک گاہی پس فرج نہ ہو بلکہ عارضہ نہ ہو بلکہ عارضہ نہ ہو بلکہ
 ان لم یثبت للمجبب استرجاع عارضہ قطعاً وان یثبت لہ فلیست بل ان
 عارضہ بترجیح آخر و ہذا ہو حکم العارضہ فی القیاس واما العارضہ
 من التعلیل : فقا مضمیٰ بہا وهو عبارة عن فصل خبر استعقل علی الآخر
 وصفاً عما بیان حص خبر استعقل و معنی قوله و هذا ان لا یکن دلیل الشیء
 الذی یقہ بہ الترجیح دلیلًا مستقلاً بنفسہ بل یکن وصفاً بذات غیر قائم
 بنفسہ ولہذا یترجح شہادۃ العادل علی شہادۃ الفاسق ولا یترجح شہادۃ
 اربعۃ علی شہادۃ شاہدین حتی لا یترجح القیاس علی قیاس یعارضہ بقیاس
 آخر ثالث یؤیدہ لایہ یصد کہ من جانب قیاس و فی جانب قیاسین و کذا
 الحدیث لا یترجح علی حدیث یعارضہ بحدیث ثابت یؤیدہ والکتاب لا یترجح
 علی ایہ تعارضہ بایہ ثابت یؤیدہ واما یترجح کل واحد من القیاس والحدیث
 والکتاب بقوة فہو منکون الاستیخسان الصغیر الاثر مقدماً علی القیاس
 الحلی القاسد الاثر والحدیث الذی ہو مشہور مقدماً علی خبر الواحد
 والکتاب الذی ہو محکم قطعاً مقدماً علی خافو ظنی و کذا صاحب
 الجراحات لا یترجح علی من حب جراحۃ واحد من رجلین رجل جراحۃ
 واجبت وجرحہ آخر جرحہ متعذرۃ و مات احدین بہا کانت الدیۃ فیہ
 للجارجین سواء بخلاف ما کان جراحۃ احدهما فوی من الآخر لا یفسد
 الموت لہ ہاں قطعاً و حدید و رجل و الآخر جرحہ لہ کان المدعی ہو الجرحی اذا
 لا یستور الانسار بدوی الرقبۃ و یقتضو یلحق الہد

ترجمہ کنز

ع ان لم یثبت للمجبب الترجیح - ترجیح (جواب دے) (۱) بلکہ دلیل کے لئے
 کوئی وجہ ترجیح نہ لائے (۲) (۳) پس دلیل کے ساتھ سے منقطع رہے بلکہ باقی
 میں دلیل خیر جائیداد کر سکے (۴) (۵) حتیٰ کہ ترجیح میں روئے تو اس کے لئے حق حاصل ہے کہ

اس کا معارضہ کرے۔ دوسری دلیل کو ترجیح دے کر پہلی طریقہ ہے معارضہ کو دخل کرنے کا سہاکی قیاس ہے۔
واما المعارضۃ فی التعلیقات۔ اور تھی دلائل (نصوص) میں معارضہ کو دخل کرنے کا طریقہ تو
اس کا بیان گذر چکا ہے دوم معارضہ عقلی نہیں بلکہ ترجیح دیا بیوں میں سے کسی ایک، پس کو کسی
خاصہ صفت کی وجہ سے نصیحت دینا یعنی دو مسائل میں سے کسی ایک کی نصیحت کو اپنانا کرنا۔

صفت مانتی کی معارضہ "فضل احد المتعلین" کی اصل یہ ہے یعنی یا انما یفضل احد المتعلین
(دو شمولہ میں سے ایک کی نصیحت کو اپنانا کرنا) اور اگر اس طرح مصافحہ کو عمل ادا نہ دیا جائے گا تو یہ ترجیح
تو جگانا کی ہو جائے گی ترجیح کی تعریف یہ ہوگی اور مانتی کے قول اصل سے معنی یہ ہیں کہ جس چیز کی وجہ
سے ترجیح دی گئی ہے وہی مفصلہ مستقل۔ لیکن نہ ہو چکے ذات کا ایک اصل ہو جو لازم دے۔ یہ بودہ لہذا ترجیح
شمارہ اول۔ اسی صفت کی وجہ سے عدلی شخص کی شہادت خود منی کی شہادت پر ترجیح دی جاتی ہے اور اسی
طریقہ چارہ کو سہاکی شہادت کو رد دیا اور عدلی کی شہادت پر ترجیح نہیں دی جاتی جسی لہذا ترجیح لا تقبل
یہاں تک ایک قریس کو ترجیح نہیں دی جاتے کی قیاس پر جو اس کے معارضہ میں ہو یعنی آخر تیسرے قریس کی
وجہ سے عدلی قریس کی بودہ ہو کیونکہ بے وقت میں صورت یہ بن جائے گی کہ ایک جانب میں قیاس واحد
ہے۔ دوسری جانب میں دو قیاس ہیں۔

وکنہ تعدیت۔ جس حال حدیث کا ہے کہ اس کی معارضہ میں حدیث پر کسی تیسری تیسری حدیث کرے والی
حدیث کی وجہ سے انشاء اور کتاب کا بھی کہ اس کی معارضہ میں حدیث پر کسی تیسری حدیث کرے والی
کس کی حدیث کے۔ انہا ہر طرح ہاں ترجیح خاص ہوگی قیاس حدیث اور کتاب میں سے ہر ایک کہ

بقولہ وہ سبب قوت کے جو خوارزمی میں موجود ہے لہذا میں نے تصدیق جس کی تاخیر کی ہے اس قیاس پر
مقدم کر دیا جائے گا جو کہ قیاس میں ہی ہو یا استدلال اور وہ حدیث جو کہ مشہور ہے فرد ہر مقدم ہوگی اور کتاب
ہوتی کہ وہ آیت جو کہ تفہیم اور تفہیم ہے اس آیت پر مقدم ہوگی جس کا مطلوبہ عقلی ہو وکنہ صاحب
الصولعات لایترجح فی طرح چند ذم لگاتے والے کو ترجیح نہیں دی جائے گی آیت ذم لگاتے والے پر
ہر ایک ایک مقدمے کی سرحد کو تیسرے خوارزمی اور دوسرے مقدمے کی سرحد کو تیسرے خوارزمی کے نتیجہ
میں وہ بحر خارج آویں سرحد چند ذم لگاتے والے کو ترجیح نہ دی جائے گی کہ اس کے ذم لگاتے کی وجہ سے
اس کو صحت دینا ہوئی لکن اس پر رد ذم لگاتے والوں پر مساوی لاگو کی جائیگی بخلاف اس کے کہ دونوں
میں سے ایک کے زمرہ پر دوا قوی اور گھر سے لگے اور دوسرے کے کم اور مستولی لگے ہوں کیونکہ اس صورت میں
صوت کی نسبت کاری ذم لگاتے والے کی طرف کی جائے گی بخلاف ایک کے تو تاہم کات دیا تھا اور دوسرے نے
گردن چا کر دئی تھی تو قائل گردن کا کاٹنے والا غیر ہوگا کیوں کہ اخیر گردن کے گردن کا کاٹنے والا ہوتا ہے
کھانا ہاتھ کے کے بغیر ہاتھ کے بھی نہیں دیا جاسکتا ہے۔

على الأول والثمان بالاصل نعتين عليه ولا يكون هذا من قبيل كثرة الأدلة
القياسية أو كثرة أوجه الشبه لشيء فإن هذه غالب فاسدة وكثرة الأصول
مصححة كقولنا من منسج لراسر أنه منسج ملائسن فليكنه فان أصله منسج
الوجه والجمرة والشيء بخلاف قول الشافعي أنه ركن فيسن فليكنه فإنه
لأصل له إلا الفصل وبالعزم عند العدم وهو العكس أي إذا كان وصفه يقر
ويشكك كذا أو من وصفه يقر ولا يتككس فالمراد حينئذ هو الوجود
عند الوجود فقط والانعكاس هو العدم عند العدم مثل قولنا من منسج الرأس
أنه منسج فلا يسن تكراره فإنه يشكك في قولنا ما لا يكون منسجاً فيسن
تكراره كمنسج الوجه ونحوه بخلاف قول الشافعي أنه ركن فيسن تكراره
فإنه لا يشكك في قولنا فيسن لا يسن تكراره لأن التضمنة
والاستثنا في نفس يركن ومع ذلك لا يسن تكراره

ترجمہ مختصر اول شرط یہ ہے کہ کیا جیت و دجیت (ادب) کے یا صپ کے یا جھ سے ہونے کی وجہ
سے اس کی گروہ یا کچھ نہ کی جھٹ اور دشمن ہے دوسری کی جیت کا اس میں اشتغال نہیں ہے یہاں تک
چھٹے سے نہ لڑے دوسرے یا دوسری سے نہ لڑے دوسرے کا لپ سے نہ لڑے دوسرے سے نہ لڑے
وقال غایۃ تہیج کی میں اب پر شائع کی چاہیے سے اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ اکثر غرض اس وقت وارد
ہو سکتا ہے کہ عدول صرف فریست و عدول قرار دیتا مگر جب وہ عدولیت صواب کو عدول قرار دیتے ہیں تو
ماسب نہیں ہے کہ اس کے مقابلے میں روایت شکی مصلوب اور بیخ فاسد کے صبر کو اناسب سمجھا ہے۔
وبکثرة اسئلہ (۳) کثرت امور سے یعنی جب کسی قیاس و حد کے لئے ایک مقبس بنیے شہادت
اسے اور اس کے مقابلے میں دوسرے قیاس کے واصل (مقاس علی) شہادت دینا چند اصول تہیج میں تو
اس کو اول قیاس پر ترجیح کی جائے گی اور اصل سے مقیس بنیے مراد ہے اسے کثرت جو جان کی گئی ہے اس سے
مراد کثرت اول قیاس نہیں ہے بلکہ چیز کے مشابہ کثیر ہوں یہ بھی مراد نہیں ہے کیونکہ ان امور سے ترجیح دینا
فاسد اور باطل ہے (اور قیاس کی حد تک ہونے والے اصول کثیرہ کے جنہ نظر نفس و دفعش قوت تاثیر
یاد ہونے کے سبب سے) کثرت امور میں اور مستحب ہے جیسا کہ ہمارا قول ہے اس کے سلسلے میں یہ چھ نکات
ہے اس لئے اس میں تلبیث سمون نہیں ہے کیونکہ اس کی اصل اور مقیس علیہ مصلح علی الخلف اور مصلح
علی انجود ہے کہ (جہاں تلبیث ہیں یہ اسی طرح ہم) (کے سے مخرجت ہیں سے) نکلا نام نکلا ہے
اول کے کے کہ ہے لہذا اجماع مستحب ہے کہ اس کی کو اصل اور مقیس بنیے نہیں ہے سونے فصل کے۔

معدّل غلبۃ لاشبہ قول شفاعیۃ ان الاء یشتہ لوانہ والولک من حیث
 المحرمیہ معطاً ویشتہ الی العم من وجوب کثیرہ وہی جود الغصاء الزکوة کل
 مثنیٰ لآخر وحس کداح حائلہ کل مثنیٰ لآخر ویقبول شہادۃ کل مثنیٰ
 لآخر دیکون احاقۃ بالنعم لولہ فلا یعلق علیہ لام اذا مکنہ وشدنا ہو
 معنولۃ فترجوع احد الفی سلی بقیہ من اخر وقد عرفت بضلالتہ ومثال النعموم
 قول الشافعیۃ ان وصف الطعم فی حرمة الزہرا ولی من القدر والجس لان
 یتم لقتل وحر الحقیۃ والکثیر وهو کحل والنضیل بالکحل لا یتناول الا کثیر
 وهذا باطل عندنا لاننا جاز عندہ القلیل بایضا بقصرہ فلا یحتاج
 للنعموم علی انحصار ولا ان الوصف بمنزلة صرّ وغیر النضر الخاص
 راجع بحدّ علی دم یشیع ان یکوہ ہفت یضاً کدات ومثال فتنہ
 الاوصاف قول شافعیۃ ان وصف الطعم وحده وشمیۃ وخذما قال فیفضل
 علی القدر والحس ایدی فتمّ بہ مجمعة وهذا باطل عندنا لان القوا حیح
 لخاصیہ نون الفلۃ اکثرۃ عرب علیہ داب جزئین انوی من تاثیر من عینہ واد
 حوہ وحد وان شیب رافع معطی یفا فکریا عدا سترزع یخت من انتقال لمعطل
 الی کلام حریف الزامہ ای داثوب ومع انحد طردیۃ والنموثرۃ بعد ذکرنا
 من الاعتراضات ودمع نعل طردیۃ فقد عس ما یقیمہ من کلام انعم
 کادہ ہایۃ ان ولجانی نس لانقال ائی عایۃ العمل ان یصغر المی الاستقل

بہرہ شرح

معدّل غلبۃ لاشبہ اس نہ لاشبہ کی مثال شریع کا نور ہے کہ بیان ہے وہ نور لائے
 کے ساتھ نظر کریمت میں مشابہ ہے اس سے وہاں بعد (پچھرا بیان) کے ساتھ شریع
 سے مشابہ ہے اس کے ساتھ کہ ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کے ساتھ ان کے ساتھ (۴) چھرا
 بیان کی صفحہ پر کی ہے ان کے ساتھ کہ ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کے ساتھ ان کے ساتھ کہ ان
 سے (۳) ان دونوں (پچھرا بیان اور) ان کے ساتھ ہر ایک کی شہادت دوسرے کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ
 ہر دوسرے کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ
 ہر ایک کی شہادت میں ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ

وعدنا ہو بمنزلة شافعیۃ احد الفی سلی بقیہ من اخر وقد عرفت بضلالتہ ومثال النعموم
 قول الشافعیۃ ان وصف الطعم فی حرمة الزہرا ولی من القدر والجس لان
 یتم لقتل وحر الحقیۃ والکثیر وهو کحل والنضیل بالکحل لا یتناول الا کثیر
 وهذا باطل عندنا لاننا جاز عندہ القلیل بایضا بقصرہ فلا یحتاج
 للنعموم علی انحصار ولا ان الوصف بمنزلة صرّ وغیر النضر الخاص
 راجع بحدّ علی دم یشیع ان یکوہ ہفت یضاً کدات ومثال فتنہ
 الاوصاف قول شافعیۃ ان وصف الطعم وحده وشمیۃ وخذما قال فیفضل
 علی القدر والحس ایدی فتمّ بہ مجمعة وهذا باطل عندنا لان القوا حیح
 لخاصیہ نون الفلۃ اکثرۃ عرب علیہ داب جزئین انوی من تاثیر من عینہ واد
 حوہ وحد وان شیب رافع معطی یفا فکریا عدا سترزع یخت من انتقال لمعطل
 الی کلام حریف الزامہ ای داثوب ومع انحد طردیۃ والنموثرۃ بعد ذکرنا
 من الاعتراضات ودمع نعل طردیۃ فقد عس ما یقیمہ من کلام انعم
 کادہ ہایۃ ان ولجانی نس لانقال ائی عایۃ العمل ان یصغر المی الاستقل

ومثال الضوم در مورد جمع کی مثال میں شواخ کا یہ بہاؤ نظم کا صف ۸۰ مثلاً دوائے بہت سے
صحت قرار دینا زیادہ اثر سے قدر جس کی صحت کے متعلق میں جو کہ نظم میں ۱۱۰ ایک کئی سے در کثیر
دروہ میں ہے جس کو کھیل سے یاد پاتا ہو اور کھیل حرف کثیر متدہ کو شامل ہے (مگر قبیل کو شامل نہیں
ہے) اور خدا کا ماحول بعد یہ وجہ دریا ۱۱۰ سے نزدیک باطل ہے اس وجہ سے کہ اس شاعری کے نزدیک جب
کہ طبع چھوڑے نظیں حارب (عادلہ وہ کسی فرغ میں بھی نہیں پائی) تو پھر دلیل مضمون پر عموماً کہ
ترجیح دینے کا اعتبار کہاں ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ طبع محمول نص کے ہے ۱۱۰ شاعری کے نزدیک طبع
خاص طبع پر مراد ۱۱۰ ہے تو یہاں بھی ایسا ہی ہو چکا ہے کہ عام پر خاص در ترجیح حاصل ہو (جو کہ
خاص نفسی اور خاصیت کے نزدیک غلط ہے)۔

ومثال قلۃ الاوصیاء در صحت اوصاف کی مثال شواخ کا یہ بہاؤ کہ جس اشیاء میں صرف طبع کو
ہر نفس چھ دل میں صرف شہید کو صحت قرار دینے میں اور صحت کی کثرت پائی جانے سے کہ اس کو مجبور قرار نہیں
کی صحت پر نفی ہو گی مگر اس پر نزدیک اس کو ترجیح دینا عام حل ہے کیونکہ ترجیح ات تاثیر کے عام سے
ہو آتی ہے صحت کثرت کا اس میں کوئی مدخل نہیں ہے یہ مگر بر وقت اور جہاں سے عکس صحت تاثیر میں
قوی ہوتی ہے۔ مگر اس طبع کے جس میں حرواحی تاثیر ہوتی ہے

ولا اتقوا دین الناس بہ کرمہ کہ وہ جو دین کے دو بیج بہت صحت کی تاثیر بہت ہو جائے مطلق
۱۱۰ کا تصور جانے کے بعد یہ کہ اس سے عموماً گواہ کی طرف نظر ہونے کی کثرت میں عموماً ہے یعنی
بہت صحت طریقی ۱۱۰ اور وہ دین کا بہت صحت طریقی کا دین بھی بعض امور میں کے کام سے کچھ میں آتا ہے
اور اسے ذکر کردہ اعتبار صحت سے ثابت ہو جائے کہ کثرت غنیۃ اور بلبلر اس الانفصال و عقل کے
انہما و تاثیر کا اسے کام لینا چاہیے جس میں متدبر اپنے مطلب کو کثرت کرے اسے اس کا اور اسے کلام
کی صحت میں جانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

وهو اربعة اقسام الاول من ينقل من علة الى علة اخرى لانهات الاولى كما
ادا علة من المسمى المذوع مالا ادا استنبك الوردية لاهبمن لانة مصلط
على الاستنبلاک من جانب المذوع فان قال السند ان السلم مصلط على
الاستنبلاک من مسمى اسحق ينقل العقل اني علة اخرى بلقت به العلة الاولى
اعز انفسلنط على الاستنبلاک لانه لو ينقل من حکم من حکم آخر بالعلة
الاولی کف ادا عن مسمى جواز اغتال المکاتب الی دم یؤد شیء من بذل
لکتابۃ عن الکفارة بان لکتابۃ عقد معلومة مختص نفسه بدافعة لوی بعجز
لکتابۃ عن لاری فلا یسم الصوف اس الکفارة فان قد یحکم اما هاتون

ریت میں نقصان نہ آج نہ ریت کے ثبوت سے یہ ثابت ہے اور میں اچھے ترید کا نہیں سمجھتا کہ اس
طرف منظر سے پہلی طرف سے ریت کے ثبوت کا ثبوت دوسرے طرف کے ثبوت کا ثبوت کرے اور وہی نقصان
بہا بہت نہ ہو ہے جو کفار میں آرا سے ہے۔

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ هُمْ عَنْ عِلَّةٍ آخِرَةٍ (۳) اور دوسرے حکم اور دوسری علت کی طرف منظر ہو
جیسے کہ یہی نہ کوہ دلاست میں بہ کوئی سالی کے کہ یہی نہیں کہنے کے لفظ حق کفار میں آرا کرتے
سے منظر ہے بلکہ وقت (فلائی) میں کو نقصان ہو آرا ہے وہ نقصان آرا کرتے سے منظر ہے تو اس
اعتراض کے جواب میں معقول دوسری علت بیان کرے کہ حق نہ کہتے بلکہ حق کی طرف ایک حق ہے جس
طرف دوسری علت ریت میں نقصان ہو سکتی ہے تو یہی طرف حق کفار میں جس نقصان کا باعث ہوگا
اس تحصیل میں حکم و علت دوسری طرف سے جیسے کہ قرآن دیکھ لیں۔

أَوْ يَنْتَقِلُ مِنْ عِلَّةٍ آخِرَةٍ لِاثْبَاتِ الْحُكْمِ الْأَوَّلِ لِإِثْبَاتِ عِلَّةِ الْأَوَّلَى وَلَمْ
يُوجَدْ لَهُ مَطْلُوعٌ مِنَ الْمَسَائِلِ الشَّاعِيَةِ وَلِهَذَا قَالَ وَهَذِهِ أَرْجُوهُ صَحِيحَةٌ إِلَّا
الرَّابِعَ لَوْلَا الْإِنْتِقَالُ لَمْ يَكُنْ مُقَاطِعُ الْبَحْثِ فِي مَجْلِسِ الْفَصَاحَةِ
وَلَا يَشْرُكُ لَكَ الرَّابِعَ لَوْلَا سَلَلَ حِزْبٌ مُقْتَضِيَةً فِي نَفْسِ الْأَمْرِ وَالْأَوْجُوزَاتِ الْإِنْتِقَالِ
الْمِي الْفَعْلَ لِأَجْلِ حُكْمِ الْأَوَّلِ بِعَيْنِهِ لِقِسْمَتَيْنِ إِلَى مَا لَا يَنْهَاهُ ثُمَّ أَقْرَدَ عَنْ هَذِهِ
أَنْ تَرَاهُمْ عَنْهُ سَلَامٌ قَدْ يَنْقَلُ مِنْ عِلَّةٍ آخِرَةٍ لِاثْبَاتِ حُكْمِ الْأَوَّلِ حَيْثُ
حَاجَةٌ بِمَعْنَى ثَلَاثِينَ لِاثْبَاتِ لَآئِنَ فَقَالَ تَرَاهُمْ فِي الدَّائِ نَحْنُ وَنَهْنُ قَالَ
مَعْرُوفٌ أَمَا أَخْبِرُ رَامِيَّتْ بَأَمْرٍ بِأَمْلَاقِ أَحَدِ الْعَدُوِّينِ وَقَتْلِ الْآخَرِ فَأَمَّا تَقْلُ
أَمْرَهُمْ لِإِثْبَاتِ الْآلِ إِلَى عَنْهُ أَحْرَجَ وَقَالَ فَإِنَّ الْمَلَأَ نَاتَرُ بِالْمَعْنَى مِنَ الْمَشْرِقِ
عَلَى مَبْنًى مَرَّ الْمَعْرَبُ لِمَبْنًى مَعْرُوفٌ وَسَكَتَ فَجَابَ الْمَصْنُوعُ عَنْهُ بِقَوْلِهِ
وَمُحَاجَّةُ الْخَبِيرِ مَعَ السُّبُورِ لِمَبْنًى مِنْ هَذَا لَقَبِي لَنْ لِدُجَةِ الْأَوَّلَى كَانَتْ
لَارَةً حَقًّا وَلَكِنْ لَمْ يَفْهَمِ الْمَعْنَى مَرَادَهَا هَذَا عَمَّا لَخَبِيرُ لَنْ يَقُولُ هَذَا لِمَنْ
بِأَخْيَارِ وَأَمَّا نَبْلُ طَلَاؤُ رَقْلًا وَعَلَيْكَ أَنْ تُصْنِيعَ أَخِي بِقَبْضِ رُوحٍ مِنْ خَيْرِ آلِهِ
وَتَحْصِي الْمَوْتَى بِعَدَدِ الْحَيَّةِ فَهَبِ الْآلَةَ لَمْ تَقُلْ لَقْنَا لِالْإِسْتِغْنَاءِ مِنَ الْجَبَالِ
عَنْهُمْ كَانُوا صَنَابِ السُّوَاهِرِ لَا يَتَمَلَّوْنَ مِنْ حَقَائِلِ الْمَعْدِنِ الدَّقِيقَةِ فَضَمَّ
أَنِيَا الْحُجَّةَ الظَّاهِرَةَ بِالْإِسْتِغْنَاءِ لِيَقْطَعَ مَجْلِسُ الْأُخْطَرَةِ بِمَعْنَى الْمَعْجَزَةِ

وَيَنْتَقِلُ مِنْ عِلَّةٍ آخِرَةٍ (۳) اور حکم دوسری علت کے ثبوت کے لئے ایک علت سے
ترید و حقارت

اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی ہے اس وجہ سے کہ اس نے قرآن و حدیث، غلو جہود، صحیحۃ الائمہ، جامعہ یہ تمام احادیث و تفاسیر میں گہرے تحقیق و تہجد کے ساتھ اس وجہ سے کہ اختلاف الیٰ کلام "ہر اس لئے جائز رکھا گیا تھا کہ نہ صرف اس کی بحث اس مجلس میں ختم ہو جائے بلکہ جو بھی وجہ کو درست مانے کی صورت میں یہ مقصد حاصل ہو تا اس وجہ سے کہ جس الامر میں دلائل کی کوئی کمی نہیں ہے اس لئے حکم اول کو اہت کرنے کے لئے اگر ہم نے دوسری عنوان کی طرف انتقال کو جائز قرار دیا تو سلسلہ غیر متناہی تک پہنچے گا اور کوئی حکم ثابت نہیں ہو سکے گا اس پر ایک اعتراض درج ہوتا ہے کہ حضرت سید اہم علیہ السلام نے حکم اول کو اہت کرنے کے لئے دوسری علت کی جانب متوجہ فرمایا ہے جس وقت کہ غرض محض نے مسئلہ فریاد پر اس سے بحث کی تھی اور خود کو کثرت الکلام پر مانتا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فریاد پر اس کی جہاد پر اسے جہاد کر کے غرض محض دیتا ہے تو فریاد عنوان نے کہا میں بھی زعمہ کرتا ہوں اور دوسری جہاد پر اسے جہاد کر کے فریاد کو نفاذ کرنا ایک کو آزاد کرنا اور دوسرے کو قتل کرنا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مسئلہ فریاد کو اہت کرنے کے لئے دوسری علت کی طرف انتقال فرمایا اور فریاد کہ اللہ تعالیٰ سورج کو مشرق سے نکلنے سے منع فرما دے تو سورج کو مغرب سے طلوع کر دے یہ جواب اور استدلال ہی کہ فریاد بیہوش ہو گیا اور خاموش ہو گیا۔

محقق نے اس اعتراض کا جواب پہلے ہی دیا ہے فرماتے ہیں کہ وساجۃ الضلیل مع الضلین حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مناظرہ مردود ملحق کے ساتھ اس قبیل سے نہیں ہے بلکہ آپ کی بیگناہی حق پر غرض محض مگر عنوان کی مردود بحث مجھو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے یہ حق حاکم فرمادینے کے لئے کہ اس میں مردود بات نہیں ہے بلکہ اس کو اس کا اصل مقام (مردود بحث) پر لایا گیا تھا اسے اگر مردود سے مل جائے تو اس کے قبیلہ کے ساتھ اس میں کسی اگر اختلاف ہو اور مردود اس میں اور وہ اس کے زعمہ کہ

الا اذۃ الضلۃ رفت للہ للضلۃ لکن جہاد ہون کے اشتعال کو دور کرنے کے لئے آپ نے اس دلیل کو رک فرمایا کیونکہ ظاہر پرست نے حقیقت اور صحت اور غیر ال سے پھر اس کو بھیجے والے تھے اس لئے اس کی بری و قتل، دلیل کے ساتھ آپ نے بحث ظاہر کو قبول فرمایا جس میں کسی قسم کا اشتعال نہ تھا کہ نہ صرف یہی ختم ہو جائے بلکہ قوم غرور کے عاجز ہونے کو بھی یقین دہانی۔

ثم نختار منہ منہ منہ عن بحث الاولۃ الازہرۃ و ان بہدث بعدھا معانیت بالاولۃ وقد قلت فیما سبق ان موضوع علم لأصول عسی المنعیم المصنوع هو الاولۃ والاخذ جمیعاً بعد الفروع عن الاولۃ شرع فی الثانی فقال فصل ثم جملۃ مناثبت بالخبر الثانی سبق فکرمنا علی باب لہناس یعنی للکتاب والسلف والاجماع شیطان لا حکام وما یعلق بہ الاحکام وانما استثنیت

القیاس لانه لا یثبت شیئاً وانما هو التقیید ولو اريد بالتقید المعنی الاعم
 فممكن ان يراد بالحکم الادلة الاربعة والمراد بالاحکام الاحکام التکلیفیة
 وبما يتعلق به الاحکام الوضعیة وقد فکروا هذه الفوائد منسوبة والذي تعلّم
 من التوضیح فی حیطتها ان الحکم متفق الى العاکم والمحکوم علیه
 والمحکوم به بالحاکم هو الله تعالى والمحکوم علیه هو المکلف والمحکوم
 به فعل المکلف به من العبادات والمقربات وغیرها والاحکام صفات فعل
 المکلف من الوجوب والسلب والقرضیة والقریبة والرضیة فعلی هذا
 التحقیق الاحکام من صفات الفعل وقد مضى ذکرنا هذا بحث الکتاب فی
 القریبة والرضیة وهذا المنحک من بحث صف المکلف یعنی المحکوم به ومبحث
 المحکوم علیه باتر بعده فی بیان الاصلیة والامور المعتبرة علیها والمجتمعة
 لا یخلو فیفسیم الفهم عن مسامحة لما الاحکام مارتعة یعنی المحکوم به الذی
 هو جملة عن غیر المکلف اربعة انواع الأول حقوق الله تعالى خاصة وفوقها
 وتعلق به نفع عدم کجومة البیت فان نفعه عدم بلایس باتخاذهم لیاة قبله
 وکجومة الزمان فان نفعه عام بلایس بسلامة نسیبهم وانما نسب الى الله تعالى
 تنظیمها والا فאלله تعالى عن ان ینفع بشیء فلا یجوز ان یكون خفلة بهذا الوجه
 ولا جهة التخلیق لان کل منوال فی ذالک

ترجمہ و تفسیر

تم احکام و احکامات عن بحث الادلة الاربعة من مسئلة کل واحد کے بیان
 سے فارغ ہوئے تو اب مباحث ہاذا یعنی احکام کا ذکر کرنا چاہتے ہیں وہ قلت فہما
 سبق اور میں نے سبق میں کہہ دیا تھا کہ علم اصول فقہ کا سہولت ہے اور احکام دونوں میں سہولت سے فارغ
 ہو کر مصنف کو کثرت درگاہ ہے۔

فصل ثم جملہ مباحث بالجمع (فصل احکام اور خطبات احکام کے بیان میں) اور کہ نہ کو سے جو کچھ
 ثابت ہوا اب قیاس سے پہلے جن دن کل کا ذکر کیا گیا ہے وہ سارے ہیں مثلاً سب اور علماء شیطان
 الاحکام وما ینفق بها لاحکام و در ذیل احکام و در اسرار میں کے ساتھ احکام کا نسخ ہے
 میں نے۔ لا ینفذ کو سے قیاس کا استثناء کر دیا ہے کیونکہ قیاس سے کون حکم ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ قیاس
 محض خود پر حکم کے لئے ہوا کرتا ہے اور اگر ثبوت سے عام حکم مرعوتے جائیں (یعنی انہیں حکم ہوا خود پر حکم ہوا
 حکم ممکن ہے کہ کچھ سے اور اب مرعوتے جو نہیں ہوا احکام سے وہ احکام مرعوتے ہیں ان کا رد ہے کو متفق علیہ کیا ہے

صحیحہ بدوئیا یعنی ای عبارت انواع خلق اصول و لواحق و ذوات یقتضی ان میں
مجموع الاختیار و تفرعہ ہذہ الثلاثہ لآن فی کل مہمتا عیدہ لئلا لا یلتزم اسئلہ
التسبیو و الملحق بہ الإقرہ و التفرع فی الطرغ البلیغہ او بقول الزوائد فی
الایمان می تکرر استنبادہ و لاحت فی الفروع المصلوۃ لآب عدا الذین ثم
الزکوۃ ملحقہ بہ لآن بضعہ اتمالی لآمال فروع الخیر انکون ثم مصون لآلہ شریع
لقبہ النفس ثم الخیر ثم الجہاد عیدہ فروع فیما بیننا اصول و لواحق
و حلقہ الزوائد می نوافل العبادات و سنتینا و طہرات کاملہ می کوئنا راجعہ
کالمصنوع می خدا دانا وحدہ الشریع وحدہ الخلف وحدہ السرقة

ترجمہ تخریج

واللہ فی خلق العباد خاصۃ (۶) انہیں حق العبادین ہے حکام جن کے ساتھ
خاص امر کے صریح مطلق ہوئی جیسے دوسروں کے مال کا حرام ہونا کہ اس میں صرف
ماکساف طرور کا کو ہے) ان کے دواں غیر سبیل قرار دیا جاتا ہے جس کی اہالت اس کا مالک ہے۔

و الثلاثہ ما جئنا علیہ الخ (۳) جس میں دو حق ہیں حق اللہ اور حق العبادیت حقوق
اللہ کا پہلا غالب ہو جیسے حد ذات کا حکم کیونکہ اس میں اس حیثیت سے کہ علیل مرد کی حرمت کو پہل
(ذکر) کرنے کی جڑ ہے اس میں خطر قاتل کا حق غالب ہے اور حق العبادہ دے کا حق مجبور و
(جس پر جبر لگائی گئی ہے) کی شرم اور اس کے ذاکل کرنے کی عیبت بھی پائی جاتی ہے مگر خدا کا حق غالب ہے اسی
لئے اس میں ہر وقت جاری رہتی ہے اور نہ سماں پہاڑ ہوئے ہیں اور نہ آسمان ٹٹلے کی روئے جس کا حق سب ذمہ
ہے اس لئے ان کے نزدیک ہم اس کا رہنم ہے (یعنی لڑت جاری ہوتی ہے اور ہر دو حق کی کر سکتا ہے)

و الرابع ما جئنا علیہ وخلق العبد علیہ کما فی قصاص (۴) جس میں دونوں قسم کے حقوق
موجود ہوں مگر حق العبد کا پہلا غالب ہو جیسے قصاص کا حکم ہے تاکہ اس میں اللہ تعالیٰ حق ہے اور وہ ہے کہ
عالم کو قتل دے ظالم نہ دے اور دے کا حق یہ ہے جیسے اس کے قتل کے عداوت مانع ہوئی ہے اور یہ
حیثیت غالب ہے تاکہ اس میں وراثت بھی جاری ہوتی ہے اور اس کے قصاص کے عوض کیا جاسکتا ہے سزا
کرے کے بعد نیز اور در مشرق چاہیں تو عاقبت بھی کر سکتے ہیں۔

حقوق اللہ کے اقسام

و متفق علی انہی ثلثۃ انواع الخ حقوق اللہ کی تین قسمیں ہیں (۱) حق عبادت جس میں
عقوبت کے معنی کی "میرش (عادت) اور اور عبادت (پارکھنا) کی آمرش اور عداوت و عروہ ہے

[illegible]

وَقَوْلُهُ قَامِرَةٌ مَثَرُ حُرْمَانِ أَجْزَاءِ بِسَبَبِ قَتْلِ نُحُورِهِ فَإِنَّ الْقَوَّةَ
الْكَبِيرَةَ فِي الْفَصَادِ مِنْ حَقِّهِ وَهَذَا قَامِرٌ مِنْهُ وَلِهَذَا يُجْرَى بِهِ الصَّبْرُ
وَحَقُّ دَائِرَةِ بَيْنَهُمَا فِي بَيْنِ الْمُبَادَةِ وَالْقَوَّةِ كَالْكَثْرَةِ مَا فِيهَا مَقَرٌّ
لِلْعَادَةِ مِنْ حَيْثُ أَنْبُؤُاى بِالْمَقْرُومِ وَالْإِعْتِدَالِ وَالْإِعْدَامِ وَكَسْوَةِ وَمَقَرِّ
لِلْقَوَّةِ مِنْ حَيْثُ أَنْبُؤُاى لِمَنْ تَجِبُ الْإِقْدَةُ بَلْ وَجِبَتْ أَجْرُهُ عَلَى الْقَدْرِ مُخْتَرَعَةٌ
مَعْدُونَةٌ فِي الْعِبَادَةِ وَعِدَادَةُ عَيْنِ الْقَوَّةِ أَيْ الْمَقْرُومِ وَتَقْلُ لِمَصْدَقَةِ قَتْلِهَا
فِي أَصْلِهَا عِبَادَةُ مُلْحَقَةٌ بِالزُّكُوفِ وَلِهَذَا شَفَرَهُ لِبِ الْأَعْيَانِ وَلَكِنْ فِيهَا مَقَرٌّ
أَقْوَمُ وَلِهَذَا تَجِبُ عَمْرُ بِمُزْنَةٍ يُتَّقَى عَلَيْهِ كَنْفُسُهُ وَأَرْزَالُهُ لِنَصَرِهِ وَعَيْنُهُ
الْمَحْلُوكَيْنِ فَإِنَّ لَمْ يَكُنْ بِالْحَقِّقَةِ وَالْقَوَايِ وَتَجِبُ أَنْ يَمُوتَ بِهَا بِالصَّدَقَةِ أَيْ
لِدَفْعِ الْبَلَاءِ وَمُزْنَةٍ مِنْ مَعْرِ الْعِبَادَةِ كَالْمَعْمُورَةِ مِنْ نَفْسِهِ مُرَّةً لِلْأَرْضِ الْبَيْتِ
يُزْرَعُهَا وَلَوْ لَمْ يَفْعَلِ الْعُشْرُ لِسُلْطَانٍ لَأَسْتَوْدَ الْأَرْضُ مِنْهُ وَأَحَابِلُهَا بَيْدَةً أُخْرَى
وَلَكِنْ فِيهَا مَعْنَى الْعِبَادَةِ وَهُوَ أَنَّ يُسْمَرُهَا مَسَارِفُ الزُّكُوفِ وَالْإِجْبَابِ الْأَعْيَى
الْمُتَمَلِّمِ فَتُحْبَلُ مَعْلُومُهُمْ مُزْرَعَةٌ عَلَى كَسْبِ الْحِلَالِ لِسَبَبِ مَوْتِهِ فِيهِ مَعْنَى
الْقَوَّةِ كَالْأَجْرِ فَإِنَّ مِنْ نَفْسِهِ مَوْتُهُ لِلْأَرْضِ لَقَدْ يَزْرَعُهَا وَلَا اسْتَوْدَهَا
السُّلْطَانُ مِنْهُ وَأَحَابِلُهَا مِنْ أُخْرَى وَلَكِنْ فِيهِ مَعْنَى مُزْرَعَةٍ مِنْ حَيْثُ إِنَّهُ يَصْب

عَلَى لِقَاءِ الدِّينِ يَشْتَعِلُونَ بِزُرَاةِ الدُّنْيَا وَبِعِدِّ الْأَحْرَاءِ وَبِزَاءِ طُفُوفِهِمْ وَحَقِّ لِقَائِهِ
يَنْفُسُهُ أَيْ قَائِمَتْ بِدَانِهِ مِنْ غَيْرِ مَا يَنْفَلِقُ بَيْنَهُمَا تَغْيِيرُ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى يَجِبَ عَلَيْهِ
إِذَائُهُ بِمَا اسْتَشْبَهَ اللَّهُ تَعَالَى لِأَجْلِ نَفْسِهِ وَيَتَوَلَّى أَحَدَهُ وَتَشْتَعِلُ مَنْ كَانَ فِي
الْأَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ

ترجمہ و تفسیر: دُعا و غلو بہت ماحضراً مع اہل غلو باطن کا سرور ہے میراث سے محرومی (۳) سوٹ کے نقل کرنے کے سبب ہے کیونکہ اس کے حق میں غلو بہت کا درد تو فاعل ہے اور یہ (محرور) اس سے کمتر ہے اور جہ سے دانائے بے پر مکی جہ راہنڈ کی چاہ ہے۔

[illegible]

وَعَسَادَةٌ مِنْهَا مَخْضُ الطُّغْيَانِ (۴) ایک عمارت جس میں غارت کے سبب ٹال ہو رہی تھی غارت
 ہو گیا اور جو بھی وہاں پہنچتا وہاں سے کھسکا جاتا۔ حضرت جیسے صدق فخر کو اگر صدق فخر میں مل آجائے ہے جو کوفہ
 کے ساتھ جلتی ہے اس وجہ سے (کہ کوئی شرط) مٹی بنا رہا ہو اس پر وہ ہے لیکن اس میں غارت (عنت و بوجھ)
 کے سبب مٹی بھی پونے جاتے ہیں اس وجہ سے صدق فخر ان لوگوں کی طرف سے بھی بنا رہا ہے جو دیکھ اس کی
 مخالفت پر دوش رکھ رہے ہیں اور اس پر یہ خرقہ نہ تاج اسی طرح پر جیسے کہ اپنے نفس اور اپنی پہچان کو
 پر اپنے ملک و علاقوں پر یہ دیکھ جب ان کے صوم و دولت کی ان کے فقر اور غارت میں تو واجب ہو
 کہ ان کی حالت صدق میں بھی نہ ہو تاکہ مصائب و بلا دور ہو۔

وَمَوْفِقٌ فِيهَا مَعْلُوقٌ لِعِبَادَةِ (۱) ایسی حالت (پادشہ دہلی) میں جس میں اہل عبادت بھی موجود ہوں جیسے
عشر کی طرح حضور صی میں نفسہ اس زمین کی پادشاہ اور ان کی ہے جس کی زور وعت کہ تاجہ کہ کیا کہ یہ شخص عشر
کی! ان کی ذکر ہے کہ پادشاہ وقت میں سے عشر کی زمین ہیں بے لگاؤ اور دوسرے۔ انھوں میں حواہ سردی کا
لیکن اس میں عبادت کے حق میں بھی ملتا رہیں کہ ان کے مصروف ہیں ہیں بزرگوں کے مصروف ہیں وہ عشر
میں صلیبوں پر ہوا ہے۔ جو سے ہذا ان کا فعل ہوا وقت طالع پاک طیب روز کی کہ ہر ممکن کیا گیا ہے

و موعودہ ہوا۔ اس کے بعد ۱۵ جولائی (۱۹۷۱ء) کو جوتہ (دہلی) میں ایک مٹی کی جوتہ پائے سے ہوا۔ جیسے جوتہ یہ بھی، حقیقت اس میں کنگھی ہے جس کی یہ راجہ کرتا ہے اور اگر کسی جوتہ کو بیک وقت کھانے کا تھال، اس سے زمین کو دھو بیٹے کے ٹھکانے اور دوسرے کے ہاتھ حوالہ کر دیا کہ کنگھی

ساکھوں میں جس حقارت کے متلی بھی پائے جاتے ہیں کہ کمرے سے نکال کر باہر و اجاب ہوتا ہے اور کمرے میں صرف دنیا کی کچھ بھی مصروف ہیں اور آخرت کی کچھ کو نظر انداز کر کے کام لیتے ہیں۔
 وحق قائم بنفسہ (۸) اور ایمان جو خدا کے خود قائم ہو یعنی وہ حق خودی ثابت ہو بغیر اس کے کہ وہ خود کے ذمہ کے ساتھ کوئی چیز متعلق ہو حتیٰ کہ اس پر اس کی عداوت کی وجہ سے کہ خود حق تعالیٰ اس کو اپنے لئے ہائی رکھا ہے اور غیاش اس کو اپنے (دوسرے) کرنے اور تحسین کرنے کے لئے ہاں ظاہر اور چھپ حق تعالیٰ کے درود ہوا شد ہے۔

كُخْصُ الْفَقَائِمِ وَالْمَعَابِ فَإِنَّ الْجَبَانَ حَقٌّ اللَّهُ فَيُتْلَبُ أَنْ يَكُونَ الْمُصْطَفِ بِهِ
 وَهُوَ الْقَبِيضَةُ كُلُّهَا لِلَّهِ تَعَالَى لَكِنْ أَوْجِبَ أَرْبَعَةَ أَحْكَامٍ يُلَاحِظُهُنَّ مَعَهُ مَعَهُ
 وَتَقَرُّ الْخُصْمُ بِنَفْسِهِ وَكَذَلِكَ لِنُفَادٍ فَإِنَّمَا اسْمُ خَلْقِهِ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ
 الذَّخِيرِ وَالْقَبِيضَةِ مَبْنِيٍّ أَنْ يَكُونَ كُلُّهُ لِلَّهِ تَعَالَى وَلَكِنْ اللَّهُ تَعَالَى أَهْلُ الْوُجُودِ
 أَوْ بَنَاتِكَ أَرْبَعَةَ أَحْكَامٍ مَعَهُ مَعَهُ وَفَضْلًا وَحَقَّقُوا الْعِبَادَ كِبَرُ الْمُتَلَقَّاتِ
 وَالْمَقْصُورَاتِ وَغَيْرُهَا مِنَ الدِّيَةِ وَمِلْكِ الْمَبِيعِ وَالْمَعْرِ وَمِلْكِ الْبُكَاحِ وَتَحْوِيهِ
 وَهَذِهِ الْحَقُّقُ أَيْ جِسْمُهَا سِرًّا كُلُّهَا حَقًّا لِلَّهِ لَوْ لَعَلَّ لَوْلَا لَمْ يَكُنْ مِنْ قَوْلِهِ
 تَقَسُّمُ إِلَى أَهْلِ وَحَلِّهِ بِقَوْلِهِ مَقَامُ الْأَصْلِ عَنِ الْفَعْلِ فَلَا يَمَانُ أَسْأَلُ
 التَّصْدِيقِ وَالْأَقْرَارِ جَمْعًا مِنْ اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ صَارَ الْأَقْرَارُ وَحْدَةً أَسْأَلُ مُسْتَقْبِلًا
 حَلْفًا مِنَ التَّصْدِيقِ فِي أَحْكَامِ الدِّيَةِ بَلَى يَقُولُ الْأَقْرَارُ حَقًّا فِي حَقِّ قَوْلِهِ
 أَحْكَامِهِ كَمَا فِي الْمَكْرُوهِ عَلَى الْإِسْلَامِ أَجْرِي الْأَقْرَارِ مَقَامُ مَجْمُوعِ التَّصْدِيقِ
 وَالْأَقْرَارِ وَإِنْ عَدِمَ التَّصْدِيقُ مَعَهُ ثُمَّ صَارَ أَدَاءُ أَحَدِ الْيَوْمِ فِي حَقِّ الصَّغِيرِ
 حَلْفًا عَنْ إِدَائِهِ أَيْ أَدَاءُ الصَّغِيرِ الْإِيمَانِ حَتَّى يُجْعَلَ مُسْتَقَامًا بِإِسْلَامِ
 أَحَدِ الْيَوْمِ وَتَجَرُّدًا عَنْ أَحْكَامِ الْبُيُوتِ وَمَعْلُومَةِ الْخِفَافَةِ وَتَحْوِيهِ ثُمَّ
 صَارَتْ تَبْيِهُ أَهْلُ الدَّارِ خَلْفًا عَنْ تَبْيِهِ الْيَوْمِ فِي ثَبَاتِ الْإِسْلَامِ فِي الْحَقِّ
 الَّذِي سَبَّاهُ أَهْلُ الْإِسْلَامِ وَأُخْرِجُوا إِلَى دَارِهِمْ يُحْكَمُ عَلَيْهِ بِالْإِسْلَامِ فِي
 الْمَعْلُومَةِ عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْيَوْمِ وَلَيْسَ هَذَا خَلْفًا عَنْ خَلْفِ بَلَى كُلِّ ذَلِكَ خَلْفٌ مِنْ
 أَدَاءِ الصَّغِيرِ لَكِنْ الْبُيُوتُ مَرَّتْ عَلَى الْيَوْمِ وَكَذَلِكَ الْمُبَارَاةُ بِالْمَاءِ أَسْأَلُ
 وَالْيَوْمِ خَلْفٌ هُنَا وَهَذَا الْقَدْرُ بِالْإِجْلَالِ ثُمَّ هَذَا الْحَلْفُ عِنْدًا مُطْلَقٌ حَتَّى
 يَزْتَهَجَ الْحَدَّثُ بِالنَّهْمِ فَيُتْلَبُ بِهِ إِتَابَةُ الْمُصْلُوةِ إِلَى خَاتِمَةِ وَجْهِهِ الْمَاءِ

انہوں نے والکلف میں السخاء پہلے ہی مخصوص (اور فقہ ہامیہ پر محض قسم کھا کر) اور سب سے پہلے ہی
قسم کے سواں میں لکھ کر میں غلوں میں نکار دیا جب نہیں ہوتا ہے کہ نہ (نکار) نہ غلط ہے (اور یہاں
قسم کا پورا کرنا ممکن ہی نہیں ہے جو کہ میں کا اصل حکم ہے کہ نہ زور دے جس کو پسے مگر چکے وہ اس لئے کی
اس میں قدرت و عافیت ہیں اسے اس طرح آہن چھڑنے کی قسم کے سب سے پہلے قسم کا پورا کرنا ضروری نہیں کہ
موجود ممکن ہے کہ نہ کہ وہاں اور نہ کہ آہن کو چھوئے جس پر یہاں اللہ کے لئے بھی پورا غرق وقت کے
تکلیف سے استدلال اور بظاہر واضح ہے کہ وہ قسم کو پوری نہیں کر سکتے یہاں اس پر نکار واجب ہے۔

وَأَمَّا الْقِسْمُ الثَّانِي مِنَ التَّقْسِيمِ الْمَذْكُورِ مِنْ وَنِ الْقَصْدِ وَهُوَ مَا يَقْتَضِي بِهِ
الْإِحْكَامُ مَارِغَةً الْأَوَّلَ لِسَبَبٍ وَهُوَ انْقِصَامُ أَرْبَعَةٍ لِأَوَّلٍ سَبَبٍ حَقِيقِيٍّ وَهُوَ مَا
يَكُونُ صَرِيحًا أَوْ لُحْظًا أَوْ مُفَصِّلًا أَوْ فِي الْجِهَاءِ بِخِلَافِ الْعِلْمَةِ فَأَمَّا الْقَدْرُ
عَنِ الْخُصُوصِيَّةِ أَيْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُصَافَ إِلَيْهِ وَخُذُوا الْحُكْمَ كَمَا يُصَافُ ذَلِكَ
إِلَى الْعِلْمَةِ وَالْأَوَّلُ كَمَا يُصَافُ ذَلِكَ إِلَى التَّشْرُفِ وَلَا يَنْفُلُ إِلَيْهِ مَعَالِي الْعِلْمِ
بِوَجْهِ مِنَ الْوُجُوهِ بَحْثٌ لَا يَكُونُ لَهُ نَائِظٌ مِنْ وَجْهِ الْحُكْمِ مَنَّا لَا يَوْسُفِيَّةً
وَلَا يَغْبِرُ وَاسْطَةً أَوْ يَكُونُ كَذَلِكَ لَمْ يَكُنْ سَبَبًا حَقِيقِيًّا بَلْ سَبَبًا شَبِيهًا أَنْفَرِ
سَبَبًا فَهُوَ مَعْنَى لَعَلَّ لَكِنْ يَنْفُلُ بَيْنَهُ أَوْ بَيْنَ السَّبَبِ وَبَيْنَ الْحُكْمِ عَنِ
الْإِصْطِفَاءِ إِلَى سَبَبٍ لَوْ كَانَتْ مُصْلَافَةً إِلَى السَّبَبِ وَ حُكْمٌ مُضَافٌ إِلَيْهَا
تَكَانِ السَّبَبِ مَعْلُومًا لَعَلَّ لَمْ يَكُنْ حَقِيقِيًّا عَلَى مَا صَبَّحَ كِدَالَةً سَبَبًا عَلَى مَا
أَسْبَابٍ أَوْ مُضَافٌ لِمُسْتَوْفٍ أَوْ عَقْدُهُ هَاتِيهَا صَبَبٌ حَقِيقِيٌّ بِسُورَةٍ وَائْتِزِلَ لَهَا
تَقْصِي إِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُ مُوجِبَةً أَوْ مُؤْجِدَةً وَلَا نَائِظٍ لَهَا مِنْ فَعْلِ السُّورَةِ
أَصْلًا لَكِنْ مَحَلٌّ بَيْنَ ادِّعَاءِهِ وَبَيْنَ السُّورَةِ عَلَيْهِ غَيْرُ مُضَافٍ إِلَى الدَّلَالَةِ وَهُوَ
فَعْلٌ مُتَارِقٌ الْمُخْتَلَفِ وَقَدْ هَذَا لَا يَلْزَمُ مِنْ ذَلِكَ أَلَّا يَكُنْ مَعْنَى يَنْفُلُ مَتَوَسِّطًا
أَلَمْ تَلَوْزِلَ إِلَيْهِ بَعْلُ اللَّهِ يُؤَقِّفُهُ عَلَى تَرْكِهِ مَعَ دَلَالَتِهِ فَإِنْ وَجَّعَ مِنْهُ السُّورَةُ أَوْ
الْقَوْلُ لَا يَصْغُرُ الدَّلَالُ شَيْئًا لِأَنَّهُ صَاحِبٌ سَبَبٍ مُخْتَلَفٍ لِصَاحِبِهِ عَلَى وَعَلَى
هَذَا يَنْفَعِي أَنْ لَا يَصْغُرَ مِنْ سَعْيِ إِلَى سُلْطَانِهِ مِنْ أَنْ يَخْلُ أَحَدٌ بِغَيْرِ حَقِّ
حَقِّ مُرْمَةٍ مَالًا لِأَنَّهُ صَاحِبٌ مَعْنَى مُخْتَلَفٍ لَكِنْ اقْتَرَأَ الْمَنَاءُ وَكُنْ بِضَمٍّ
لِفَسَادِ الْوَعْدِ بِالْإِسْفَرِ الْبَاطِلِ وَكَثْرَةِ الصَّمَاةِ فِيهِ

میرے مددگار کی ہمدردی سے ان کے ہاں میرے کیونکہ وہ شرف ہے، یہاں نہیں جاسکتا

وَمَا الْمُحَرَّمُ إِلَّا عَلَى صَيِّقٍ قَائِمًا صَبْرًا قَهْمَةً لِأَنَّهُ لَوْكَ الْأَمْرَ الْمُطْلَقَ
بِأَحْوَالِهِ يَفْعَلُ الدَّلَالَةَ كَمَا يَفْعَلُ إِذَا كَانَ الْعَتَقُ عَلَى الْوَدِيعَةِ يَصْنَعُ لَكُمُ
تَارِكًا لِحِفْظِ الْمُحَرَّمِ لَأَنَّ أَهْلَهُتِ الْفَيْتَةُ الْمُتَحَلِّتَةُ بِهِ اسْتَبْرَاحَ وَالْحُكْمَ الْوَدِيعَةِ
أَيَّ إِلَى السَّبَبِ صَدَرَ لِلْسَّبَبِ حُكْمُ الْعَلَلِ فِي رُجُوبِ صُغَرٍ عِلْفُهُ لَأَنَّ الْحُكْمَ
حَقِيقَتُهُ مُضَافٌ إِلَى بَعِيْهِ الْعِلَّةُ مُضَافَةٌ إِلَى السَّبَبِ لَكِنْ اسْتَبْرَاحَ عِلَّةُ الْعِلَّةِ
وَهَذَا هُوَ الْقَسْمُ الْأَدْنَى مِنَ السَّبَبِ وَفِيهِ قَائِدَةُ الْإِحْتِرَارِ عَنْ قَوْلِهِ عِلَّةٌ لَا تُضَافُ
إِلَى السَّبَبِ كَسَوْفِي لَدُنِّي وَفَوْقَهُمَا قَوْلُ كَذَا وَاحِدٌ مِنْهُمَا سَبَبٌ نَظْمٌ مَا يُنْقَلُ
فِي طَبْعِي فِي حَالَةٍ نَسْبِي وَالْقَوْلُ وَفَوْقَهُ تَحْلُلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اسْتَبْرَاحَ مَا هُوَ مِلَّةٌ وَهُوَ
عِلَّةٌ لِأَنَّهُ لَكِنَّهُ مُضَافٌ إِلَى السَّبَبِ وَفَوْقَهُ لَأَنَّ الدَّلَالَةَ لَا يُحْتَارُ لَهَا فِي بَعْضِهَا
سَبَبًا إِذْ كَانَ أَحَدُ سَائِلَاتٍ أَوْ مَالِفَاتٍ لَهَا وَالْيَقِينَةُ لَيْسَتْ مَسْمُومَةً بِحُكْمِ مُضَافَةٍ
الَّتِي إِلَى عِلَّةٍ نَعْلَمُ عِلْمًا يَرْجِعُ إِلَى بَدَلِ الْحَقْلِ وَفَوْقَهُ فِي الدَّلِيلِ وَالْقِيَمَةِ
وَمَا قِيَمَتُهُ يَرْجِعُ إِلَى جُزْءٍ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ وَلَا يَكُونُ مُضَافًا إِلَيْهَا فَلَا يَحْرُمُ عَنْ
الْمُعْتَرَاتِ وَلَا يُجِبُ عَلَيْهِ اسْتِفَارَةٌ وَالْمُضْمَنُ وَالْيَقِينُ اللَّهُ تَعَالَى بَارٌّ يَقُولُ
وَاللَّهُ لَا يَفْعَلُ كَذًا أَوْ لَا أَفْعَلُ كَذًا أَوْ بِالطَّلَاقِ وَالْعِتَاقِ بَارٌّ يَقُولُ بَارٌّ يَخْلُقُ الدَّلِيلَ
فَانْتِ طَالِقٌ لَوَالْتِ خَرَّ بِسَبَبٍ سَبَبًا مُجَارًا كُفْرًا وَأَجْرًا وَهَذَا الْقَسْمُ
الْقَائِلُ مِنَ السَّبَبِ وَنَعْلَمُ كَانَ سَبَبًا مُجَارًا لَأَنَّ نَعْلَمُ نَشْرَعَتْ لَكُمُ وَالْبَرُّ
لَا يَكُونُ قَطْرًا طَرِيقًا إِلَى الْكُفْرَةِ هِيَ الْيَقِينُ بِاللَّهِ وَفِي الْجُزْءِ هِيَ الْيَقِينُ بِغَيْرِ
اللَّهِ لِأَنَّهُ مَانِعٌ مِنَ نَحْوِ الْيَقِينِ لَأَجِبُ لِكُفْرَةٍ وَلَا يَمُرُّ الْجُزْءُ وَلَكِنْ
لَمَّا كَانَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَفْضَى إِلَى الْحُكْمِ عِنْدَ زَوَالِ بَصَائِعِ سَلْمَى سَبَبًا مُجَارًا
يَا عِتَارَ مَا يُؤَلِّقُ إِلَيْهَا

ترجمہ تفسیر

۱۔ ہر حال حرم (جو شخص اگر وہ پہنچے ہو) اگر نکاح کا پابندی نہ ہو تو وہ تبت کا خاص ہوتا ہے
۲۔ کہ جس نے کسی ایسی کو ترک کر دیا جس نے حرام مہر کے وقت اپنے ہر
۳۔ کہ کیا خاص طرح میں (جس کے پس منظر کا میں رہا ہے) اگر چہ وہ بہت کے میں کی کھانسی
۴۔ کہ وہ (چہ کہ حال) بہت کو اس کے پاس سے الگ ہے اور اس کا خاص ہر وہ جس کی خدمت کے
۵۔ کہ کرنے کے لیے اس سے جس کو اس نے اس (بہت کو اپنے نہ رکھے ہوئے کے لیے وہ لاہر کر لیا تھا

من الحار ولكن الحكم تأخر الى زمان الحدث وزجور اشروط كما مر من وجوه القاصدة ولكن له شبهة الحقيقة أي ليس بمجرد خاص بل مجاز يشبه الحقيقة ويعدّ زجر مجاز منضم خالي عن شبهة الحقيقة بعددنا بين الإفراط الذي ذهب إليه الشافعي والتعريب الذي ذهب إليه زمر ومعرفة الخلاف بيننا وبين زمر هي ما ذكره بقوله حتى يعلّق القبح على سفلت عندنا لا عدة وصورة ما إذا قال الأخر أن دخلت الدار فأتيت طائرًا ثلثًا ثم طلقها ثلثًا منجزة فتزوجت فزوج آخر ودخل بها وطلقها ثم عادت الى الأول بالكناح ووجد دخول الدار لم يعلق عندنا رطلق عند زمر لأنّ شبهة لم يوجد قوله أنت طائر وقت التمسك الأجر منضمًا ليس له شبهة الحقيقة قط فلا بطلت محلاً موجود يبقى بقاءه لأنه يمتنع وتعلّقها ذمت الحالف وهي موجودة فإذا وجد الشرط بعد لكان لشاري مكتملة حيث قال أنت طائر يقع الطلاق وعندنا لما كان قوله أنت طائر وقت التعلق موجود مجازاً يشبه الحقيقة فلا بد له من صدر موجود كالحقيقة وقد قامت المعبر بالتمسك فلا يبقى قوله أنت طائر وهذا معنى قوله لأن قدر ما وجد من شبهة لا يبقى في محله كالحقيقة لاستغنائه عن المحل فإذا قامت المحل بغير والحاصل أن الشبهة بخبري حيزي الحميم بعد فهم من طلب المحل في أكثر المراضع احتياطاً كالمفوضوب فإن الأصل فيه لزوم الصمان على القيمة أو المثل بعد الهلاك ولكن مع وجود المفوضوب للنصب شبهة انذار القيمة

ترجمہ قرعہ

وعدنا المتناهي ۱۱۰ اور شافعی کے نزدیک ممکن ہے (الذی قسم) اور حنفی کے نزدیک کفر ہے ۱۱۱ کے لئے ہاں سب حنفی ہیں انت حکومات ہونے کے زمانے کے لئے یا شرع کے پاس چلنے کے وقت کے لئے سائر ہو رہے ہیں کہ تمہیں دعوہ سوا میں گوارہ کی ہے۔

ولكن في طهية الحقيقة لكن حقيقة کے ساتھ آگے سے ہے یعنی یہ خاص جو جوئی تک سے بلکہ سب جلدی ہونے کے ساتھ نہ کی انتہیت حقیقت کے ساتھ بھی ہوا ہے اور ہر وقت کے ایک عمل جاری ہے جو حقیقت کے ساتھ مشابہت سے بالکل خلا سے بعد ہمارا سب اس افراد کے ہر طرف لامر شافعی کے ہیں اور میان میں ہے اور ان تعریض کے جس کے فاعلی ہمارے ہیں ان اختلاف کا اثر ہے جسے معتقد ہے نہ جس کی بیان کر رہے ہیں کہ جس شخص نے مجرم تبدیل حق کر کے

جو ہے کیا علت ہے اور فیصلہ بالشرع تو بالطلاق کی صحت ہے لہذا امکان طلاق کے لئے صحت شرط میں کیا فساد
 التعلیل میں ہو گیا ہے۔ ثانی یہی شرط کے ساتھ منسلک کرنا جو علت کے ٹکڑے ہیں ہے۔ یہ نہ ہرہہ نہ شہید نہ جنت
 علی سواش میں مشابہت ساتھ کاٹنی شرط کی جڑوں کے وقوع سے۔ شرط کے ہونے سے پہلے منسلک یعنی
 انت حلق کے سبب ہونے کے ثبوت کا شہد ضروری ہو گیا شہد علت سے حاصل ہو ہے کہ شرط کے پانے
 ہانے سے پہلے جڑوں کے پانے کا شہد مل کے وجود کا قاضی کر رہے۔ در ثانی بالشرط کا شہد جسے علت کا درجہ
 پایا ہے۔ وہ عام علت کا قاضی رہا ہے کیونکہ علت سے پہلے حکم نہیں پڑا جاتا ہے بلکہ علت کے بعد ہی پڑا ہے
 نہ وہ جب دو قول سے صحت میں قرار دیا اور کیا تو وہ تو اس ساتھ ہو گئے اس لئے یہاں مل کی احتیاج نہیں رہی۔
 والایجاب المقتضات منہا لطلال (۱) اور ترہایجاب (۲) ایجاب طلاق (۳) کسی خاص وقت کی
 طرف مشوب ہو دو برکت ایجاب کی سبب ہے صحت کا قول (۱) ایجاب المصداق (۲) ایجاب التعلیل
 کے مقام سے مراد ہے ایجاب منسلک بالشرع اور وہ اس کا قول "من دخلت دارہا دست طالق" ہے یہ قول
 شرط کے پانے کی حالت میں سبب ہوا لہذا ایجاب صریح الیہ وقت کی مثال ہے کہ مشابہتوں کہتا ہے
 کہ انت جذاق بعد (۳) قیے کل "تکدر طلاق ہے" یہ فی الحال سبب ہے "ان اس کا حکم ہو کے لئے موقوف ہو گیا
 ہے جو وہ من اقسام العسر سبب کی یہ قسم اور حقیقت صحت کی تسوئل میں ہے ہے اور صحت کی وجہ سے اس
 وجہ میں ٹکڑی ہو گیا ہے ممکن ہے کہ سبب کی وہی چھی قسم ہو در ہر جمل ممکن ہے کہ چھی قسم ہو جس
 و صحت کے لئے اس قول سے بیان کر رہا ہے و سبب لہ فہمہ لہ نفس اور یہ سبب وہ جس کو علت کے
 ساتھ مشابہت ہے جو تاکہ اہل تعلیق بالطلاق والتعلق کی صورت میں لایا جائے اس کا نام ساقی میں
 سبب بھاری رکھا گیا ہے۔

ومن ہما سبب خصمہ الی ان اقسام استنبطت منہا سبب کی وجہ سے بھی معلوم ہے
 سبب کی چھی قسمیں کی ہیں۔ (۱) سبب تعلق۔ (۲) سبب محلی علت اور سبب بھاری یہ کہ جو حکم صریح مل
 ازہاں برود علت کے اقسام میں سے ہوتا ہے اور جس سبب کو علت قرار دیا ہے وہی سبب بھاری ہے۔
 ومن ہما ذہب بفضلہم اس ان اقسام السبب ثلثہ السبب تحقیقی وسبب
 من معنی انبطہ وسبب فحائی لان الایجاب المقتضات من اقسام العلل فی
 الحقیقہ والسبب مدی لا شہبہ العتہ ہو السبب المعجری وہوہ والظاہری
 العتہ وہو ما یصفا بہ وجزب الحکم العتہ وہو ما یصفا لہ وجوب
 الحکم ابتداء ائی بلا اسبطہ احتراز عن السبب والعلما رحمہ لعلہ وہو یعم
 العلل المصنوعۃ کالتبغ والسکاج والعلل المصنوبۃ بالاجتہاد وہو سبب
 اقسام لان العلل لشرعیہ الحقیقیۃ تتم بطلۃ او صاب احیفا ان نکویر علل

مفتاً بأن تكون موصوغة بالحكم وتختص بالحقم إليها بقية والظن ان
تكون جملة معنى بان تكون مضافة في الحكم والذات ان تكون حكماً بحيث
يثبت الحكم بعد وجوده من غير تراخ فان وجدت هذه الاوصاف الثلاثة في
شيء واجمع كان جملة كلمة تامة ولا ما لينة فباختبار استحتمال هذه
الاصناف وعدمه يلبي ان تكون الاقسام ستة بهذه الطريقة اول ما يكون
معنى اسمها وحكمها وهو التامع للاوصاف والثاني ما يكون اسماً لا معنى
والحكم والثالث ما يكون معنى لا اسماً ولا حكم والرابع ما يكون حكماً
لا اسماً ولا معنى لهذه الستة ما يوجد فيها وصف ويخدم وصف والخاص
ما يكون اسماً ومعنى لا حكم والسادس ما يكون اسماً وحكماً لا معنى
والسابع ما يكون معنى وحكماً لا اسماً مبدء الستة ما يوجد فيها وصف
ويخدم وصف بكن المختلف لم يذكر ما هو معنى لا اسماً ولا حكماً وما هو
حكم لا اسماً ولا معنى وذكر عوضتها جملة في خبر الاسناد روحنا لا شعبة
العمل كما سقط عليه في انشاء الكلام.

اقسام علت

والدور العلة وهو ما يضاف اليه وجوب الحكم بقية اور اوستا تطلق به
ترجمہ وشرح الاحكام كما اور في قسم علت ہے اور وہ ہے کہ جس کی طرف وجوب قسم کی نسبت وجودی
ہوتی ہے جس کی بواسطہ کی جاتی ہے جو کہ سب علامت اور علت علت سے قرار دیا مقصود ہے اور یہ اصل
موضوع کو حاصل ہے جسے علی اور لاغ اور ان عقول کو بھی جو اجزاء سے متعلق ہو اور جو جملة اقسام
اور علت کی علت میں ہیں اور اس وجہ سے کہ کل شرحہ علیو میں لاصات کے پائے جانے سے کمال ہوتی ہیں
ہو یہ ہے کہ وہ قسم کے شہر سے علت ہو جائی ہو کہ وہ قسم کے لئے امع کی گئی ہو اور وہ قسم اس کی طرف
سب کو اور سے متعلق اقرار سے علت ہو جائی ہو کہ علت کو علم میں ہوا ہو تیسرے یہ ہے کہ علم کے اعتبار
سے بھی علت ہو جتنی اور علت کے بعد ہی علم کا تاخیر ثابت ہو جب یہ قیود اسانک یک چیز میں پائے
جائیں گے تو وہ علت کامل ہوئی اور نہ تو واقعہ ہو گی لہذا میں قیود کو اور اسانک کے عمل ہونے نہ ہونے
کے اعتبار سے علت کی رت تیسری ملتی تیسری

تفصیل یہ ہے کہ (۱) اسم معنی شہر تین لحاظ سے طے ہوتا ہے قسم تیس اور اس کے بعد چار قسم ہے (۲) اسماء
معنی ہر حکماء (۳) معنی ہر اسماء و حکماء (۴) حکماء اور معنی اسماء اور حکماء
سے خبر چار قسم ہیں صرف یہ ایک معنی ہے چار ہیں اور اس میں نہیں پڑے جاتے (۵) اسماء
معنی ہر حکماء (۶) اسماء اور حکماء اور معنی ہر (۷) معنی ہر حکماء اور اسماء اور حکماء
سے خبر چار قسم ہیں صرف یہ ایک معنی ہے چار ہیں اور اس میں نہیں پڑے جاتے
ولکن المصنف... لیکن مصنف نے اس قسم کو ذکر کیا ہے جس میں حکماء اور اسماء اور معنی یعنی تیسری
اور چار قسم ذکر کردہ تیس کے مطابق ذکر نہیں کیا ہے ان کے جائے طے حیرت اسباب اور وصف
لہ شبہۃ الطلل ذکر لفظ ہے در ان کلام سے مطلق ہو جائیگا۔

وإذا عرفت هذا فأن شرطاً على مقضية المصنف نفوق الاول علة است
ومعنى وحكمنا كالنبي المطلق للملك انما هو من خبر شرط مائة علة است
لأنه مؤنوع بلعلك والملك مضاف الى ومعنى لأنه يؤثر فيه وهو مؤنوع
لأنه وحكمنا لأنه يثبت الملك عند وجوده بالروح والمال هي است لا حكم
ولا معنى كالإيجاب المنع بالشرط وهو الخبر انما هو من خبر شرط مائة علة است
لمجاري مثل قوله أنت طالق إن دخلت الدار فإن قولاً أنت طالق عنه است
لوقوع الطلاق وإن مؤنوع له في الشرط وبصاف الحكم فيه عند وجود
الشرط وليس علة حكماً لأن حكمه يتأخر الى وجود الشرط ولا معنى له
لأنه لا فيه لبن وجوب الشرط ومن عد القليل اليمين بأنه تعالى لتكفارة
على ما قالوا ولأنك علة استا ومعنى كذا في خبر بشرط الخبر مائة علة للملك
استا لأنه مؤنوع له ومعنى لأنه هو المؤثر من ثبوت الحكم لا حكماً لأن ثبوت
الملك متأخر الى استا الخبر وانتهى القول على معنى على الخبر بشرط
الخبر ومثال ثلث له وهو أن يقع حال غيره بعد إجازته فانه علة استا ومعنى
الملك لا حكماً كالمؤخر الى الملك الى إجازته الملك ولا إيجاب المصنف
الى وفي مثال ثلث له مثل قوله أنت طالق غداً ومؤدى بسوق في إقسام
السبب مائة استا ومعنى لوقوع الطلاق لا حكماً لبقائه الى زمان أصيبت
فيه ونصاب الركوة قبل محض المحور مثال ربع له فإنه أيضاً علة استا لأنه

ہے جو معنی طلع ہے اسناد اور حکایت نہیں ہے بلکہ اس قسم کی دوسری مثال بن جانے کی جس قسم کہ حضرت
 رشتہ کے پوتہ نہیں کیا ہے۔ ہر ایک قسم کی ہے جس کے ذکر کو مصنف نے ترک کر دیا ہے اور طلع ہے طلع
 نہ کہ معنی اور نہ اسناد اور اصل و گونے کا کہ یہ قسم اس قسم میں مل ہے جس میں شروع طلع کے معنی
 میں ہے جیسا کہ سند میں کمال کو دنا اور ملک میں شکاف کر دیا۔

والصناد من عتق انساناً وخطب لاصطنی اور معنی قسم ہے اور معنی اور حکایت ہے اسناد صناد ہے
 جیسے طلع کے دو دوسروں میں سے آخری اور مصنف یہ کہ آخری اور مصنف میں قسم میں کو دنا ہے اور اس کے ہاتھ
 چلنے کی صورت میں حکم کیا جاتا ہے جس کا حکم کے لئے وضع نہیں کیا گیا بلکہ حکم کے لئے خود دوسروں کا مجموعہ
 وضع کیا گیا ہے اس کی مثال سے فریاد اور ملک کیوں کہ دوسرا مجموعہ اور طلع ہے جو حق (آزادی)
 کے لئے موضوع ہے مگر جو جزو خبر ہے جس میں ملک جو خبر ہو ملک ایک شخص نے اپنے عزیز و اقرباء کو خبر
 لیا کہ اس پر حرام ہے تو یہی ملک جو کہ دوسرا وہی موضوع ہے آزادی کے حکم میں مؤثر ہوگی اور اگر قرابت دوسری
 جزو خبری ہو ملک ایک شخص نے مجبور حسب نظام کو خبر لیا کہ دوسری کر رہا کہ لایم اس کا بیٹا ہے یا بیٹا
 ہے تو قرابت دوسری اس آزادی کے حکم میں مؤثر ہوگی جبکہ قرابت دوسری ظہور میں مگر ہے اس کو معنی حکایت
 کہ جاتا ہے اس کے معنی میں وصف والی شخص معنی طلع ہے اسناد اور حکایت نہیں ہے جیسا کہ ہم نے
 پا کر یہ قسم کے بیان میں اسکو نقل کیا ہے۔

والصناد من عتق انساناً وخطب لاصطنی اور معنی قسم ہے اسناد اور حکایت ہے اس معنی طلع ہے
 جیسے طلع ہے رخصت کے لئے خود طلع ہے رخصت کے لئے کہ نہ سزا رخصت کی طلع ہے جیسا کہ
 رخصت کی نسبت سزا کی طرف اشارہ کی جاتی ہے مثلاً کہا جاتا ہے رخصت کی رخصت ہے معنی خدراں میں
 اور حکم کے اعتبار سے بھی سزا رخصت کی طلع ہے کہ نہ سزا رخصت کے لئے حکم رخصت کا شرا ہے جاتا
 ہے معنی طلع نہیں ہے بلکہ رخصت کے لئے سزا معنی طلع نہیں ہے کہ نہ رخصت کے ثبوت میں طلع
 سزا مؤثر نہیں ہے بلکہ مثبت حد مؤثر ہے اور مثبت حد دوسری اور پابندہ چیز ہے جس کی قیمن و تقدیر بہت
 مشکل ہے اس لئے جس سزا کو حکم کا دوسرا دوسرا دوسرا ہے وکذا العود الناقص للوضوء اسی طلع اور
 نوم بر وضوء کے لئے نفس سے دو حد کی طلع ہے اس کا کہ حد کی بہت قوم کی طرف کی جاتی ہے
 اور حکم بھی قوم طلع ہے نفس و وضوء کے لئے کہ شخص وضوء کا حکم قوم کے حصول کا ہے جاتا ہے کہ قوم
 معنی طلع وضوء کی علت نہیں ہے کہ نہ معنی قوم اس میں مؤثر نہیں ہے سزا محاسب کا حکم ہے جس کا
 صورت حال سے جس معنی میں اذیت حد حق و خصوص قوم خدرا بہت اسباب بن گئی کہ قوم کی حالت
 میں عام طور پر نجاست تک جاتی ہے اس پر خلاف عمل کی وجہ ہے کہ اس کو قائم مقام قرار دیا گیا ہے اور حکم
 نفس وضوء کی پابندی کیا گیا ہے۔

وَالْآنَ قُمْتُ أَقْسَامُ الْعِلْمِ وَقَدْ عَلِمْتُ مِنْهُ بَيِّنَاتٌ مِنْ حُسْبِ مَحَلِّ الْعَاشِيَةِ
مِنْ تَحْرِ الْأَسْلَامِ وَالْعُلْفِ تَوَابِعُ لَهُ ثُمَّ يَقُولُ الْمُصَنِّفُ وَبَيِّنَاتٌ مِنْ حَقِيقَةِ الْعِلَّةِ
الْحَقِيقَةِ بِمَقْدَمِهَا عَلَى الْحُكْمِ بَلِ الْوَاجِبُ اقْتِرَانُهَا بِمَا كَالِاسْتِطَاعَةِ مَعَ الْفَعْلِ
وَهَذَا هُوَ حُكْمُ الْقِسْمِ الْأَوَّلِ بِدَعْوَى كَانَ بِلَّةً لَسْتُمْ وَمَعْنَى وَحُكْمًا عَاشِيًا الْعِلَّةَ
الْحَقِيقِيَّةَ الشَّرْعِيَّةَ الَّتِي تَعَارَى الْفَعْلُ وَلَا تَقْدُمُهُ وَدَعْوَى قَوْمٍ إِلَى أَنَّهُ يَجُوزُ
تَقْدُمُهَا عَلَى الْمَعْلُومِ بِإِذْنِ لَنْ الْعِلَّةَ لَشَرْعِيَّةٍ بَيْنَ حُكْمِ أَجْوَابِهِ مَوْصُوفَةٍ
بِالْبَلَاءِ فَلَا يَزِيدُ أَنْ يَثْبُتَ لِحُكْمِ بِدَعْوَى الْعِلَّةِ بِخِلَافِ الْعِلَلِ الْعَقْلِيَّةِ قَدِيمًا مُقَدِّمَةً مَعَ
مَعْلُومٍ لَتَعَارَى كَحُزْمَةِ الْأَصَابِعِ مَعَ خَرَجَةِ الْحَائِثِ وَأَمَّا الْإِسْتِطَاعَةُ فَهِيَ مَعَ
الْفَعْلِ الْبَلَاءِ لَا تَقْدُمُهُ سَوَاءٌ عَلَتْ بِلَّةً شَرْعِيَّةً أَوْ عَقْلِيَّةً رَهَى أَمْ تَعْقِلُ أَوْ تَنْظُرُ
وَالَّتِي تَقْدُمُ عَلَى الْفَعْلِ هِيَ بِمَقْدَمِ مِلَامَةِ الْأَتِ وَالْأَسْبَابِ وَعَلَيْهَا مَدَارُ
التَّكْلِيفِ الشَّرْعِيِّ وَقَدْ يَدْفَعُ الْمُصَنِّفُ الدَّاعِيَ وَالذَّبِيلَ مَقَامَ الْمَعْنَى وَالْمَعْلُومِ
هَذَا مِنْ تَمَامِ مَسَائِلِ لَمَاءٍ وَلَسَبِيبٍ وَلَمْ يُعَيِّرْ هِيَ انْفِسَامُ لِأَنَّهُ بَيِّنَاتٌ
وَالذَّلِيلُ قَوِيًّا اتَّفَقَ حَالُ بَدْعٍ وَذَلِكَ أَتَقَفَ فِيهَا حَسْبُ الدَّبِيلِ عَلَى مَا سَقَطَ
وَالَّذِي أَيْ قِيَامُ أَدْعَى وَلِذَلِكَ أَمَّا لِيَقِفَ الضَّرْفُ وَالْعَجْرُ كَمَا فِي الْأَسْتِغْنَاءِ
هِيَ الْمَوْجِبُ لَهُ تَوْهُمُ شُغْلِ الْأَمَةِ بِعَاءِ الْغَيْرِ وَالْإِحْتِرَافِ وَجِبَتْ بِقَوْلِهِ عَلَيْهِ
الْعَلَامَةُ مَنْ كُنْ يَوْمَئِذٍ بِأَسَاءَةِ الْفَرَمِ الْآخِرِ فَلَا يَصْنَعُونَ مَنَاءً وَرُزْغَ غَيْرِهِ وَلَمَّا كَانَتْ ذَلِكَ
خَرَفًا مُحَقِّقًا لَا يَقِفُ عَلَيْهِ كُلُّ حَسْبٍ مَالِهِ يَكُنْ الْجَهْلُ تَقْدِيرًا أَقِيمَ حَدِيثُ الْمَلِكِ وَأَمِيرِ
الِدِينِ مَقَامَ شُغْلِ الْإِزْحَامِ بِإِنْعَاءِ وَجَعْلِ هَذَا الْحَثُّوتِ دَلِيلًا عَلَى أَنَّهُ مُشْتَغَلٌ بِالْحَصْلِ
لَيْتَ وَلَمْ يَكُنْ هِيَ بَعْضُ شَيْءٍ صَحَّ بِقِيَمِ بَعْضِ الشُّغْلِ.

ترجمہ و تفسیر

وَالْآنَ بَعَثَ أَقْسَامُ الْعِلْمِ وَبَيِّنَاتٌ مِنْ حُسْبِ مَحَلِّ الْعَاشِيَةِ
قِسْموں کو کہاں کہاں تمام کے بیان تفصیل کے درجے میں جو تاہاں لکھا گیا ہے کہ اس کی طرف سے
سہ ہر وہ کی جو حقیقت امام فخر رازی کی کہ تاہاں ہیں ہر وہ ہاں نے ان کی اتار کر آئی ہے۔

ترجمہ و تفسیر کے بعد اس مسئلہ کے بیان کے لئے اس میں صحت سے بے تعلقی سے تقدیم اور علت
حقیقیہ کی صحت یہ نہیں ہے کہ وہ علم سے مقدم ہو جائے کہ وہ معلوم ہوا کہ ایک سہ تاہاں ضروری ہے کہ
ہے جس طرح اس کا مستفاد علی الفعل فعل کے ساتھ چل جاتی ہے یہ صحت کی قسم اول کا حکم ہے و علت جو
سہ تاہاں تاہاں صحت کی ایک علت حقیقیہ اور شرعیہ ہے جو فعل سے متعلق (تصنیف) ہے کہ اس سے مقدم

(پہلے) نہیں ہوتی اور ہمیں کا قیاس یہ ہے کہ علت کا تخم یا اثران جاتا ہے چنے مصلوب پر کیے تک مل کر شریعہ ظہر کے تخم میں ہوتی ہیں جو اپنے اجر میں مکمل کی محتاج نہیں جو شریعہ ظہر میں جہاد (باقی رہتا) کا تخم بذاتہ رہا) کے ساتھ مستطیل ہوتی ہے ملاحظہ نہ فرمائیے طحکم الخ میں نے ضروری ہے کہ تخم صحت کے بعد جہت جو مکتوب العمل العظیم اس کے برخلاف عقلی عقلیں ہیں کہ عقل مکتوب اپنے مصلوب کے ساتھ مکتوب (اور مصلوب ضروری ہوتی ہوتی ہے اس میں سب کا اختلاص ہے جیسے عقل کی حرکت کو عقلی کی حرکت کے ساتھ متحمل اور ملی ہوتی ہوتی ہے جبکہ حرکت عقلی کی صحت ہے انکو عقلی کی حرکت کے لئے اور علت المستطاعہ ہے۔ العمل تو یہ عقل کے ساتھ مقارن ہوتی ہے اس سے مقدم نہیں ہوتی بلکہ اس کے ساتھ شریعی میں اثر کیا جائے یا علت عقلیہ میں مصنف کی مہارت میں استطاعت کا کھتا ہے کہ کو مشال مجموعہ یا نظیر بیان لوگوں اس کو علت عقلیہ کی مانند علت جس کو مکتوب حتی انکس و سلاحتی سبب کا مکتوب دیا جاتا ہے لہذا عقلی سے مقدم ہوا کرتی ہے اور اس علت پر شریعی نکات کا اثر ہوتا ہے۔

وقد وقام السبب الذی علی والد الفلح مقام المدفوع والمدفوع اور مکمل بھی کسی فعل کے سبب واقعی کو اس فعل کے لئے کی طرح کسی امر کو کسی کو اس کے مددوں کے قائم مقام ہاں لیا جاتا ہے اور ملاحظہ اور ذکر و در حقیقت صحت اور سبب کے ساتھ کا اثر ہے۔ اور انکو وہ کو در واقعہ میں مصنف نے صحت اور سبب کے ساتھ کوئی فرق اور ایسا نہیں رکھوایا اور دیکھا کہ اس کی بات عقلی ذکر کر رہا ہے جیسے کہ پڑھنے وقت آپ کو اس کا اندازہ ہو جائے گا۔

انما المدفوع الحرفیة والعجز خصم الاستقلال یا تو دفع ضرورت اور مجبوری کی مدد پر جیسے کہ حکم استبرہ میں (اس جگہ استبرہ کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص مدنی کا مالک ہو گیا تو اس کو جس اور وادعی مدد سے احتراز کرنا چاہیے تاکہ مدنی کے دو جیسے غزوہ جائز اور یہ مضموم ہو جائے کہ اس کا مکتوب دوسرے کے پانی سے خالی ہو رہی ہے اگر نہ کہ تمہارے کا مکتوب اور موجب ہے کہ فرمائیے۔ ہے باعدی کا درجہ مکتوب اور خالی ہے اور اس سے احتراز واجب ہے کہ نہ کہ سوالیہ صلی علیہ وسلم اسم ارشاد لرمیاض کلان فلو لم یزل باللہ والذیوم الآخر فلا یسلکون هذا الذرع عنقہ ولا یخلفن اللہ پر اذیت مت کے دن پر بھانہ رکھنا ہو اس کو چاہیے کہ ہرگز استغنیائی سے دوسرے کی کھینچ کر سیراب نہ کرے۔

والتکالیف علی العزم مخفیہ اور جو نہ کہ احتراز مکمل ایک عقلی اور پوشیدہ وجہ ہے شخص اس پر واقعیت نہیں دیکھتا جب تک کہ عمل عقلی اور مجبوری ہو جائے اس لئے عقلی ایک درجے پر کو اہم تصور کہ جو کہ رجحان کے مشمول ہوتے ہیں اس کے لئے کہ اس کا اثر اور بعد ہوا عقلی کا باعث ہو آرتا ہے اس لئے کہ کاربہ موجود ہے کہ جس کی تکلف سے مدنی عقلی اس سے اس کا بیان اس کے لئے کہ موجود ہو۔ اور اس سے حقہ عقلی کے قائم کام

کے قائم مقام کیا گیا ہے ہمارے ہرے واجب ہونے کے لئے اور عدت واجب ہونے کے لئے اور طلاق کر
تو تم کہہ سکتے ہو کہ یہ سب کے طلاق کے لئے ہیں اس مثال میں وہی کہ وہی جہان یا کیا ہے کہ کہہ
سودہ محمد در طلاق: ۱۰۰ (۱۰۰) میں اس امر کا ذکر ہے۔

لو لا اختلاف کتب مؤلفینہم بذوالعمر - (۱۰۰) ہذا میں طلاق کی طرف سے جیسے وہی کی عدت کا حکم
مثلاً شہادت کی عدت سے عورت کو نکاح یا سہ ایچ یا کسی کو شہادت پھر عدت سے وہی جہان یا کیا ہے کہ کہہ
کے قائم مقام کیا گیا ہے مثلاً اور عدت عورت کے مسائل میں یہی طرح حرم خیرہ اور طلاق میں
ہر جہان یا کیا ہے بھی ادائی کو قائم کرنے کی مثالیں اور سوانح میں وہی جہان یا کیا ہے۔

لو لا تخلف الخرج کما فی السنن والسنن - (۱۰۰) ہذا میں طلاق کی عدت کے لئے کہہ کر کے طلاق سے
جیساً مفروضہ کے حکم میں یہ دونوں مثالیں نقل کی گئی ہیں کہ طلاق کر کے اس میں جہان یا کیا ہے کہ کہہ
شہادت کی جہان یا کیا ہے اور شہادت پر ادائی کو قائم کیا ہے مثلاً اس میں شہادت کا کوئی جہان یا کیا ہے کہ کہہ
بھی طلاق کی عدت اور طلاق کا حکم کلی میں اس کے لئے ایچ یا کیا ہے اور عدت سے طلاق خیرہ یا
یا کیا ہے کہہ ان مقام کا مفہوم حقیقت نفس اور میں شہادت کی ہے۔

وهذا - الخ - الخاص من الجماع - ہی طرح اور مفروضہ میں طلاق کا حکم یا کیا ہے کہ کہہ
میں ہے اور طلاق میں اس کے حکم میں طلاق کی کوئی جہان یا کیا ہے کہ کہہ اور عدت کے قائم
مثلاً اور طلاق کے کہ اس میں طلاق میں طلاق کی کوئی جہان یا کیا ہے کہ کہہ اور عدت کے قائم
تو یہی کوئی جہان یا کیا ہے کہ اس میں طلاق کی کوئی جہان یا کیا ہے کہ کہہ اور عدت کے قائم
اس میں اس نے وہی جہان یا کیا ہے۔

والفرق بین مؤلفیہ ۱ - ہذا اور مفروضہ میں طلاق کے حکم یا کیا ہے کہ کہہ اور عدت کے قائم
ہذا میں طلاق میں شہادت کے حکم یا کیا ہے کہ کہہ اور عدت کے قائم
بھی حقیقت طلاق سے شہادت کا حکم یا کیا ہے کہ کہہ اور عدت کے قائم
شہادت کی کوئی جہان یا کیا ہے کہ اس میں طلاق کی کوئی جہان یا کیا ہے کہ کہہ اور عدت کے قائم

والفرق بین مؤلفیہ ۲ - ہذا اور مفروضہ میں طلاق کے حکم یا کیا ہے کہ کہہ اور عدت کے قائم
کے حکم یا کیا ہے کہ اس میں طلاق کی کوئی جہان یا کیا ہے کہ کہہ اور عدت کے قائم
کہہ اور عدت کے حکم یا کیا ہے کہ اس میں طلاق کی کوئی جہان یا کیا ہے کہ کہہ اور عدت کے قائم

ومن جملة منلة اذليل مقام القائلون لاحسان من لصحة التعلیم مقام
المحبة فرقون - (۱۰۰) ہذا اور مفروضہ میں طلاق کے حکم یا کیا ہے کہ کہہ اور عدت کے قائم
صلحت لان لصحة امر باسرا لا يؤقفاً عليه لا بالاخبار لكنه يقتصر على

کی نسبت سے خارج ہو) تاکہ شرط کی قریب سے جڑ خارج ہو جائے بعض نے اسی طرح کیا ہے جو
خصم سے اس شرط کی پانچ تیس ہیں پانچ میں حصہ ہو جاتا ہے اور تین گواہوں کے بعد مسلم ہو جاتا ہے
الاولیٰ منقولہ منقولہ (۱) شرط میں جس کی کوئی تاثیر عدم میں نہ پائی جائے بلکہ علت کا وجود اس پر
موقوف ہے مثلاً منقولہ الدار جیسے اولیٰ کی نسبت قریب حد کی طرف، و طلاق جو دخول اور پھسل کی گئی
ہو اس قول میں کہ ان دھشت مدار عانت طالق۔

والثانی منقولہ منقولہ منقولہ (۲) ایسی شرط جو علت کے حکم میں ہو یعنی علت کی طرح عدم
کی نسبت اسی (شرط) کی طرف کی جاتی ہو اور اس کے قائل پر آداب واجب ہو کہ منقولہ البصر فی الطریق
جیسے راستہ میں گواہوں کو دیکھنا ہے یہ شرط ہے تاکہ جو شخص کوئی شخص میں گر کر ہلاک ہو جائے کیونکہ
حقیقی علت کو دیکھنا (بوجہ اذان) ہے کہ فعل کی طبیعت عمل کی طرف کی ہوتی ہے (یعنی جو فعل اپنے وقت
کی طرف مضافاً ہے) لیکن زمین میں اس کو جب تخت میں جانے سے روکا جائے تو اس کی جگہ دیکھ کر کوئی
کو دیکھنا کہ منقولہ البصر فی الطریق کو دیکھنا ہے اور حوالہ منقولہ کو دیکھنا ہے جو شرط کے
درجہ میں اور مٹی (یعنی کوئی شخص کے پاس چلا کر جانا) سب فعل ہے اس کے لئے صفت نہیں ہے اس لئے صحت
انہی (کوئی کو دیکھنا) کو صحت کے درجہ میں قائم کر دیا گیا ہے جو کہ در حقیقت شرط ہے تاہم واجب کرنے کے
معاظے میں جبکہ گواہوں اور دوسرے کی تک میں کو دیکھنا جو دیکھنا کوئی ایسی ملک زمین کو دیکھنا ہے تو کسی نے
اپنے آپ کو قصد انویس میں کر دیا تو کوئی کے کو دیکھنا ہے پر کوئی ۱۳ میں نہیں ہے۔

وشرح الطریق پر مفکر و پیر کا کہ جو تک مفکر کے اندر کی چیز کے بہرہ کے نظر جانے کے لئے اس کا جائز
ہو یا شرط ہے کہ جو تک مفکر ہے سے منقولہ البصر فی الطریق کا راجع کر دینا مانع کے بہرہ کے لئے شرط ہے اور علت
اس میں مانع کا سبب پائی کی طرح ہوتا ہے اس کی مباحثہ نہیں کرنا ہے کہ اس کی طرف سے (یعنی اس کی نسبت
کی جائے) یعنی جو کہ جلا اور سبب قائل اس لئے یہ گیا) کیونکہ اس کا مانع اور ہے لا ہوا اس کا طریقہ قضا ہے
اس لئے یہ کیا گیا ہے اس لئے حکم کی نسبت شرط کی طرف نکال گئی ہے اور صاحب شرط (پہلے والا) کا
کے تک کرنے کا حوالہ دے گا نیز مفکر و پیر کا کہ بھی خاص ہو گا۔

وَالثَّالِثُ مَنْزِلَةٌ لَهُ حُكْمٌ لَأَسْبَابِ وَفَوَاضِلُ الَّذِي يَنْتَحِلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَنْزُوتِ
عَمَلٌ فَاعِلٌ مُخْتَارٌ لَا يَكُونُ ذَلِكَ الْفِعْلُ مَسْنُوتًا إِلَى ذَلِكَ الْمَنْزِلَةِ وَيَقُونُ ذَلِكَ
الْمَنْزُوتُ سَبَابًا عَلَى ذَلِكَ الْفِعْلِ وَاحْتِزَّ بِهِ عَمَلًا إِذَا فَعَلَ فَعَلًا فَاعِلٌ طَائِعٌ
كَحَقِّقِ الْبَرِّ فَإِنَّهُ فِي حُكْمِ الْعَمَلِ وَهَذَا إِذَا كَانَ ذَلِكَ الْفِعْلُ مَسْنُوتًا إِلَى ذَلِكَ
الْمَنْزُوتِ كَقَضَى بِأَبِي قَلْبٍ إِذَا طَوَّرَ قَضَى مَسْنُوبٌ إِلَى الْقَضَى فَاعِلٌ أَوْحَا فِي
حُكْمِ الْعَمَلِ عِنْدَ مُضْمَرٍ حَتَّى يَصْبِحَ الْقَضَى عِنْدَ خَلَاْفَا لَنَا وَأَمَّا إِذَا لَمْ يَكُنْ

عسی ما یصلح علیہا ولذا لم یغضہ حنا جب التوضیح من ہذا الانساق ثم انہم یفقد
صابطۃ یعرفہ بہا الفرق بین الشرطی وما فیہ منغضہ علی مقال وانما یعرف
الشرط بصفیۃ کشرطی الشرطی مثل قوله ان دخلت اذکار فانت طالق ومعہ
تبیۃ علی ان صلیۃ الشرطی لا یتفک عن معنی الشرطی قط ان دلالتہ وہی
الوصف الذی یكون فی معنی الشرطی کقولہ المرأة القی تزوجت طالق لذلک
لأنہ یفطن الشرطی دلالة یؤفوع الوصف فی النکرة ای الامراة للمعنی المعتبرة
بالاشارة لا النکرة لشیوۃ اذ فی معنی باللام فلف دخل وصف القی فی
النکرة وهو معتبر فی الذنب یصلح دلالة فی الشرطی فصار کأنه قال ان
تزوجت امرأة فی طالق ولو رفع فی المعنی بان یقول ہذا المرأة القی اتزوج
فی طالق لما صلح دلالة علی الشرطی لان الوصف فی الحاصر یؤید
الإشارة بلع فی الشرطی من الوصف فکأنه قال ہذا المرأة طالق یصلح فی
الاجنبیۃ

ترجمہ شرح

مطلوبہ اشروح من لفظہ الخ جس اگر دوشم میں ملک نام جس میں بھی
یہی اس کی روایت میں بھی ہو دوشم میں بھی جائز تر ہے (بھی و لڑا ملحق) کے سبب
ہوئے ش کوئی ملک نہیں ہے اور اگر دوشم میں ملک نکاح میں نہ ہو تو اس میں صرف مرد اور عورت کا نکاح ہی
کی دوسری میں بھی ملک نہیں ہے اور اگر دوسری میں بھی ملک نہ ہو تو اس میں بھی ملک نہیں ہے اور اگر دوسری میں بھی ملک نہ ہو تو اس میں بھی ملک نہیں ہے
کی باہمی صورت کے روئے ہے کی کہ نہ روایا تھے بلکہ ہر مرد و عورت میں دوشم میں بھی ملک نہیں ہے اور اگر دوسری میں بھی ملک نہ ہو تو اس میں بھی ملک نہیں ہے
نے پھر ای سے نکاح کر یا اس کے بعد عورت دوسرے گھر میں داخل ہوئی تو وہاں پہلے ہو گا اور عورت پر
طالق پڑ جائے گی اور نزدیک کیونکہ لڑکے کے مرتبہ ہونے کا اور شرط طالق پر موقوف ہوتی ہے اور عورت کا
کی ضرورت طلقی شرط کے وقت ہوتی ہے اور ای طرح وقوع شرط کے وقت ضرورت ہوتی ہے اور بعد
تعلق شرط اور وقوع شرط کے درمیان تو اس کی ضرورت نہیں ہے اور ماہ ذی قعدہ کے نزدیک ایسی صورت میں
حالت پر طلق و فسخ نہیں ہوگی کیونکہ لڑکے اور شرط طلق پر تو اس کے مرتبہ ہیں کیونکہ اگر شرط طلق
طرق میں طلق جائے اور طلق نہ ہو جائے تو طلق ہی طلق ہوئی ای طرح اس کے بعد بھی طلق ہی ہوگا
والخاص بشرطی ہذا کالاعلام (و لہذا یجب فیہم وہ شرط ہے جو خاص علامت کے مطابق ہو جیسے
اصول کی ذمہ داری کے لئے شرط ہے جس میں علامت کے مطابق جانے میں اور علامت کے مطابق بھی تو اصل
کی شرط نہ کر کے لڑکا اسکو علامت میں یا ہے جیسے عورت پر طلق کے لئے اختلاف اور جسے صاحب ذی

لا یثبت فوجہ ارجح و ما ذکوتہ عنہ و ما یطہرہ فاعلم انہ سواہ عن حال
فی الزامی مصیروہ لربا می تلک الحال خروجا بزرجم و ہر معنی کوئے علامۃ
و ہذا عن بعض المعاصرین و مضافاً اکثر انہ شرط بوجوب ارجح لاس
الشرط ما یثبوت عنہ وجود الحکم والاختصاص بہدہ لعدلہ ان الزنا لا یوجب
الرجح منکونہ کاسبقہ لا فوجہ القطع بذوق النصاب حتی لا یضمن شہودہ
اذا رجحوا بدل التبریم عسی کوئے الاختصاص علامۃ لالشرط یقینی اذا رجح
شہود الاختصاص بقدر سرجح لا یضمنون ذنہ العرجوم بحال ای سواہ رجحوا
و حذفتم ان مع شہود اننا یصلا لاثۃ علامۃ لا یقتضی بہا وجوب ولا وجود ولا
یجوز اصنافہ الحکم ای

ترجمہ و تفسیر [و ہذا بشرط بعض الزانیہ سرخ شہود ۷۶۶ شہود کے ساتھ جو بھی غیر صحیح
دلوں میں باثر اور مفید ہے حتی کہ اگر کوئی شخص کہے کہ اگرچہ مولیٰ قبی طاقو
پاؤں کے ساتھ ہے کہ ان قیوت عدہ امروہ صلی علیہ وسلم میں کلان کرنے سے
حق واقع ہو جائے تو باوجود علامۃ وہی مدعی وجود الیہ رجحونی نہیں مت ہے اور ایہ ہے
کہ جس کے درجہ مرتبہ کو اگر معلوم ہو وہی وجہ صحیحہ و اگر اس کے ساتھ کوئی عقل نہ ہو تو صاحب
کا دل صرف ان وجہ سے خزانہ ہے کہ مکلف قبی الحکم ہوتا ہے اسکی ہم تک یہ پانے والا
ہو ہے) کہ ہم خزانہ و لا اور بعض کا قول میں عدلین یقتضی بہ وجوب سے امت سے امتزلا رہا ہے
میں امت اس سے خارج ہو گئی اور ان کے توانا وجود کی تہ سے شہود ہوا ہو گئی کا فصلان جہاں کہ اصحاب
ہوئے جسے میں کہہ کر اصحاب ان کے لئے رجحان کے جاننے کی مدت ہے کہ ہر فصلان ہے کہ دلی مسئلہ
آج ہر مکلف کو شادی شہود ہوا شادی میں نکاح ہو اسوہی مکلف ہونے کی شہود قسم و حکم کے لئے
ایکساں ہیں اور حرج سے (اور انہ) کی تہ اس لئے کافی ہے تاکہ اس پر سرحدیں جاری نہ کیے نہ شرطوں
میں سے خاص شرطیں رہیں یہاں یہ مسلمان ہا و ہا و کانج کج عدلی کر چکا ہے اور ادنیٰ یہاں یہ مکلف ہوا ہوا
عام شرطیں ہیں اور اسے مکلف کے بھی یہ شرطیں سرحدی میں نہ ہوں نہ جاری ہو گئے کے سے خاص
شرطیں یہ دونوں ہیں یعنی مسلمان ہونا اور نکاح سے عدلی کر چکا ہوا ہوا فصلان و امت نہیں لراہ دے ہوا
عدت کیا ہے کہ اگر عدت ہو نہ اس و انکی وجہ کالطہ ہوا (شرعاً) انہ اسے پر سواہ نہیں
رہتا کہ جہ میں اصحاب گفت ہو جائے کہ ان کے عدل اصحاب ہوا ہو اس سے رجحان ہی کیا ہے تا
اور اصحاب کا طہ صلی علیہ وسلم ہوا طہ کی ہے اسکی سے معلوم ہوا اصحاب سے ہوا اور حقیقت واقعی

ایک مخصوص حالت ہے کہ اس حالت میں وہ پاکہ نگاہ ہونے سے دو موجب رجم ہو جائے اور علامت سے
 ہمارا مطلب یہی ہے کہ تعین بعض سائرین کے رائے کے مطابق تھی لاہر آخر عام اسوں کے ہر ایک عیار
 ہے کہ اصرار رجم کے رواج کے لئے شرا ہے اس وجہ سے کہ شرط نام علی اس کا ہے جس پر حکم کا وجود
 موقوف ہو اور احصاء میں یہی کیفیت پائی جاتی ہے کیونکہ رجم کو واجب نہیں کرنا جب تک کہ احصاء نہ ہو
 جائے جسے غرض شرط قطع یہ کہ واجب نہیں کرنا جب تک یہی کی معینہ مقدار کی چوری نہ کرے۔ حتی
 لا یصح شہودہ اذا رجعوا بحال حتی کہ احصاء کے گواہ کی حال میں ضامن نہ ہوں گے بخیر و بقی
 کوئی سے رجوع کر جائے یہ اس بات کی تصریح ہے کہ احصاء یک مامت ہے شرط نہیں ہے یعنی جب
 احصاء کے گواہ کی کوئی سے رجوع کر لیں وہ باقی ہو جانے کے بعد تو رجم (جس پر) رجم پھر کی گئی
 ہے اس کی وجہ کا ادراک نہ دین کے کسی بھی حالت میں یہ وجہ ہے کہ نہ ملے رجوع ہو گئے ہوں نہ اسے کہوں
 کے ساتھ ساتھ یہ لوگ رجوع ہوئے ہوں کیوں کہ احصاء قیام مدت ہے رواج اس سے قطع نہیں ہوتا
 اور نہ وجہ متعلق ہوتا ہے بلکہ یہی کی نسبت بھی اس کی طرف نہ چار نہیں ہے۔

مخالف ما اذا اجتمع شہودا لشرط والعلة بان شہدایان بقوله ان دخلت
 الدائر فانت ملأق وشہدایان بدخول الدائر رجح شہودا استلزم ودرہم
 فانہم یصنعون عند بعض المضائق لان الشرط صانع لخلافه اعلة عند
 تعدد بضافة الحكم إليها غلغل الوجود به وثقوب التعدد منہم وهو مخالف
 فخر الاسلام وعند شمس ثلاثة لاصحان علیہم قیاسا علی شہود الاحصاء
 والرجح شہود الیمین وشہود الشرط جعقیا فالضمان علی شہود الیمین
 خاصہ لأنہم صاحب عینہ بضافة القلف الی شہود الشرط مع وجودہم
 وعند زہر شہود الإحصاء اذا رجعوا وخدمہم صنعوا بنة المرحوم معانیا الی
 انه شرط والجواب ان الاحصاء علاقة لا تصلح للجلابة والان سئل ان
 شرط فلا یجوز إضافة الحكم الیہ لان شہود العلة وہی بزنا صالحة للاضافة
 فلم یبق للشرط اعتبار اذا لا اعتبار للکلف عند منکار العقل بالاصل ولما
 مرغ عن بیان مفسقات الاحکام شرع فی بیان اہلیۃ المحکوم علیہ وهو
 المکلف ولما کان من یصنعون ان اہلیۃ لا تكون بذور العقل ملدا بدء بدخر
 العقل فعال فمصل فی بیان اہلیۃ والمقل معتز لا ثبت الاہلیۃ إذ لا یفہم
 الخلف بذورہ وخطاب من لا یفہم فہم وقد مر قیامہ فی لسنۃ واما خلق

مُتَعَلِّقًا فَلَا يَكُونُ مِنْهُ إِلَّا بِالْبَيِّنَةِ وَالْأَوَّلِيَّةِ ثُمَّ الْفُلْهَاءُ وَالْحُكَمَاءُ ثُمَّ الْقَوَامُ
وَالْأُمَرَاءُ ثُمَّ الرِّسَالَتِيُّ وَالنِّسَاءُ وَفِي كُلِّ نَوْعٍ مِنْهُمْ دَرَجَاتٌ مُتَعَلِّقَةٌ فَقَدْ يَوَارَى
الْعَدَا مِنْهُمْ فَوَاحِدٌ وَكُنْ مِنْ صَفَرٍ لِيَسْتَفْرِجَ بِعَقْلِهِ مَا يَنْجُزُ غِنَى الْكَثِيرِ وَلَكِنْ
إِقَامَةُ الشَّرْعِ الْمَلُومِ مَقَامُ اعْتِدَالِ الْعَقْلِ وَاتَّخِذُوا مِنْهُ إِبْتِغَاءً وَخِدْمَةً فَقَالَتْ
الْأَشْعَرِيَّةُ لِأَعْمَرَةَ لِلْعَقْلِ دُونَ بَعْضِهِ وَإِذَا جَاءَ اسْتَمْعِ لِحَلَةِ الْعِدَّةِ دُونَ الْعَقْلِ
فَلَا يَقْبَلُ حُصْنٌ شَيْءًا وَلَهْفَةٌ وَتَاهِيَةٌ وَتَضَرُّعٌ بِهِ فَلَا يَصْبِحُ إِيمَانٌ هُنَا عَقْلٌ
بَعْدَهُمْ وَذَلِكَ الشَّرْعُ وَهُوَ قَوْلُ لِسَانِنَا وَتَحْقِيقُ بَقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا كُنَّا مُعْتَدِلِينَ
حَتَّى تَنْفَعَتْ رِضْوَانًا.

تشریح

بغلاف ما انا جتمع مشقہ لفظ غلاب اس صورت کے کسی مسئلے میں شرط
اور بعد از غلاب کے گواہی ہوں (موجود ہوں) احکام آدمیوں نے اس کے اس قول کی
شہادت دی اس دخل انداز غلاب طلاق (موجود ہوں) اس صورت کے دخول میں کی شہاد
وہی اس کے بعد شرط والے دخول کو اس نے وجہ کر لیا اور وہ اس وجہ کرنے والے کو نہ بعض مسئلے
کے نزدیک حلال ہیں (دو قول طلاق کی وجہ سے شوہر کو بوجہ غلاب وجہ کر کے دے گا تو بعض مسئلے
میں ہوں وہ سب کاٹا جائے گا) لان الشرط کی وجہ طلاق کی عام مثال کی صلاحت رکھتی ہے جس وقت کہ
حکم کی نسبت طلاق کی طرف کرنا ضروری ہو جائے کہ شرط کے ساتھ حکم (واجب) متعلق ہو جائے اور طلاق
شرط کے ساتھ طلاق سے پہلے مکی ہے امام فخر راز نے یہودی کا یہی مسلک ہے مگر امام شافعی اور حنفی کے
نزدیک گواہوں پر حاکم واجب نہیں ہے صلاحت کے گواہوں پر قیاس کر کے یہودی کو یہ صورت میں مگر
بعض کے گواہ (مطلق کے گواہ) اور شرط کے گواہ دونوں ایک ساتھ وجہ کر میں تو قطع فیق کے گواہوں
پر طلاق واجب ہو گا کیونکہ صاحب طلاق ہیں یعنی طلاق کے گواہ ہیں۔ صلاحت کے گواہوں کے موجود ہوتے
ہوئے شرط کے گواہوں کی طرف نقصان کی نسبت نہیں ہو سکتی ہے یہ نقصان کی نسبت شرط کے گواہوں کی
طرف نہ آئے گی جبکہ طلاق کے گواہ موجود ہوں اور لام ذکر کے رازیک صلاحت کے ساتھ جب تمام گواہوں
کر لیں تو یہ گواہ نہ مکی کی حاکمیت کا نہیں اداء کریں گے نہ امام فخر راز کے ساتھ طلاق کے گواہوں کے ساتھ امام شافعی
ہے کہ اصل شرط نہیں ہے بلکہ طلاق سے بعد طلاق کی عام مثال نہیں کر سکتا اور اگر حاکم کا شرط ہو جائے
بھی کر لیا جائے اس کے باوجود صلاحت کی طرف حکم کی نسبت کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ طلاق یعنی طلاق کے
شاید اس کی طرف حکم کی نسبت ہو سکتی ہے پس شرط کا کوئی اعتبار نہ ہو گا کیونکہ جہاں اصل پر عمل کرنا چاہیے
وہاں طلاق اور حکم تمام کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے۔

مصنف جب تعلقات انعام کے بیان سے فارغ ہو گئے تو اب محکوم علیہ کی اہلیت کا بیان شروع فرم رہے ہیں اور محکوم علیہ مختلف کو کہتے ہیں اور جب یہ بات واضح ہے کہ اہلیت بغیر عمل کے نہیں ہائی تو اس لئے مولانا مصنف نے عمل کا بیان شروع فرمایا۔

فصل میں وہاں الاحادیث - اہمیت تکلیف ثابت کرنے کے لئے (اور اسے نزدیک سب سے پہلے) عقل کا اقتدار ہے کیونکہ بغیر عقل کے خطاب تکلیف سمجھ میں نہیں آسکتا، جو قصص و حقائق سمجھنے کے وسائل ہوں اس سے خطاب کو مسموم ہے، جس کی شہیر منت کی بحث میں گنہ و جگہ ہے۔ (میں جبکہ مصنف نے رولوی کی ٹر فلا کوڈ کر کیا ہے وہاں عقل کو بھی جان کر دے۔

وَلَمْ يَخْلُقْ مَنفَرَدًا اور عقل کے اندر پیدا کی صورت پر حکومت پیدا جاتا ہے چنانچہ ساری مخلوق میں سب سے زیادہ عقل والا انسان ہے۔ دوسرا عقائد پر عمل کرنے والوں کا وہ جس کو ان کا مذہب ہے اس کے بعد پھر رہتا ہے تو ان کو جو حق کا درجہ ہے پھر ہر ایک نوع میں بھی درجہ مساوات ہے جس کی حکمت اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ ایک طرف تھا ایک آدمی نور و دوسری طرف یک ہی ذرہ کی عقل اور برابرت میں اپنی عقل سے کسی بات کو سمجھ لیتا ہے مگر بڑا آدمی اس سے عاجز رہتا ہے مگر فکر بہت سے ہیں کہ مستحق عقل کا درجہ دو ہے تکلیف شرعی میں اور عقل کے اعتبار کے لحاظ سے کیا ہے جس کا سال ۱۲۰۴ء انقلاب ہے۔

فقالت الاشعراف الخ - شاعر کہتے ہیں کہ دل سے کسی (مخصوص) قرآن و حدیث کو جو عقل پر یاد ہے اور جب کسی معاملے میں اس کی ہدایت ہو جائے عقل کے اسی کا اقرار کیا جائے گا لہذا اس کی پیروی کا اہتمام ہونا اور کسی کا وہیہ یا حرم پر عقل سے نہیں سمجھا جائے گا (یعنی عقل سے معلوم نہیں ہو سکتا) کہ کسی کو عقل کا ایمان تھا صحیح - اور گویا کہ شریعت پر اور عقل پر بھی (یعنی شریعت نے اس کو مکلف نہیں بنایا) یہی قولی لازم ثانی کا بھی ہے اور کہوں نے اس بات سے استدلال کیا ہے جو ماکذ مضد نہیں حق منہض و متوالف - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حد و شرع پر اور عقل پر ایمان نہ پای عقل سے مکلف نہ ہو سکتا کیا جائے۔

وَمَالَتِ السَّعُوتُ إِنَّهُ عَلَيْهِ حُجُوبَةٌ لَمَّا اسْتَنْصَحْتُهُ وَمَحْرَمَةٌ لَعَدِ اسْتِغْنِيَةً عَلَيَّ
الْمَقْطَعِ وَالْقَتَابِ فَوَقَّ الْعَبْدُ الشَّرْعِيَّةَ لِأَنَّهُ الْعِلَالُ الْمَشْرُوعِيَّةُ أَسْرَاكَ لَيْسَتْ حُجُوبَةٌ
لِذَاتِهِ وَالْعِلَالُ الْعَقْلِيَّةُ مُوَحَّدَةٌ بِنَفْسِهَا وَغَيْرُ قَابِلَةٌ لِلتَّسْمِ وَالْقُبْدِيلِ فَلَمْ يَتَوَقَّعْ
بِذَلِكَ الشَّرْعُ مَا لَا يَنْبَغِي الْعَقْلُ مَقْلُ رُؤْيَا اللَّهِ تَعَالَى وَغَدَابِ الْغَيْبِ وَالْعِزَّازِ
وَالنَّصْرَاتِ وَغَايَةِ أَهْزَابِ الْأَجْرَةِ وَتَضَعُوكُوا فِي ذَلِكَ بِقَضِيَّةِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ حَيْثُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا الَّذِي أَقُولُ وَأَقُولُكُمْ فِي حِلَالٍ مُبِينٍ وَكَانَ هَذَا الْقَوْلُ
بِالْعَقْلِ قَبْلَ الْوَحْيِ لِأَنَّهُ قَالَ أَرَأَيْتَ وَلَمْ يَقُلْ لِيُوحِيَ إِلَيَّ وَقَالُوا لَا غَيْرَ لِمَنْ عَقْلُ

فمَنْ تَوَقَّفَ عَنِ الطَّعْنِ وَتَوَرَّعَ الْإِيمَانَ وَالصَّبْرَ الْأَمَلُ مَكْنُوعٌ بِالْإِيمَانِ لِأَجْلِ
عَقْلِهِ وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ الْمَسْئَلَةُ وَمَنْ لَمْ يَتَلَعَّ الدُّعْوَةَ بِهَنْ شَأْنٍ عَلَى شَأْنٍ
الْحِجَلِ إِذَا لَمْ يَتَلَعَّ نَهْدًا وَلَا كَفَرًا كَانَ مِنْ لَعَلِّ أَسْرَ مَجْذُوبٍ الْإِيمَانِ بِعَجْزِ
الْعَقْلِ وَأَمَّا مَنْ لَمْ يَرُدَّ نَهْدًا حَتَّى تَقْوَمَ عَلَيْهِ سَجْدَةُ رَهْلاً مَزِيداً عَنْ إِبْنِ
حَنِيفَةَ وَعَنِ الشَّيْخِ إِبْنِ مَنصُورٍ أَيْضًا وَحَقَّقُوا لَامُوزًا يَنْفَعَانِ زَيْنُ الْعُقُوتِ الْإِيمَانِ
الْمُضَرِّعِ وَهُوَ أَنْ تَعْلَلَ مُرَاجِعَ جَدِّهِمْ وَمُفَرِّغَ عَدُوٍّ وَلَكِنْ الْمُنْصَحُ مِنْ قَوْلِ
الشَّيْخِ إِبْنِ مَنصُورٍ وَمَذْهَبِ إِبْنِ حَنِيفَةَ مَا ذَكَرَهُ الْمُصَنِّفُ يَقُوبُ وَمَنْ يَقُولُ
بِهِ تَبَدَّى لَمْ يَتَلَعَّ الدُّعْوَةَ أَنَّهُ عَجْزٌ مَكْلُوفٌ بِمَجْزُورٍ يُعْلَلُ فُذَالِمَ يَعْقِدُ الْإِيمَانُ وَلَا
كُفْرًا كَانَ مَعْدُومًا . لَمْ يُصَارَفْ مَدَّةً يَتِمُّ فِيهِ مِنَ التَّامُّلِ وَلَا اسْتِدْلَالٍ وَلَا
عَايَةِ اللَّهِ تَعَالَى بِاسْتِجَابَةٍ وَهَيْلَةٍ لَدُنْكَ لَعَفَاقٍ سَمَ يَكُنْ مَعْدُومًا وَإِنْ لَمْ
يَتَلَعَّ الدُّعْوَةَ لِأَنَّ الْأَصْلَ فِي ذَوَالِ مَدَّةٍ التَّامُّلِ بِمَعْنَى الدُّعْوَةِ فِي شَيْئِهِ الْقَلْبِ
عَنْ تَوَكُّفِ الْعَقْلِ بِالنَّظَرِ فِي آيَاتِ انْتِظَارِهِ وَقَيْسَ هُنَّ هَذَا الْأَصْلَ وَتَمَّتْ مُنْجِزَةً
عَلَيْهِ لِأَنَّهُ يَحْتَكِرُ بِحَالِهِ الْإِسْتِخْصَاصَ قَرِيبًا عَابِرَ يَهْدَى بِهَنْ رَمَائِي قَلِيلٍ أَيْ
مَالًا يَهْدَى بِعَيْنِهِ لِمَعْدُومٍ تَقْدِيرُهُ "لَمْ يَلَلْ تَعَالَى وَقِيلَ لَهُ مَعْدُومٌ بِثَلَاثَةِ تَوَاقُفٍ
اِغْتِيْلَ بِأَسْبَابِ الْفُرَادِ وَهُوَ صَعِيفٌ .

ترجمہ و تشریح : اوقات، معدوم، ہا علیہ موجہ رد، محض کہ جس کی عقل پر اس طرح سوچ ہے
اس امور کے سے جس کے مزید تحقیق میں۔ جو مدت ضرور ہے اس امور کے سے جو اس کے
تجربہ میں قیہ (کہ) عقل کی دیگر شرکی علتوں سے بھی زیادہ کرے اس وجہ سے کہ عقل فریضہ حیات میں
فی آخر طے موجب نہیں ہیں ہا عقل عقیدہ فی شہ صحت سوچ میں اور شہ پہل کوئی نہیں کر سکتا۔
قسم یقیناً بدلیل شروع مالا بدو کہ العقل کی بناء پر یہ لوگ دلیل شرعی رد ہونے کے
پادہ و دان آؤں و ثابت نہیں مانتے جس کو عقل خود کہہ کر کے عقل کے طور پر رویت دہی حالہ عقاب قبر۔
میرزا، سرکار، آخرت کے کام احوال اور ہی پر انھوں نے حضرت یر تقیم صیہ اسلام کے قیسے سے استدلال
کیا ہے کہ انھوں نے پہلو دے کر کہا تھا "ہنّی لوزنک و تو سنان فی حلال مہینہ" "میں تم کو تو سنان کی قوم
کو کئی عورتی کر عقل میں دیکھا ہوں" حضرت یہ ایم علیہ السلام کہ یہ لوگ عقل کی ہر سے قیاس کہہ دیتی ہے
نہد ل سے پہلے فرما دیا اور گروہی کے چارہ ہونے کے بعد فرماتے ہیں کہ فرماتے اور جسی (ای) (میر سے ہیں)

حق آتی ہے اور کہہ اٹھوں نے اولیٰ الہی فرمایا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عقل و حق غور و جست ہے (یعنی حق
ہر کسے عقل کے مطابق ملے۔ ہر آدمی سے حق خدا میں فرمایا گیا ہے۔

وفاؤں والا خدا جس مقرر میں الوفاء میں تحفہ الیہ ہے، یہ تیرا شکر کرنا چاہیے۔
 ویرانہ حبیبی نہ کرے، بلکہ اس کو خدا کے کھانا کا کئی کئی کھلے، سن پکائی ہوئی
 کھانا پر، اس نے کامیاب ہے، شکر ہونے کو ہے، جو کچھ داخل لاپ (سوی) اس نکتہ پر پہنچے ہو۔
 جس سے قبضہ ہو، اور جس سے بہرہ و رحمت اسلام لگے، جس کا یہی صورت کہ وہ پیر ہے، وہ
 ہے (یعنی آدمی سے، اور نہ سے)

و اما یہ عقیدہ ابھارنا و لا ھلکوا کلمی من نفس الفرد و اگر دو فرد یہاں تک سے کسی پر ایمان نہ
کئے تب بھی وہ کسی ہو گا کہ کلمہ تک سے وہ جس پر ایمان لا رہا ہے تو ہر فرد کا مشرک کے ہاں ایسا
قوات میں وہ حضور ہے حتی کہ اس پر جنت تو ہم جوئے و جنت چنانہ عقل کے پہلے میں بھی رویت نام
صاحب کی گئی ہے جو کہ حضور توحید سے کسی یکہ و امت کی ہے نہ صورت نہ نور و امت کی جو تو ہم سے
و حضور کے ہیں کوئی خدب نہیں ۱۲۰۰ قرآن کے بھی صرف عقد الفکر کتاب پہنچ گئی صریح
اصول ۱۰۰۰ سے روایت مشہور مشریت سے ۱۰۰۰ پہنچنے کا کھل آیا ہے یہ اور یہ ہے لیکن اور جو خلق
اور ۱۰۰۰ حضور پر پڑی کا اصل ملک پہ سے جس کو عقیدہ ہے میں میں یہاں رہا ہے۔

[illegible][illegible]

وَعَدُ الْأَشْعَرِيَةِ أَنْ عَقْلَ عَنِ الْإِعْتِقَادِ حَقٌّ هُنَاكَ 'وَأَعْتَقَدَ الْفَرَسِيَّةَ وَلَمْ تَقُلْهُ
 الدَّعْوَةُ كَانَ مَحْذُورًا لَأَنَّ لِمَعْبُورٍ عَقْدَهُمْ هُوَ الْمُسْتَحَقُّ وَبِمَوْجُودٍ وَلَهُ مِنْ قَتْلِ
 مَقَرٍّ هَذَا الْفَتَحُورِ صَحِيحٌ لِأَنَّ كُفْرَهُ مَقْفُورٌ وَبِمَوْجُودٍ بِمَنْشَرٍ وَإِنْ كَانَ قَتْلُهُ
 حَرَامًا قَبْلَ 'الدَّعْوَةِ وَلَا يَصْنَعُ الْإِيمَانُ الصَّنِيعَ الْإِعْتِقَادِ عَقْدَهُمْ وَبِمَوْجُودٍ يَصْحُحُ وَإِنْ
 لَمْ يَكُنْ مُتَكَلِّفًا بِهِ لِأَنَّ 'تَوْجُوبَ بِالْجُضَالِ وَهُوَ سَامِعٌ عَنْ يَقُولِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 رَمَعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ عَلَى مَصْصِي حَقٌّ يَحْتَلِمُ وَعَنِ الْمَجْبُورِ حَقٌّ يُعْلَقُ وَعَنِ
 الْعَامِّ حَقٌّ يُسْتَقْبَلُ وَبِمَوْجُودٍ عَنْ نِيَّانِ الْعَقْلِ شَرَعَ فِي بَيَانِ لَاهِلِيَّةِ 'تَوْجُوبِهِ
 عَلَيْهِ فَقَالَ 'لَاهِلِيَّةٌ تَوْعَانِ اسْرُغِ الْآيَةَ أَهْلِيَّةٌ وَجُوبٌ وَهِيَ بَدَأَ عَلَى قِيَامِ الدَّعْوَةِ
 أَيْ أَهْلِيَّةٌ بِنَصْرِ الْوُجُوبِ لِاتِّبَاعِ الْأَمْرِ وَجُوبٌ دَعْوَةٍ صَالِحَةٍ لَتَوْجُوبِ نَهْ وَعَلَيْهِ
 وَهِيَ عِبَارَةٌ عَنِ الْمُعْهَدِ لَدَى عَاهِدَاتِنَا وَفِي يَوْمِ امْتِدَادٍ يَقُولُهُ السَّيِّدُ بَرِيكُمْ
 قَالُوا بِأَلَى شَيْئَانَا مَعَهُ أَفَرَدَ بَرِيوَا بِيَّتِهِ يَوْمَ الْحَوْلِ وَفِي مَعَدِّ أَفَرَدَا بِمَجْدِهِ شَرِيعَةً
 'الصَّالِحَةِ مَا وَبَعْدَ وَلَا دَمِي بِزُلْزُلَةٍ دَعْوَةٍ صَالِحَةٍ لَتَوْجُوبِ نَهْ وَعَبْدُهُ بَدَأَ عَلَى
 'ذَلِكَ الْعَهْدِ الْعَامِصِي وَمَا دَامَ لَمْ يُولَدْ كَانَ جُزْءًا مِنْ لَامٍ يَنْتَقِي بِعَقْدِهِ وَبِمَوْجُودٍ
 مِنْ 'تَسْمِيَةِ نِيَّانِهَا وَمِنْ تَكُنْ دَعْوَةٍ مُسْتَحْتَبَةٍ لِأَنَّ يَجِبُ عِبْدُ الْحَقِّ مِنْ نَفْسِهِ الْإِقْرَابُ
 وَلَمَنْ الْمُبْلَغُ الَّذِي اسْتَشْرَفَ 'تَوَلَّى' لَهُ وَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً مَا يَجِبُ لَهُ مِنَ الْعَقْلِ
 وَالْأَرْثِ وَالْوَصِيَّةِ وَالنَّسَبِ وَوَدَّ وَلَدًا كَانَتْ صَالِحَةً مَا يَجِبُ لَهُ وَعَلَيْهِ عِزٌّ أَنْ
 'أَوْجُوبًا غَيْرَ مَحْذُورٍ بِنَفْسِهِ رَ مَا الْمَقْمُورُ أَوَّلُهُ لَمَّا مَ يَنْتَصِرُ ذَلِكَ عَلَى حَقٍّ
 'الصَّنِيعِ فَجَارَ أَنْ يَنْطَرُ أَوْجُوبَ لَعْنِهِ حُكْمُهُ مَا كَانَ مِنْ حَقِّقِ الْأَمْرِ مِنَ الْقَرَمِ
 كَصَحَابِ الْمُتَعَلِّقِ وَالْمَوْجُودِ كَشَرِّ الْمُسْتَعِيعِ وَبِفَقْدِ الْمَوْجُودِ وَالْإِقْرَابِ لَزَمًا
 وَيَكُونُ إِذْ وَلِيَهُ كَذَلِكَ وَكَانَ بِمَوْجُوبٍ غَيْرَ حَقٍّ عَنْ حُكْمِهِ

ترجمہ توضیح

بعد ازاں یہ ان عقل عن الاعتقاد الخ اور شاعر بلا سبب ہے کہ جس کلمات
 اعلام نہیں پہنچی اگر وہ نفس فرمودہ عن کے معنی سے ہے، بل عقلی اور روحی ہوتے ہوئے
 شرکتِ حقید کے ساتھ مرہا سے (انتہی کر جائے) تو بھی وہ مفرد ہوگا کیوں کہ اس کے ساتھ عقلی
 کے ساتھ چنے کا شمار کیا گیا ہے۔ اور نہ تو، نفسی عموماً بات جسکی پائی جوں کی وجہ سے ہی نفس کے متقد

[illegible]

وَمَكَانٍ مِنْ عِبَادِ هَؤُلَاءِ أَيْ بَشَرِهِ نَصْنِي مِنْ غَيْرِ وَجْهِهِ يُؤَلَّى وَأَمَّا هُوَ فَوَالْقَسَمِ
الرَّائِعِ هُوَ 'حَبْرٌ لَعَلَّه' أَيْ لَا يَسْتَوِيهِ بَعْدُ دُيُوبِي كِ خَطَاقٍ وَالْوَصِيَّةُ
وَبُخْلُهُمْ هِيَ تَعْدِي وَتُصْنَعُ وَأَلْبَسَهُ وَلَقَرَهُمْ بِبَطْلٍ أَصْلًا مِمَّا هِيَ أَزَالَهُ
عَلَيْكَ مِنْ غَيْرِ بَعْدُ 'بَعْدُ' بِكَ وَكَانَ قَالِ شَخْصٌ لِأَمَامِهِ نَ طَلَاقٍ نَصْنِي وَأَمَّا إِذَا
دَعَتْ إِلَيْهِ حَاجَةً لِأَتَى أَنَّهُ إِذَا اسْتَلْعَمَ إِفْرَاقَهُ يَغْرَضُ عَلَيْهِ لِاسْلَامٍ مِمَّا أَنْبَى
هُوَ بَيْنَهُمْ وَهُوَ صِلَاقٌ عِنْدَ سَيِّ حَبِيقَةٍ وَصَحْبَةٍ وَدَارَتُ وَغَابَ مُرَقَّةُ نَهْمَةٍ وَبَيْنَ
أَصْرَاتِهِ وَهُوَ صِلَاقٌ عِنْدَ حَبِيقَةٍ وَإِذَا كَانَ مَجْنُونًا فَهِيَ عَيْنٌ مِمَّا أَنْبَى وَضَعَتْ
الْتَعْرِيقُ كَانَ دَسَ صِلَاقٌ عِنْدَ الْبَعْضِ فَعِنَّمَا أَنْ حَكَمَ اخْتِلَاقُ تَائِدَةٍ هِيَ حَقَّةُ عَمْدٍ
الْحَاجَةُ وَهُوَ فَرَقَ قَسَمُ أَحَدٍ مِمَّنْ مَعَهُ تَمَّ الْقَسَمُ تَسَابُحٌ وَهُوَ قَوْلُهُ وَبَيْنَ الْأَمْرِ
بَيْنَهُمَا 'أَيَّ بَيْنَ' بَعْدُ رَ بَصِيرَةٍ كَالْبَعْضِ وَنَحْوُهُ بَعْنَكَ بِرَأْيِ لُؤْلُؤٍ هِيَ الْبَيْتُ
وَمَعْرُوفٌ مِنَ الْخُصَالِاتِ أَنْ كَانَ رَيْبًا كَانَ نَقْعًا وَأَنْ كَانَ حَاسِدًا كَانَ مَسْرُورًا
وَأَيْضًا مِنْ بَيْنَ وَجْهٍ فَلَا يَدْرِي يَنْضَمُّ إِلَيْهِ رَأْيِي لَوْسِي حَتَّى تَفْرَجَ جَبْهَةٌ
الْتَمَعُ عَنَلَحُوا بِسَالِمٍ مِمَّنْ تَصْرَفُهُ بِالْقَسَمِ الْفَاحِشُ مِمَّا 'لَا جَانِبَ كَمَا يَهْتَدِي مِنْ
الْتَمَعُ عَمْدٍ أَيْ حَبِيقَةٍ خِلَافًا لَهَا مَائَةً لَا يَكُونُ كَالْبَاعِ مِمَّنْ تَصْرَفُهُ مَالًا يَهْتَدِي بِالْقَبْرِ
الْتَمَعُ وَانْ بَاشَرُوا أَبْعِدَ بِالْعَبْرِ الْفَاحِشُ مِمَّا 'لَوْسِي مَعْنَى سَيِّ حَبِيقَةٍ دَوَائِقُ
مِمَّا رَوَاهُ يَهْتَدِي وَبَيْنَ رَأْيِهِ لَا يَهْتَدِي

تو میری طرف سے یہ
 ۱۔ ماکس میں عہد محفوظ اللہ تعالیٰ ہے اور جو قول دیتے ہیں کہ یہ قول
 ہے، یہ حق ہے۔ (۲) میری میں حق ہے، یہ ۱۰ سو فیصد آئی کرنا بھی

نزدیک بچہ کی وصیت، نقل، اصل ہے کہ خود وصیت طرہ شخص سے درج کاتما مالانہ کردیا ہے دور اور ہے کہ بھائی کے لئے وصیت ہے یہ پھر بھائی کے لئے کرے اور دور ہے کہ بھائی سے پہلے موت واقع ہو جائے یا بھائی کے بعد انتقال ہو، جنہاں احد الاویں اور مال، آپ میں سے کسی تک کو اختیار کرنا ہی صورت میں ہے کہ جبکہ مال، آپ کے درمیان جبراً تقسیم ہو جائے اور مال حق ضمانت کو، وے کر چکی ہو تو تمام مائیت نے نزدیک بچہ، اختیار، حاصل ہے کہ دونوں میں سے جس کو آپ اختیار کرنے سے نہ کہ ایسے ہی صورت طاری میں جناب ہی کریم صلہ علیہ، اس لئے بچہ کو اختیار دیا تھا کہ (اور میں سے جس کو آپ اختیار کرے وعدہ، بمقتضاہ العہد، حضرت علیؑ ہے کہ دل کے غم کو ختم کرنے سے اس کا حاصل ہوا ممکن نہیں ہے بعد چہ کا غم اس میں معتبر ہوگا، وعندنا لیس حدیث اور اس لئے، ایک نہیں نہیں ہے) (نہی) بچہ کو نہیں اختیار نہیں سے بعد ہمارے آپ کے بچہ کو تو میرے گناہ کے لئے شریعت سے روٹا گیا ہو جائے اور نیک نام کے پاس غم ہے گی تاکہ عورتوں کے مخصوص میں میں معلوم کر سکے (خلاصہ، خلاصہ کے)

به العبادات المختلفة بسقوط لضمان الاختلافات ومعاقب الاقارب والذرية كما
في الحنفي وغيره وكذا بطلاق والعتاق ومحوهما من انضمام غير مشتركين
حده لكونه اذا لم يعتد الحق باليوم عند علمائنا الثلاثة بموجب عبء قضية العبادات
كما على النائم ان لا يخرج من فضل القليل وهذا في الجنب المردى بان يبلغ
عقلًا ثم جن وانما في الجنون الاصلي بان يبلغ مجنون فبعد من يؤسف هو
بمؤلفه الصنف الحنفى لو افاد مثل مضى للمنفرد في الجنون او قبل تمام يوم والذلة في
الصلاة لا يجب عليه القضاء ويعد محض هو بمنزلة المردى في وجوب عليه
للقضية وقيل الاختلاف على العكس ثم اراد ان يبين هذا الاستدلال وغدوه ليقين
عليه وجوب القضاء وحده ولو كان ذلك امر غير مستطوع بين ضابطه
بالخرج في كل عبادات فع رجح الاستدلال في الصلوة ان يريد على يوم والذلة

اول ما عُدَّ له ان اس كس في وقت صرف من في وقت هو في كس في وقت صرف
ترجمہ: اگر ہم نے اس میں سے کافر اور خصات پر مشابہ نہیں کرنا مگر ان کو باور دی
طریق دوسری پر جس میں مع کس ہے اس کا تفصیل یا انہی کے بار میں نہ ہوگا۔

پھر مصنف کا تو فرمایا ان من لم یصل بالقتل عند جناحہ قتل کر کے کے سبب سے اس سے
نزدیک وہ میراث سے محروم ہوگا اس بات پر تصریح ہے کہ جس سے ہر کس کا ہر اولیٰ و امیر و امیر
تقی اگر کسی شخص نے ہے میراث کو عداً یا خطاً قتل کر دیا تو اس کی میراث سے محروم ہوگا کیونکہ میراث
حق ہے (نہ) جس کا کسی قتل میں ہے و لکن عطف الیہ اس پر ایک مترشح اور کیا گیا ہے کہ اگر عدا
کی ہے تو میراث و ریت کی وجہ سے اس کو میراث سے محروم نہ ہوگا جسے تو مصنف نے اس اعتراض کا جواب اپنے
اس قول سے دیا ہے کہ بطلان لکھو و لوق لیکن کفر و ریت کا مسئلہ اس سے قطع ہے کیونکہ کفر و
ریت کے وجہ سے میراث سے محروم ہونا میراث میراث میراث کے نہیں ہے بلکہ وجہ ہے کہ کفر و ریت اس سے
کی وجہ سے چل نہیں رہا کیونکہ کفر و ریت سلطان کو دی کی میراث ہے کیونکہ اس کا حق ہے۔

والخوف اور خوف (۲) اس کا مطلب بالضرر ہے جنوں ایک ذلت اور مصیبت ہے جو عام میں داخل
ہو جاتی ہے اس طور پر کہ وہ عمل و امال کو متفق حق کے خلاف کرنے پر تیار ہو جائے مگر اس سے
اعطاء بدن و قوی میں کوئی نقص یا کسر دی واقع نہیں ہو جاتی و نہ ہفتہ یہ عبادات تحقیقاً
للسقوط اس جنون کے سبب سے خود کا ابطال رکھنے والی تمام عبادتیں اس سے مانع ہو جاتی ہیں لیکن
اس سے کامل ضائع کرنے اور کھلنے کا ہونا اور خراباء کا فتنہ اور ریت کا فتنہ کھلے جس طرح

ہمکنی سے ہے جو یہ ساقط نہیں ہو جائیں اور اسی طرح طلاق طلاق کی طرح دوسری نقصان دہ ہے وہاں چیزی
اور کے کوئی بھی صحت کی طرح الخلفہ ہوں گے واکنہ اندام بعد ساقی بالذم نہیں اور چونکہ وہ
وہاں ہر جگہ قائم نہ رہے نہ کسی کو جائے تو یہ قوم (تیسرے) کے ساتھ خلق ہوگا ہمارے تینوں علماء کے نزدیک
لہذا میں یہ عبارت کی قضا واجب ہوگی جس بات کے لوہ واجب ہوئی ہے کیونکہ کس قضا عبارت کی قضا
سے عدا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وَلِهَذَا مِنْ الْجَوْنِ الْعَادِيَةِ: یہ جہاں عادی کے صورت میں ہے (یعنی یہ ہمہ ماضی جہاں کہے) اس
کی صورت یہ ہے کہ پیش جب باخ ہوا تو پیش والا قضا کے بعد حوائج جنوں ہو گیا واما فی الجہوں
الاصطی لا ہر حال اصل جنوں کی صورت میں مثلاً باخ ہی جنوں کی حالت میں سوا ہے وہاں ہر صفت کے
زودیکہ یہ قضا صحت (یعنی) کے حکم میں ہے جی کہ اگر ایک لاکھ کرنے سے پہلے اس کو قضا ہو گیا اور وہی
صورت میں (یعنی) اس کے بعد قضا ہو گیا تو اس کو قضا واجب نہ ہو گا کیونکہ اس کی صورت میں ایک دن ایک دن
کے لیے سے گذر جانے سے پہلے ہی قضا ہو گیا تو اس پر قضا واجب نہ ہو گا اور ہم کہنے کے نزدیک اس کا حکم
جنوں ماضی کا ہے اس پر قضا لازم نہ ہو گی کیونکہ وہی قضا واجب ہو گی اس کے بعد قضا ہو گیا تو اس کا حکم
نہ کہ باعقبات اس کے ہر کس ہے۔

ثم اوردان یثیر ضد الاقتدار ہے مصنف صاحب نے فرمود کہ ہے کہ وہ شہد کہ چون کرے اور اس
کے بعد کہ چون اس پر قضا کے اس وقت نہ ہو گا کہ اس کا مسئلہ پان کر گیا اور چون کہ وہ شہد کے بعد میں
کوئی متعبد بات بھی اس لئے مصنف صاحب نے اس کا صلیب بیان کر دیا ہے تاکہ متعبد ہو جائے اور ہر عبارت کا
تعمیل سے استخراج کیا جائے جس کے لئے اس کا اقتدار فی الصلوۃ ن بید علی عود و لعلہ قضا
کے بعد میں جنوں نہ ہونے کی حد یہ ہے کہ یہ جنوں ایک دن اور ایک دن سے زیادہ وقت تک رہے۔

وَلَكِنْ بِاِغْتِبَارِ الصَّلَاةِ عِنْدَ فُحْشٍ يَفْقِي مَا لَمْ تَحْضُرِ الصَّلَاةَ سَنًا لَا يَسْقُطُ عَنْهَا
الْقَضَاءُ وَبِاِغْتِبَارِ السَّاعَاتِ عِنْدَ فُحْشٍ لَوْ جُنَّ قَدْ لَزُلَ ثُمَّ لَمْ يَأْتِ مِنَ الْقَوْمِ
الثَّانِي بَعْدَ الزَّوَالِ لِقَضَاءِ عَلَيْهِ عِنْدَهُمَا لَأَنَّهُ مِنْ حُبِّ السَّاعَاتِ كَثُرَ مِنْ بَعْدِ
الْأَوَّلِ وَبَعْدَهُ عَلَيْهِ اِسْتِغْنَاءُ مِمَّا يَمْتَدُّ إِلَى وَقْتِ اِنْتِصَافِ حَتَّى يَسْتَوِيَ الصَّلَاةُ سَنًا
فَيُحْضِرُ مِنْ حَذِّ الشُّكْرِ وَفِي الصَّلَاةِ بِاسْتِغْنَاءِ الشُّبْهِ حَتَّى لَوْ لَفَقَ فِي حُزْوَ
مِنْ تَشْبِيهِ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا يَحِبُّ عَلَيْكَ الْقَضَاءُ مِنْ طَهَرِ رِزَانَةٍ وَعَنْ شَمْسِ
الْاِسْتِغْنَاءِ اِنْ كَانَ مَوْجِبًا فِي لَوْلِ لَيْلَةٍ مِنْ مَصْرٍ فَاصْبَحَ مَجْهُوْلًا ثُمَّ
اسْتَوَعَ وَاقِي شَبْهِه لَاجِبًا عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَفَوَاضِلُ لَانِ الْفِيلِ لَا يَصْنَعُ

فنه مكان الامانة والخير له سنة ولو اطاق في يوم من رخص فلو كان قبل
الزوال يلزمه انصاء ولو كان بعدة لا يلزمه من الصحيح ومن الركوة
يستقر في الحال لانه لا يذبح من حد التفكير ما لم يذبح السنة الثانية وانما
يؤسف لقام اكثر لحوز مقدم الكل تصيرا وانما يذبح من حد الخلف
والقصد من الخلف واعضا من متقابلة وهو اقل فوجب حلا في العلق فخصير
صاحبه منقطع الكلام يشبه بعض كلامه بكلام القلاب وبفضله بكلام
المجانين فهو انما كالصبي من وجوب اصبر العقل وتكون الخلل على ما قال
وهو كالمصنوع مع العقل من كل الاحكام حتى لا يمتنع من كل القول والفعل
يصح عبادته واسلامه وتوكله به من حال غيره واعتاد عنده ونصح مئة قول
الجنة كما يصح من صبي كعبه يفتح العبد فلا يصح طلاق امراته ولا
اغراق عبده اصلا ولا بيعة ولا شراء بدون اذن الزلي ولا يطيب في التوكلة
بقتلهم المبيع ولا يذبح بالعب ولا يؤمر بالمسومة

[illegible]

فقہ الصلوٰۃ بالمشغول بلکہ طبع و روئے کے بارے میں خدا پر ہے کہ چاہا اور حضرت
حاجتہ جونہی گذر جائے یہاں تک کہ اگر وہ رمضان کے کسی روز میں حوروات میں پادشاهوں میں سے قائم
ہو جائے تو تمام صاحب کی نظر کیا رات کی چاروں پر چورے میسے کے روزوں کی قضاء واجب ہوگی اور وہ
میں سے طواف سے روایت ہے کہ بخون اگر رمضان کی کوئی رات میں اچھا تھا تو ہمیں نہ پرچا کے وقت
جنوں کا رشتہ کیا چار پر سے میسے پر پر بخون طہار کی رہا تو اس پر قضاء واجب نہ ہوگی اور یہی روایت صحیح ہے
کہ اگر وہ رات میں کسی رکعت کا جائید رات میں بخون اور بخون دونوں حالتیں برابر ہیں رات بخون ہی لازم
ہے و حاصل طبع اور اگر اس رمضان کے دن میں بخون ہو اسے تو اگر انفاق و مال نہیں سے پہلے ہے اسے تو

عنه بالانكاح و قد يهر و حفظه اموال التامی كما في الصنم كاللک والسنان
 غطت على مائته و قد جرت صنوبری بما كان ينسج لا تافه مع علمه بأموال
 كبقرة يقول لا تافه يخرج الجنون و قولنا مع علمه لنوم والاغشاء و هو لا ينام
 الوجوب في حق له تفاس فلا تسقط الصلوة والصوم اذا نسيهما بل يلزم
 القصاء لكما اذا كان غالباً خاضعاً للصوم والنسج من الديعة و سلام
 الناسي يكون عفواً يعني الصوم يفعل النفس بالطبع الى آخر والعشرب
 فأوجب ذلك سبباً فيعني ولا ينسج حكمة به لدية يؤجب الذبح فيه
 وخوفاً ينقر الطبع عنه ويحذر حاله فتكفر لفعله عن الشبهة فيسمى السنان
 فيه بعداً و هي اسلام الناسي فتشبه المعدة لارسي بالتدنية غالباً فيسلم
 باعتمال فيعني منهم بتكلم فيه و اما قيد بقوله اذا كان غائباً فيخرج انسلام
 والكلام في الصلوة ناسياً لأنه لا يفتل هذا ذلك في حانة الصلوة وهو لها
 مذكرة لهذا تسلياً فلا يغني عنه

ترجمہ مختصر

ثم ارد غايه اليه ان ابي ايوب اعراض دار ديني في كسب كره بالاصوات في
 تاجر مناسب به في كسبه من حلال كالمطبخ لكي لا يجرى في كسبه كسب كره
 و صنف في ان انكاح و جوب في من قول من تحرير طريقت كواض حسان ما استعملت من
 الاموال اليه اور كلف كرد سوال كاسال يا جاك و زمره و في كسبه و زمره و في كسبه و زمره
 بل حق تجري طريقت كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه
 كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه
 اس وقت كرد في دار مال كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه
 حقوق و كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه
 كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه

و يوصع عنه الخطاب كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه
 اصل و كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه
 مات كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه
 طرف نظر كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه
 و كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه و جوب في كسبه

فی صلوٰتہ لم تصبح لزلۃ ولا یخفق قیامۃ ویکونۃ وسجودہ صدوقہا لأعز
 اختیار وکذا اور، تکم فی الصلوۃ لم تفسد صلوٰتہ لانه یس بکلام حقیقۃ وادا
 قبیحۃ فی الصلوۃ لا یکن حدیثاً، بعضنا تلویحاً، والایمان عطف علی ما قبلہ
 ولما کان مستحباً بـ سجدۃ غرقۃ للاختیار فقال رفقہ ضرب مزمع وغویۃ قویۃ
 بضعت القرۃ ولا یزل الجبر ای العقل بخلاب اجنوب غریۃ یزنیۃ وفوق
 کالتوم حتی یصل عبادۃ بل شدۃ ای ولای اغناء لشئ من التوم فی قوت
 الاختیار فکل حدیث بکل حار ای سوتہ کان منطبع ان منکبہ یو فیما لو
 مائدا اور راکعاً لو ساجد بخلاب التوم قانیۃ لا یفصم لا اد کان منطبعاً
 لیتکلفاً منستہد، اما، کال غانما لو غاندا اور راکعاً لو ساجد وقد یفصل
 الامتداد ولن کر الاصل من عدم الامتداد بیان لم یعد الحق بالتوم فی
 وجوب قضاء الصلوۃ من امتداد علی خلق بالجنون یتسلط بہ الارادۃ کما فی
 الصلوۃ اور اراد علی یوم وانیۃ باعتبار الصلوۃ یجد منخبط وبعقدہ ساعات
 عنہما کما یروا فی الجود

ترجمہ تشریح
 اور کچھ غلط ہے حقوق القیاد اور قیام حقوق العباد میں ہر شے میں کیا جائیگی
 اور کی ہے اور کچھ کچھ کہہ کر یا تو اس کا حال واجب ہو گا۔

والعلوم (۱۵) نوم نہ کرنا بھی صلف میں ہے اور نوم یہ ہے کہ سان پانی نہ دے کے استسہا سے
 عاویہ نے یہاں پر ہوش کی تشریف نہ کا سمجھو رکھا اتر جان کی تیسہ دورہ اصل تخریب نوم کی ہے کہ
 نیو لک سنی اور سنی و کتب ہیں کہ یہ انسان میں (سکھن و رقبہ کی وجہ سے غیر امتیازی طور پر یہ ہوتی ہے
 فلو جب ماحضہ الخطاب والسمع بوجوب جس عاویہ سے دے (۱۸) کے حق میں خطاب سحر
 ہو جاتا ہے کہ یہ نوم وجوب حکام کے لئے منع نہیں ہوتی بل نام پر نفس اجرب وقت کہ عاویہ عادت ہو جاتا
 ہے کہ وجوب نوم اس پر ثابت نہیں ہوتی کچھ ایسے حق میں خطاب تحقیق نہیں ہوتا جس پر عادت سے
 وقت دہی دیتے ہوئے یہاں پر جائے قراءہ کر کے دورہ قضاء کرے۔ ولہذا فی الاختیار حتی یطلعت
 عیارتہ ہی الحلاۃ الخ المذہب ام میں غلطہ سب ہو جاتا ہے اس لئے نام کا الفاظ طلاق تعلق کلمہ اسلام اور
 کلمہ توحید کا استعمال کرنا اصل ہے پس اگر حال نوم میں کسی شخص نے طلاق، بدلی، غلام کو آزاد کر دیا
 یا اس نے آجہ یا مردہ کو یا تو ان میں سے کوئی حکم بھی اس پر ثابت نہ ہو گا۔

ولم یطلق بقراءۃ وکلام وغیرہ فی الصلوۃ حکم ای طریق نماز کے اندر (ہوئے)

مکالمہ (نور) کے زیادہ جسم اور قوت والا ہے خنوع خنوع غلیظ بلکہ جو طرح کے طور پر شروع ہوئی ہے کیونکہ کورس اللہ صلی کی صورت سے اپنے کو دکا ہے اس لئے (نور) کی سرایش اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے غرض کا نظام دیا ہے اور اس کے اصل اور ایک مادی کی اصل حقیقت ہے اس کی علیٰ قیاس اور وضع اور تدبیر بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اور دوسرے کھڑے حق میں ہوا ہے بلکہ اس سے بعد اگرچہ وہ (نور) اسلامی کی کورس ہے جو قرینیت پر مبنی رکھا گیا ہے جس طرح ایک کلام ہے اس طرح اس کی صورت کا بھی کلام ہے اور یہ غرض اس سے اس وقت تک جدا نہیں ہوتی جب تک کہ اس کو نہ کر دیا جائے۔ جس طرح خروج (زمین) کا بھی ایک مادہ ہے اس میں صرف کفار پر لاگو کیا گیا ہے اس کے بعد کسی صورت سے کائنات میں کوئی چیز یا ہے تو بھی خروج اپنی اصل حالت پر قائم رہتا ہے اور حقیر نہیں ہو سکتا صرف نے اسی طرف ہے اس قول میں اشارہ کیا ہے وَلَکُمَا مِنْ الْبُتْ، سَاوِیْنِ الْأَفْعُو، الْفَعْلُیْنِ لیکن یہ جہاں میں یہ ایک ملکی اور ہے جس کی حالت میں جزاء کے فعل کی رعایت کے بغیر شریعت کے دوسرے حکام کی طرح یہ بھی ایک حکم شریعتی کی طور پر رہتا ہے۔

بہ وصیغۃ الموصلة فخرۃ للفتن والافتدالی اس غرض کے جس سے قوی کہیت اور فخرت کا اشارہ ہوتا ہے جس کی اس غرض کی وجہ سے ملوک اور غلبے ہونے کا لگائی رہتا ہے اور غرض، اذیت تعالیٰ کے اس مقصد کے کہتے ہیں کہ جس سے وہ مقصود میں لگائی ہوئی آواز میں کوئی نہ کرتا ہے۔

وَقَوْلُهُ وَصَفَ لَا یُجْزِیٰ اے یہ ایک ایسا وصف ہے جس میں تجویز نہیں ہو سکتا نہایت میں صورت والی کسی نہایت کے اندر لگائی ہوئی ہے کہ اگر ایک شخص اپنے غلام کو وہی سے ہاتھ نہایت کر دے تو یہ اجازت ہے قیاس پر اور اگر اپنے وصف غلام کو لڑا ست کر دے تو دوسرے وصف پر اس کی ملکیت باقی رہتی ہے اور اجازت اور غلام ہے اور وہی کے مقابلے میں ہے اور لکھتہ ہے کہ ہے کہ لکھتے کے ساتھ انسان کے غلام دوسری چیز بھی ملکیت کے ساتھ وصف ہو سکتی ہے شریعت صرف انسان ہی کے ساتھ عام ہے۔

كَالْبُعْثِ الَّذِي هُوَ ضِدُّهُ وَهُوَ لَا یُغْلِبُ الْعَجْزِيَّةَ وَهُوَ قُوَّةٌ حَكْمِيَّةٌ یُصْبِرُ بِهَا الْفَتَحُفُّ أَهْلًا لِمَا لِكِبَةِ وَالْوَلَاةِ مِنَ السُّبَابَةِ وَنَقَصًا وَخَوْفًا وَكَذَا لِإِعْتِقَادِ عَدُوِّهَا أَيْ عَدُوِّ ابْنِ یُوسُفَ وَصَحْبِهِ أَيْضًا لَا یُجْزِیٰ لِأَنَّ لِعَدُوِّهِ أَيْضًا الْعِقْدَ فَاَلْعَقْدُ أَثَرُهُ عَمَلُو كَانِ الْإِعْتِقَادُ حَقِيقَتًا وَأَعْلَقَ الْبَعْضُ وَلَا یُخْلُو لَمَّا أَنْ یُثَبِّتَ الْعَقْدُ فَمِنْ الْكُلِّ قَوْلُهُمْ لِأَنَّ بَدْوً الْخَوَلُّ قَوْلُ الْعُقُولِ بَدْوً الْإِثْرَ أَوْ تَجْزِیٰ الْعُقُولُ وَقَبْلَ بَعْضِ السَّنَةِ لَمْ یُجْزِیٰ قُوَّةً لَوْ تَجْزِیٰ الْعَقْلُ وَتَجْزِیٰ لَا یُخْلُو عَنْ تَسْمِكِ وَقَالَ ابْنُ حَمَلَةَ أَنَّهُ زَالَهُ الْمَلِكُ وَهُوَ مَجْزِیٰ لَا سَلَامَ لِرَأْيِ أَوْ الْقَبَالَةِ الْعَقْلُ

کہتے ہیں صرف ان چیز میں تصرف کرنا ہے جو اس کا خاص حق ہے اور اس کا حق ملکیت ہے جو قبری کو قبول کرتی ہے نہ کہ رقبہ یا حق جو اللہ تعالیٰ کا حق ہے بلکہ اولاد تک سے رقبہ ذاتی ہو جاتی ہے اور اس کے ذوالی کے حق سے بعد حق ہوا وسط ثابت ہو جائے جس طرح رقبہ لایہ (عزیز قریب کو خرید لیا) بھی خرید ملک کے واسطے سے اقبال بن جاتا ہے (اگر کوئی شخص اپنے عزیز قریب کو خریدے گا ہے تو خریدنے کے بعد ملکیت میں آئے ہیں عزیز قریب اس کے اور نہ ہو جائے ہو واسطے میں شر اوخریہ بری فتنی ہے)

والقول فیما فی منالکبة النعمان لغیرہ منالکبة فیہ... اور رقبہ ہو کسی ماں کے مالک ہونے کے معنی ہے کہ کوئی غرض اس میں ملوک ہونے کی صفت موجود ہے اس حیثیت سے کہ اگر وہ خود ہی ہے بھلا دونوں میں نہیں ہوں گے کیونکہ مالک ہو قدرت کی صفت ہے اور ملوک ہو عاجز ہونے کی صفت ہے (بہرحال دونوں وصف یک ساتھ ملج نہیں ہو سکتے اور بعض نے کہا ہے کہ اس مقام پر اعتراض ہے کہ یہ کیاں جائز نہیں ہے کہ یہ دونوں ملک غلام میں دو لقب دیوں سے موجود ہیں بھلا ملک ہو اس میں اس حیثیت سے ہو کہ اس ملک موجود ہے اور چونکہ یہ قوی بھی ہے اس لئے مالک ہونے کی صفت پائی جاتی ہے (بہرحال دونوں وصفوں میں تضاد نہیں دونوں ملج ہو سکتے ہیں)

حق لا یصلح العبد والمکاتب القسریٰ بہذا نظام اور مکاتب قسریٰ کے ملکیت ہوں گے قسریٰ کے معنی ہیں سر پر رکھا سر پر دس پانہ کی کہتے ہیں جس کو خاص کر عدا اور ولی کرنے کے لئے رکھا جائے نظام اور مکاتب کو اس کی جائز نہیں ہے خواہ اس کے آگے اس کی کن کو اجازت کیے نہ دیں اس میں خاص کر مکاتب کا ذکر ہے اگرچہ یہ کاظم میں بھی ہے لیکن مکاتب کتابت کے معاملہ کرنے کی وجہ سے روایت کوئی کا ایک حد تک مالک بن جاتا ہے اس لئے قسریٰ کے جائز ہونے کا خیال تھا اس لئے منصف نے صراحت مکاتب کا ذکر کر کے اس کا حکم بیان کر کے قیام کو دور کر دیا ہے۔

ولا تصح مقبضاً حقة الإسلام حتی لو حقا یقع فلهما ولا کان باذن المولیٰ لان مقبضهما سوى المشورة والسموم فقی المولیٰ ولا تکن لهما قنطرة حتی لو ان خلاف الفقیہ اذا حج ثم استغنى حوت يقع ما ذی عن القرض لأن ملک المال لیس بشرط بدائه وانما شرط للمکتن عن الاداء ولا یجوز مالکیت عند احوال کانتکاح والدم وانه لا یجوز للنکاح لان قضاء شبهة الفرج فوجہ ولا یجوز فی النسوی متعیر النکاح ولکنه متعلق علی رضاء المولیٰ لأن المهر یعلق برقبته میساف مہ نفی والک امتراز بالمولیٰ ملا یذ من رضاء وکذا هو مالک لدمه لانه ححتاج الی البقاء والبقاء الاب ولهدا لا یملک المولیٰ

کے فکر میں ہے اسی وجہ سے اسلام نے جان کی تکلیف نہ رکھی بلکہ غلامی کے خاتمے کی راہ قرار کر لی تھی لیکن یہ جو نئے تقاضے کے اقرار کر لینے کی راہ تھی (۱) کی طرح حق حاصل ہے۔

وہابیوں کے انحال میں اہل الذمات اور اہل التامین کے حامی ہونے کے معنی ہے جن کو شرف و عزت کی مست میں دیکھ کر جو دنیاوی شرافت غیر سادوں کے لئے وضع کی گئی تھی کائنات والو الہیہ مثلاً درباری اور ہندو ہر جہت سے اہل الذمہ کے حامی ہیں جو حق پر دین کے دعوت کو قبول نہیں کرتے بلکہ کفر و کجی کے ساتھ ساتھ ان کو کجی کے خلاف کی ولایت کا بھی حق نہیں ہے اور نہ ہی اس کے لئے عورت حلال ہے جس طرح کہ ایک آزاد آدمی کے لئے عورت سے نکاح کرنا حلال ہے کیونکہ آزاد کو چاہے عورتوں سے نکاح کرنا حلال ہے مگر غلامی کے لئے اس کے بعد تو حرام ہے اور نہ ہر جہت سے لایق نہیں ہے عصمت۔ ہم عورت کی عصمت میں کوئی اثر نہیں کرتے ہیں اس کی عصمت کو رائج سے میں بددین کا (۱) اور ان کا حصہ نہیں ہے مثلاً طرح پر کہ اگر ہم معصوم و مفلوکہ کے ان العصمت الغلظۃ بالانہما پر اندھ حرم عصمت سے تعرض کرے یا ہمارے ہر کام سے ایمان کے جب سے یہ لگتی ہے جس جبر نفس کو اس کا قتل کرنا ناجائز ہے اس لئے کہ اس کے قتل پر گناہ واجب ہوتا ہے۔

۱. الحقوفہ مدارہ۔ اس عصمت سے تعرض پر قیامت میں اہل الذمہ ہوتے ہیں اور اسلام میں ہونے سے صل ہوتی ہے کہ اس عصمت جو نسبت کو جب کرتی ہے وہاں سے ہونے سے صل ہوتی ہے کہ کوئی مسلمان شریعت سے اس سے شریعت کو کر دیا گیا ہے تو اس کے داخل پر ہوتے ہیں اور نہ میں داخل ہوتا ہے اس سے یہ عاقبت جو شخص اس طرح میں اسلام لایا اور نہ تو اسلام میں حرم کر کے کفر کیا ہے جس کے قتل پر صرف گناہ واجب ہوتا ہے نہ میں ہر جہت سے اہل الذمہ میں ہوتی ہے۔

والعید فیہ کیا می کل وجہ من البصیرین کا آخر ادا می لایعن قضاہ و آفا
من الاختیار ہی دار لاسلام فلائقہ تتبع للعوالی ہاذا کتب لحوالی محجوزا ہی
دار الاستلام کتب العبد یحسنا محجوزا فیہ اما بالاسلام او بقول الذمۃ وانما
یؤثر فی قیمتی بعد یؤثر الرق فی نقصان قیمتہ حتی ان بعد فیعتہ عشرہ
الاف درہم بیعی ان یفصل منہ عشرۃ درہم حصہ و سمرتہ من درہم الخیر
والہذا ای لکون بعد مثل الخیر فی العصمتہ یفتر الخیر باعید فصد صا عندہ
وا قدر وحدت المسارۃ فی الغنمی الاصلی ندی یتنزل علیہ الامام

حکم المذنب قبل سموت فيكون عقداً من جميع الأحكام المتعلقة بالخرقة من انكراماب وتعذ الغواب يكره حركاً ويستحق في قبضته بلعونه والوقفة وأما ان كان في المال ومدة بالذير فونهج من الثالث فينبغي العتق في الحال لعدم تعلق حق أحده به بخلاف امتلاك الراميه حيث ينفذ جواب سؤل عقده وهو انكم قلتم ان الاعناق لا ينفذ في الحال إراداً وقع على حق غريم أو لولوث ومع ذلك حوزتم إعتاداً الراميه عقداً من فوقاً يتعلق به حق المُرْتَبِ حاجاب بأن اعتناق الراميه إنما ينفذ لان حق المُرْتَبِ من أسود ذون بوقية إذ هي الوقية يلقى حق الراميه وصحة الاعتناق فيبقى عليه والحض ولفاس منطوقه على ما قبله مكرهما بعد العرض لانتسابها به من حيث كونهما غريباً وخدا لا ينفذان الاصلية لا اقلية لوجوب ولا اقلية الاداء فكان ينبغي ان لا تستطع بها الصوة والصوم لكن الطيرة للصلاة شرط ومن فوب اشترط هون الاداء وهذا مما وافق فيه القياس منقول

ترجمہ و تشریح

حتی لا یؤثر المرض یہاں تک کہ مرض کا اثر ظاہر نہ ہو گا اس عہدہ کا تعلق اس کے قول "بغير ما يتصل به مسئلته الحق" سے ہے۔ جس میں مرض کا اثر اس چیز میں ظاہر ہو گا جس میں دوسرے کا حق متعلق ہو اس کا اثر ظاہر نہیں ہو گا فیما لا يتعلق به حق مريم وادرت جس میں مرض ظاہر وادرت کا حق متعلق نہیں ہے جیسے کار و مرض کے ساتھ کہ نلکہ یہ انسان کی کوئی ضروریات سے متعلق ہیں اور ان کا حق لاخیر و اس سے متعلق ہوتا ہے جو اس کی حوائج ضروریہ صلیہ سے فاضل اور دائرہ قبولیت میں صلیح فی العباد علی تصریہ و احتمال ففتمت کالمیة والمعاہبات تصریص کا فی اعلیٰ جو وہ تصرف صحیح ہو گا جو صحیح کا احباب رکھتا ہے۔ جیسے ہر کہ لاد عکبات چیز کو اس کی اصل قیمت سے کم دام میں فروخت کر دینا یا کھری فانی سموت میں شک ہے اور اس شک کے صحیح ہونے میں ہی اعلیٰ کوئی بھی کا متعلق نہیں جس میں ہے ہر مناسب ہے کہ صحیح ہو جائے حکم بعض ان اہدیح الیہ بمران تصرہت کو مستور کر دیا جائے گا کہ اس کی ضرورت پر لگی۔ یعنی ان تصرہات کو فروخت کرنے کی ضرورت واقع ہو گئی و عالا محتمل التصح جعل کما یعلیٰ بالشرعہ اور جو تصرہت صحیح کا حکم نہیں رکھتا ہے سے عقل قرار دیا جائے گا سموت کے ساتھ اور اور ہر غلام کے حکم میں ہو گا کہ اعتناق اور وقوع مہق مريم اور ورت جیسے غلام آزاد کرنے کی سموت میں جبکہ قرض خود یا وادرت کے حق میں روپے باقی سموت کہہ رہی ہیں اگر آپ اس میں

أَيَّامٍ مِنْ عَائِينَ أَحَدٍ فَشَرَّ شَرِّهَا مِمَّا لَا يَنْتَقِيزُ وَإِنْ قَرَضَ أَنْ يَسْتَلْزِمَ الْفَاعِلُ
شَرَّ مِمَّا كَانَ كَامِعًا مَعَهُ إِنْ بَارَأَ الْأَنْبَاءَ بِهَ أَهْكَامِ الطَّرِيقِ أَيْضًا لَأَخْرَجَ مِنْهُ
أَوْ قَضَاءً مَوْجُودًا فِي أَحَدٍ بِخَيْرٍ مِمَّا هُوَ خَرَجَ بِهِ بِخِلَافِ الصَّلَاةِ
فِيهِ مِنْ أَهْمَاءِ صَلَواتٍ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فِي كُلِّ عَشْرَتَيْنِ يَوْمًا مِنْ يَفْضُلِ إِلَى الْحَرَجِ
عَالِيًا قَائِدًا فَكُلُّهُ وَالْعَوْتُ خَطْبَةٌ عَلَى مَا قَبْلَهُ وَمِنْ أَمْرِ الْأُمُورِ الْخُفْرَةِ
السَّامِيَةِ وَأَنَّ يَأْتِيَ الْأَهْلِيَّةَ فِي أَهْكَامِ الرِّثْيَا مِنْهُ تَكْبِيْفٌ حَقٌّ يَطْلُتْ
لِزَكَاةٍ وَسَائِرِ الْقَرَبِ عَنْهُ وَتَمَّ خَصْنُ الزَّكَاةِ أَوَّلًا دَلْفًا يَوْمَ مَنْ يَتَوَقَّعُ أَنَّهُ
عَبْدَةٌ مَاتَتْ لَا تَنْتَقِيزُ بِفَضْلِ لَحْنٍ قَبُولُهَا الْوَسْءُ كَمَا رَغِمَ اسْتِغْفَارُ ذَلِكَ
لَا مَعْدَةَ عِدَّةً لِأَهْلِيهَا مِنَ الْإِخْتِيَارِ وَالْعَقُودِ مِنْهَا لِأَنَّ دُونَ الْعَالِ فِيهِ
تُسَاوِةُ الصَّلَاةِ وَالصَّرْمِ فِي الْبَحْلِ وَأَمَّا يَنْقُضُ عَلَيْهِ الْعَامَّةُ لِأَعْيُنِ مَنْ شَاءَ
لَهُ عَمَّا عَنِ بَعْضِهِ وَكَرِهَ وَإِنْ شَاءَ عِدَّةً بَعْدَهُ وَحُكْمُهُ وَمِنْ فَوَاحِشِ حَقِّ
لَهُ بَعْدَ وَأَمَّا حَقُّ الْجِهَادِ فَلَا يَحْتَوِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَقًّا لِبَعْضِ سَبَبٍ أَوْ حَقًّا لِقَةٍ
عَنِ الْغَيْرِ وَالْإِشَارُ إِلَى الْأَوَّلِ بِقَوْلِهِ وَمَا شَرَّحَ عَلَيْهِ لِحَاجَةِ عَمْرٍه فَإِنْ كَانَ حَقًّا
مَذْهَبًا وَالْقِيَمِ مَذْهَبًا إِلَى اللَّهِ كَالْمَرْهُومِ يَتَعَلَّقُ بِهِ حَقُّ الْمَرْتَبِ أَسَاسًا يَتَعَلَّقُ
بِهِ حَقُّ الْمُسْتَأْجِرِ وَالْمَبْعُوثِ يَتَعَلَّقُ بِهِ حَقُّ الْمُسْتَرْجِعِ وَلِوَدِدْتُ يَتَعَلَّقُ بِهَا حَقُّ
تَمُودِغٍ عَلَى عَدِّ الْأَعْيَانِ بِأَحَدٍ مَا صَاحِبُ الْحَقِّ أَوْ لَا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَدْخُلَ فِي
لَهُ كَذِبًا وَتَقْضَى عَلَى بَعْضِهَا أَوْ الْوَرْدِ

تہذیب و تمدن | وقت جیست اطہرہ، علیہما شریکاً لصحة حصول نعمات مختلف انشیاں اور ادا شدہ قس کے برخلاف بدویر بھی جتنی دیکھ سے پاک و سہ اورادہ بھی ہو سکی شرع قرار دی گئی ہے کیونکہ واردہ حد درجہ بہت کے ساتھ لاء جو سنتا ہے تو مناسب ہے کہ جیس دکانی کے ساتھ بھی لاء جو جائے اُترنے کے بارے میں کوئی عمل وارد نہ دلی ہو اور یہاں سے یہ بحث ثابت ہو جاتی ہے کہ فائدہ و ضرورت محاسن نفس و ماکان اور اعتدال ہونا ہمیں اس صورت میں الی، دلوں کی تعلیم کے درمیان بھی فرقی رکھنا ہے اور لاء سے کہ عبادت الی میں عبادت تو جس کی شرط ہے۔

قدح بعدی الزم العذر... مع اللاحق من قضاۃ... رائے قلم قضاۃ میں جو شرک و کفر کی
 باتیں ہیں (۲) علماء و اس کے کہ درود کو قضاۃ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور شکاری رازم نہیں آئی اس
 وجہ سے کہ مذہب سے درود میں لکھا گیا ہے کہ عمر میں کوئی کوئی اور شکاری کا ماسک بھی ہے اور اگر

النفیس لتصح أو لم يبق له كفيل من حالة الحيوة لأن الكفالة هي من الدعة إلى الدعة فإذا لم تبق ليموت ذمة معتبرة فكيف تضم ذمة الكفيل التي بخلافها إذا كان له مال وكفيل من حالة الفلذ فان ذمته كاملة فتصح الكفالة منه حينئذ وبخلاف ما لو اقتصر بقضاء ذمته انسان بذم الكفالة فإنه صحيح وقلا تصح الكفالة عن الميت النفیس لأن الموت لم يقتصر مؤثرا للذین وأوتدانی أما حل أحد من المتقیر ولما يذلل به في الأجرة بصلاح القيد المخجور الذي يقر بالذین ثم تكفل عنه رجل فإنه يصح وإن لم يكن القيد مطالبا به قبل الموت لأن ذمته من حقه كاملة لخفاها وعقله والمطالبة ثابتة له من الجملة ان يتصور أن يستوفيه مولاة أو بنته لمطالب في الحال فلما صحت مطالبة صحت الكفالة عنه ولكن يباح الكفيل به في الحال وإن كان الاصل وهو العبد لمخجور غير مطالب به في حال بوجوب العاين في حقه وزواله من حق الكفيل واختار إلى الناس بقوله وإن كان حقا له أي المضروب حقا للميت بقر له ما قلص به الذمة وذلك لدم تجهيزه لأن حاجة امر المتجهيز أقوى من جميع الصالح ثم دونه لأن الحاجة إليها امر لا يبرأ منه بخلاف الوصية فانها تفرغ ثم وصايه من ثالثة لأن الحاجة إليها أقوى من حق لورثة والفقان حقه فقط ثم وجب الميراث بطريق الخلافة عنه نظرا له لأن روحه ينتهي بفقائهم ولعنهم يوفون بيمين حسن المعاشر للدعاء والصدقة

ترجمہ و تشریح

و ان کس دین نہ بقی بجزوہ الذمۃ حتی بعدہم الفیاء اور مردہ حق وینا بقدمہ کی طرف سے ۱۱ قرض اس امر میں کہ کفار سے ہائی نہیں رہے گاہاں تک کہ اس کی طرف سے کوئی امر کی طرف مال اور مال کی ذمہ دہم و هو ذمۃ الکفیل ہوا اس کی طرف کا الضمان کیا جائے جس سے وہ نہ کہ اور صمد ۱۱ جاتا ہے اس سے مردہ کی مکمل کفالت ہے یعنی جب تک میت مال نہ چھوڑ جائے یا کوئی قرض نہ چھوڑا ہے جو اس کے پاس حاضر رہا ہو تو اس کے ذمہ کوئی قرض دیساں میں نہیں ہے لہذا مردے کے ذمہ کوئی امر نہ ہو اس کا مطالبہ نہ کیا جائے کہ وہ اپنے اس سے آخرت میں سوا خدا کرے گا۔ دہر طور ان کے ہاں میں اس وجہ سے کہ اس کے ذمہ کوئی دین نہ رہی ہوگی اس کے ذمہ سے قال ابو حنیفۃ ان الکفالة بالذمۃ عن

مصرف اسی میں ہوتا ہے کہ لفظ اسی قرابت کو سبب یا زوجہ کو دینا بلا
سبب یا سبب یعنی بوجہ سے نکاح الحال تقصیر بہ حوائج استعمال میں ولہذا
یہ والہ الموت لایقامی الحاجۃ بقیت الکتابۃ بعد موت المولیٰ وبعد موت
المولیٰ المکتاتب من وہا فادامۃ المولیٰ یعنی مکتبہ ہوا بوجہ کتبۃ
اسی ورنہ لا ینتفع المولیٰ ہی الولاء ویدل الکتابۃ وکذا ہا مات المکتاتب من
وہا اسی مال واثبات لذل الکتابۃ یعنی المولیٰ حی ہو دی لولہ ورنہ المکتاتب
یہی المولیٰ الحاجۃ لی تحصیل الخیرۃ حقو یکن ما یملیٰ عدہ مواتا ورنہ
وہیقب اولادہ المولودین و یستقرکون ہر حال کتبۃ وینفق مواتی آخر حوزہ
من اجزائہ حیۃ واما قسا من وفاء لانیہ ادا تم بفرک واما لاینبغی اولادہ ان
یکسبوا الوفا ویزادہ اسی لمولیٰ وقلنا مغلوطۃ علی قولہ بقیت اسی ولہذا
فلما تفصل المرأة زوجها لم تعدتھا لبقاء ملک الزوج من الغدا والماضی غیر
الاحتیاج اسی غسل بخلاف ما اذا ماتت المرأة حیث لا یسبب زوجها لانہا
سکوتک وھذا یصلح بقسلب زوجها کما تفصل من زوجها بقولہ علیہ السلام
لما نزلت الوفا لعسلک والجواب ان ففتی لعسلک لعنت دستباب غسلک
وما لا یصلح لزوجہ کالقصاص یحتمل ان یکن مغضوب علی ما تقصیر بہ
الحاجۃ یعنی بنی للموت ما تقصیر بہ الحاجۃ وما لا یصلح لزوجہ
کالقصاص ویمکن ان یکن ایقارہ کلام وقع مبتدأ وخبراً اما اوزہ
بمصرف ما تقصیر بہ الحاجۃ واما یکن القصاص معاً لا یصلح لزوجہ

ترجمہ و تفسیر

مصرف اسی میں ہوتا ہے کہ لفظ اسی قرابت کو سبب یا زوجہ کو دینا بلا
سبب یا سبب یعنی بوجہ سے نکاح الحال تقصیر بہ حوائج استعمال میں ولہذا
یہ والہ الموت لایقامی الحاجۃ بقیت الکتابۃ بعد موت المولیٰ وبعد موت
المولیٰ المکتاتب من وہا فادامۃ المولیٰ یعنی مکتبہ ہوا بوجہ کتبۃ
اسی ورنہ لا ینتفع المولیٰ ہی الولاء ویدل الکتابۃ وکذا ہا مات المکتاتب من
وہا اسی مال واثبات لذل الکتابۃ یعنی المولیٰ حی ہو دی لولہ ورنہ المکتاتب
یہی المولیٰ الحاجۃ لی تحصیل الخیرۃ حقو یکن ما یملیٰ عدہ مواتا ورنہ
وہیقب اولادہ المولودین و یستقرکون ہر حال کتبۃ وینفق مواتی آخر حوزہ
من اجزائہ حیۃ واما قسا من وفاء لانیہ ادا تم بفرک واما لاینبغی اولادہ ان
یکسبوا الوفا ویزادہ اسی لمولیٰ وقلنا مغلوطۃ علی قولہ بقیت اسی ولہذا
فلما تفصل المرأة زوجها لم تعدتھا لبقاء ملک الزوج من الغدا والماضی غیر
الاحتیاج اسی غسل بخلاف ما اذا ماتت المرأة حیث لا یسبب زوجها لانہا
سکوتک وھذا یصلح بقسلب زوجها کما تفصل من زوجها بقولہ علیہ السلام
لما نزلت الوفا لعسلک والجواب ان ففتی لعسلک لعنت دستباب غسلک
وما لا یصلح لزوجہ کالقصاص یحتمل ان یکن مغضوب علی ما تقصیر بہ
الحاجۃ یعنی بنی للموت ما تقصیر بہ الحاجۃ وما لا یصلح لزوجہ
کالقصاص ویمکن ان یکن ایقارہ کلام وقع مبتدأ وخبراً اما اوزہ
بمصرف ما تقصیر بہ الحاجۃ واما یکن القصاص معاً لا یصلح لزوجہ

المستخرج باعتبار أن السبب المنفذ للثبوت وهو الوارث قبل موت المستخرج لأن الحق باعتبار نفس الزجب للثبوت وقال أن حقیقة ان القصاص غیر مؤثر ای لا یثبت علی وجه تجزی فی سبب التورۃ بل یثبت ابتداء للتورۃ لما قلنا ان الفرعین درک خارجہ و لکن لما کان مفسی واحد لا یحتمل التجزی ثبت نکل واحد علی سبب انکسار کولایۃ لاحتاج بالآخرۃ ولہذا ان یستوفی الأغ الکثیر قبل المستخرج یجوز بہ بخلاف ما إذا کان أحد الکثیرین علیا غلبۃ لا یجوز للخاص ان یستوفی لان احتمال حقو الغالب رجح و احتمال توهم حقو الصغیر بعد الملوم درک لا یقتضی وعندہما یثبت القصاص من التورۃ بطریق الارث لا بطریق ابتداء و فسرۃ الخلاف فظہر فیہا ادا کان بعض التورۃ غالباً و قام الخاصر البینۃ علیہ لعدۃ یحتاج الغالب الی اعادۃ البینۃ عند حنفیہ لأن الكل معتبر فی هذا الباب ولا یقضى بالقصاص لاحد حتى یجتمع وعندہما لما کان مؤثراً لا یحتاج الی اعادۃ البینۃ عند حنفیہ الغالب لأن أخذ التورۃ ینتصب حصفاً عن الموت فلا تجب اعادۃ و لہذا انقلب ای القصاص مالا بالصالح ان یعفو البعض صار مؤثراً فیکون حکمۃ حکم الأموال حتى تقضى دافئۃ منہ و تنفذ وصائہا و ینتصب أخذ التورۃ خصفاً عن الغنیف مالا یحتاج الی اعادۃ البینۃ لأن الذیہ خلعت عن القصاص و الخلف قد یعارض الاصل من الاحکام کالتیوم فترقی الوصیۃ الی اشتراط النبیۃ

ترجمہ و شرح

لأنه مشورۃ غلبۃ لذات المثار - کیونکہ حقان کے تمام حصے کی طرف سے بطور مشورۃ تمام مشورۃ ہوئے۔ ہر قسم کے ذریعہ مشورۃ کے ہر حصے کا ان شرط ہے (یعنی نظر ہوتا ہے) کہ آگ کا شراب سے دوا ہو گیا ہے۔

ووقعت الغفایۃ علی الذیہ من وجہ - اور ایک لفظ سے کل کی بناء علیہا ہی کے حق میں دیا گئی ہے کہ دونوں مشورۃ کی زندگی سے قائم و قائم ہونے کے لئے ہم نے ہر دووں کے حق کے لئے ابتداء حق تمام ثابت کیا ہے ایسا بھی کیا کہ تمام کا حق ہوتا ہے کہ حاصل ہو کر دوسرے حق کی طرح ہے حق بھی جہاد و بناء کی طرف مائل کیا ہے۔

والسبب المنفذ للموت - البتہ سبب تمام میت کے حق میں دیا گیا ہے تاہم سے کہ وہ آگ کا شراب (اور) ای کی زندگی پر رہے والا ہے اس لئے کہ وہ میت کے حق میں جہاد (دے گا) اور اسے فصیح

غیر المتخوذج لہذا کچھ قصاص صاف کر دیا جی کا کہ اس کا ہاک ہو تو سب قصاص ملتا ہے۔

وَحَقُّ الْمَوْتِ قَبْلَ مَوْتِ الْمُخَوَّجِ۔ جو جگہ ہے صاف کر دیا اور لوں کا کہ غم خورد (موت) کی موت سے پہلے اس وجہ سے کہ قتل و جوب کے اعتبار سے حق وراثت مل کا ہے قال ابو حنیفہ ان القصاص غیر موقوف اور امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ قصاص میں وراثت جاری نہیں ہوتی یعنی قصاص میں مورث ثابت نہیں ہوتا کہ جس میں وارثوں کو حصے قائم ہوں تاکہ بعد از مورث حق وراثت کے لئے ثابت ہو جائے جیسا کہ ہم نے بیان کیا کہ قصاص خون کا بدلہ لینے کی غرض سے مشروع ہے لیکن چونکہ قصاص ایک مہیا و صفت ہے جو قریب کا احوال نہیں رکھتا اس لئے جو وراثت کو بعد از کمال ہی ثابت ہو جائے جس طرح خارج کر دینے کی وصایت مہیا نواں نہیں ہے ہر ایک مہیا کو بعد از کمال حاصل ہوتی ہے اس وجہ سے اگر بے مہیا نہ بچ جائے مہیا کے بدلے ہونے سے پہلے قصاص وصول کر یا تو اس کے لئے ہاتھ بٹھانے سے منع ہے قصاص کے حدود دو جہے ہوں۔ اور اولیٰ میں سے ایک صاحب اور موجود ہو تو موجودہ کے لئے چتر نہیں ہے کہ وہ قصاص لے اس لئے کہ غائب شخص سے معاف کر دینے کا قصاص غالب اور رافع ہے اور یہ احتمال کہ مشرک ہو کر کھنڈہ ہو جائے اور صاحب کر دے گا اور بے لہذا اس کا اعتبار نہیں کیا جائے اور بعض مہین کے نزدیک قصاص کا حق وراثت میں وراثت کے حصے کے مطابق ثابت ہوتا ہے اور باوجود حق ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

وَقَوْلُهُ الْأَخْلَافُ تَقْضَى۔ اور نونا مذہب کے اختلاف کا نتیجہ یہ ظاہر ہو گا کہ بعض وراثت صاحب ہوں اور موجود اور بے اس کے غائب ہونے پر ثبوت فراہم کر دے تو امام صاحب کے نزدیک غائب شخص جب حاضر ہو جائے تو ثبوت کا دار ہوا اور اگر کسکے ہے کیونکہ قصاص کے باب میں ہر ایک وراثت مستقل ہے اور قصاص کا فیصلہ کسی ایک کی وجہ سے کیا جائے گا جب تک صاحب کے سب موجود نہ ہو جائیں اور صاحبین کے نزدیک قصاص چونکہ میت کی طرف سے وراثت میں ملنے سے اس لئے غائب شخص کے واپس آنے پر وراثت و میت فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس وجہ سے کہ وارثوں سے کوئی بھی میت کی طرف سے دی ہیں کہ قصاص کا مطالبہ کر سکتا ہے اس لئے میت کی طرف سے ایک مرتبہ ثابت کر دینے کے بعد وراثت و میت نہیں کرنا واجب نہیں ہے۔

وَأَدَا الْقَتْلَ۔ اور جب تہذیب ہو جائے یعنی قصاص مہیا ملے سے سب وارث ہو جانے کے باعث یا بعض وارثوں کے لئے حق معاف کر دینے کی وجہ سے مصادر و مورثین قریب و دور وراثت بن جائے یعنی اس کا حکم نفاذ دینے کا جو بعد از موت وراثت کا ہوا حتیٰ کہ مال قصاص سے میت کا قرض ادا کیا جائے گا اور اس کی کو پیش رفت ہوگی اور میت کی طرف سے ایک شخص دی گئی کہ ثبوت قیض کرنے کے بعد دوبارہ پتہ چلنا کہ فی ضرورت نہ ہوگی اس وجہ سے کہ دہشت قصاص کا غائب اور قائم مقام ہے اور ایک جگہ بھی اصل سے جدا بھی ہو جاتا ہے بعض احکام میں جس طرح غائب یعنی تہذیب و خصوصاً سے جدا ہو جاتا ہے میت کے طرف ہونے کے مسئلے میں (تیم نہیں ہے ضرور ہے اور دفعہ میں شرط نہیں ہے)

ووجب القصص من سلوطين كعفي الدية فيمنع من القصاص المرأة من الزوج
والزوج من المرأة ولكن عند ابتداء وعقدهما بصرف الارث كما يثبت لهما
استحقاق الدية بصرف الارث وقال مالك لا يرث الزوج والزوجة من الدية
لان وحوتهما بعد الموت والرجعة تنقطع به ولما انه عنه استلام امر بتوريث
امراة منهم الصنابي من غل زوجها شيمة وثله في لميت حكم الاختاء في
احكام الاخرة لان القبر لميت كالحمد ليطهر منها يجب له على القهر او
يجب للقهر عنه من الحقوق والمطالب وما تلقاه من ثوب او عقاب بواسطة
انواع والمندصر كلب بعدة الميت في القبر ويتركه كلحي واذا قوعا
عن الامور لغفرته سماوية شرقها في بيان الامور لغفرته المكتسبة
هولة ومكتسبة صنف على قوله سماوي وغير ماكان الاختيار القبر وذكر
في حصوله هذا النوع الاول بالدين الذي هو سيد العلم ولما عد من الامور
لغفرته مع كونه صلا في الانسان لكونه خارجا عن حقيقة الانسان او
لانه لما كان قادرا على رالفه باكتساب العلم جسد شدة كمتسبا لجميل
واختياره وهو نوع جنل باطل لا يصلح لغيره من آخرة كجهل لكافر بعد
وصوح الدلائل على وحدانية الله تعالى وبرسالة راسل لا يصلح لغيره
الاخرة وان كان يصلح لغيره في الدنيا لوضع عذاب نقب اذا قيل السنة وجميل
صاحب الهوى في صفات الله واحكام الآخرة كجهل لغفرته بانكسر
الاصنام وبعد القبر والرزية والشفاعة وجميل اليامي باطاعة الانعام "حق"
متمسك بدينه مسبب على بصنع حال العاوس وبفسه ان ائله ادانم يكن له
منة لانه يمتكر انراهم بالذنب والجنور على الصنع وان كان في منة فلا
يؤخذ بصلان ما ائله بعد بقوة كما لا يؤخذ امر لغير بعد الاسلام

قرآن و تفسیر | ادراجہ لقصص المرؤۃ جن کفالجور الذیہ ۔ اور روایت کے بھی کہ قصص مرسل ہے ہے، بہت مران کا کہ ہے کہ جائز ہے کہ بدوی اپنے شوہر کا قصہ سنے اور شوہر اپنی بیوی قصہ سنے سنا ہے لیکن یہ صاحب کے نزدیک یہ قصہ نہیں تھا ہے بلکہ بقدر قصہ نہیں ہے اور صاحب کے نزدیک روایت کے حقوقی طریقہ یہ بھی تحریر ہو گا کہ اس طرح روایت کا اشتقاق بڑی بدو شوہر کو تحریر روایت ہو گا حاصل ہو گا ہے اور روایت نے طراویز میں دیکھ میں روایت ہو گئے کہ کہ

التَّسْمِيَةِ عَامِدًا قَدْ سَأَلَ عَنْ مَثْرُوكِ التَّسْمِيَةِ نَاصِبًا فَإِنَّا مُخَالَفٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى
وَلَا تَكُلُوا مِمَّا سَمِيَ يَذْكُرُ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالسُّقَّةُ الْمُشْبُونَةُ كَالْفَتَى بِبَيْعِ أُمِّهِاتِ
الْأَوْلَادِ وَمَنْحُوهُ مَا لُجِبِلَ يَفْقَدُ بَيْعَ أُمِّهِاتِ الْأَوْلَادِ وَنَحْوَهُ فَإِنِ جِبِلَ يَفْقَدُ بَيْعَ
أُمِّهِاتِ الْأَوْلَادِ جِبِلَ مِنْ دَارِ الْأَصْغَرَانِ وَقَدْ بَعَثَ حَبِثٌ لَفْظًا إِلَى جَوَارِ بَيْعِهَا
لِحَدِيثِ جَابِرٍ كَذَّابٍ يُبَيِّنُ أُمِّهِاتِ الْأَوْلَادِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ مُدَالِفٌ لِلْحَدِيثِ الْمُشْبُونِ أَضْمَرَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَامْرَأَةٍ وَلَدَتْ
مِنْ سِنْدِهَا فِي مُنْفَقَةٍ عَنْ دُبُرِهَا وَأُجِبَتْ فِي بَعْوَةِ كَجِبِلَ لَشَأْنِي فِي جَوَارِ
الْقَضَاءِ بِشَرْحِ رِجَالٍ فَإِنَّا مُخَالَفٌ لِلْحَدِيثِ الْمُشْبُونِ وَهُوَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
الْبَيْتَةُ عَلَى الْمَدْحِ وَالْبَيْتُ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ وَلَوْ مِنْ قَضَى بِهِ مَغَاوِيَةٌ وَقَدْ تَقَرَّرَ
كُلُّ هَذَا عَلَى مَعْرِفَةِ ثَلَاثِ اسْتِثْنَاءٍ وَإِنْ كُنَّا لَمْ يَجْتَرِ عَلَيْهِ وَالثَّانِي أَنْ جِبِلَ فِي
مَوْضِعِ الْإِحْتِبَارِ بِمَنْحِيحٍ لَوْ فِي مَوْضِعِ الشُّبُهَةِ وَأَنَّهُ بِمَنْحِيحٍ غَدْرًا وَشُبُهَةٍ
ذَلْفَةٍ لِلْعَدُوِّ وَالْكَفَّارَةِ كَالْمُخْتَجِمِ الصَّائِمِ إِذَا أَفْطَرَ غَدْرًا بِمَنْحِيحٍ عَلَى
طَرَفِهَا مَعْرِفَةٍ أَوْ إِنَّا بِمَنْحِيحٍ فَطَرَتْ الصَّوْمَ حَبِثٌ لَانْتِزَاعِ الْكَفَّارَةِ لِأَنَّهُ
جِبِلَ فِي مَوْضِعٍ لاجْتِنَابِ الصَّحِيحِ لِأَنَّ عِنْدَ الْأَوَّلِ مِنَ الْحِجَابَةِ فَطَرَتْ الصَّوْمَ
لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَفْطَرَ لِحَاجِمٍ وَأَنَّهُ جِبِلَ وَلَكِنْ قَالَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ لَوْ لَمْ
يَسْمَعْ فَقَبِيحًا بِمَنْحِيحٍ لِحَدِيثِ أَوْ يَلْقَى وَبَعْدَ تَابِلَةٍ تَجِبُ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ
لِأَنَّ طَعْمَ خَصْلٍ فِي عَهْدِ مَنْحِيحٍ وَأَمَّا إِذَا مُتَقَرَّرَ فَقَبِيحٌ بِمَنْحِيحٍ عَلَى مَعْرِفَةِ مَا قَبِيحًا
بِالْفَسَادِ فَافْطَرَ بَعْدَ عَمَلٍ لَانْجِبِ الْكَفَّارَةَ وَكَضَرْ دَمٍ بِجَارِيَةٍ وَأَنَّهُ عَلَى ظَنٍّ
لَهَا تَحَلُّ لَهَا مِنَ الْحَدِّ لِأَنَّهُ لَمْ يَلْقَ طَرَفًا فِي مَوْضِعِ الشُّبُهَةِ إِذَا الْأَمْلَاقُ بَيْنَ الْإِبَاهِ
وَالْإِبَاهِ مُتَمَتِّلَةٌ مُتَصَبِّرٌ شُبُهَةٍ لَنْ يَنْتَبِغِ احْتِبَارُ بَغَايِ الْأَحْرِ وَأَمَّا إِذَا طَرَفًا نَحْنًا
لَمْ تَحَلَّ لَهَا عَمَلًا بِمَنْحِيحٍ لِحَدِّ حَقِيقَةٍ

ترجمہ معرکہ

وَجِبِلَ مِنْ مُخَالَفِ مَنْ أَحْبَبْتَهُ الْكِتَابُ - ہر اس کو جہالت جو بے اختیار میں
آپ اللہ کی مرضی کو نافذ کرے جسے وہ ناشائقی کی جہالت اس وجہ کی طاعت کے بارے
میں جس میں رہا کرتے وہ عدو کا کہنے والے کو برا سمجھتا ہے کہ کہہ اور سہا کہہ چھوڑ دینے والے پر
ایمان کر کے نہ کہ وہ تو اس نام ناشائقی کا اس قسم کے مخالف ہے وَلَا تَكُلُوا مِمَّا سَمِيَ يَذْكُرُ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ (۱)
اس ترجمہ کو امت کا اجماع پر اللہ کا نام نہ کہ جو ہو

چلو اس سے اس کو فتنی دینا اور اس سے اس کے بعد وہ فتنہ کرے تو کفار واجب نہ ہو گئے
 وکمن ذی وجہ رہا والدہ علی ظن انہا فعل لہ۔ ایسے کوئی شخص اپنے آپ کی باندی سے نہ
 کرے اس کو گناہ سے کہ یہ باندی اس کے خلی میں بھی داخل ہے تو اس پر وہ لازم نہ ہو گی کہ اگر اس نے غیر
 کے مقام پر گناہ کیا ہے کہ اگر ملکین اپنے اور غلام کے دو مقام میں ہوئی ہوئی ہیں اس سے غیر یہ ہوا
 ہے ایک دوسرے کی چیز سے قطعاً ہے لیکن اگر چیتے لاکھ نہ ہو کہ یہ باندی میرے لئے حلال نہیں ہے تو
 اس پر اس کی ضرورت میں وہ جاری ہو گی۔

بجلاف جارویہ ولہ غائبہ فذل، کل حال موقوف علی انہا فعل لہ لولا بخلاف
 جاریہ اخینہ حاسب لافعل لہ بکل حال فلا یستقط الخذ غدا لأن لا ملای متبایہ
 عادۃ والثالث الجہل من دار الحرب من مسلم لم یباحز انہا بالشراعیق
 والعمادات وانہ یكون غدرًا حتی لو لم یصل ولم یصل مدۃ لم یقلع الذخیرۃ
 لانہم قاصدوا غدا لأن دار الحرب لیست بمحل لثبوت احکام الاسلام
 بخلاف ادبیہ لہ سلم فی دار الاسلام فان جہلہ بالشراعیق لا یكون غدرًا
 اور قضا نمکۃ المنوار عن احکام الاسلام فیجب علیہ لخصۃ المصلوۃ
 و الصوم من وقت الاسلام ویستحق بہ ای جہل من اسلم فی دار الحرب من
 کونہ غدرًا جہل الشفیع بہنہم فانہ اذا لم یعلم بانہم استکرتہ عن طلب
 الشفیعۃ یكون غدرًا لانہما بغدا ما علم بہ لا یكون استکرتہ غدرًا بل یطل بہ
 الشفیعۃ وجہل الامۃ بالاعتقاد وبالخیار فانہ لا یكون غدرًا فی السکوت فیما لہ
 اعتقدت الامۃ للمکوحۃ یثبت لہا الخیار بین ان یتقی تحت تصرف الزوج
 لو لم یتقی فادام تعلم بہر لا عتاقی او یان الشرع اطاعہا الخیار کان جہلہا
 غدرًا ثم لہا عتقت بالاعتاقی او بحسبۃ الخیار یکن لہا الجہل لأن
 المولی یمتد بالاعتاقی ولعلہ لم یغیرہا بہ ولانہا مشغولۃ بخدمتہ فلا یفرغ
 معرفۃ احکام الشرع البی من جہلہا الخیار وجہل البکر بانکاح المولی فانہ
 یكون انضام غدرًا فی السکوت بنتی لہا زوج الصغیر او لصغیرۃ غیر الأب والجد
 یصح النکاح و یثبت لہا الخیار بعد التلویع فان جہلاً بہر انکاح یكون غدرًا
 حتی یعلموا وان علموا بانکاح ولم یعلموا بان الشرع غیرہما لا یكون غدرًا لأن
 لدار دار الاسلام و لماع من اعلم معلوم فلا یعدن ہذا الجہل

ترجمہ تشریح

بجلا بچا ہذا ولدہ الخ۔ اپنے لڑکے کی باغی کا حکم اس کے خلاف ہے کہ باپ اگر اس سے لڑا کرے تو حد بیٹ کی رو سے (توبہ باغی باپ کے حق میں ہر حال میں حلال ہے) خود باپ نے اپنے لئے اس کے حلال ہونے کا گمان کیا ہو یا نہ کیا ہو بخلاف اپنے بھائی کی باغی کے کہ یہ بھائی کے لئے کسی حال میں حلال نہیں ہے لہذا اس سے حد ساقط نہ ہوگی کیونکہ عادت اور عرف یہ ہے کہ بھائیوں کی لڑائی کہہ لیا ہوتی ہے۔

وَالْفَجَاءُ الْخَيْلُ فِي زَادِ بَحْرٍ مِّنْ مَّصْلُومٍ لِّمَنَاجِزِ الْفَيْئَا۔ (ن) اور بھائی جو دلائی ہو جس کی مسلمان سے لڑا جائے جس سے سب تک وہ مظلوم کی طرف ہجرت نہیں کی ہے۔ یعنی عداوت اور احکام شرعیہ سے محض روئے لیکن غرض انہی میں کا جملہ عذر ہے حتیٰ کہ اگر اس نے نماز نہیں پڑھی اور روزہ نہیں رکھا اس حد تک کہ اس کو دعوت اسلام نہیں پہنچائی تھی تو ان دونوں کی عداوت اس پر واجب نہیں جیسا کہ تکرار الحرب اسلامی احکام کی شریعت اسلام نہیں ہے اس کے برخلاف کوئی دلائی گرد اور اسلام میں رہ کر ایسا تو کیا کرے تو احکام شرعیہ سے اس کی جہالت عذر نہ گئی جائے گی کیونکہ موقع پر موقع پر چاہے کہ اسلام کے احکام مظلوم کو سکنا ہے ورنہ اس کے دین اسلام قبول کرنے کے وقت سے بار بار دلائی تھا اور واجب ہو گئی و ملحق ہو رہی تھی ہے اس سے ساتھ میں دلائی الحرب میں نہ کر اسلام قبول کر لینے سے مسلمان کے دین کے ساتھ جہل کشفیہ مبالغہ فیضی کی حد سے بچ کے باوجود میں کہ جب شیطانی حق کو نہیں جانتا تو حق کو تھوڑا سمجھتا ہو گا بلکہ اس کو حد سے حق قطع یا ظلم ہو جائے گا۔

وَجِبَالُ الْأُمَّةِ بِالْعَدُوِّ وَالْبَحْرَانِ۔ اور باغی کی جہالت تو دلائی کے یاغیہ حق سے کہ اس کا سکوت بھی عذر شمار ہو گا صورت یہ ہے کہ جب منکوحہ باغی کو آزادی لی تھی تو اس بات کا اختیار حاصل ہوا تھا کہ اگر وہ خود کے قہر نہ میں مانی رہے یا باقی نہ رہے۔ جب اس سے چنے لگا ہوئے کی خبر نہیں ہو یا اس سے کہیں حال سکی کہ شریعت اسلام نے ایسے موقع پر دلائی کو اختیار کا حق دیا ہے تو اس کی جہالت عذر نہ گئی جائے گی بجز یہ الٹی آزادی کو چاہی گئی یا اس مسئلے سے واقف ہو گئی تو اب اس کو اختیار حاصل ہو گا کیونکہ اہل حق اس کے آزادی نہ لے گا تھا بلکہ ہے اس لئے باغی کو خبر نہ کرے گا مکان موجود ہے نیز چونکہ باغی ہر وقت آزادی عذر میں معروف کار ہے اس لئے اسی کو حکام شریعت سے واقف ہونے کا موقع نہ مل سکا اور انہیں حکام میں سے دلائی کا حق بھی ہے۔

وَجِبَالُ الْخَيْلِ بِالنَّجْحِ الْوَالِي۔ اور بارگاہ (باغی) کی باغیت ان کے نکاح کر دینے کے سلسلے میں توبہ صورت بھی سکوت میں عذر شمار ہوگا۔ یعنی جب باپ اور دلائی کے ساتھ کسی اور سے دلائی نے صغیر یا صغیرہ کو نکاح کر لیا تو نکاح درست ہے مگر دونوں دیا حاصل رہیگا کہ باغی ہونے کے بعد اس نکاح کو باقی رکھنا یا نہ

کر دی۔ پس اگر یہ ظہر کے جانے کے لیے ہو تو اس پر چل رہے تو یہ جہالت بدرجہ ہوگی۔ حتیٰ کہ دونوں میں ہر کوئی چاہے یا نہ ہو اگر دونوں نے نماز کی حرمتوں کی وجہ سے وقت ہو گئے مگر مسئلہ خیار کا مطلق نہیں بلکہ مطلق ہے تاکہ شریعت نے نماز بالکل رکھے یا توڑنے کا اختیار ان کو دیا ہونے کے بعد حق کیا ہے تو اس جہالت کو طرہ قرار دیا جائے گا اس مسئلہ کے بعد ان کو اسلام کے مطلق مروجہ کے حاصل کرنے سے روکنا نہ سودم ہے چنانچہ اسے اور بہت چاہتے ضروری حاصل کر سکتے تھے یہاں جہالت طرہ میں نہ ہوگی۔

وَجِبَالُ الْوُكَيْلِ وَالْمَأْدُونُ بِالْإِطْلَاقِ وَحَيْثُ قَبِلَ الْوُكَيْلُ وَالْمَأْدُونُ لِمَا لَمْ يَطْلُقْ بِالْإِطْلَاقِ أَيْ بِالْوُكَاةِ وَالْأَدْنِ وَحَيْثُ أَيْ بِالْفَرْقِ وَالْحَصْرُ فَتَصَرُّفًا قَبْلَ تَلَوِّعِ الْخَبَرِ الْيُسْرًا فَبَدَا الْجِبَلُ مِنْهَا يَكُونُ حُرًّا قَلَمٌ يَنْقُذُ تَصَرُّفًا عَلَى الْوُكَيْلِ وَالْمَأْدُونِ بِمَنْ الصَّوْرَةِ الْأُولَى لَأَمْنًا لَمْ يَطْلُقْ بِأَحْرَجًا وَيَنْقُذُ تَصَرُّفًا عَلَى الْيُسْرَةِ بِمَنْ الصَّوْرَةِ الثَّانِيَةِ لَأَمْنًا لَمْ يَطْلُقْ بِأَحْرَجًا وَالسُّكْرُ غُلْفٌ مَعْنَى تَجَرُّلٍ وَهُوَ أَنْ كَانَ مِنْ مَجَاجِ أَيْ حَصَلَ مِنْ شَرْبِ شَيْءٍ مَنَاجِ كَشَرْبِ لَدَوَاءٍ وَالْمَشْكُورِ مَعْلٌ الْهَنْجِ وَالْأَنْفُذِ عَلَى رَأْيِ الْمُتَعَمِّقِينَ فَوْنٌ لِمُتَأَهِّرِينَ وَشَرْبُ الْخَمْرِ وَالْمُحْضَرُّ أَيْ شَرْبُ الْخَمْرِ بِالْفَرْقِ أَوْ يَطْلُقُ الْعَمَلُ الْعَمْرُ وَشَرْبُ الْخَمْرِ لِلْمُحْضَرِّ أَيْ هُوَ كَالْإِعْمَاءِ بِعَيْنٍ يُجْعَلُ مَا بَعْدَ فَيُضَعُ صِبْغَةُ الطَّلَاقِ وَالْمَتَاقِ وَصَلَاتُ التَّسَرُّعَاتِ كَالْأَمْنَةِ كَذَلِكَ وَإِنْ كَانَ مِنْ مَحْظُورَاتٍ أَيْ حَصَلَ مِنْ شَرْبِ شَيْءٍ مُحَرَّمٍ كَالْخَمْرِ وَالسُّكْرِ وَمَخُوفٍ فَلَا يَسْبِيغُ الْخَصَابَ بِالْإِجْتِمَاعِ لِأَنَّ قَوْلَهُ تَعَالَى لَا تَقْرَبُوا مَسْكُوتًا رَأَيْتُمْ سَكَارَى إِنْ كَانَ حَظُّهَا مِنْ خَالِ السُّكْرِ مِمَّا الْمَطْهُوبُ لِأَنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَصَابَ وَإِنْ كَانَ مِنْ خَالِ الصُّحُوِّ مِمَّا يَنْبَغِي أَنْ يَصْبُرَ الْمُعْتَمِدُ بِدَا سَكْرَتِهِ فَلَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ كُلَّوْهٍ بِالْعَاقِلِ إِنْ أَجْنَبَتْ فَلَا تَقْلُ كَذَا وَهُوَ إِضَافَةُ الْخَطَابِ إِلَى خَالٍ مَنَاجِ لَهُ فَلَا يَجُوزُ تَلَوُّنُهُ أَحْكَامُ الشَّرْعِ وَتَمَسُّعُ عِبَارَتِهِ مِنَ الطَّلَاقِ وَالْمَتَاقِ وَالْأَنْفُذِ وَالْأَقْرَبُ جَزْأً نَهْ عَنْ لَرَكَابِ الْعَيْنِ غِنًا وَتَلَبُّسًا لَهُ عَلَى أَنْ يَمْلَأَ هَذَا السُّكْرُ الْمُحَرَّمُ لَا يَكُونُ حُرًّا لِأَنَّهُ قَبْلَ إِتْقَانِ أَحْكَامِ الْمَنَاجِ لَا لَوْنَهُ وَالْأَقْرَبُ بِالْحُدُودِ الْخَاصَةِ فَإِنَّهُ إِذَا رَوَّحَ السُّكْرَانِ وَتَكَلَّمَ بِكِبْمَةٍ لَكُمُ الْيَحْكُمُ بِكُفْرِهِ لِأَنَّ الرِّوَاةَ عِبَارَةً عَنْ تَهْدِيلِ الْإِعْتِقَادِ وَهُوَ غَفَرُ مُنْقَطِعٍ لَمَّا يَقُولُوا وَكَذَا إِذَا أَقْرَبَ بِالْحُدُودِ الْخَاصَةِ لَهُ كَشَرْبِ الْخَمْرِ وَالزُّنَا لَا يَحْدُ لِأَنَّ الرُّجُوعَ عَنْ صَحْفِ السُّكْرِ وَتَلَا أَرْجُوعَ.

تمت

ترجمہ و شرح زعمہم انہو کیل ولفہا فوفن چا اطلاق وضندہ اور دیکل اور عودہ فوفن کی جہالت (کار و بار کی) اہمیت سے اس وجہ سے ہونے کے لیے ہیں۔ یہ کہ جب ان کیل یا عودہ فوفن نے جب اطلاق کی خبر نہیں چاہی اس بات کی خبر کہ مالک نے دیکل کو کار و بار کرے سے معزول کر دیا ہے۔ اور نظام کو خرچ و فراغت کرانے سے مجبور قرار دیا ہے چنانچہ اس خبر کے پہلے سے پہلے اس اور فوفن نے تصرفات کے معنی خرید و فروخت کر لی تو یہ جہالت ان کے حق میں مدلل قرار ہو گی کہ پہلے ان کیل یا عودہ فوفن نے دیکل کو نظام سے خبردار فراموشی کی خبر نہیں سنی اور تصرف کر دیا تو اس کو دیکل کا تصرف ہو گیا کے حق میں اور نظام کا تصرف ہوئی کے حق میں جائز۔ ہوا کی وجہ کہ دونوں کو اہمیت کی خبر نہیں معلوم ہوئی اور دوسری صورت میں (یعنی اس صورت میں انکی عودہ فوفن کو دیکل اور نظام کی طرف سے کار و بار کر دینے کے سوا کوئی نہ دیکل کو کار و بار کرنے سے غلام کو کار و بار سے منع کر دیا اور ان کو اس کی اطلاع نہیں کی گئی تو اس صورت میں ان کا تصرف ہو گیا اور دوسری کے حق میں جائز ہو گا اور جہالت کا اثر قابل ممانعت ہو گا۔

[illegible]

قرآن مکان میں منظر نظر آئے اور اگر حرام ہے جو بھی حرام چیز کے پینے سے نکلے حاصل ہو جسے انگوڑی شراب اور دوسری پینے والی اور شکر لائے اہل حرام چیز کی غلامی میں اس خطاب کو بہت خطاب کے نام سے کہیں اس میں عداوت کا انداز ہے کیونکہ بڑی تعالیٰ کا خطاب لا تعزوا العسلوة وانتم سسکولوی اگرچہ حالت منکر کا خطاب ہے تو یہی اور مطلوب ہے کیونکہ یہ خطاب کے معنی نہیں ہے اور اگر حالت نہ ہونے کی حالت مانا جائے تو (اگلی ایست خطاب پر رولت پائی جاتی ہے ورنہ) خطاب کا لاسرہ لازم آئے گا کیونکہ آیت کا مطلب یہ ہو گا کہ جب تم پر نافرمانی ہو تو اس وقت عداوت کے قریب مسدود ہونا کہ وقت نکلے ایسے خطاب نہ ہو تو یہ تم میں اس خطاب کے ساتھ ہو جائے گا کہ کسی حد تک اسے کہہ جائے جب تمہاری عداوت تو یہ کام نہ کرنا اور اس کام میں خطاب کی نسبت خطاب کے معنی حالت کی طرف ہو جس سے جس کی حاجت ہے یہ خطاب درست بھی ہے لیکن آیت میں جب خطاب کی نسبت حالت منکر کی طرف نہ لگی تو معلوم ہو گا کہ منکر ولایت خطاب کے معنی نہیں ہے۔

تلازمہ حکام الشرع وتصح عدولہ فی الطلاق واحتق والبیع والبشر والاقارب الی غیر
شریت کے تمام احکام میں ہیں عدول، قتل، بیع، شرا و غیر حقوق کا قرار دینا اور تصرفات میں کئے گئے شرط
سے صحیح و نافذ ہیں یہ احکام کا نام ہے۔ شریعت کا مقصد یہ ہے تاکہ حرام کے امور کتاب سے باز
رہے اور کثرت پر مجبور نہ ہو جائے کہ حرام شرع احکام شریعت کے بھاری کاہل نہیں ہو سکتا لہذا وہ لوگ اقارب
والحدود والصلاصہ سے رہتا، اور حدود وغیرہ کے لئے اور اقارب کے اس لئے کہ اگر شرعی امور مخصوص
مرد ہو جائے اور اگر کفر ہو جائے لال، اسے تو اس کے کفر کا حکم نہ ہو جائے گا کیونکہ روایتی عقیدہ کا نام ہے
اور شرعی مسرت تو ہی جو رہاں سے کہہ رہا ہے اس کا حکم نہیں ہے ایسے ہی جب وہ اس کا اقرار ہی شر
میں کرے جیسے شرب خمر کا اقرار، زنا کا اقرار تو اس پر حد جاری ہوگی یہ کہ اس کی جانب سے دوسرا اگر درست
ہے اور شرع جو رکائی دلچسپ ہے۔

بِخِلَافِ مَا لَوْ أَقْرَأَ بِأَحَدٍ مِنْهُنَّ الْخَالِصَةِ إِلَهُ كَالْإِلَافِ أَوْ الْفَصْلَانِ فَإِنَّهُ
لَا يَصِحُّ التَّزْوِجُ لَهُ بِحَبِّ الْحَقِّ يُكَذِّبُ هَذَا إِذْ لَا يَدْخُلُ فِيهِ الْغَدُورُ وَالْفَصْلَانِ
وَبِخِلَافِ مَا لَوْ رَمَى لَمْ يَحَالِ سَنَاحَهُ وَتَبَيَّنَ مِنْ غَيْرِ أَقْرَأَ فِيهِ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ مَتَابَعَةً
وَالْهَذَا عَطْفٌ عَلَى مَا تَبَيَّنَ وَهُوَ أَنْ يُرَادَ بِالْعَتَمَةِ مَا مِمَّا يُضْمَعُ لَهُ وَلَا مَا صُلِّحَ لَهُ
الْفَتْحُ اسْتِصَارَةً يُفْهَمُ لَا يَكُونُ النِّقَاطُ مَحْذُولًا عَلَى مَنَافَةِ الْخَلْقِ أَوْ الصَّحَابِ
بَنْ يَكُونُ نَقِيضًا وَلَكِنْ الْعِدَّةُ لَا تَخْلُقُ عَنْ تَعْطِيلٍ وَالْأَزْلَى نَ يَقُولُ وَمَا لَا
يَصْلُحُ لَهُ بِتَأْخِيرٍ كَمَا لَمْ يَكُنْ مَقْطُوعًا عَلَى قَوْلِهِ مَا مِمَّا يُضْمَعُ لَهُ وَأَنْ يَقُولَ
وَالْأَصْلَحُ لَهُ بِتَأْخِيرٍ كَمَا لَمْ يَكُنْ مَقْطُوعًا عَلَى قَوْلِهِ لَمْ يُضْمَعْ لَهُ وَهُوَ ضَرْبُ الْجَدِّ
وَقَوْلُهُ أَنْ يُرَادَ بِالْعَتَمَةِ مَا وَصَحَ لَهُ لَوْ مَا يَصْلُحُ لَهُ الْفَتْحُ اسْتِصَارَةً وَأَنَّهُ يَقَابِلُ
أَخِيَارَ الْحُكْمِ وَالرَّصَاءِ بِهِ وَلَا يَدْعِي التَّزْوِجَ بِالْعِدَّةِ نَفْسِي أَنْ الْهَذَا لَا يَخْتَارُ
الْحُكْمَ وَالْإِزْصِي بِهِ وَلَكِنْ يَرْمِي بِمَنْصُورَةِ السَّبَبِ أَوْ التَّلَفُظِ أَمَا فَوَظَنَ
بِضَرْبٍ وَاجْتِنَابٍ صَحِيحٍ كُنْ غَيْرَ قَاصِدٍ وَلَا رَاصٍ بِحُكْمٍ نَصَارِ الْهَذَا بِمَقْصَدِ
جِبَارِ الشَّرْطِ أَمَّا بِنِ الْبَيْعِ لَعَدَمِ الرُّضَا بِحُكْمِ الْبَيْعِ وَلَا يَدْعِي الرُّضَا بِنَفْسِ
الْبَيْعِ وَلَكِنْ بَيْنَهُمَا رَفَقٌ مِنْ حَيْثُ أَنَّ الْهَذَا يَفْسُدُ أَيْبَعُ وَجِبَارِ الشَّرْطِ
لَا يَفْسُدُ وَشَرْهَهُ أَيْ شَرْطِ الْهَذَا أَنْ يَكُونَ حَرِيصًا مُشْرُوطًا بِاللِّسَانِ بِأَنْ
يَذْكُرَ التَّعَاذُلَ أَنْ قَبْلَ اخْتِافِ أَنْهَا مَبْنِيٌّ فِي الْعَقْدِ لَا يَبْتَدِئُ بِدَلَالَةِ الْحَالِ
فَقَطْ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَشْرُطْ ذِكْرَهُ فِي الْعَقْدِ بِخِلَافِ خِيَارِ الشَّرْطِ لِأَنْ حَرَمَتْهَا مِنْ

فیس کے خلاف ہر شرط کے پرکھ کر فی عقد کے رہنے والوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ قوتِ قیود کو دیکھ کر
عقد کے قیام تک جائیں نہ کہ قیود میں پہنچ چکے ہوں یہ مقصود عقد میں کرنے سے حاصل نہیں ہوتا
اور یہ اصل خیال شرط و قیود سے عقد کو توڑنے والا ہے کہ فی ہاں تک ہے بلکہ یہاں پرستی ہے ہر یہ سنی
خیال کے عقد میں ذکر کر کے سے سے سے سے۔

وَالْفَتْوَى كَالْهَزْلِ فَلَا يُدْعَى إِلَى الْإِطَاعَةِ وَهِيَ فِي أَسْفَلِ مَا حُدِّدَ مِنَ الْأَلْجَاءِ أَيْ
الْأَسْطَرَالِ وَحَاصِبُ أَنْ يَجْزِيَ شَيْءٌ أَلَوْ أَنَّ يَأْتِيَ أَلَوْ بِأَسْفَلِ بِخِلَافِ ظَاهِرِهِ
عِظَامُ مَحْضُورٍ لَخُلُوُّ بِهِ بِعَقْدٍ أَنْ التَّبَعِ بَيْنَهُمَا لِأَجْلِ مَصْلَحَةٍ وَهِيَ أَنَّهُ
وَلَمْ يَكُنْ فِي حَاقِيقِ بَيْنَهُمَا بَعْضٌ وَالْهَزْلُ أَعْمُ مِنْهَا وَكُنْ لِحُكْمِ فَهِيَ مَسْئَلَةٌ فِي
أَنَّهُ لَا يَدْعَى لِإِطَاعَةِ ثُمَّ اعْلَمْ أَنَّ عَقْدَ الْهَزْلِ عَلَى مَا يَتَّفِقُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْفَقْهِ أَنَّ فِي
النَّسْرِ أَنْ يَنْظُرَ أَعْلَى بِخَصَرِ النَّاسِ وَلَا عَقْدَ مِنْهُ فِي نَوَاقِعِ عَقْدٍ بِخَصَرِ
النَّاسِ ثُمَّ يَقْدِرُ لِقَوْلِهِ الْإِنْسَانُ لَا يَخْلُقُوا عَنْ تَوْحِيدٍ لَا يَنْبَغِي لَهُمْ كُلُّ مَقْدَرٍ وَقَدْ
بَيْنَهُمَا الْمُتَصَيِّفُ بِالْمُقَصِّرِ لِقَوْلِهِ فَإِنْ تَوَاصَّ عَلَى الْهَزْلِ بِأَسْفَلِ الْفَقْهِ أَيْ
اتَّفَقَ فِي الْمَنْزَعِ سَيِّئًا يَطْهَرُ الْبَيْعُ بِخَصَرِ النَّاسِ وَلَا يَكُونُ بَيْنَهُمَا أَسْفَلُ
الْبَيْعِ مَقْدَرٌ بِخَصَرِهِمْ وَيَقْدِرُ الْمَجْلِسُ ثُمَّ جَاءَ أَنْ اتَّفَقَ عَلَى الْبَيَاءِ أَيْ أَتَاهَا
كَانَ بَابُهَا عَلَى تِلْكَ أَمْرٌ شَرَعِي وَالْهَزْلُ بِمَقْدَرِ الْبَيْعِ وَلَا يُوجِبُ الْعَقْدُ وَإِنْ
اتَّصَلَ بِهِ الْعَمَلُ بِحَدِّمِ الرِّصَالِ حَتَّى قَوْلُكَ الْبَيْعُ عِنْدَ مَا تَنْتَقِى لَمْ تَنْتَقِى بِهِ
الْقَبْضُ لَا يَنْتَقِى كَسَبِهِ بِشَرْطِ لُغْوٍ فَإِنَّهُ يَنْتَقِى ثُبُوتِ عَقْدِكَ مَعَ كَوْنِ الْبَيْعِ
صَحِيحًا فَهِيَ نَدَسِدُ وَفِي وَلِيٍّ اتَّفَقَ عَلَى لُغْوِ صَدْرٍ أَوْ عَلَى لُغْوِهَا أَوْ سَمَا
عَنْ الْمَوَاصِصَةِ بِتَقْدِيمِ عَقْدٍ لِبَيْعٍ عَلَى مَبْدِئِ الْجَدِّ لِبَيْعٍ صَحِيحٍ وَالْهَزْلُ
مَطْلُوقٌ وَإِنْ اتَّفَقَ عَلَى بَعْضٍ يَمْضِي بِخَصَرِهَا شَرَعِي عِنْدَ الْبَيْعِ مَعَ الْبَيَاءِ عَلَى
الْمَوَاصِصَةِ وَالْإِغْرَاءِ بِبُذْنِ الْإِجَائِيٍّ إِذْ هُوَ عِنْدَ أَنْ حَقَّقَ لِرِ الْبَيَاءِ الْإِغْرَاءُ فِي
عَقْدٍ أَحَدُهُمَا يَنْتَقِى الْعَقْدَ عَلَى الْمَوَاصِصَةِ الْمَقْدُمَةِ وَقَدْ لُغْوٌ عَقْدُنَا عَلَى
سَبِيلِ الْجَدِّ فَاسْقُدْ صَحِيحٌ عِنْدَ بَيْنِ حَقِيقَةٍ خِلَافَ بَيْنِ مَحَلِّ لَوْ حَقِيقَةٍ
صَحِيحَةِ الْإِجَائِيٍّ وَفِي لُغْوِ صَحِيحَةٍ فِي الْأَحْزَالِ فِي لُغْوِهَا وَيُحْصَرُ عَلَيْهَا مَالٌ
يُوجِبُ مَعِيرَ وَمَوْفِيهِمْ نَافَعًا عَلَى أَتَاهَا كَمَا حَالِي لَمْ يَمْنُ رَامَا إِذَا خُتِفَ
عَمْدُ فِي الْآخِرِ مِنْ مَقْصُودٍ بِالْأَصْلِ هُوَ ذَلِي

موردوں میں لام ہو علیہ کے نزدیک ہے اور سب سے زیادہ صاحبین کے نزدیک صحیح نہیں ہے سو لام جو حقیقت ہے
 جب صحیح کو کمال ترجیح قرار دے کر کہ غلط کے اندر داخل محض ہے لہذا اس سواد کچھ مقدم ہی قبول کیا جائے
 گا جب تک اس سے بدل کر کے ان پر رد موجود ہو ورنہ اس صورت میں ہے کہ رد اسی قابل دیکھوں ہوں اور
 اگر وہ قول سے اختلاف ہو چکے ہے اور غرض سے وہ لا حقیقت حاصل سے استدلال کر رہا ہے وہی استدلال ہے۔

وَمَا أَغْفَرُ الْمَوَاضِعَ الْمُتَّفَعَةَ لِأَنَّ الْبَيَانَ عَظِيمًا هُوَ الظَّاهِرُ فَفِي صُورَةِ عَدَمِ
 حُضُورِ شَيْءٍ تَكُونُ الْمَوَاضِعُ هِيَ الْأَصْلُ وَفِي صُورَةِ الْإِحْتِلَافِ يُوجِبُ قَوْلُ مَنْ
 بَيَّنَّ عَلَى الْمَوَاضِعِ مَبْدَ رُبْعَةٍ تَقْتَضِي الْمَوَاضِعَ بِمَنْزِلِ الْبَيْعِ وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ
 فِي الْقَدْرِ مَا بَيَّنَّ بَقَوْلِهِمْ أَنَّ الْبَيْعَ يَنْفَعُ وَيَنْفَعُ فَاءُ وَبِئْسَ تَوَاصُغٌ مِنْ الْقَدْرِ وَتَنْظِيرُ
 بِحُضُورِ الْعَلَقِ أَنَّ الثَّمَنَ الْعَارِي وَفِي الْوَاقِعِ يَكُونُ الثَّمَنُ الْعَارِي مَبْدَ أَيْضًا أَرْبَعَةً
 أَقْسَامٍ فَإِنْ اتَّفَقَ عَلَى لَارِصٍ كَانَ الثَّمَنُ الْقَبِيحَ لِأَنَّهُمَا لَمْ يَأْخُضَا عَنْ
 الْمَوَاضِعِ وَالْبَدَلُ يَكُونُ لَاغْتِبَارًا بِالتَّصْمِيمِ وَهَذَا الْقِسْمُ يُظْهِرُهُ لَمْ يَذْكُرْهُ فِي
 مَقْصِدِ الْمُسْتَحْ وَنَ لَقِيَ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَحْضُرْهُمَا شَيْءٌ أَوْ اِحْتَلَفَا عَلَى الْبَدَلِ بِاطِّئَانِ
 وَالتَّسْمِيَةِ صَحِيحَةً عِنْدَهُ وَعِنْدَهُمَا الْعَمَلُ بِالْمَوَاضِعِ وَجِبَّ وَالْأَلْفَ الْبَدَلُ هُوَ
 لِأَنَّهُ بِاطِّئَانِ يَكُونُ الثَّمَنُ عِنْدَهُ الْقَبِيحَ وَعِنْدَهُمَا أَيْضًا يَدُ عَلَى مَا تَقَدَّمَ مِنْ أَصْلِهِ
 وَاسْتِيفَانِ وَإِنْ اتَّفَقَ عَلَى لَبْدٍ عَلَى الْمَوَاضِعِ فَالْثَّمَنُ لَتَانِ عِنْدَهُ لِأَنَّهُ لَوْ جَعَلَ
 الثَّمَنَ الْعَارِي مَبْدَ لَأَنْفَ الْبَدَلِ هُوَ غَيْرُ دَاجِلٍ فِي الْبَيْعِ بَشَرَةً لَقَوْلِ الْآخِرِ
 عِيصِيَةِ الْبَيْعِ بِمَنْزِلِ عَامٍ جَمَعَ بَيْنَ حَرْزٍ وَعَنْزٍ فَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ الثَّمَنُ الْقَبِيحَ
 لِبَيْعِ الْقَامِدِ وَعِنْدَهُمَا الثَّمَنُ الْعَارِي لَئِنْ عَرَضَ مِنْ دُخْرِ الْأَلْبِ مَرْأً هُوَ الْمُقَابَلَةُ
 بِالْعَبِيحِ فَكُلُّ دُخْرٍ وَتَسْكُوتُ عَنْهُ سَوَاءٌ كَسَلَتْ أَمْ كَسَلَتْ زَهْدٌ وَبِأَيِّ عَنْ أَيْ
 حَبِيبَةٍ أَيْضًا وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ فِي الْجَنَسِ يَأْنِ يُؤْ مَبْدَ عَلَى أَنْ يَفْقَهُ بِحُضُورِ
 الْحَقِّ عَلَى مَانَةٍ يَدِيرُ لَعَفًا بَيْنَهُمَا وَيَتَنَكَّمُ عَلَى مَانَةٍ دَرَاهِمَ فَالْبَيْعُ جَائِزٌ عَلَى
 كُلِّ حَالٍ مِنْ أَلْ حَالَ الْأَرْبَعِ سَوَاءٌ اتَّفَقَا عَلَى الْأَعْرَاضِ أَوْ عَلَى أَسْمَاءٍ أَوْ عَلَى أَلْفَةٍ
 لَمْ يَحْضُرْهُمَا شَيْءٌ أَوْ اِحْتَلَفَا فِي الْبَيَانِ أَوْ الْأَعْرَاضِ اسْتِحْصَانًا وَذَلِكَ لِأَنَّ
 الْعَمَلُ لَا يَصِحُّ إِلَّا تَسْمِيَةً أَوْ بِدَلٍّ وَفِي الْحَقِّ أَيْضًا لَعَفًا فَلَا يَدُ مِنْ التَّصْحِيحِ
 وَذَلِكَ لِأَنَّهُمَا مَبْدَ سَبَبٍ وَفِيهِ بِالْإِتِّفَاقِ يَكُونُ أَيْ حَبِيبَةٍ وَصَحْبِهِ

ترجمہ و تفسیر

وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمُصَنِّفُ - نوحہ میں نے اس میں سبب تعلق کا خبر کیا ہے
 کہ اگر خدا کی عبادت میں کسی کا خیال ہے کہ اس صورت میں کوئی چیز موجود نہ ہو (موجود
 کی بات چیت سے ہو جائے) تو ساتھ ساتھ ہی اصل قرار دیا جائے گا اور (بھٹکے) تھکے ہوئے کی صورت
 میں موصوفہ (ماتحت) استیثنا سے مراد اس کے مطابق اصل کیا جائے گا لہذا اصل کا کیا فیہ پر یہ امر درست ہو گیا۔
 وَإِنْ كَانَ ذَلِكُمْ مِنَ الْإِثْمِ (۲) اور اگر یہ تعلق مقرر جس میں کوئی صورت کہ دونوں (حالات میں)
 یہ ممکن ہیں کہ کیا ہو سکے اور کہاں سے وہ ممکن نام ہو گیا ہے جس میں دونوں ملے اور میں واضح کریں گے
 اور وہ کے سامنے کیا کریں گے کہ قیمت وہ چیز ہے حالانکہ واقع میں صرف ایک چیز ہے تو اس کی
 بھی چار ہی صورتیں ممکن ہیں اِنْ اِتَّفَقَ عَلَى الْاِغْوَاظِ كَانَ الْفَنُّ الْفَنُّ ہاں اگر دونوں کا تعلق
 مقرر سے ہو جائے کہ تو درجہ اولیٰ قیمت ہو گی کیونکہ جب دو ایک معاہدہ دار بذات سے ہو گئے تو یقیناً اور
 تیسرے کا اعتبار کیا جائے گا چونکہ یہ تمام ممکن ظاہر و باہر تھے اس لئے اس صورت کو کلمہ سمیں بیان نہیں کیا گیا
 ہے وَالْفَقَا عَلَى اَنْ لَمْ يَحْضُرْ عَمَّا شَلَّى لَوْ اَخْتَلَفَ خَالِدُونَ بَاهِدٍ وَلِشُعْبَةَ مَسْمُوعَةَ عَمَهُ
 وَعَنْدَهُمَا الْعَمَلُ بِالسُّنْعَةِ وَاحِدٌ وَالْأَلْفُ اَنْذَى هَرَا بَہ ہا بھلا۔۔ اور اگر چاہیے کہ ہر
 اختلاف ہو یا کیا اختلاف ہو یا نہ تو تمام صاحب کے نزدیک تعلق اصل ہے اور تیسرے میں کچھ ہے اور صاحب کے
 نزدیک ملے شہدہ کی کا اقرار کرنا ضروری ہے اور نہ الاوریک ضرور کہ کیا ہے اور اصل ہے بہرہ کوہ صورت
 میں تمام صاحب کے رد یہ قیمت۔۔ اور ہر دو کی اور صاحب کے نزدیک یہ ہر دو کی جادوی ہے جو دو صاحب
 کے اصول کی گواہی ہے۔

وَإِنْ اِتَّفَقَا عَلَى الْبُيَا عَلَى الْخَوَاصَّةِ فَلِلْفَنِّ الْعَلَنِ جَنْدَ - اور اگر دونوں تعلق ہوں ذوق پر
 بناء کرتے ہیں تو بھی قیمت تمام صاحب کے نزدیک وہ چیز لازم ہوں کی وجہ سے کہ اگر میں ایک چیز کو
 میں تو اتف کا قبول کرنا جو کہ دراصل صحیح میں داخل نہیں تھا شرط دیا جائے گا اور اسے کو قبول کرنے کے لئے
 جتنی دوسرے طرف کو قبول کرنے کے لئے اتف کا قبول کرنا شرط دیا جائے گا۔ کہ یہ صحیح میں داخل نہیں ہے تو
 قیاس دیا جائے گی جسے اس صورت میں کہ اس نے ایک صحیح میں جو اس عہد کو جمع کر دیا تو عہد کی صحیح کو قبول
 کرنے کے لئے حرکت کی تو قبول کرنا شرط دیا گیا ہے اور اگر ایک جو صحیح میں داخل نہیں ہے اس کو قبول کرنا
 کے لئے شرط قرار دیا گیا ہے اور یہ صحیح کو قیاس کرنا ہے لہذا ضروری ہے کہ اس میں (اور جزا میں) ایک صحیح
 نام دیا گیا ہو جائے اور صاحب کے نزدیک قیمت ایک چیز ہو کی کہ کہ اس کے اتف کا کہ صرف تعلق میں تھا
 اور اس کا کہ کہ لوگوں کے سامنے کے مقابلے میں صحیح تعلق پر مبنی تھ لیکن اس دوسرے جزا کا کہ کہ
 اس سے سکتہ دونوں کا حکم سادہ ہے جس طرح کہ اس میں ہر ایک کے لوگوں کو کھانے کے لئے ضروری اور ضرور
 کیا گیا تاکہ پہننے سے اس سے کہ ظہر میں اتفاق ہو گیا تھا قرار نہ میرا اظہار نہیں کیا کہ تاہم تمام صاحب سے

گئی ایک بار اس کے مطابق ہے۔

وہی کان دلتک فر الجس۔ (۳) اور بھی شمن میں رہا ہی پڑ جائے ہیں سواست کہ عاقبت
وہ تو اس بات پر نکال کر میں کہ ام حقوں کے سہتے۔ چند یہ سواست کہ اس کے عادت کے لئے اور تہہ سے
در سہن اصل ہی مودر کہ سے عابہم جالرعن کل حال قوی در سہت ہے (شمن کی) تمام صورتوں
سہتہ کو رہا۔ وہی حال میں رہا ہے کہ وہ تو سہتہ ہی سے امر۔ شمن ہی خلق ہو سہتہ ہی پر بناہتہ شمن ہوں
یا یہ صورت ہو کہ وہی حال میں رہا ہے کہ وہ تو سہتہ ہی سے امر۔ شمن ہی خلق ہو سہتہ ہی پر بناہتہ شمن ہوں
وہی ہے کہ شمن ہی شمن کے درست نہیں ہوتی اور قندوں نے صل ہی میں تعلق کر یا ہے لہذا اس کی
شمن ضروری ہے کہ وہی شمن ہے کہ اس کی شمن ہی شمن ہی درست ہو کہ شمن ہی شمن ہی ضروری
شمن کے درست ہی ہے۔

وَحَدِّ الْعَرَبِيِّ نَهْمَا بَيْنَ الْأَوَاضِعِ مِنَ الْقُدْرَةِ وَالْأَوَاضِعِ مِنَ الْجَسَدِ حَيْثُ اخْتَبَرَا
يَقِيمُ غَيْرُ الْأَوَاضِعِ بِالْعَرَبِيِّ وَالْقَاتِنِ بِمَا سَدَّيْنَا بِالْعَمَلِ بِالْأَوَاضِعِ مَعَ
الْجَدِّ فِي أَصْلِ الْعَرَبِيِّ مُخْتَرٌ فِي الْأَوَّلِ إِذَا يَفْقَهُ مِنَ انْفُسِهِمْ بِمَصْلَحٍ نَصْنًا وَفَو
الْأَفْ وَاشْتِرَاطِ فَيُؤَلِّفُ الْأَفْ الْآخَرِيَّةَ كَيْ شَتَا مَكْنً لِأَمْتَالِهَا مِنْ جَرِيَةِ
اِخْتِبَارِهَا فَلَا يَفْقَهُ سَبْعَ مَخَارِجِ الثَّانِي إِذَا لَوْ عَصِرَتْ الْمَوَاضِعُ فِيهِ يَعْدَمُ
الْمَعْنَى وَيُوجِبُ خَلْقَ الْعَمَلِ مِنَ الْخَمْنِ فِي الْبَيْعِ وَهُوَ يَفْقَهُ الْبَيْعَ مِنْهُ وَاجِبَ
الْقَسْمَةِ وَمِنْ يَخْتَبِرُ الْعَمَلُ بِالْأَوَاضِعِ وَإِنْ كَانَ لَمْ يَدْرِ لِمَالِ فِيهِ كَالْطَّلَاقِ
وَالْعِنَاقِ وَالْمِهْرِ فَدَلَّ سَجِيحٌ وَالتَّهْلُكُ بِالْعَمَلِ بِالْجَدِّ وَالْجَدِّ وَالْجَدِّ وَالْجَدِّ عَلَيْهِ
الْمَسْلُوكُ شَدِيدٌ حَذَرٌ جَدُّ وَفَرْتَمِنْ جَدُّ الْفَكَاحِ وَالْعَدْلُ وَالْمَعْنَى فِي يَفْقَهُ
الرُّوَايَاتِ الْكَوْكَ وَالْعَدْلُ وَالْمَعْنَى وَمَنْ يَفْقَهُ الْأَوَاضِعَ فِيهِ نَ يَوَاضِعًا عَلَى أَنْ
يَفْقَهُ وَيُطْلَقُ نَ يَفْقَهُ بِخُصُوصِ الْعَالَمِ وَلَيْسَ فِي لَوْ فَمِ كَذَلِكَ وَالْفَرَادِ
فَالْمَعْنَى وَالْمَعْنَى بَارَ يُؤْ صَحِّحَ الْوَجْهَ مَعَ أَمْرَانِهِ أَوْ عِنْدَهُ نَ يَفْقَهُ طَلَاقًا أَوْ
عِنَاقًا عِلَاقَةً وَلَا يَكُونُ فِي مَوَاقِعِ كَذَلِكَ وَيَفْقَهُ الْمَرْذُ بِهِ الْبَيْعُ بِأَنَّهُ تَعَالَى
إِذَا يَفْقَهُ الْمَوَاضِعَ فِيهِ فَمِنْ هَذِهِ الصُّوَرِ فِي كَذَا خَالٍ مِنْ الْأَحْوَالِ بَلْزُومِ
الْمَعْنَى وَيُطْلَقُ الْبَرْزُ وَيُلْحَقُ بِهِ الصُّوَرُ اِتْعَافُ مِنَ الْقَصَصِ وَالْقُدْرَةِ وَبَحْثُ
وَلَوْ كَانَ الْأَمَالِ فِيهِ تِلْكَ كَالْمَسْكَاحِ عَنِ الْمِهْرِ فِيهِ لَيْسَ بِمَقْصُودٍ وَأَمَّا الْمَقْصُودُ

سے احراش پر دونوں کا اتفاق ہو تو کسی سر قریب سے محو نہ کر جائے علی الاول ہونے میں یا غایۃ اللہ کی جانے پر
دونوں متفق ہوں یا نہ ہوں یا نہ ہوں اور نہ ہونے میں ہر ایک مختلف ہو تو ہر شے واجب ہو کہ پانچ کوراہ تین
سورۃ تین میں سے پہلی صورت ہو یا اتفاق ہے کہ وہ دونوں نے کسی میں جڑ کا کارواہ کیا ہے اور اولیٰ ہر لہر میں
واجب نہیں ہو گا اور اولیٰ میں ہر قاضی کے لئے کہ کچھ کچھ غیر شے کے کچھ نہیں ہوتی یہاں کسی (ذکر کر دو
تو کہ واجب ہو گی اور ہر عمل اور اس صورت میں تو اس مقام صاحب کی جو روایت ہے عام ہے کہ ہے تو ہر شے واجب
ہو گا جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ کہ ہے (پہلی صورت میں جو پہلی ہے وہی اس کی بھی ہے) اور تمام ابو یوسف کی
روایت میں جو تمام صاحب سے لے کر سامنے کی ہے اسے کہ کچھ کچھ غیر مقرر کیا ہے اس کی کوئی نہ جانتے ہوئے
ہر کسی واجب ہو گا کہ کچھ میں گذر جائے

وَأَن كَانَ الْمَتَانِ مَقْصُودًا كَالْخَلْعِ وَالْعَقْرِ عَلَى مَالٍ زَالِصٍ غَيْرِ قِيمِ الْفَضْلِ (۳)
 اور اگر اس قدر میں، یا حیثیت مقصود کے اور جسے خلع اور عقر بشرطہ مال، مال اور کسی غیر میں مصلحت
 بالمال کیونکہ کہ کوئی نہیں اس میں سے ہر ایک میں مالی حیثیت مقصود کے ہے نیز کہ ان سہولت میں جب
 حکم میں کا مرتب کیا جائے گا، جب نہیں ہو گا

[illegible]

اجتماع تو بالاعتقاد طلاق واقع ہو جائے گی اور جہاں لازم ہو گا جہاں صحت میں کے نزدیک تو ظاہر ہے کہ
 برس (اعتق) کا لفظ اصل سے بدل ہے اور صحت میں ہر قدر نہیں ہوتا اور ہر حال امام صاحب کے نزدیک
 تو اس لئے کہ دونوں کے اعراض کر پینے سے مذاق باطل ہو گیا ہے اور دوسرے کفر میں مذکور ہوا عہد کے
 بدلے یہ عہدات کھسک ہوئی ہے اور حلفا والی قول لیسعی لایعاص والی مستکفا صواب لازم
 اجتماع اور اگر دوسرے میں اختلاف ہو تو یہی اعراض کا قول مستحب کا وہاں لایعاص ہونے میں اتفاق ہو تو
 بالاعتقاد بدل مادم ہے۔

اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ خالی پر ہر صورت کو مجوز کر پاں تمام صورتوں میں حرف کا قول یکساں
 ہے جسی نام صاحب اور صاحبین دونوں کا قول یکساں ہے اور وہ ہے کہ طلاق واقع ہو جائے گی اور بدل لازم
 ہو گا جس مکہ میں لفظ "سوت" مذکور ہے جس کاغذی یہ ہے کہ اس کی مراد وہ ہے کہ خالی وہی ہونے میں
 دونوں حنفیوں میں مگر اس کی وضاحت دوسرے شارع حضرات نے نہیں فرمائی ہے۔

وہاں کمالی والی فی نقد اور اگر مقدمہ چلے گی دونوں کا مذکور ہو گا جس صورت کہ دونوں واضح کر گیا ہے
 پہلے سے ملے کر میں کہ سب کے سامنے اور ہر کا ذکر نہیں گئے اور حالانکہ واقع میں مقدمہ چلے گا ایک جرم
 سے قاضی انصاف علی الہیاء تو اگر میں یہ عام کرنے میں دونوں کا اتفاق ہو جائے گا جس مکہ میں قلم کے قلم ہونے کے
 بعد دونوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ بالذات حق میں ملے شدہ مقدمہ کے مطابق سمجھنے سے صرف کیا ہے قصدا
 لطلاق و قطع و ضمان لازم کلمہ صامعین کے نزدیک طلاق واقع ہو جائے گی اور یہی لازم ہو گا
 جیسا کہ اس کی وجہ پید کردہ ہو جائے گی کہ خبر (اعتق) کا لفظ صامعین میں ہر ایک کے نزدیک اگرچہ وہاں
 میں اثر نہ ہو تا ہے لیکن قطع کے قلم میں اس طرح ہے کہ اصل کو مجوز کر دے جس میں اس کا اثر ظاہر نہ ہو گا

وَلَا تَقَالُ كَيْفَ مَكُونُ الْعَمَلِ ذَاتًا فَهُوَ وَقَدْ بَصُرَ فَمَا قَبِلَ أَنْ الذَّلْ مَقْصُودٌ فِيهِ
 وَأَوْ مَقْلَمٌ أَنْ الْعَمَلُ تَابِعٌ مَوْزٍ وَلَكِنْ لَا يَلْزَمُ أَنْ يَكُونَ خُصْمٌ خُصْمٌ أَلَمْ يَتَوَضَّعْ
 كَالنِّكَاحِ فَإِنَّ الْعَمَلُ فِيهِ ذَبْعٌ وَيُؤْتَرُ الْهَذَا فِيهِ مَعَ أَنَّهُ لَا يَلْزَمُ فِي النِّكَاحِ لَنَا نَقُولُ
 إِنَّ الْعَمَلُ فِي الْخُصْمِ وَإِنْ كَانَ مَقْصُودًا لِلْمُتَعَابِدِينَ بَكْتًا دَبْعٌ لِلْخُلُقِ فِي حَقِّ
 الذُّبُوتِ وَإِنْ أَعْدَى لَنْ لِنِكَاحٍ وَلِنْ كُنْ تَقَفًا بِالنَّسَبَةِ لَنْ مَقْصُودًا الْمُتَعَابِدِينَ
 لَكِنَّ أَصْلًا فِي اثْبُوتِ الْبَيْتِ بِذَوِي الذُّكْرِ وَمُقَدِّمٌ يَجِبُ أَنْ يَتَمَلَّقَ التَّامَلُ
 بِاخْتِيَارِهِمَا فَعَالِهِ تَكُنُ الْغُرَاءُ قَابِلَةً جَمِيعَ الْعَمَلِ لِأَبْعَ الطَّلَاقِ عَنْهُ تَعَابِقُهُمَا عَنْ
 الْمَوَاسِعَةِ وَإِنْ تَقَفَا عَنِ نَهْ لَمْ يَخْصُرْ فَمَا شَرِيَّةٌ وَفَعِ الصُّلَاقِ رُجْعُ الْعَمَلِ
 تَقَفًا أَمَا عَنْهُمَا فَصَاهِرٌ مَعًا مَرْبُوعٌ هَذَا تَوَلَّى مَرْوَةً مَا عِنْدَهُ فَلَوْ خُجَابِ

کا اثر نہ پڑے گا اور تمام صاحبہ کے نزدیک وہ یہ ہے کہ جب ذائقہ دہن خالص ہے تو قطعی ہونے کا پہلو رائج ہو گا کیونکہ قطعی اصل ہے مگر مانتے نے یہاں پر اعراض کی صورت میں تعلق کا کر نہیں کیا اور نہ صورت اختلاف کی کا ذکر کیا ہے کیونکہ صاحبہ نے ذائقہ کی صورت کے قسم سے اعراض کا ہمہ برد کوئی معلوم ہو جاتا ہے اور اختلاف کی صورت میں جو مدلی ہے اعراض کا کسی کا توں مسترد ہوتا ہے۔ لام صاحبہ کے نزدیک کیونکہ اس کا دعویٰ اصل کے مطابق ہے اور صاحبہ کے نزدیک شادی سے طبع میں مدق کا اعتبار ہی نہیں ہے اس حکام کی تفصیل، سرے کو توں نے بھی اسی طرح کی ہے وان کن من الجسم اور اگر جس بدل میں مدق، جو یعنی دونوں نے ملے کر یہاں تک ہو گویا کے جسے عقلمیں سورج یاد کر کریں گے درستی میں ولقد صرف سورہ نام میں ہو گا وجب المسمی عندہما لکل هذا تو صاحبہ کے نزدیک تمام صورتوں میں بھی واجب ہو گا یہ ہے کہ دونوں اعراض پر تعلق کر میں، بعد، علی البہل پر اتفاق کر میں یا یہ کہ ان کا اتفاق نہ ہو جسے یہاں اختلاف کرنے کیونکہ وضع میں واقع باطل ہے اور میں جہاں جہاں ہوتا ہے وعدہ ان تعلق جس اعراض وجب المسمی اور امام صاحبہ کے نزدیک اعراض پر اتفاق ہونے سے کسی واجب ہو گا اس وجہ سے کہ اعراض کی وجہ سے ذائقہ باطل ہو جائیگا۔

وان انتہا علی ابداء، لوقد البطلان اور ذائقہ پیمانہ کرنے میں خالق ہونے سے طلاق سوتوں رہے گی یہی کی جانب سے کسی کے لیے کر لیتے پر اس وجہ سے کہ وضع میں بھی ذائقہ نگر خیار کے ہے اس نے صورت کا تصور کرنا شروع ہے ان انتہا علی انہ لم یحضر من ذائقہ وجب المسمی وضع المطلق اور اگر خالص مدق ہونے پر، دونوں خالق ہوں تو کسی کا مدق اور طلاق واقع ہو جائے گی کیونکہ اس وجہ سے قطعاً رائج ہے اور نہ ان کی باہر مروجہ ہوں اختلاف، مالتوں لسمی الاعراض اور اگر یہاں صاحبہ پر قرار اس سے دعویٰ کرے والے کا قول مسترد ہو گا کیونکہ اس کا دعویٰ اصل کے مطابق ہے۔

وهذا خلّة في الإنشآت وإن كان ذلك في البهول من الإقرار بما يقتضيه الصبح كالبيع بان نواصف حتى ان يقرأ بالبيع بمضمون اندس ولم يكن قين الواقع اقرب وبعد لا يخلطه كالشكاح وسطلاق بان نواصفنا غلر ان يقرأ بالشكاح والطلاق بمضمون فامية ولم يكن بينهما اقرب فالبهول يخلطه لان الإقرار مضمون للصدق والكذب والمضمون غنة اذا كن بطلا فا الاحياء به كذب يمتد حقاً والبهول من الوثبة كثر ائ اذا بعدد العلام الكفر هو لا يمتد كلفوا لو يؤكده عليه انه كذب يكون كامراً مع انه لم يقتض به فاجاب بقوله لا يمتد عزل به ان ليس كلفه فخطا هو به من غير اعتقاد لكن بهين البهول لكونه

استحقاقاً بادیین وهو كفرة عوله لغنى قل أبى منه وآياته ورسوله كنتم
تستهزون لا تغفروا قد كفرتم بعد ایمانکم والشفعة عطف علی ما قبله وهو من
الشفعة لغةً ومن الاصطلاح ما عرّفه المصنف بقوله وهو العمل بخلاف
موجب الشرع وإن كان أمثلة مستوفى وهو سرف والتبذير أى تجاوز
الحد وتفریق المال سرفاً وذلك لا یوجب صلاحاً من لاهلته ولا یفقد شرفاً من
أحكام الشرع من یوجب له وعليه فیکون مطاعاً بالأحكام كلها ووضع
حالة عنه أى مال استغنى عن تحقیقه فی أول ما یبلغ بانصر وهو قوله تدارى
ولا تؤثروا النساء مؤلکم البی جعل الله کف فیما ومن لایة قویحات
أخضع أن یكون المعنى غنى طاهر فی لا تؤثروا ایها الاولیاء السیفه
من الأزواج والاولاد أمؤکم النبی جعل الله کف فیما لانهم یستغفروا بها
بلا تدبیرکم یحتاجون الله لاجل عفاتهم ولا یؤثرونکم وحیداً لایکون الا به مما
محق فیہ والذی ان یكون معنی أمؤکم امواتهم وانما اصیبت البیة لأجل
لغیام تدبیرهم وحیداً یكون تمسکاً لما فخذ منه ی تؤثروا سفیهة امواتهم
انفی جعل الله کف فیما تدبیرها وقیامها

ترجمہ شریف

وہا انھ میں انصرفت الخ۔ مذکورہ لائقیات در مقابل قرب و دلالت اختلاعات
میں ہاتھ کے درخ ہونے کے بارے میں تھے اب مصنف احمد علی پر ان واقع ہونے کے
احکام اور قصیدات رات کر کے ان کا ان والد اور بچے کی مدد تا قیام اس اقرار بعد بحصل
انصاف و قمر وادار میں (۱) آپے حاد کے ملنے میں بڑھ چکا تھا کہ کتنے سے جیس کرنا ہے کہ وہ ان میں
میں نے کر لیں کہ لوگوں سے ماننے کا قدر کر لیں گے کہ وہ میں کون ہیں ہے۔

دوسرا لایحسب (۲) آپے صاف کے سلسلے میں جو شخص کا جس میں رکھا ہے جیسے کتاب اور حدیث اور
آدمی نے کر لیں کہ لوگوں کو سامنے کتاب کا یا ظن کا اقرار کریں گے ہاں کہ وہ حق میں کون اقرار میں ہے
عالموں کی طوطیوں کی زبان پر یہ قرار ہو جائے گا کہ یہ کتاب خدا کی کتاب و دین کا کتاب ہے
ہر حرمت حسن کی خبر رکھتی ہے اس میں اس کی خبر کی طرح ہو سکتی ہے۔

واللہ اعلم فی الزیادہ کے اقوال میں جو دل کی مثال ہے لایا الہام مذکور ہے جس میں عقل کرنا
کفر ہے جیسے کون بھلائی کے کفر نے اللہ کا زبان سے کہے تو کافر ہو جائے گا ان پر اعتراض ہے کہ جب
وہ کفر کا خدا نہیں رکھتا تو کافر کیوں کہہ سکتے ہیں تو مصنف نے اس میں اس کا جواب اپنے اس قول میں دیا ہے

تو درود و دعا کے لئے تم کو اس درود پر آمادہ کیا ہے۔

وَيَذُلُّ عَلَىٰ هَذَا الْمَعْنَى لَوْلَا هُنَا بَعْدُ فَإِنْ أَسْتَقَمَ مِنْهُمْ وَشَدَّ فَإِنَّمَا هُوَ إِلَهُهُم
أَنُؤَالِهِمْ وَلِهَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمُحَمَّدٌ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ إِلَهُ الْعَالِ مَا لَمْ يُؤَمِّنْ بِهِ
الرَّاشِدُ لِأَجْلِ هَذِهِ الْآيَةِ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ إِذَا قُلِعَ خَصْمَانِ وَعَشْرَتَيْنِ سَقَطَ إِلَهُ
الْحَالِ وَإِنْ لَمْ يُوَسِّسْ بِهِ الرَّاشِدُ أَنَّهُ يَصْبِرُ الْمُرَأْيِي هَذِهِ الْمَدَّةُ جِدًّا إِذَا وَقَعَ
مُدَّةُ الْفُلُوحِ أَشَى عَشْرَ سَنَةٍ أَوْ مَدَّةُ الْحَمَلِ سَنَةً لِشَهْرِ فَيُصْبِرُ جِهَتِي أَيْ وَإِذَا
اسْتَوْحَشَ ذَلِكَ يَصْبِرُ جِدًّا فَلَا يَبِيدُ مَتَى أَلْمَالُ يَفْعُهُ وَهَذَا الْقَفْزُ أَيْ عَدَمُ
إِطْلَاقِ الْعَالِ جِنًّا أَجْمَعًا عَلَيْهِ وَلَكِنْهُمْ اخْتَلَفُوا فِي أَمْرِ زَائِلٍ عَلَيْهِ وَهُوَ كَوْنُهُ
مَحْجُوزًا عَنِ التَّصَرُّفَاتِ لِمَعْنَى لَا يَكُونُ مَحْجُوزًا وَجِدْهُمَا يَكُونُ مَحْجُوزًا عَلَى
مَا اعْتَرِزَ إِلَهُ بِقَوْلِهِ وَإِنَّهُ لَا يُوجِبُ الْحُجْرَ أَصْلًا عِنْدَ بَيْنِ حَبِيلَةٍ أَيْ سَوَاءَ كَانَ فِي
تَصَرُّفِ الْإِطْلَاقِ الْبَرِّ كَالْعُكَّاجِ وَالْعُنَاقِ أَوْ بَيْنِ تَصَرُّفِ الْإِطْلَاقِ الْبَرِّ كَالْعُنَاقِ
وَالْأَجْنَةِ فَإِنَّ الْحُجْرَ عَلَى لَمَزِ الْمَقَالِ الْمَالِغِ هُنَّ مَشْرُوعٌ جِدَّةً وَكَذَلِكَ
عِنْدَهُمَا فِيمَا لَا يُطْلَقُ الْبَرِّ وَأَمَّا فِيمَا يُطْلَقُ الْبَرِّ لِحُجْرٍ عَلَيْهِ فَمَنْظَرُهُ
كَالْحُسْبِيِّ وَالْمَحْجُوزِ فَلَا يَصِحُّ بَعْدُ وَاجَارَتْ وَهَبَتْ وَسَالَتْ تَصَرُّفَاتُهُ لَأَنَّهُ يَسْرُفُ
مَالًا بِهَذَا الطَّرِيقِ فَيَكُونُ كَلَاظِمِي الْمُسْلِمِينَ وَفَحَاجٌ لِنَفْسِهِ أَيْ نَفْسُ الْعَالِ
وَالسُّعْرُ غَضَبٌ مَا قِيلَ وَهُوَ لَفُزْجُ الْخَدِيقِ عَنْ مَوْضِعِ الْإِلَامَةِ عَلَى قَصْدِ الْعَمِيرِ
وَأَدْنَاهُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَإِنَّهُ لَا يَلْبِثُ إِلَّا يَوْمًا أَيْ أَطْلَقَ الْجِلْبَابَ لِيَتَّخِذَ الْفَقْرَ وَالْفَقْرَةُ الْهَيْذِيَّةُ
لَكِنَّهُ مِنْ أَسْتَبَابِ الْخُفْيَةِ بِنَفْسِهِ مُطْلَقًا لِكُونِهِ مِنْ أَسْتَبَابِ الْمُنْفَقَةِ فَسَوَاءٌ قَوَّضَ
بِهِ الْمُنْفَقَةُ أَوْ لَمْ يَوْجَدْ جَمَلُ نَفْسِ السُّعْرِ فَلَمَّا مَقَامُ الْمُنْفَقَةِ بِجِلَابِ الْخُرُوصِ
فَبِأَنَّهُ مَقْشُورٌ إِلَى مَا يَحْضُرُ بِهِ لِنُصُومِهِ وَإِلَى خَالٍ يَحْضُرُ لِمَتَعَلُّقِ الرُّخْصَةِ لَيْسَ نَفْسُ
الْمَرْصُورِ فَلَا مَا يَحْضُرُ بِهِ النُّصُومُ فَيُفَوِّضُ وَالسُّعْرُ فَيُنْصَرِّفُ نَوَاتٍ لِارْتِيحِ وَفِي قَائِمِهِ
وَجُوبِ النُّصُومِ إِلَى جِدَّةٍ مِنْ أَيَّامٍ آخَرٍ لَأَنَّهُ لَسْتَقَامُهُ

زیر دست

وَيَذُلُّ عَلَىٰ هَذَا الْمَعْنَى الخ۔ چنانچہ یہ درود اس پر رال کر کے پڑھیں گی کہ یہ
کر رہے ہیں اور یہ ہے کہ "فَلِنْ أَسْتَقَمَ مِنْهُمْ وَشَدَّ فَإِنَّمَا هُوَ إِلَهُهُم
الْحَالِ" میں یہ شہید ہے کہ جو تو ان کا الہ ہے اسے کہہ دے اور وہ اس پر آمادہ ہو گئے تو اسے
محرم میں یہ درود بھی لکھا ہے اس لئے اس کے پڑھنے کے آنے کی ضرورت ہے کہ یہ ہے۔ یہ اس کے مال کو روکے

واجب سمجھو تو بھی ہے مخالف ہر عقل کے جب اس نے وقت کی نیت کر لی اور پچھلے روز کی مطلق کو برداشت کر لیا تو اس نے اظہار کر کے اظہار کر لیا تو اس کے لئے اظہار محال ہے جیسے ہی جب ایک شخص کو سمجھاؤ تو دوسرے قادر و ذی نیت کو چکا تو سمجھنے پر مجبور ہو گیا تو اظہار کر دیا اس لئے محال ہے کہ وہ کچھ بھاری امر سمجھائی ہے جس میں بندے کا کوئی اختیار نہیں ہے اور اظہار کی رخصت دینا والا (ہر شخص) سمجھو دے لہذا ہر شخص عیاظہر ہو گیا جو اظہار کو سب سے کرے گا۔

ولو كُنْطَقُ الْفَضَائِلِ - اور اگر مسافر اظہار کر دے گا کہ وہ صور تو اس میں کان قیام لیسفر المصحح شعبة فلا تجب انكفوا وان لیسفر المصحح لیسفر کا موجود ہو گا جو کہ مروج للاظہار ہے خبر کا کاندہ دے گا اس لئے کہ وہ ہو گا لان الغنمۃ خلوتہ بالکفۃ اور اگر اظہار کر لے تبم جس نے کرے رہے ہوئے روز کی نیت کر لی تھی تم سناؤ لیسقط عنہ الکفۃ بطلان ما ادا موطن بکسر میں روانہ ہو تو اس سے کنارہ ہائے نہیں ہو گا مخالف اس صورت کے جبکہ کوئی یہ پڑ جائے اور اس کے کہ وہ اظہار کر لے اپنی محنت کے وقت میں تو کنارہ ہائے ہو جائے گا اس لئے ہر مسافر سمجھائی ہے جس میں بندے کا کوئی اختیار نہیں ہے پس گویا اس نے حالت جاری میں اظہار کر دیا۔

واختام الصبر - اور سطر کے اختتام یعنی اور رخصت جمعہ سے سطر کے اختتام متعلق ہیں تنکوت بنسب الخوض آبادی کے باہر نکلنے کی بات ہو جاتی ہے حدیث کی بنا پر جو کہ سنت مشہور ہے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضور ہے کہ آپ مسافر کو رخصت عیادت (بہر کرنے سے تھے جس وقت کہ وہ شہر کی آبادی سے باہر نکل جاتا تھا تو ان لم ینم اللیلو علاہ ہر آج میں حد تک چارے سے سفر بقیث طبع ہر میں ہو جاتے کہ کوئی سفر طبع ہر کی وقت ہو جاتے ہے جبکہ آسانی کے ساتھ تھیں دن گذر جائیں تو قیام کا کفایہ ہے کہ محل سفر سے رخصت سفر حاصل نہ ہو لیکن یہ رخصت سفر سے ۲۴ گھنٹے ہوتی ہے تحقیق اگر رخصت تاکہ محض ۲۴ گھنٹے ہو جائے رخصت تمام لوگوں کے لئے ہو لیکن یہ رخصت اگر رخصت ۲۴ گھنٹے ہو جائے تو یہ آسانی ہر ایک مسافر کو حاصل نہ ہو گی اس لئے مظلوم خصوصاً پورے ہو گا اور مظلوم فوت ہو جائے گا۔

والخطۃ عطیۃ علی ما قبلہ وفوقہ اللقۃ ضیۃ العزۃ وغیرہ الاصطلاح وتوقی الثمن علی خلاف ما یزید ویدو غدر صالح یسقط حق اللہ تعالیٰ اذا حصل من اجتناب ہذا الخطۃ المجتہد فی الفتویٰ وقد استقرع الوسع لایکون اثباتا بل یمتنع اجرا بذل او قصاص فان رخصۃ اللقۃ غیر امرایہ فلیظہر انہا امرایۃ فوطیہا لایخذ ولا یصیر اثما کاتم الزنا وان رخصۃ شہنجا من تعلیم فقطۃ متوقفاً فرمن اللقۃ وقطعہ وکان انساناً لایکون اثماً اثم العبد ولا یجب علیہ القصاص

وَلَمْ يُجْعَلْ غَدْرًا فِي خُلُوقِ الْعِبَادِ حَتَّى وَجِبَ عَلَيْهِ ظِلْمَانِ الْعُدْوَانِ إِذَا تَلَفَ
 سَالِ أَنْصَارِ خَطِّهِ وَوَجِبَتْ بِهِ الذِّیَّةُ إِذَا قَتَلَ السُّبْحَانُ خَطَّةً لَأَنْ كُتِبَتْ مِنْ خَطِّهِ
 الْإِبْرَارِ وَيَدُلُّ لِمَحْنِ لِأَجْزَاءِ لِعَقْلِ وَصَحَّ طَلَاقُهُ إِذَا طَلَّقَ لِعَدْلٍ كَمَا إِذَا أَرَادَ
 أَنْ يَقُولَ لَمَّا أَنَّهُ أَلْعَدَى فُجْرًا عَلَى لِسَانِهِ أَيْ طَالِقٌ يُلْقِي بِهِ الطَّلَاقُ بِغَيْرِ
 وَعَقْدٍ تَشَافَعِيٍّ لَا يَقَعُ قِيَسًا عَلَى الْعَائِمِ مِنْهُمْ إِلَّا حَيْثُ كَانَ وَالْخَاطِي مَقْتَضٍ
 مَقْصُورٍ وَالْمُرَادُ بِالْخَدِثِ رَفْعُ حُكْمِ الْآخِرَةِ لِاحْتِكُمِ لِنُفْسِهِ بِذَلِكَ وَجُوبُ الذِّیَّةِ
 وَالْكَفَرَةُ وَجِبَ أَنْ يُسْتَعْدَّ بِغَيْرِ أَيْ نَفْعِ الْخَاسِرِ كَمَا إِذَا أَرَادَ أَحَدُ أَنْ يَقُولَ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ فُجْرًا عَلَى لِسَانِهِ بِغَيْرِ مَعْنَى كَذَا فَقَدْ لَمْ يَصِبْ قَهْلًا وَهَذَا مَقْصُودُ
 قُوَّةِ إِذَا صَدَقَ خَدَمُهُ وَقِيلَ مَقْتَضَى أَنْ يُعْزِزَ الْخَصْمُ بَأَنْ سَتُؤَدَّ الْأَنْجَابِ
 بِغَيْرِ كَانَ خَطَاةً لَا يُولُفُ بِغَيْرِ مِنْ ذَلِكَ يَكُونُ حُكْمُ حُكْمِ الْقَامِدِ وَيَكُونُ
 بِغَيْرِ كَيْفِ الْمَكْرَهِ بِغَيْرِ بِغَيْرِ قَامِدًا لِأَنْ جَرَى الْكَلَامُ عَلَى بَحْثِهِ أَحْقَارِيٍّ
 قِيَعَقْدُ وَلَكِنْ بِغَيْرِ لَعَامٍ وَخَوَافُ الرُّسَاةِ بِهِ

ترجمہ شرح

ادھار (۲) "ادھار" کا معنی بھل پر ہے۔ یہ لغت میں صواب کی ضد پر ہوتا ہے۔
 جاتا ہے اور اصل میں قصور و گمراہی کی علامت ہے۔ جو خدا کا رعب و عذاب کا باعث ہے۔ جو
 عذر صالح تسلط علی اللہ الیع اور یہ حق تعالیٰ کے ساتھ ہونے کے لئے لازم ضروری ہے جبکہ
 اور کوشش ترقی کرنے کے بعد اللہ ہی جس اگر مجتہد نے توفیق دے گا، جس عباد کی پرہیزگاری کوشش کرے
 کے بعد توبہ کرے۔ ہو گا کہ ایک آدمی کو جو عیسیٰ شہید اور شہید کا فائدہ دیتی ہے سزا کے اور کرنے
 میں حتیٰ لایا تم سے۔ طے و ایلا خط بعد اوصاف جس کی خطا کار کہ گار ہو ہے۔ اور
 قصاص کی گرفت میں آتا ہے جس اگر شہید یا غیب میں ہوئی کے بجائے کسی اور کی صورت کو اس کے پاس
 بھیج دیا گیا اور اس نے اس کو قتل کر دیا تو اس سے وہی کر لی تو نہ ہو جائی ہوگی۔ یہ گناہ ہو گا
 جیسے کہ وہ گناہ ہو ہے اور اگر اس سے کسی صورت کو کہ اس کو گناہ کو گناہ کی توبہ ہوگی۔ یہ گناہ ہو گا
 اس کو دیا جائے گا کہ وہ اس کو قتل کرے گا کہ گناہ نہ ہو گا اور اس سے یہ قصاص واجب ہو گا کہ وہ قتل کرے
 اس حقوق العباد کی صورت میں ہمارے ساتھ ہونے کے بارے میں غلام کو ذرا حسیہ نہیں کیا گیا ہے چنانچہ
 (حقوق العباد میں) توبہ کی توبہ (کر) نے کا صورت اس پر واجب ہو گا جبکہ اس سے کسی توبہ کا مل خاطر ہو گا
 کہ وہ جو جہت بہ الذیہ اس سے دیت لازم ہوگی جبکہ اس نے جوہر کی ذلی کو قتل کر دیا ہوگا کہ جب

وَأَمَّا لَوْ رُوِيَ عَنْهُ أَوْ سَمِعَهُ مِنْ مَرْسُومَةٍ وَأَخْبِيرَ كَلَامَهُ مِنْ قَوْلِ الْأَكْرَاهُ بِحُكْمِهِ
فَيُجْمَعُ هَذِهِ الْأَسْمَاءُ لِأَهْلِ الْخُطَابِ وَالْأَهْلِيَّةِ بِقَوْلِ الْعَقْلِ وَالْقَوْلِ الْأَيْ
عَلَيْهِمْ مِنَ الْخُطَابِ وَالْأَهْلِيَّةِ وَأَنَّهُ مُتَوَفَّقٌ مَعَهُ فَرَضٌ وَظَهَرَ بِإِبَاحَةِ وَرُحْصَةِ
بِقَوْلِهِ أَنَّ الْأَكْرَاهُ أَيْ لَمَّا بِهِ مُتَقَسِّمَةٌ إِلَى حُدُودِ الْأَسْمَاءِ الْأَرْبَعَةِ هِيَ بِفَضْلِ
الْمَقَامِ الْعَقْلِ بِهِ فَرَضٌ كَكُلِّ أَمْرٍ أَوْ أَكْرَاهٍ عَلَيْهِ بِهِ يَرْجُبُ الْإِجْتَاءَ وَأَنَّهُ
بِفَرْضٍ عَلَيْهِ دَانَتْ وَلَوْ صَحَرَ حَقٌّ بِمَوْتٍ غَالِبٍ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ أَلْفَى نَفْسَهُ إِلَى
الْمَهْلَكَةِ وَهِيَ بِفَضْلِ الْعَمَلِ بِهِ حَرَامٌ كَالزَّوْنِ وَقَدْ تَلَسَّسَ مُعْصُومَةٌ وَأَنَّهُ يَحْرُمُ
مَعَالِيقُ الْأَكْرَاهُ أَلْمَنْجِي بِقَوْلِ بَعْضِهِ الْعَمَلُ بِهِ مَبَاحٌ كَالْأَهْلِيَّةِ مِنَ الْمُصَوِّمِ قَائِمٌ
أَوْ أَكْرَاهٍ عَلَيْهِ مَبَاحٌ لَا يَطْرُقُ وَيُجِبُ بَعْضُهُ الْعَمَلُ بِهِ رُحْصَةٌ كَجَزَائِرِ كَيْفَةٍ كُفْرٍ
عَلَى نَفْسِهِ أَوْ أَكْرَاهٍ عَلَيْهِ يَرْحُصُ لَهُ ذَلِكَ بِشَرْطِهِ أَنْ يَكُونَ الْقَلْبُ مُنْطَلِقًا
بِالْمُتَدَبِّرِ وَالْأَكْرَاهُ مُبَاحٌ وَالْعَمَلُ بِهِ يَنْبَغِي الْإِبَاحَةَ وَرُحْصَةَ لَهُ هِيَ الرُّحْصَةُ
لَا يَبَاحُ ذَلِكَ الْعَمَلُ بِهِ بَرْتَبِيعِ الْخُصْمَةِ بَلْ يَقَابِلُ مُدَاوِلَةَ الْمُبَاحِ مِنْ رَفْعِ الْأَمْرِ
وَقَوْلِ الْإِبَاحَةِ تَرْفَعُ لِحُرْمَةِ

يُسَبِّحُ أَفْعَلَ إِلَى الْمُكَرَّةِ بِالْكَسْرِ كَمَا فِي الْأَوَّلِ وَفِي بَعْضِ الْأَهْوَاجِ بَقِيَ
مُتَّصِئًا إِلَى الْأَحْوَاجِ الْعَاسِدِ هُوَ يُخْتَارُ الْمُكَرَّةُ بِالْفَتْحِ مَجْمَعُ الْمُكَرَّةِ مُوَاحِدًا
بِفَعْلِهِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَى هَذَا بِقَوْلِهِ فَقَدْ لَأَقْوَالُ لَا يَصْلُحُ الْمُكَرَّةُ أَنْ يَكُونَ إِلَهُ لِعِبَادِهِ
لَا الْكَلَمُ يَسْتَدِينُ لِعَبْدٍ لَا يَنْصُورُ فَاقْتَصَرَ عَلَيْهِ فِي حُكْمِ الْقَوْلِ عَلَى الْمُكَرَّةِ
بِالْفَتْحِ فَإِنْ كَانَ نَفْسٌ مِنْ لَانْتِفَاعٍ وَلَا يَتَوَقَّعُ غَيْرَ ارْتِضَاءٍ لَمْ يَنْطَلِقْ بِالْمُكَرَّةِ
كَالطَّلَاقِ وَبَحْوَهِ مِنَ الْعَتَايِ وَالْفَكَاحِ وَالرُّحْفَةِ وَالْذُبْذِبِ وَالْعَفْرِ مِنْ ذَمِّ الْقَضِ
وَالْيَمِينِ وَاسْتَدْرَ وَالطَّهْبِ وَالْإِثْلَامِ وَالْقِرْمَةِ الْقَوْلِيُّ فِيهِ وَإِسْلَامٌ فَإِنْ هَذِهِ
اتَّصُرَاتُ كُلِّهَا لَا تَحْتَمِلُ الْمَنْعَ وَلَا تَتَوَقَّعُ عَلَى ارْتِضَاءٍ فَلَا تُكْرَهُ بِهَا أَحَدٌ
وَتَكَلَّمُ بِهَا لَمْ يُنْصَلْ بِالْمُكَرَّةِ وَتَنْفَعُ عَلَى الْمُكَرَّةِ بِالْفَتْحِ فَقَطْ

مرقدہ در دگلہ ۲۰۰ ہے بلکہ مسئلہ الی الاختلاف فی الفاسد قوا اختیار ہاسدی طرف علی سوسہ رہی کہ
مردہ کمرہ مجبور آدمی کا اختیار ہے لہذا کام ختام دینے سے مردے کو مدد ہوگا۔ مصنف نے اس پر بعض
تقریبات کی ہیں چنانچہ فرمود علی الاموال لا یصلح المنکرہ ان یخرب نہ علیہ لان انفکام
بلسان العبد لا یتصور فاقصر علیہ (۱) لیکن بقول میں ممکن نہیں کہ مجبور آدمی کو مدد دے اور
میں نے کمرہ دوسرے شخص کی مال سے حکم کرنے کا تصور ہی نہیں کیا جو سکا ہے اس لئے اس پر کمرہ دوسرے کا جیسا
کام کا حکم حکم کرنے والے مجبور پر قائم ہوگی۔

فمن کان العبد مثلاً لا یتفلسخ بالذنوب علی الوضوء لم یظلم بالکفر بالطلاق قویا
قول ہے کہ اگرچہ اس شخص کا مال ہے اور نہ دے تو اس پر موقوف رہتا ہے اور اگر وہ کسی دوسرے سے باطل نہ ہو گا جسے
طلاق غیر موقوف ہے، قاتل رحمت مذکور (علامہ کا یہ بیان) مردہ (مردہ) کے خون کا مال کر دے اور میں
(ان) دخلت فلازل فانتظمت طلاق (نہیں) اور نہ مانتا ہی سے کلمہ پڑھا کہ اور مردہ پر یہ قول صحیح ہے ورجع
کر لیا اور کلمہ اسلام کا اقرار کر لیا کیونکہ یہ تمام تصرفات قولی ہیں اور نسخ کا حق نہیں رکھتے نہ رضامندی پر نہ
ادعہ موقوف ہو جائے بلکہ ان امور کے لئے پھر کوئی شخص مجبور کر دیا ہے (ان امور کے لئے کرے کے لئے
ی پر یہ دعویٰ کیا ہے) بالان کاس (مکرہ بھیجے رہے) کہ بانی نے حکم کر دیا تو اگر اس کے مردے سے باطل نہ ہوں گے
(اس کا حکم مذکور ہوگا) یعنی مذکورہ پر اس کا خدا ہوگا۔

وان کان محتلفاً ویؤلف علی الوضوء کالمیثاق وحوہ یقصر علی اختیار
ہمہ ایضاً وهو المنکرہ بانفسہ إلا انہ یفسد إعدام روحاً مبغیہ الفیہ فاسد
ولو اجازۃ بعد زوال الإکراه یصح لان النفس زائل بالاجازۃ ولا یتصحی لأعادہ
کلباً لان صحتہا تلتزم علی تمام التضریر بہا وقد لانت دالۃ علی عدمہ ان
عدم ثبوت التضریر بہا لانه یتکلم دفعا للستفاد عن نفسه لا لوجود التضریر بہا
ولا یجوز ان یجوز مجازاً عن شریء لانه لا یقتضی ایجاز مع تمام دلائل الکذب
وهو الإکراه والافعال قسناہر أخذطسا کما أقوال فلا یستصح ان یخون المنکرۃ
عنه آتہ بعبرہ کلاخل والوہم والبرنا فیقتصر علی التضریر لاس الاکل یضم الغیر
لا یفسد ذکذا الوطنی بالآلہ العین لا یفسد فاداً آخرہ الأسس ان یأکل من
الصوم یفسد صوم الاکل ولا یفسد صوم الامر ان کان صامتاً וכذا لو أخره
ان یأکل حال عیہ یأثم الاکل نون الامر ولکنہم یختلفوا فی حق الضمان
مصل یجب الضمان علی المنکرۃ نون الامر وان کان المنکرۃ یصلح آتہ للأمر

اور لڑائی کا حکم نہ دیا ہی مگر پہلی کوئی شخص کہنے سے کہ نہیں سکتا اسی طرح وہی کرنا بھی
 دوسرے کے لئے سے ممکن ہیں سے بعد جب کوئی شخص مجبور یا چاہئے کہ درو کی حالت میں کھائے لے کھائے
 دانت کا درد دوسرے کو جانے کا مگر کھانے کے حکم دینے والے کا درد دوسرے ہو گا اور اگر درد سے چاہے ہی
 اگر کوئی بل غیر سے کھائے پر مجبور نہ کیا گیا تھا پھر ہی صورت میں کھائے والے کو مجبور ہو گا۔ وہ شخص جو
 کھانے کا حکم دینے والا ہے نہیں سمجھے اس میں شکوک ہے کہ جہاں بھی دے گا نہیں تو یہ قول یہ ہے کہ
 نہ جو نہ دے گا کہ اگر اس لئے کہ نہ دے گا تو نہ دے گا کی اگرچہ صلا ہیٹ کھائے ہو گا کہ نہ دے گا کہ نہ دے گا
 ہے جو کہ کھانے کا بیخ و بن کو نہ دے گا۔

وقتلوا الذنوبہ حتی کلہا من نفسہ و درو قول یہ ہے کہ اگر اہل مال کسان پر مجبور کیا گیا ہے
 تو اگر یہ ہو گا تو اگر کسی چیز واجب ہیں ہے جو کہ کھانے کا بیخ و بن کھانے والے کی طرف نہیں لونا
 اور اگر غیر کے ہیں کو کھانے پر مجبور کیا گیا ہے تو حلال کر دے (مگر کرنے والے) پر عائد ہو گا کہ نہ دے گا (مگر)
 تو لہذا ہو گا کہ بیخ و بن کھانے پر مجبور کر دے اور اس کے اعطاف کی صورت تو یہی ہے کہ نہ دے گا اور واجب ہو گا
 یہی ہی اگر آدمی دے کر ہے مجبور کر دے یا تو اگر یہ مجبور اجنبی حالت سے ساتھ ہے تو اس پر (مگر) ہی
 اہل مال پر دے گا ہی ہو گی اور مجبور بھی ہو گا اور یہ فعل امر کی جانب غفلت میں نہ ہو گا کہ مجبور کو اسے دے گا
 پس قہر و دکر سہل تر اور دے فعل قرار دیا جائے یہ بھی نہ ہو گا جیسا کہ عنقریب آئے گا اور اگر وہی کرنے
 پر اگر وصاحت صریح ہو تو متکاف و کلمات احرار میں حالت میں کہ امرت میں میں بھی تو مناسب تو یہ
 کہ ان صورتوں میں بھی فعل کی نسبت ماضی کی طرف کی جاتی ہے اور وہی کہہ گا بھی ہو گا اور
 کے اور کتاب میں جو قہر و دکر ہو گا اور اہل غیر واجب ہوئے ہیں وہ بھی اس پر واجب ہوئے مگر کہ کے پاس
 میں کوئی صریح روایت میں سے نہیں پائی تو اگرچہ اس سے بھی نہ ہو سکتا کرنا بھی نہیں

والنفس ای النفس الذانی من الافعال ما یصلح المکروه فہ ان یکن الذی لغیرہ
 کاتلاف النفس والبدن لنا یمنکر للأنفس ان تأخذ حراماً یضیق علی حال احد
 یقتلہ أو نفس احد بدنیة فیجب القصاص علی لکثرہ بالکسر ان کان
 لغیر عمدۃ بالسيف لانه هو الفاعل والمکروه اللہ یمکن وھذا من امی حقیقۃ
 وقولہ مخصی وھو یجب علی مکروه لانه هو الفاعل التحقیقی وان کان الآخر
 امراً وقال انفسہ یجب علیہا اما المکروه لکونه امراً وان لکثرہ فلیکونه
 فاعلاً وقال یوسف لا یجب علیہما لکون الضمۃ داراً لہ علیہما وکذا الذی
 علی عاقلة المکروه ان کر یقتل حساء وکذا الکسرة ایمن تجب علیہ ثم لما

قسم المصنف الآخر ان لا الى مؤمن وحظر واجب بوجبة فان قسم
خوفاً المذكور به ليس الاقسام الاربعه بعنوان حر وان كان مان التخصيص
واحداً فقال ولخوات انواع خوات لا تكتشف ولا تدخلها رخصة كالزنا
بالمرأة فانما لا يهل بغدر الاكراه قط اذ فيه فساد النكاح وصباح الضرب لأن
وإن الزنا حاله حكمه ان لا تجب على الأم نفقة ولا يجب على الزاني تاديبه
وانفاقه فهو داخل في الاكراه المحظور وفي هذا من راجح بالاكراه ولما اذا
كانت المرأة مكرهة بالزنا يرحم لها فيه ذلك ان ينس لها لم تكن ختم
فقط الولد الذي هو السابع من الفرخصه في جانب الرجل لأن نسب الولد
عنه لا يقطع ولهذا سقط لأم نفقته وقطع لتسليم ماناً حرمته لا تكتشف لأن
دليل الرخصه خوف تلف النفس والقضوي والمكره والمكره عليه في ذلك
سواء ولا ينفق لها المذكور ان يظن نفس احد أو عضوه لأجل سلامه نفسه أو
عظمه فصار الاكراه في حكم الخدم فكأنه قتله بهذا الاكراه ليحرم

ترجمہ تشریح

والثانی کہ اگر کسی نے کسی دوسری شخص کی دوسری قسم مایہ صلح المکرہہ میں کی ہو تو وہ
نکاح صحیح ہے جس میں مجبور دوم سے نکاح ہو سکتا ہے جیسے جاننا کہ نکاح کیونکہ
انسان کے لئے یہ ممکن ہے کہ کسی آدمی کو پکار کر دوسرے کے ماں کے پورے پیکر دے تاکہ اس کو بدلے دے
(ہلاک) ہو جائے یا کسی آدمی کو پیکر دے تاکہ کو ہلاک کر دے یہی وجہ التفصیل علی المکرہہ
بالکسر (اگر وہ صورت میں) انسانی واجب ہو گا جو کرنے والے پر لفظ لکھ کر نہ کرے (دوم)
وہ کسی چیز سے کہ جس سے مثلاً لکھ کر وغیرہ کے قتل کی صورت ہو (وہ اصل قتل کو مجبور سے
ہوئے اور نہ کہ اس کا کہ اور اس سے جو ہے مجبور (یعنی مجبور نہ کرے والا اصل قتل ہو اور جس کو مجبور کیا گیا
ہے وہ مجبور کی طرح صرف واسطہ ہو کہ کے گھم میں ہے اسلام پر حنفیہ کے نزدیک اور امام محمد اور حنفیہ نے
فرمایا کہ قہر میں (مجبور) پر واجب ہو گا تو کہ قاتل (قاتل) حقیقی ہوا ہے کہ وہ دوم کو مجبور کرنے
والا) اگرچہ اور امام شافعی نے فرمایا ہے کہ قہر میں دوم پر واجب ہو گا ہر حال میں کہ وہ قاتل یا مجبور ہو کہ اس
وجہ سے کہ وہ گھم ہوئے اور اگرچہ اور کہ مجبور پر واجب نہیں ہے کہ کہ قاتل یا مجبور ہو کہ وہ
ہے (یعنی قاتل حقیقی) اگرچہ مجبور اور نہ قاتل حقیقی ہے دونوں کے قتل میں۔

وإذا الذی من حاکمہ المکرہہ - اسی طرح سے اگر واجب ہو گا (کرہ) کے جائز یا اگر قہر
نکاح ہو گی طرح نکاح ہو گی اگر نہ کرے دے یا واجب ہو گا۔

کلمۃ الکفر فانہ فہم لذلک وحرمتہ غیر سابطۃ لکنہ یترخص فی حالۃ
الاکراه باجرائہا فہو داخل فی قسم الرخصۃ وحرمتہ یحتمل المستوط لکنہا
لم تسقط بغیر الاکراه وان یحتمل الرخصۃ ایضا کما ناول مال الفہم فانہ
حرام بانفسہ یحتمل سقوط حرمتہ وقت الاذن و لکنہا لم تسقط بغیر الاکراه
وتترخص فیہ لدفع الشر ویعامل معامۃ النجاس فاذا اکرہ بالاکراه الحلی
جائز ان یفعل ذلک ثم یضمہ فیضۃ بعد ذال الاکراه لبقا بحکمہ فہو
ایضا داخل فی قسم الرخصۃ ولو یترخص فی قسم الاباحۃ لہذا قلنا انہا اما
دخلة فی العوض أو فی الرخصۃ ولہذا فی وجہ اولی ان الحرمتہ لم تسقط فہو
لقسم الثلاث و الرابع اذا صبر فی ہذین القسمین حتی قتل صار شہیدا لانہ
یکون باذلا نفسہ لا یزال دین اللہ تعالیٰ والاقامۃ الشریعۃ اللہم ارحمنا فی
امرہم وامنہم واسئلک فی عذرہ استغفرہ یومنا لا یفلح مال ولا بنون ولا یفصل
بامن ولا یصلح لحرمتہ نفیما وشیعہ منحد علی البی علیہ وسلم وعلی آلہ
وصحابہ وأهل بیئہ وأزواجہ وشرائعہ وسلم.

ترجمہ و تفسیر

۱۔ حرمتہ لاحتمل المستوط نصلاً۔ (۲) کی حرمت پر کفریہ ساقہ سے جاتی ہے اگر دوسرے
دوسرے اظہار کی وجہ سے اور اصل الاستحسان اور ہمت ہے (یعنی اس کا استعمال کرنا حلال
ہو جاتا ہے) اگر دوسرے اکرہ میں داخل ہے جس پر عین کفر یا غیر عین کفر ضروری ہے۔

۲۔ حرمتہ الخمر والغبنۃ وحم الخنزیر۔ جیسے شراب، مردہ اور رسو کے گوشت کی حرمت
کی کہ ان چیزوں کی حرمت صرف ممانعت اختیار میں نہیں ہے ثابت ہے اور ہر لبت النظر میں نہیں ہے بلکہ
نے رشتہ فریق سے فلما فعلنا لکم مذخرۃ علیکم الامۃ ضطرۃ اللہ اور واضح کر دیا ہے جو کہ
میں نے یہ لکھا ہے کہ جب مجبور ہو کہ اس کے کھانے پر اس کے عانت محمد (شریت ہو کر) ممانعت اور حرمت
اگر لے مجبور کے جانے کو اس کے حکم سے مستثنیٰ ہے۔

۳۔ حرمتہ لا یحتمل المستوط لکنہ یترخص فی الرخصۃ کما فی کلمۃ الکفر (۴) کی حرمت
جو کسی حدت میں ساقہ ہونے کا نشان نہیں رکھتی ہے جس میں میں رخصت کی گنجائش ہے جیسے کہ کفر کو رہن
سے دیکر یہ کہ کفر فی حق لہ ہے اور اس کی حرمت ساقہ ہونے والی نہیں ہے بلکہ اگر کوئی حدت میں اس
کے اور کوئی رخصت دہی کی ہے یہ نہ یہ رخصت کی جس میں داخل نہیں ہے۔

۴۔ حرمتہ یحتمل المستوط لکنہا لم تسقط بغیر الاکراه وان یحتمل الرخصۃ

رَبَّنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا رِزْقًا نَّوْصِفًا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ.

الحائز الشارح - عرف بمراد ہے بعد از حدیث انی انما انا ناس امر العرف بفتح (ل)

ترجمہ و شرح

[illegible]

سندھ و متعلقہ علاقوں کی فلاح و بہبود کے لیے حکومت سندھ نے ۱۹۵۷ء کو گورنمنٹ ہسپتال کے جرم مشین خریدیں۔

میں نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔

کتاب: (مجموعہ) (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

شماره پنجم - خرداد ماه ۱۳۸۵

حق تعالیٰ تانہ لڑائی کی سب سے در خواست کر رہوں آغوشِ صلہ اللہ علیہ وسلم کی حرکت سے میری

یہ تالیف کو قزاق فرہ لے ادا کیا کتاب سے معتدی طلباء لبر نامہ مصنفوں کو نفع پہنچا

ح

حق تعالیٰ کا ہر ارادہ نیک و فلاح دہین ہے کہ جس نے اس راہ پر قدم حسن و برہمید سے نہ رکھا، اس کی تلافی حدیث

جہاں انگریزوں نے انگریزوں کے خلاف بغاوت کی تھی، وہاں انگریزوں نے انگریزوں کے خلاف بغاوت کی تھی۔

[illegible]

فصل: در بیان فضائل و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام

امين يارب العالمين برحمتك يا ارحم الراحمين

محمد حسن باندوی بن سید معصوم علی باندوی

هذه هي وزارة الشؤون الخارجية

۱۹۸۳ء میں بطریق ۵۱۰ جرنی اٹا دی گئی۔

